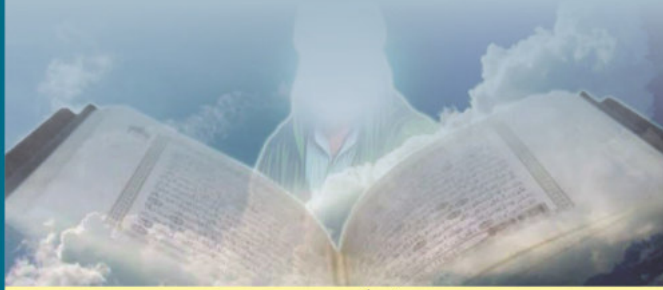


اما زمانہ کے بارے میں نازل ہونے والی آیات کا مجموعہ

# القائم علیہ السلام فی القرآن

اردو ترجمہ

(المحجة فیما نزل فی القائم الحجة ع)



بقیۃ الخیر کلمۃ ختم منینہ

ترجمہ

آصف علی رضا (ڈیوکیٹ ہائوس)

تالیف

الحمد الخلیل والعالَم القلیل السید ہاشم البحرانی



مکتبہ احیاء الاحادیث الامامیہ  
لاہور، پاکستان +92 (0)3017691868

# القائم عليه السلام في القرآن

أردو ترجمہ

(المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام)

نائب

المحدث الجليل والعالم الثبيل السيد هاشم البحراني

ترجمہ و تحقیق

آصف علی رضا (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)



www.shia.im

## جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

القائمؒ علیہ السلام فی القرآن	:	نام کتاب
المحدث الجلیل والعالم التنبیل السید ہاشم الجمرانیؒ	:	تالیف
آصف علی رضا (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)	:	ترجمہ و تحقیق
محترمہ اربیب آصف رضا	:	پیشکش
شیخ خادم حسین جعفری	:	پروف ریڈنگ
عرفان اشرف 0321-4700355	:	ٹائٹل/کمپوزنگ
	:	اشاعت
	:	ہدیہ



www.shia.im

اسٹاکسٹ:

تراب پبلیکیشنز، ڈوکان نمبر 4 فسٹ فلور الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور

**0323-8512972**

القائم بکڈپو: ڈوکان نمبر 4 اندرون گامے شاہ لاہور۔

**0336-4761012**

## فہرست

14	مولف کا تعارف	1
21	سورج بادلوں کی اوٹ میں	2
25	مقدمہ مؤلف	3
26	[سورہ البقرۃ] غیب اور اس پر ایمان رکھنے والا گروہ؟	4
29	امام قائم علیہ السلام کے اصحاب کا ایک ساعت میں جمع ہونا	5
40	امام محمد باقر علیہ السلام کی زبانی علامات ظہور	6
44	ظہور کے وقت شیعہ اکٹھے کر دیئے جائیں گے	7
47	علامات ظہور اور امام زمانہ علیہ السلام کا خطبہ	8
52	امام محمد تقی علیہ السلام کی زبانی امام قائم علیہ السلام کے حالات	9
58	اصحاب امام قائم علیہ السلام کے قبائل	10
68	امام قائم علیہ السلام کے اصحاب کی تعداد اور ان کے مقامات	11
79	اصحاب امام قائم علیہ السلام کے نام اور علاقے	12
87	اصحاب امام قائم علیہ السلام کی تعداد اور ایک صحابی کی طاقت؟	13
88	ظہور امام قائم علیہ السلام سے پہلے اللہ کون سی نشانیاں مقرر کرے گا؟	14
91-92	[سورہ آل عمران] قیام قائم علیہ السلام کے وقت زمین کو شہادتین سے بقا ملے گی۔	15
92	امام زمانہ علیہ السلام کے ہاتھوں خلق کثیر کا قتل ہوگا	16
93	بوقت ظہور شہادتین کی ندا ہوگی	17
95	امام زمانہ علیہ السلام سے مربوط رہو۔	18
98	[سورہ النساء: صفحہ 95] امام قائم علیہ السلام کے ظہور کے علامات	19
104	اولی الامر کون ہیں؟	20
106	ایچھے رفیق سے قائم آل محمد علیہم السلام مراد ہیں۔	21

107	امام حسنؑ کی صلح اس امت کے لیے کیسے بہتر تھی؟	22
110	تمام یہودی اور نصرانی حضرت مسیحؑ پر کب ایمان لائیں گے؟	23
112	[سورہ المائدہ: صفحہ 111] نصیحت کا ایک حصہ فراموش کرنے والے لوگ؟	24
113	اللہ عنقریب اپنے کون سے محبوبوں کو لائے گا؟	25
116	[سورہ الانعام: صفحہ 115] امام قائمؑ کے ظہور پر کون مایوس ہوں گے؟	26
119	اللہ کی نشانیوں سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں	27
121	[سورہ الاعراف: صفحہ 120] حروف مقطعات کا فلسفہ	28
123	قیامت کے دن واپسی کی خواہش کرنے والا گروہ	29
124	امام قائمؑ لوگوں سے زمین کا قبضہ لے لیں گے	30
127	سورۃ اعراف آیت ۱۵۷ کی تاویل	31
130	قوم موسیٰ کے ستائیں افراد اور کچھ اصحاب رسولؐ امام قائمؑ کے ہمراہ آئیں گے	32
132	[سورہ الانفال: صفحہ 132] سارا دین اللہ کے لیے خاص کب ہوگا؟	33
139	ظہور کے فوراً بعد کیا ہوگا؟	34
146	[سورہ التوبہ: صفحہ 145] اسلام تمام ادیان پر غالب ہوگا چاہے مشرکین کو برا لگے۔	35
151	امام قائمؑ ذخیرہ اندوزی ختم کر دیں گے	36
154	حتمی امر اور مہینوں کی تعداد	37
156	حرمت والے مہینے	38
158	چار میں سے چار کی خلقت	39
159	بارہ مہینوں سے کیا مراد ہے؟	40
161	روح فاطمہؑ کی حدیث	41

164	دین راتوں رات غالب آئے گا۔	42
167	[سورہ یونس: صفحہ 165] بنو امیہ کے بارے تین آیات کا نزول	43
168	بوقت ظہور اور باطل کی آواز کیسے پہچانی جائے گی؟	44
171	آسمانی ندا کو ہر کوئی اپنی اپنی زبان میں سنے گا۔	45
172	پہلی ندا کی اتباع کرنا	46
173	[سورہ ہود: صفحہ 173] ”امت محدودہ“ سے کیا مراد ہے؟	47
179	قوت اور مضبوط سہارا سے کیا مراد ہے؟	48
181	[سورہ یوسف: صفحہ 180] مایوسی کے بعد اللہ کی نصرت پہنچ جائے گی۔	49
182	ایام اللہ سے کیا مراد ہے؟	50
185	امام قائم علیہ السلام اور ان کے اصحاب کا مسکن؟	51
186	بنو عباس کی مکاریاں	52
187	آئمہ علیہم السلام کی اطاعت لازم ہے	53
188	[سورہ الحجر: صفحہ 187] ابلیس کو مہلت کس دن تک دی گئی ہے؟	54
190	سبع مثانی اور عظیم قرآن سے کیا مراد ہے؟	55
192	حضرت جبرئیل علیہ السلام سب سے پہلے امام قائم علیہ السلام کی بیعت کریں گے۔	56
193	اللہ امر کی مدد کیسے کرے گا؟	57
194	حضرت جبرئیل علیہ السلام ظہور امام قائم علیہ السلام کی ندا دیں گے	58
196	ظہور کے بعد زندہ کیا جانے والے گروہ؟	59
202	امام قائم علیہ السلام کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرچم ہوگا۔	60
203	حضرات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام کا پرچم ایک ہی ہے۔	61

204	اللہ کے دشمنوں کا مسخ ہوگا۔	62
207	[سورہ الاسراء: صفحہ 204] اللہ ظہور سے کون سی قوم مبعوث کرے گا؟	63
208	دو مرتبہ فساد اور بڑی طغیانی سے کیا مراد ہے؟	64
209	امام حسین علیہ السلام اپنے ستر ساتھیوں کے ساتھ رجعت کریں گے۔	65
211	جنگجو بندوں کے تسلط سے کیا مراد ہے؟	66
214	علی بن مہزیار کی امام زمانہ علیہ السلام سے ملاقات کی کہانی۔	67
219	تم اعادہ کرو گے تو ہم بھی اعادہ کریں گے؟	68
220	امام زمانہ علیہ السلام امام حسین علیہ السلام کے خون کا بدلہ لیں گے	69
221	امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کی اولادیں کیوں قتل ہوں گی۔	70
222	قتل میں اسراف سے کیا مراد ہے؟	71
225	حمران کا امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال؟	72
226	امام زمانہ امام حسین علیہ السلام کے وارث ہیں۔	73
226	باطل کی حکومت مٹ جائے گی۔	74
228	[سورہ مریم: صفحہ 227] ظہور امام قائم علیہ السلام کی علامات	75
230	چند آیات کی تاویل	76
233	[سورہ طہ: صفحہ 233] لوگوں کے سامنے اور پیچھے سے کیا مراد ہے؟	77
234	آیت عہد کیسے نازل ہوئی تھی؟	78
235	اولی العزم کسے کہتے ہیں؟	79
236	انبیاء علیہم السلام سے خدا نے کیا بیثاق لیا؟	80
238	الصراط السوی سے کون مراد ہے؟	81

240	[سورہ الانبیاء: صفحہ 238] بنو امیہ کا روم بھاگ جانے والا گروہ پکڑا جائے گا۔	82
241	عذاب کو محسوس کیا اور بھاگنے لگے کی تاویل؟	83
243	امام قائم علیہ السلام کے اصحاب کے فضائل اور ظہور کے فوراً بعد حالات؟	84
246	زمین کے وارث؟	85
247	[سورہ الحج: صفحہ 247] جن پر جنگ مسلط کی جائے ان کو اجازت ہے؟	86
249	اللہ امام قائم علیہ السلام کے ذریعے بدعات اور باطل کو زائل کر دے گا۔	87
252	امام حسین علیہ السلام کے قتل کے بعد یزید ملعون کے اشعار	88
253	[سورہ المؤمنون: صفحہ 253] امام قائم علیہ السلام کے ظہور کے بعد دینی بھائی وارث بنے گا۔	89
255	[سورہ النور: صفحہ 254] اللہ کے نور کی مثال کون ہیں؟	90
258	آیت استخلاف کی تاویل و تفسیر	91
262	بارہ خلفاء کے نام	92
266	آیت استخلاف کا سبب نزول؟	93
268	[سورہ الفرقان: صفحہ 267] ساعت کو جھٹلانے سے کیا مراد ہے؟	94
270	ظہور امام قائم علیہ السلام کے بعد صرف اللہ کی عبادت ہوگی۔	95
271	[سورہ الشعراء: صفحہ 270] قیام قائم علیہ السلام سے قبل پانچ علامات	96
272	گردنیں کس کی جھکیں گی؟	97
273	ندائے آسمانی کا ذکر قرآن میں کہاں ہے؟	98
274	ندا کے فوراً بعد کیا ہوگا؟	99
277	تین علامات	100



278	امام قائمؑ علیہ السلام کے نام کی ندا	101
279	ہماری حکومت ہوگی اور بنو امیہ کی گردنیں جھکی ہوں گی	102
281	سورۃ الشعراء کی آیات کی تاویل؟	103
283	فضائل علیؑ و اتباع چہارہ معصومین علیہم السلام	104
285	[سورہ النمل: صفحہ 284] امام زمانہ علیہ السلام کا مسجد الحرام میں خطبہ	105
286	مضطر سے کون مراد ہے؟	106
288	ذی طوی کی گھاٹی اور چالیس لوگوں کی امام زمانہ علیہ السلام کے پاس حاضری	107
292	[سورہ القصص: صفحہ 291] قریش کے دو جابروں سے انتقام	108
294	بارہ نقباء کی حدیث	109
299	[سورہ الروم: صفحہ 298] رومی مغلوب ہو گئے کی تاویل و تفسیر؟	110
301	کمتر عذاب اور بڑا عذاب کیا ہیں؟	111
302	دنیا فتح ہونے کے بعد ایمان لانا فائدہ نہ دے گا۔	112
303	[سورہ السباء: صفحہ 303] سورۃ سباء آیت ۱۸ کی تفسیر و تاویل۔	113
304	بستیاں اور کھلی بستیاں کیا ہیں؟	114
306	امام زمانہ علیہ السلام کی صورت و سیرت	115
309	زمین شق ہوگی۔	116
309	غلط جگہ سے ہدایت لینے کا نتیجہ	117
310	دو آدمیوں سے سوا کوئی نہیں بچے گا۔	118
312	امام زمانہ علیہ السلام خروج کے بعد مرد بہنچیں گے۔	119
314	[سورہ الصافات: صفحہ 313] حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بارہ انوار دیکھے جن کے وہ شیعہ تھے۔	120

316	[سورہ ص: صفحہ 315] تمہیں ایک مدت بعد کس کا علم ہوگا؟	121
317	[سورہ الزمر: صفحہ 316] زمین کا رب زمین کا امام ہے۔	122
318	ظہور کے بعد لوگ سورج کی روشنی سے مستغنی ہو جائیں گے اور ان کی عمریں تاویل ہوں گی۔	123
319	[سورہ حم السجده: صفحہ 318] ثمود کون سا گروہ ہے؟	124
320	دنیاوی زندگی کی رسوائی کیا ہوگی؟	125
321	حم السجده ۵۳ کی تاویل	126
322	اللہ مسخ دکھائے گا۔	127
323	آفاق عالم میں نشانیاں دکھائی جائیں گی۔	128
324	[سورہ الشوریٰ: صفحہ 323] حم عسق کی تفسیر	129
326	جو قیام قائم علیہ السلام پر ایمان نہیں رکھتا وہ ان کی طرف نہیں بڑھے گا۔	130
328	رزق سے مراد امیر المؤمنین علیہ السلام کی ولایت ہے۔	131
329	فیصلہ کن وعدہ؟	132
330	رسول اللہ ﷺ کی قرباء کی محبت فرض ہے۔	133
333	امام زمانہ علیہ السلام بدلہ لیں گے۔	134
334	ظہور قائم علیہ السلام کے وقت دشمن نظریں چرا کو دیکھیں گے۔	135
336	[سورہ الزخرف: صفحہ 335] کلمہ باقیہ اور بارہ امام	136
340	کلمہ باقیہ اور امام زمانہ علیہ السلام کی دو غیبیتیں	137
341	ساعت سے مراد امام قائم علیہ السلام ہیں	138
342	امور کالیۃ القدر میں وضع ہونا اور امام زمانہ علیہ السلام کی طرف القاء کا طریقہ	139

344	[سورہ الجاثیہ: صفحہ 343] ایام اللہ کتنے ہیں	140
345	[سورہ محمد: صفحہ 344] ساعت کا علم اللہ کے پاس ہے۔	141
348	[سورہ الفتح: صفحہ 347] حضرت علیؑ نے قتال کیوں نہیں کیا تھا؟	142
350	ادیان پر غلبہ	143
351	[سورہ ق: صفحہ 351] منادی نام بنا م پکارے گا۔	144
352	[سورہ الذاریات: صفحہ 352] امام قائمؑ کا ظہور برحق ہے۔	145
354	آسمانی روزی سے مراد امام قائمؑ کا ظہور ہے۔	146
355	[سورہ الطور: صفحہ 354] ظہور کے بعد رسول اللہ ﷺ حضرت علیؑ کو عہد نامہ لکھوائیں گے	147
356	سورہ القمر	148
360	[سورہ الرحمن: صفحہ 359] مجرم کیسے پہچانے جائیں گے	149
363	[سورہ الحدید: صفحہ 363] سورۃ الحدید آیت ۱۶ کا سبب نزول	150
364	طویل مدت سے مراد غیبت ہے	151
366	زمین کے مردہ ہونے کے بعد زندہ ہونے سے کیا مراد ہے؟	152
369	[سورہ الممتحنہ: صفحہ 368] عجیب باتیں کب ظاہر ہوں گی؟	153
371	[سورہ الصف: صفحہ 370] اللہ کے نور کو بجھانے والے خود بجھ جائیں گے	154
374	امام قائمؑ کا ظہور کیسے ہوگا؟	155
378	[سورہ الملک: صفحہ 376] حضرت عمار یا سر کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خوشخبریاں	156
382	آب رواں لانے کی تاویل	157

385	[سورہ المعارج: صفحہ 385] ”سال سائل بعذاب واقع“ کی تفسیر و تاویل	158
388	یوم الدین سے کیا مراد ہے؟	159
388	وعدے کا دن	160
389	[سورہ الحن: صفحہ 389] کس کی جماعت قلیل ہے جلدی معلوم ہو جائے گا؟	161
391	[سورہ المدثر: صفحہ 391] جب صور میں پھونک ماری جائے گی تو ظہور ہو جائے گا	162
394	اکیلا پیدا ہونے والے کو چھوڑ دو	163
396	اکیلا پیدا ہونے والے سے کون مراد ہے؟	164
399	مختلف آیات کی تاویل	165
402	[سورہ التکویر: صفحہ 401] پس پردہ جانے والا ستارہ امام ہے	166
405	[سورہ انشقاق: صفحہ 404] طویل غیبت میں انبیاءوں کی غیبتوں والا طریقہ جاری ہے۔	167
406	[سورہ البروج: صفحہ 405] بروج سے کیا مراد ہے؟	168
408	چالبازوں کو کب تک مہلت دی گئی ہے؟	169
410	[سورہ الغاشیہ: صفحہ 409] ”حدیث الغاشیہ“ سے کیا مراد ہے؟	170
411	[سورہ الفجر: صفحہ 411] فجر، دس راتوں، جفت اور طاق سے کیا مراد ہے؟	171
413	[سورہ الشمس: صفحہ 412] شمس و قمر اور دن و رات کی تاویل	172
417	[سورہ اللیل: صفحہ 416] رات کے چھانے اور دن کے چمکنے سے کیا مراد ہے؟	173
420	[سورہ القدر: صفحہ 419] سورۃ انا انزلنا کا سبب نزول	174
421	سورہ انزلنا کی آیات کی تفسیر	175
422	[سورہ البینہ: صفحہ 422] مستحکم دین کون سا ہے؟	176

424	[سورہ العصر: صفحہ 423] العصر اور اس کی تفسیر	177
424	<b>مستدرک المحجة</b>	178
425	[سورہ البقرۃ: صفحہ 424] نہر سے آزمائش کیا ہے؟	179
425	[سورہ المائدہ: صفحہ 425] بنو امیہ مایوس ہو جائیں گے	180
426	[سورہ الانفال: صفحہ 426] سورۃ انفال آیت ۷ کی تفسیر	181
428	[سورہ التوبہ: صفحہ 427] حج اکبر کا دن اور اس کا اعلان کیا ہے؟	182
429	[سورہ ہود: صفحہ 428] لوگ امام قائم علیہ السلام کی لائی ہوئی کتاب سے بھی اختلاف کریں گے۔	183
430	[سورہ الرعد: صفحہ 429] ظہور سے پہلے چند علامتیں	184
431	[سورہ طہ: صفحہ 430] نصیحت سے مراد امام قائم علیہ السلام ہیں۔	185
432	[سورہ الانبیاء: صفحہ 431] بنو امیہ عذاب کو محسوس کر کے بھاگیں گے۔	186
433	[سورہ العنکبوت: صفحہ 432] رب کی طرف سے مدد امام قائم علیہ السلام ہیں۔	187
433	[سورہ الصف: صفحہ 433] جلد فتح سے مراد دنیا میں امام قائم علیہ السلام کی فتح ہے۔	188
434	[سورہ المدثر: صفحہ 433] یوم الدین ہی یوم جزاء ہے	189
435	[سورہ المطففین: صفحہ 434] لوگ امام قائم علیہ السلام کو جھٹلائیں گے۔	190
436	مولف کی دیگر اہم تالیفات	191
438	مولف کی نظر ثانی و تصحیح کردہ کتب	192



## مولف کا تعارف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد المصطفى خاتم الانبياء والمرسلين  
 وَاكْبَرُ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ الْمُعْصَمِينَ وَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى اَعْدَائِهِمْ اَجْمَعِينَ:  
 قارئین کرام! السلام علیکم!

زیر نظر کتاب بنام: ”المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام“ حضرت علامہ  
 محدث السید ہاشم البحرانی کی تالیف ہے۔ اس کتاب میں محترم مولف نے ان آیات قرآنی  
 کو جمع کیا ہے جن کا تعلق امام زمانہ علیہ السلام سے ہے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ یہ کتاب  
 بنیادی طور پر امام زمانہ علیہ السلام کے بارے میں ہے اور یہ بھی اپنی جگہ پر درست ہے کہ کتاب  
 کی عظمت کا اندازہ لگانے کے لیے یہ بات کافی حد تک ضروری ہوتی ہے کہ پہلے اس کتاب  
 کے مولف کی عظمت کا اندازہ لگایا جائے پس اگر اس کتاب کا مولف عظیم ہے تو کتاب کی  
 عظمت میں کسی قسم کا شک نہیں رہتا۔ چنانچہ ہم نے سوچا کہ یہاں پر نہایت اختصار سے  
 مولف کتاب کا تعارف بھی کروا دیا جائے تاکہ پڑھنے والوں کو کتاب کے ساتھ مولف کی  
 عظمت کا اندازہ بھی ہو سکے۔

نام و نسب:

آپ کا پورا نام سید ہاشم بن سلیمان بن اسماعیل بن عبد الجواد بن سلیمان بن ناصر  
 الموسوی الحسینی البحرانی التوبلی الکتکافی ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب سید مرتضیٰ علم الہدیٰ تک پہنچتا  
 ہے اور سید موصوف کا تعلق حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی نسل سے ہے۔

ولادت:

آپ کا سن ولادت معلوم نہیں ہو سکا ہے البتہ آپ کی وفات ۱۱۰۹ھ یا ۱۱۰۹ھ کو  
 نعیم نامی قریہ میں واقع ہوئی وہاں سے آپ کا جنازہ توبلی لایا گیا۔ جہاں آپ دفن ہوئے

اور وہاں آپ کا عالی شان مزار ہے۔

آپ نے اپنی تعلیم نجف اشرف میں حاصل کی۔ علمائے رجال نے آپ کو حسب ذیل الفاظ سے خراج تحسین پیش کیا ہے: الامامی الفاضل، العالم، الماهر، المدقق، الفقیہ، العارف بالتفسیر والعربیۃ والرجال، المحدث، الجامع، المنتجع الاخبار، الصالح، الورع، الصابر، الذاهد، الثقتہ۔ آپ کی عدالت و تقویٰ اور استقامت کے متعلق محدث شیخ عباس قمی کا صرف یہ نظر اہم عقیدت ہی کافی ہے کہ: سید ہاشم بحرانی تقدس و تقویٰ کے اس مقام پر فائز تھے جس کے متعلق ”صاحب الجواہر“ نے بحث عدالت میں یہ الفاظ لکھے: ”اگر عدالت کا مفہوم ایک خصوصی ملکہ ہوتا جس میں حسن ظاہر شامل نہ ہوتا تو پھر مقدس اردبیلی اور سید ہاشم بحرانی کے علاوہ کسی دوسرے کو عادل کہنا بھی درست نہ ہوتا۔“<sup>①</sup>

آپ شیخ ماجد بن مسعود بحرانی کے بعد منصب قضاوت پر فائز ہوئے۔ آپ کے زمانہ قضاوت میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو خوب فروغ ملا۔ آپ حق و صداقت کے لیے کسی ملامت کنندہ کی ملامت سے کبھی نہیں ڈرتے تھے۔ آپ نے اپنے فتاویٰ پر مبنی کوئی کتاب تالیف نہیں کی اور اس سلسلہ میں آپ سید ابن طاووس کی طرح بڑے محتاط تھے۔ آپ نے جتنی بھی کتابیں تصنیف کی ہیں ان میں صرف معصومین علیہم السلام سے مروی روایات کو ہی نقل کیا ہے اور اس میں اپنی ذاتی رائے کو کبھی بیان نہیں کیا:

آپ کے مشائخ و اساتذہ:

آپ نے اپنے دور کے جلیل القدر علماء سے کسب فیض کیا اور جی بھر کے ان کے خرمن علم سے کوشہ چینی کی۔ آپ کے مشہور مشائخ حسب ذیل ہیں:

① سید عبدالعظیم بن سید عباس استرآبادی:

آپ شیخ بہائی کے اجلہ تلامذہ میں سے تھے شیخ بہائی نے آپ کو اجازت حدیث

عطا کیا تھا اور سید موصوف نے سید ہاشم بحرانی کو مشہد مقدس میں اجازہ حدیث عطا کیا تھا۔

② شیخ فخر الدین الطریحی بن محمد علی بن احمد الخجندی:

آپ کا نام بہت نمایاں ہے آپ علم اصول فقہ اور لغت و حدیث کے بہت بڑے عالم تھے۔ سید بحرانی نے مدینہ المعجازہ میں لکھا ہے کہ میں نے ان سے نجف اشرف میں کسب فیض کیا تھا انہوں نے مجھے روایت حدیث کا اجازہ مرحمت فرمایا تھا۔

آپ کے تلامذہ:

آپ کے تلامذہ میں نامور محققین شامل ہیں جن میں کچھ مشہور ترین شخصیات حسب

ذیل ہیں:

① شیخ ابوالحسن شمس الدین سلیمان آلما حوزی:

آپ کو محقق بحرانی کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

② شیخ علی بن عبداللہ بن راشد المتقانی البحرانی:

آپ نے اپنے استاد کی ”حلیۃ الابراز“ اور ”حلیۃ النظر“ کو نقل کیا تھا۔ ان کے نقل کردہ دونوں نسخے اس وقت حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے کتب خانہ میں موجود ہیں۔

③ شیخ محمد بن حسن بن علی:

آپ کو حرعالمی کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے آپ عظیم القدر فقیہ اور جلیل القدر محدث تھے آپ نے وسائل الشیعہ تالیف کی تھی۔ شیخ حرعالمی نے اپنی کتاب ”اگل الامل“ میں لکھا ہے کہ: ”میں نے سید ہاشم بحرانی کی زیارت کی اور ان



سے احادیث نقل کیں ﴿۱﴾۔

﴿۲﴾ سید محمد عطار بن سید علی بغدادی:

آپ مشہور ادیب اور شاعر تھے ان کے متعلق شیخ محمد حرز الدین نے ”معارف الرجال“ میں لکھا ہے کہ: ”سید محمد عطار نے اپنے دور کے علماء سے احادیث پڑھی تھیں جن میں سید ہاشم بحرانی بھی تھے ﴿۱﴾۔“

﴿۵﴾ شیخ محمود بن عبدالسلام البحرانی:

اللہ تعالیٰ نے انہیں طویل عمر دی تھی ان کے متعلق بلاذری نے ”انوار البدرین“ میں لکھا ہے۔ کہ ”انہوں نے سید ہاشم بحرانی اور شیخ حر عاملی جیسے مشائخ عظام سے اجازہ حاصل کیا تھا ﴿۱﴾۔“

﴿۶﴾ شیخ ہیکل جزائری بن عبد علی اسدی:

انہیں سید بحرانی نے ”استبصار“ کے ایک نسخہ پر اجازہ حدیث لکھ کر دیا تھا اور انھوں نے اپنے استاد کو شیخ، فاضل، عالم، کامل کے القاب سے یاد کیا ہے ﴿۱﴾۔

تالیفات:

آپ نے بہت ساری کتابیں تالیف کی ہیں جو کہ آپ کی وسعت علمی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ریاض العلماء کے مولف کے مطابق آپ نے چھوٹی بڑی پچھتر (75) کتابیں لکھیں جو اپنے موضوعات کے اعتبار سے منفر د تھیں۔ جن میں سے کچھ کتابوں کا ذکر درج ذیل ہے۔

﴿۱﴾ اہل الاہل: ۲/۳۳۱

﴿۱﴾ معارف الرجال: ۲/۳۳۰

﴿۱﴾ انوار البدرین: ۱۳۸: الکوٰۃ المنتشرہ: ۲۳۳

﴿۱﴾ ترجم الرجال: ۲۳۲

- ١ اثبات الوصية
- ٢ احتجاج الخلفين على امامة امير المؤمنين عليه السلام -
- ٣ الانصاف في النص على الائمة الاشراف في آل عبد مناف
- ٤ المضاح المسترشد في بيان ترجم الدر الجعنين الى ولاية امير المؤمنين عليه السلام -
- ٥ البرهان في تفسير القرآن
- ٦ البهجة المرضية في اثبات الخلافة والوصية
- ٧ تبصرة الولي فمن رأى المهدي عجل الله تعالى فرجه الشريف
- ٨ التحفة السنية في اثبات الوصية لعلي عليه السلام
- ٩ ترتيب التهديب
- ١٠ در تعريف رجال من لا يحضره الفقيه -
- ١١ تفصيل الائمة على الانبياء اعدائنا صلوات الله عليهم اجمعين الذي هو اشرف المخلوقات وفضلهم -
- ١٢ تفصيل علي عليه السلام على اولي العزم من الرسل
- ١٣ تشبيه الارباب في المضارجال التهديب
- ١٤ التنبهات في اتمام الفقه من الطهارة الى الديات
- ١٥ التيمية في بيان نسب اليتيم -
- ١٦ حقيقة الايمان المبهوت على الجوارح
- ١٧ حلية الابرار في احوال محمد صلوات الله عليهم اجمعين وآله الاطهار عليهم السلام
- ١٨ حلية النظر في فضل الائمة الاثني عشر عليهم السلام
- ١٩ الدر لفيد في خصائص الحسين الشهيد عليه السلام
- ٢٠ الدر اليتيمه
- ٢١ روضة العاقبين ونزهة الراعبين
- ٢٢ روضة الواعظين في احاديث الائمة الطاهرين عليهم السلام -

- ٢٣ سلاسل الحديد في تقييد اهل التقليد
- ٢٤ سير الصحابة
- ٢٥ شرح ترتيب التهذيب
- ٢٦ درشفاء الغليل في تعليل العليل
- ٢٧ عمدة النظر في بيان عصمة الائمة الاثني عشر عليهم السلام ببراهين وعقل والكتاب والاثر۔
- ٢٨ غاية المرام ووجه الخصام في تعيين الامام من طريق الخاص والعالم۔
- ٢٩ فضل الشيعة
- ٣٠ كشف المحم في طريق غدير خم
- ٣١ اللباب المستخرج من كتاب الشهاب
- ٣٢ اللوامع النورانية في اسماء علي عليه السلام واهل بيته القرانية۔
- ٣٣ المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام۔ (يہی کتاب اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے)۔
- ٣٤ مدينة المعاجز الائمة الاثني عشر عليهم السلام دلائل الحج على البشر
- ٣٥ مصابيح الانوار
- ٣٦ معالم الزلغلي في معارف النشأة الاولى والاخرى۔
- ٣٧ معجزات النبي صلى الله عليه وآله وسلم۔
- ٣٨ مناقب امير المؤمنين عليه السلام۔
- ٣٩ مناقب الشيعة
- ٤٠ مولد القائم عليه السلام۔
- ٤١ الميمنية
- ٤٢ الجنة والنار
- ٤٣ نسب عمر

- ٣٣ نهاية الاكمال فيما يتم به تقبيل الاعمال -
- ٣٥ نور الانوار
- ٣٦ وفاة الزهراء سلام الله عليها
- ٣٧ وفات النبي صلى الله عليه وآله وسلم
- ٣٨ الهدى وضياء النادى
- ٣٩ الهداية القرآنية في التفسير
- ٥٠ اليتيم في احوال الائمة الاثني عشر عليهم السلام
- ٥١ نتائج المعاجز واصول الدلائل -

محدث خمير علامہ ہاشم بحرانی نے مکتب اہل بیت علیہم السلام کی ترویج و تبلیغ کے لیے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا آپ نے ساری عمر نشر و اشاعت علوم آل محمد میں گزاری۔  
اللہ تعالیٰ مولف اور ہم سب کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔ آمین۔

آصف علی رضا

ایڈووکیٹ ہائی کورٹ



## سورج بادلوں کی اوٹ میں

مومنین و تارین اکرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و تحفہ یا علیٰ مدد! تمام تعریفیں خدا و بزرگ برتر کیلئے ہیں جو اپنی یکتائی میں بند اور اپنی انفرادی کے باوجود قریب ہے، وہ اپنی منزل پہ رہ کر ہر شے کا احاطہ کیے ہوئے ہے اور ارکان کے اعتبار سے عظیم ہے۔

قارئین اکرام! جب تک ہم روشنی اور خوشحالی میں ہوتے ہیں ہمیں اس کی قدر و قیمت کا اندازہ نہیں ہوتا۔ ہمیں اس وقت اس کی حقیقی قدر و قیمت کا پتہ چلتا ہے جب ہم ظلمت اور تاریکی کے گٹھاٹوپ اندھیرے میں گھر جاتے ہیں۔

جب سورج اُفق آسمان پر درخشاں ہوتا ہے ہم اس کی طرف توجہ نہیں کرتے یا کم کر دیتے ہیں لیکن جب وہ آفتاب بادل میں چھپ جاتا ہے یعنی سورج بادلوں کی اوٹ میں چلا جاتا ہے اور ایک مدت تک اپنی نورانیت اور حرارت سے محروم کر دیتا ہے تو اُسکی ارزش کا اندازہ ہونے لگتا ہے۔

قارئین اکرام! ایک دن نہایت علم شناس دوست ریسرچ سکا لرنر جناب آصف علی رضا ایڈووکیٹ یا سچ کیوں نہ کہوں کہ وکیل محمد آل محمد جناب آصف علی رضا صاحب کا فون آیا کہ کہاں مصروف ہیں؟

میں نے فوراً کہا: سچی بات تو یہ ہے کہ آپ ہی کی تالیف کردہ کتاب ”عقیدہ امامت اور کتب اہل سنت“ کے بارے میں سوچ رہا تھا اور آپ کو یاد کر رہا تھا کہ آپ کا فون آگیا۔ جس پر انہوں نے ہنستے ہوئے کہا: بس یاد ہی کرتے رہنا اگر فرصت ہے تو آجائیں۔

چنانچہ میں فوری طور پر چل پڑا اور تھوڑی دیر میں اُن کے پاس پہنچ گیا کہ جاتے ہی حضرت قائم زمانہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر چھڑ گیا اور آصف صاحب نے بتایا کہ

میں نے محدث کبیر علامہ السید ہاشم البحرانی الموسوی قدس سرہ کی ایک نایاب عربی کتاب ”المہجۃ فیما نزل فی القائم الحجیۃ“ کا ترجمہ کیا ہے جس کا نام ”القائم فی القرآن“ رکھا ہے۔ اگر آپ کے پاس فرصت ہے تو اس کی پروف ریڈنگ کر دیں۔ جس کو میں نے ہمیشہ کی طرح اپنے لیے سعادت سمجھتے ہوئے قبول کیا، پروف اور مسودہ وصول کر کے واپس گھر نکل پڑا پس جب میں گھر پہنچا اور پہنچ کر ابھی کتاب ہذا کے چند اوراق پڑھے کہ دل باغ باغ ہو گیا اور آنکھوں میں فرط محبت سے آنسو چھلک پڑے، دل کی گہرائیوں سے جناب آصف علی رضا کے لیے بے ساختہ دعائیں جاری ہو گئیں کہ جس بندہ مومن کی وجہ سے یہ عظیم کتاب پڑھنے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ چونکہ یہ کتاب اس ہستی کے بارے میں ہے جن پر پوری امت مسلمہ کا اتفاق ہے یعنی عقیدہ مہدویت پر سب متفق ہیں کہ آخری زمانہ میں رسول کریمؐ کی اولاد میں سے ایک فرزند ظہور فرمائے گا جو کہ دنیا کو عدل و انصاف سے یوں بھر دے گا جیسا کہ وہ پہلے ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ امت مسلمہ کا اتفاق و اتحاد ان احادیث کی وجہ سے ہے جو اس سلسلے میں حضرت محمد رسول اللہؐ سے نقل ہوئی ہیں۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا: ”جس شخص نے میرے بیٹے (محمد مہدیؑ) کے ظہور کا انکار کیا تو گویا اس نے کفر کیا۔“

اور پھر قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ”ہمارا ارادہ ہے کہ جن لوگوں کو روئے زمین پر کمزور بنا دیا گیا ہے ان پر احسان کریں اور انہیں امام بنائیں اور انہیں کو زمین کا وارث قرار دیں۔“

تو عنقریب وہ سنہرا دور آئے گا کہ روئے زمین پر کوئی گھر باقی نہیں بچے گا مگر یہ کہ ایک منادی صبح و شام وہاں ندا دے گا: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ یہ ایسا مر ہے کہ جس پر مسلمانوں کے اتفاق اور اجماع کو کوئی عبث قرار نہیں دیتا ہے۔

اگرچہ یہ زمانہ غیبتِ امامؑ کا زمانہ ہے لیکن اس میں بھی سورج بادلوں کی اوٹ سے فیض بانٹ رہا ہے البتہ ظلم و جور کی فروانی کے اس دور کی انتہا پر ظہورِ امامؑ کسی بھی وقت متوقع

ہے۔ ایک اور حدیث جو اس زمانہ کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے امام کے ظہور کے قریب ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ چنانچہ حضرت امام حسن عسکریؑ نے فرمایا:

”یہ ہے میرا جانشین اور تمہارا آئندہ (میرے بعد) امام یہ وہی قائم ہے جس کے آگے تمہارے سر آدب سے جھک جائیں گے جب دنیا گناہوں اور برائیوں کی آماجگاہ بنی ہو گی تو یہ دوبارہ ظاہر ہو کر اس کو برکتوں اور انصاف سے معمور کر دے گا۔“

لہذا: یہ کتاب ”القائم فی القرآن“ جو کہ اپنے نام سے ہی بلند پایہ (بے مثال) ہے جس میں صاحب کتاب نے قرآن کی خوب سیر کرتے ہوئے حضرت قائم زمانہ کی ذات مقدسہ پر جتنی آیات ہیں اور امام کے ظہور کے متعلق، آپ کے ظہور سے پہلے، آپ کے ظہور کے وقت اور آپ کے ظہور کے بعد تک کے تمام حالات اور پھر رجعت اور آپ کی شہادت تک جتنی قرآنی آیات سے استدلال ممکن تھا کیا۔

آپ کے وہ اصحاب خاص جن کی تعداد ۳۱۳ ہوگی وہ کون ہوں گے، ان کا تعلق کس قوم و قبیلہ سے ہوگا اور وہ دنیا کے کن کن شہروں سے تشریف لائیں گے اور ان کے نام کیا ہوں گے اور وہ کیسے بیک وقت امام زمانہ کے پاس پہنچ جائیں گے۔

اس کتاب مستطاب کا ترجمہ مشہور سکالر جناب آصف علی رضا ایڈووکیٹ نے کیا ہے۔ آپ نے پوری عرق ریزی اور ذمہ داری سے یہ فریضہ احسن انداز میں سرانجام دیا ہے۔ خصوصاً حوالہ جات پر کڑی توجہ نے کتاب کے حسن میں اور بھی اضافہ کیا ہے۔ مترجم موصوف ہر وقت دین اسلام کی سربلندی اور تبلیغ و ترویج کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ اس کتاب سے قبل بے شمار کتب تالیف کیں اور کافی ساری کتب کا عربی/فارسی سے اردو اور انگریزی ترجمہ بھی کیا ہے۔ موصوف کی دو کتابیں ”تیسری گواہی سے انکار کیوں؟ اور عقیدہ امامت اور کتب اہلسنت“ کو شائع کرنے کا ہم نے شرف بھی حاصل کیا ہے۔

آپ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ نے صدہا لوگوں کو اپنی علمی و ادبی بحث مباحثوں اور دلائل و برہان کے ساتھ راہ نجات پر گامزن کیا ہے۔ مزید یہ سلسلہ جاری

وساری ہے۔

قارئین اکرام! حال دل بیان کرتے کرتے تو پتہ نہیں کتنا وقت لگ جائے مگر میں آپ اور کتاب کے درمیان زیادہ دیر حائل نہیں رہنا چاہتا۔  
کیونکہ میری تمنا ہے کہ آپ بھی اس نوری دریا میں غوطہ زن ہو کر حضرت وارث کے زمانہ کی ذات مقدسہ پر معلومات سے اپنے اذہان و قلوب کو منور فرمائیں کیونکہ امام کی غیبت کے زمانے میں ہمارا فرض ہے کہ ہم آپ کے ظہور کا انتظار کرتے ہوئے قرآنی احکام اور اسلامی تعلیمات پر مبنی معاشرتی ترقی کا ایک معقول اور مدبرانہ نظام ترتیب دیں اور اسے دُنیا کے سامنے پیش کریں ہمیں یہ بھی چاہیے کہ قوانین خداوندی کی ہر ترقی اور تاثیر لوگوں میں ثابت کریں اور ان کی توجہ نظام زبانی کی طرف مبذول کروائیں۔ حرفِ آخر میں اپنے محسنین سید اظہر عباس رضوی آف کینڈا، سردار ابرار حسین ڈوگر صاحب اور اس کتاب کے تمام قارئین کے لئے تہ دل سے دُعا گو ہوں کہ پروردگار ان کی زندگی دراز فرمائے اور ان کے علمی ذوق کو مزید ترقی ملے۔

برادر م آصف علی رضا صاحب کے والد بزرگوار کے درجات کی بلندی کے لئے خود بھی دعا گو ہوں اور آپ تمام قارئین سے بھی التماس ہے کہ اُن کے ایصالِ ثواب کے لئے سورہ فاتحہ ضرور تلاوت فرمائیں۔

آخر میں امام زمانہ اصلوات و سلام کی خدمت میں التجا ہے کہ وہ ہمیں زیادہ سے زیادہ اپنی معرفت عطا فرمائیں۔

والسلام

شیخ خادم حسین جعفری

چیئرمین ادارہ القائمؒ پبلی کیشنز لاہور۔





## مقدمہ مؤلف

الحمد لله القائم الدائم الذي هو بكل شيء عالم، القدار على جميع الممكنات، والفاعل الاصلح بال مخلوقات، والصلوة والسلام على اشرف البريات، محمد وآله خيرة الله من اهل الارض والسنوات.

اما بعد! غني الله كافي بنده هاشم بن سليمان الحسيني المحراني کہتا ہے کہ کتاب لطيف وجموعه شريف میں قرآن، جو عزیز مجید ہے کہ جس کے آگے اور پیچھے باطل نہیں آسکتا ہے جو حکیم حمید کی طرف سے نازل کردہ ہے، سے ان آیات کا ذکر ہے جن کا تعلق قائم آل محمد علیہ السلام سے ہے جن کا نام اور کنیت اپنے جد رسول اللہ ﷺ پر ہے، جو امام حسن العسکری بن علی الهادی بن محمد الجواد بن علی الرضا بن موسیٰ اکاظم بن جعفر الصادق بن محمد الباقر بن علی زین العابدین بن الحسین الشہید بن امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بیٹے ہیں، اس زمانے اور وقت کے امام ہیں اور اللہ کی حجت اور لوگوں میں اللہ کا بقیہ ہیں۔

میں نے اس کتاب کو تفسیر اہل بیت علیہم السلام سے تالیف کیا ہے اور ان آیات کو جمع کیا ہے جو امام قائم علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے آبائے طاہرین علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی ہیں اور میں نے اس کتاب میں مختصر کر کے ان روایات کا ذکر کیا ہے جو امام قائم علیہ السلام کے متعلق ہیں اور وہ روایات جو آپ علیہ السلام کے آبائے طاہرین علیہم السلام کے متعلق ہیں ان کو ”البرہان فی تفسیر“ میں ذکر کیا ہے جو روایات اہل بیت علیہم السلام پر معمول (تفسیر) ہے اور میں نے اس کتاب کا نام ”المہجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ“ رکھا ہے۔ اللہ ہمارے لیے کافی اور بہترین وکیل ہے۔



## سُورَةُ الْبَقَرَةِ

## [ آیت نمبر ۱ ]

(الْمِ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ، الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ  
بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُوْنَ الصَّلٰةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ).

”الم یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے متقین کے لیے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ انھیں ہم نے رزق دیا ہے سے خرچ کرتے ہیں۔“ (البقرہ: ۳۱)

[1] اِبْنُ أَبِي يُوَيْيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ)، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ النَّخَعِيُّ، عَنْ عَمِّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ، قَالَ: سَأَلْتُ الصَّادِقَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: الْمِ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ، الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ، فَقَالَ: (الْمُتَّقُونَ: شِبَعَةُ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، وَ الْغَيْبُ: هُوَ الْحُجَّةُ الْقَائِمُ، وَ شَاهِدُ ذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَ يَقُولُوْنَ لَوْ لَا نُزِّلَ عَلَيْنَا آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَقُلْنَا إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ).

## [ غیب اور اس پر ایمان رکھنے والا گروہ؟ ]

”یحییٰ بن ابی القاسم سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ کے قول کہ: ”الم یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں متقین کے لیے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔“ کے متعلق دریافت کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:

”متقین علی ﷺ کے شیعہ ہیں اور غیب سے مراد حضرت حجت الغائب ﷺ ہیں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا!  
 ”اور وہ کہتے ہیں کہ اس پر اس کے پروردگار کی طرف سے آیت کیوں نہیں اتاری گئی۔ آپ کہہ دیجیے کہ غیب اللہ کے لیے ہے پس تم انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں (سورہ یونس: ۲۰)“ ﴿۱﴾۔

[2] عَنْهُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرَّقِّيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ قَالَ مَنْ أَقْرَبَ بَقِيَامِ الْقَائِمِ أَنَّهُ حَقٌّ. داؤد بن کثیر رقی سے روایت کہ امام جعفر صادق ﷺ نے خدا کے قول: ”جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں“ کے متعلق فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو قائم آل محمد ﷺ کے قیام کو حق سمجھتے ہیں ﴿۲﴾۔

[3] وَ عَنْهُ: بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ)، فِي حَدِيثٍ يَدُكُرُ فِيهِ الْأُمَّةَ الْأَثْنَيْ عَشَرَ وَ فِيهِمُ الْقَائِمُ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ)، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ): (طُوبَى لِلصَّابِرِينَ فِي غَيْبَتِهِ، طُوبَى لِلْمُقِيمِينَ عَلَى مَحَبَّتِهِمْ، أُولَئِكَ مَنْ وَصَفَهُمُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ، فَقَالَ: الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَقَالَ: أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ).

جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بارہ آئمہ علیہم السلام

﴿۱﴾ کمال الدین و تمام النعمه: ۲/۳۳، باب ۳۳، ح: ۲۰؛ نور الثقلین: ۱/۶۷، ح: ۱۶؛ البرهان: ۳/۱۶، ح: ۱۰

﴿۲﴾ کمال الدین و تمام النعمه: ۲/۳۳، باب: ح: ۱۹؛ البرهان: ۱/۱۲۵، ح: ۳؛ نور الثقلین: ۱/۶۷، ح: ۱۱

کی طویل حدیث میں قائم آل محمد علیہم السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: مبارک ہیں وہ لوگ جو ان کی غیبت میں صابر ہوں گے، مبارک ہوں ان لوگوں کو جو ان کی محبت پر قائم رہیں گے ان لوگوں کی تعریف اللہ نے اپنی کتاب میں اس طرح بیان کی ہے، پس فرمایا: ”یہ وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔“

پھر فرمایا: ”یہ اللہ کا گروہ ہیں آگاہ رہو کہ اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہونے والا ہے۔“ (المجادلہ: ۲۲) ﴿۱﴾

### [ آیت نمبر ۲ ]

(فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا)  
پس تم نیکیوں میں سبقت کرو۔ تم جہاں بھی رہو گے خدا تم سب کو جمع کرے گا بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (البقرہ: ۱۳۸)

[4] علی بن ابراہیم: فی تفسیرہ قال: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَلْبِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَاللَّهِ لَكَأَنَّي أَنْظُرُ إِلَى الْقَائِمِ وَ قَدْ أَسَنَدَ ظَهْرُهُ إِلَى الْحَجْرِ ثُمَّ يَنْشُدُ اللَّهُ حَقَّهُ ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ يُحَاجِّبُنِي فِي اللَّهِ فَأَنَا أَوْلَى بِاللَّهِ، أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ يُحَاجِّبُنِي فِي آدَمَ فَأَنَا أَوْلَى بِآدَمَ، أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ يُحَاجِّبُنِي فِي نُوحٍ فَأَنَا أَوْلَى بِنُوحٍ، أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ يُحَاجِّبُنِي بِإِبْرَاهِيمَ فَأَنَا أَوْلَى بِإِبْرَاهِيمَ، أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ يُحَاجِّبُنِي بِمُوسَى فَأَنَا أَوْلَى بِمُوسَى، أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ يُحَاجِّبُنِي بِعِيسَى فَأَنَا أَوْلَى بِعِيسَى، أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ يُحَاجِّبُنِي بِمُحَمَّدٍ فَأَنَا أَوْلَى بِمُحَمَّدٍ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ يُحَاجِّبُنِي بِكِتَابِ اللَّهِ فَأَنَا أَوْلَى بِكِتَابِ اللَّهِ، ثُمَّ يَنْتَهِي إِلَى الْمَقَامِ فَيُصَلِّي

﴿۱﴾ مولف نے اسے شیخ صدوق سے روایت کیا ہے لیکن ہمیں ان کی کتب سے یہ حدیث نہیں مل سکی ہے؛ کفایۃ الاثر:

۱۲۳: ح: ۳۵؛ بحار الانوار: ۳۶/ ۳۰۴: ح: ۳۵؛ بحار الانوار: ۳۶/ ۳۰۴: ح: ۱۴۳؛ البرہان: ۱/ ۱۲۵: ح: ۶

رَكْعَتَيْنِ وَيَنْشُدُ اللَّهَ حَقَّهُ، ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: هُوَ وَ  
 اللَّهُ الْمُضْطَرُّ فِي كِتَابِ اللَّهِ فِي قَوْلِهِ: (أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَ  
 يَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ) فَيَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُبَايِعُهُ  
 جَبْرَائِيلَ، ثُمَّ الثَّلَاثُمِائَةِ وَالثَّلَاثَةَ عَشَرَ، فَمَنْ كَانَ أُبْتُلَى بِالْمَسِيرِ  
 وَآفَى، وَ مَنْ لَمْ يُبْتَلْ بِالْمَسِيرِ فَقَدْ عَنَ فِرَاشِهِ، وَ هُوَ قَوْلُ أَمِيرِ  
 الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: هُمْ الْمَفْقُودُونَ عَنَ فُرْشِهِمْ، وَ ذَلِكَ  
 قَوْلُ اللَّهِ: (فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا)  
 قَالَ: الْخَيْرَاتُ أَوْلَايَةُ وَ قَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ: (وَ لَنْ أَخْرُنَا عَنْهُمْ  
 الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ) وَ هُمْ أَصْحَابُ الْقَائِمِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ  
 يَجْتَمِعُونَ وَ اللَّهُ إِلَيْهِ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ، فَإِذَا جَاءَ إِلَى الْمَبْدَاءِ يَخْرُجُ  
 إِلَيْهِ جَيْشُ السُّفْيَانِيِّ، فَيَأْمُرُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْأَرْضَ فَتَأْخُذُ  
 بِأَقْدَامِهِمْ وَ هُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ: (وَ لَوْ تَرَى إِذْ فَزَعُوا فَلَا قُوَّةَ وَ  
 أُخِذُوا مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ) وَ قَالُوا آمَنَّا بِهِ، يَعْنِي بِالْقَائِمِ مِنْ آلِ  
 مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ. (وَ أَلَى لَهُمُ التَّنَاوُسُ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ) إِلَى  
 قَوْلِهِ (وَ حِيلَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ) (يعني ألا يعذبوا) (كما  
 فُجِّلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِنْ قَبْلِ) يعني من كان قبلهم من المكذبين  
 (الذين) هلكوا.

### [ امام قائم علیہ السلام کے اصحاب کا ایک ساعت میں جمع ہونا ]

ابو خالد کابلی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم! گویا میں یہ منظر دیکھ رہا ہوں کہ قائم آل محمد علیہ السلام نے حجر اسود سے پشت لگائی ہے پھر وہ خدا سے اپنا حق مانگ رہے ہیں اور دُعا کر رہے ہیں اور دُعا کے بعد یوں فرماتے ہیں: اے لوگو! جو خدا کے بارے میں مجھ سے بحث کرے تو میں اس کے لیے زیادہ سزاوار ہوں۔ اے لوگو!

جو آدم علیہ السلام کے بارے میں حاجت رکھتا ہے تو میں اس کے لیے زیادہ سزاوار ہوں، اے لوگو! جو نوح علیہ السلام کے بارے میں حاجت رکھتا ہے تو میں اس کے لیے سزاوار تر ہوں، اے لوگو! جو ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں مجھ سے حاجت رکھتا ہے تو میں اس کے لیے سزاوار تر ہوں۔

لوگو! جو موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں حاجت رکھتا ہے تو میں اس کے لیے سزاوار تر ہوں اور جو عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مجھ سے حاجت رکھتا ہے تو میں اس کے لیے بھی سزاوار تر ہوں، جو محمد ﷺ کے بارے میں مجھ سے حاجت رکھتا ہے تو میں اس کے لیے بھی سزاوار تر ہوں اور جو کتاب خدا کے بارے میں مجھ سے کوئی حاجت رکھتا ہے تو میں اس کے لیے بھی سزاوار تر ہوں۔ پھر وہ مقام ابراہیم پر آئیں گے اور وہاں دو رکعت نماز ادا کریں گے اور پھر خدا سے دعا کریں گے اور پھر خدا سے اپنا حق طلب کریں گے، اذن ظہور طلب کریں گے۔

پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: آپ ہی وہ مضطر ہیں جن کے بارے میں خدا نے قرآن میں فرمایا: ”وہ کون ہے جو مضطر کی دعا کو قبول کرتا ہے جب اسے پکارتا ہے اور تکلیف دور کرتا ہے اور انھیں زمین پر خلیفہ مقرر کرتا ہے۔“ (انہمل: ۶۲)۔

پس سب سے پہلے جو آپ علیہ السلام کے بیعت کریں گے وہ جبرئیل علیہ السلام ہوں گے اس کے بعد تین سو تیرہ مومن جو آپ علیہ السلام کے خاص اصحاب ہوں گے وہ آپ کی بیعت کریں گے۔ پھر جو چل کر آسکے گا وہ چل کر آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوگا اور جو چل کر نہیں آسکے گا وہ رات کو بستر سے غائب ہو جائے گا اور امام کی خدمت میں حاضر ہو جائے گا اور ان کے متعلق امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا تھا: یہ وہ ہوں گے جو بستر سے غائب پائے جائیں گے اور انہی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”تم نیکیوں میں سبقت کرو تم جہاں پر ہو گے خدا تم سب کو لے آئے گا۔“

آپ علیہ السلام نے فرمایا: آیت میں خیرات (نیکیوں) سے مراد ولایت ہے اور اللہ

نے ایک اور مقام پر فرمایا: ”اور اگر ہم ان کے عذاب کو ایک محدود امت تک حاضر کر دیں۔ (ہود: ۸)“

پس اس محدود امت سے مراد قائم آل محمد ﷺ کے اصحاب ہیں جن کو خدا ایک ہی وقت میں جمع کر دے گا۔ پھر آپ اپنے لشکر کو ایک صحرا میں لے آئیں گے اور اس صحرا سے سفیانی کا لشکر نکلے گا تو خدا اس صحرا کی زمین کو حکم دے گا جو اس لشکر سفیانی کے قدموں تک اپنے اندر دھنس لے گی۔ اس کے متعلق اللہ کا فرمان ہے: ”اور کاش تم دیکھتے جب یہ (کفار) گھبرائے گھبرائے پھرتے رہیں گے تو بھی چھٹکارا نہ ہوگا اور آس ہی پاس سے گرفتار کر لیے جائیں گے اور کہیں گے ہم ایمان لائے (یعنی قائم آل محمد ﷺ پر) اور اتنی دور دراز جگہ سے انکار دسترس کہاں ممکن ہے حالاں کہ یہ لوگ اس سے پہلے ہی انکار کر چکے تھے اور انہوں نے بن دیکھے دور ہی دور سے (گمان کے) تیر چلائے تھے۔ اور اب ان کے اور ان کی مطلوبہ اشیاء کے درمیان پر دے حائل کر دیئے گئے ہیں (یعنی ان کو اس طرح کا عذاب نہیں دیا جائے گا) جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کے ساتھ کیا گیا تھا (یعنی ان سے پہلے جھٹلانے والے جو ہلاک ہوئے۔ (السا: ۵۱ تا ۵۴)۔“

[5] محمد بن يعقوب: عَلِيُّ بْنُ إِبرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعاً) قَالَ الْخَيْرَاتُ الْوَلَايَةُ وَقَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعاً) يَعْنِي أَصْحَابَ الْقَائِمِ الثَّلَاثِمِائَةِ وَالْبِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا قَالَ وَهُمْ وَاللَّهُ الْأُمَّةُ الْمَعْدُودَةُ قَالَ يَجْتَمِعُونَ وَ اللَّهِ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ قَزَعُ كَقَزَعِ الْخَرِيفِ.

تفسیر الطی: ۲/۲۰۵: نور الثقلین: ۱/۲۷۶: ح ۳۲۵: بحار الانوار: ۵۲/۳۱۵: ح ۱۰: اثبات الہدایہ: ۷/

۱۰۳: ح ۵۷۷: البرہان: ۶/۳۴۷: ح ۲

”ابو خالد سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے اس قول کے کہ: ”تم نیکیوں میں سبقت کرو تم جہاں کہیں بھی ہو گے خدا تم سب کو لے آئے گا۔“ کے بارے میں فرمایا: نیکیوں سے مراد ولایت ہے اور خدا کے قول: ”تم جہاں کہیں بھی ہو گے خدا تم سب کو لے آئے گا۔“ سے مراد امام قائم علیہ السلام کے اصحاب ہیں جو تین سو دس سے کچھ اوپر ہوں گے اور خدا کی قسم یہ وہی۔ (أُمَّةٌ مَّعْدُودَةٌ)۔ ”ایک گنا ہوا گروہ۔ (ہود۔ ۸)۔“ یہ ایک ساعت میں اس طرح جمع ہو جائیں گے۔ جیسے فصل خریف کے بادلوں کے ٹکڑے (جمع ہو جاتے ہیں)۔ ﴿

[6] محمد بن إبراهيم المعروف بابن أبي زينب النعماني في كتاب الغيبة: قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ صُرَيْبِ بْنِ أَبِي خَالِدٍ الْكَلْبِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَوْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: الْفُقَدَاءُ قَوْمٌ يُفْقَدُونَ مِنْ فُرُشِهِمْ فَيُضْبِحُونَ بِمَكَّةَ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (الَّذِينَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا) وَهُمْ أَصْحَابُ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

”ابو خالد کا بلبی نے روایت کیا ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام یا امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک گروہ اپنے بستروں سے گم ہو جائے گا اور صبح کے وقت وہ مکہ میں ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان: ”تم جہاں بھی رہو گے اللہ تم سب کو لے آئے گا۔“ اور یہ لوگ امام قائم علیہ السلام کے

روضہ اکافی کلینی: ۳۱۳/ح ۴۸۷؛ نور الثقلین: ۱/۲۷۶؛ ح ۴۲۶؛ تفسیر القمی: ۲/۲۰۴؛ الغیبة النعمانی: ۳۱۳/ح ۶؛ العیاشی: ۲/۵۶؛ ح ۴۹؛ اور ص ۱۴۰؛ ح ۱۸؛ الوافی فیض کاشانی: ۲/۴۵۶؛ ح ۹۷؛ بحار الانوار: ۲۸۸/۵۲ ح ۲۶



اصحاب ہوں گے ﴿۱﴾۔

[7] عنہ: قال: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ عُقَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ وَ مُحَمَّدٌ ابْنَا عَلِيَّ بْنِ يُونُسَ عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا أُذِنَ لِلْإِمَامِ دَعَا اللَّهَ بِاسْمِهِ الْعِبْرَانِي فَأْتِيَتْ لَهُ صَحَابَتُهُ الثَّلَاثُمِائَةِ وَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ قَزَعٌ كَقَزَعِ الْخَرِيفِ فَهُمْ أَصْحَابُ الْأَلْوِيَةِ مِنْهُمْ مَنْ يُفْقَدُ مِنْ فَرَاشِهِ لَيْلًا فَيُصْبِحُ بِمَكَّةَ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَرَى يَسِيدُ فِي السَّحَابِ نَهَارًا يُعْرِفُ بِاسْمِهِ وَ اسْمِ أَبِيهِ وَ حَلِيَّتِهِ وَ نَسَبِهِ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَيُّهُمْ أَعْظَمُ إِيمَانًا قَالَ الَّذِي يَسِيدُ فِي السَّحَابِ نَهَارًا وَ هُمْ الْمَفْقُودُونَ وَ فِيهِمْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ- أَيْنَ مَا تَكُونُوا آيَاتُ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا.

”مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب قائم آل محمد علیہ السلام کو اذن ظہور ملے گا تو وہ اللہ سے اس کے عبرانی نام سے دعا کریں گے پس آپ علیہ السلام کے تین سو تیرا اصحاب ہوں گے جو خریف کے بادل کے ٹکڑوں کی طرح جمع ہو جائیں گے اور وہ اصحاب ولایت ہیں یہ رات کو اپنے بستروں سے غائب ہو جائیں گے اور صبح مکہ میں کریں گے اور ان سے بعض دن کو بادلوں پر سوار ہو چلے جائیں گے۔ میں ان میں سے ہر ایک کا نام اس کے باپ کا نام اور اس کا حسب و نسب جانتا ہوں۔“

میں نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! ان میں سے ایمان میں کون اعظم ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو بادلوں پر دن میں سفر کرے گا اور وہ جو بستروں سے مفقود ہوں گے اور انھی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ: ”تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ سب

﴿۱﴾ الغيبة النعمانی: ۳۲۷؛ اثبات الهداة: ۳/۵۳۶؛ ۵۳۶؛ البرہان: ۱/۱۶۲؛ ح: ۱؛ بحار الانوار: ۵۲/۳۶۸؛

ح: ۱۵۳؛ مجمع احادیث امام المہدی: ۵/۱۸، حدیث ۱۳۵۰

کو لے آئے گا ﴿۱۰﴾۔“

[8] وعنه: قال: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَهْرَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ أَبِيهِ وَوَهَّابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي قَوْلِهِ: فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعاً قَالَ نَزَلَتْ فِي الْقَائِمِ وَأَصْحَابِهِ يَجْتَبِعُونَ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ.

ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول:

”نیکیوں میں سبقت کرو۔ تم جہاں کہیں بھی رہو خدا تمہیں جمع کرے گا۔“ کے متعلق فرمایا: یہ آیت قائم آل محمد علیہ السلام اور ان کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو بغیر کسی مدت کے جمع کر دیئے جائیں گے ﴿۱۰﴾۔

[9] وَ عَنهُ. قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكَلْبِيِّ أَبُو جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ. قَالَ: وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَمْرَانَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَيْسَى. وَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ غَيْرُهُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ. وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَوْصِلِيُّ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي تَاشِرٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي الْبِقَدَامِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجَعْفِيِّ، قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) - فِي حَدِيثٍ يَدُكُرُ فِيهِ عَلَامَاتِ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)،

﴿۱۰﴾ غیۃ نعمانی: ۳۲۶؛ العیاشی: ۱/۶۷؛ ح: ۱۱۸؛ اثبات الہدایۃ: ۳/۵۴۸؛ ح: ۵۴۷؛ البرہان: ۱/۱۶۲؛ ح: ۱۲۴ اور

ص: ۱۶۴؛ ح: ۱۲؛ بحار الانوار: ۵۲/۳۶۸؛ مجمع احادیث امام المہدی: ۵/۳۲؛ ح: ۱۳۵۶

﴿۱۱﴾ غیۃ نعمانی: ۲۳۸؛ اثبات الہدایۃ: ۳/۵۴۱؛ ح: ۵۱۴؛ البرہان: ۱/۱۶۲؛ ح: ۳؛ حلیۃ الارباب: ۲/۶۲۲؛ بحار

الانوار: ۵۱/۵۸؛ مجمع احادیث امام المہدی: ۵/۳۲؛ ح: ۱۳۵۵

إِلَى أَنْ قَالَ:- (فَيَجْمَعُ اللَّهُ لَهُ أَصْحَابَهُ ثَلَاثُمِائَةٍ وَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا، وَ  
يَجْمَعُهُمْ اللَّهُ لَهُ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ، فَرَعَا كَفْرَ عِ الْحَرِيفِ، وَ هُمْ - يَا جَابِرُ  
- آيَةُ الَّتِي ذَكَرَهَا اللَّهُ فِي كِتَابِهِ: أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ  
بِجَمِيعٍ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَ  
مَعَهُ عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) وَ قَدْ تَوَارَثَتْهُ الْأَبْنَاءُ  
مِنَ الْأَبَاءِ).

”جابر بن یزید جعفی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک حدیث میں فرمایا  
جس میں علامات قائم آل محمد علیہ السلام بیان فرمائیں کہ: اللہ آپ علیہ السلام کے تین سوتیلے  
اصحاب کو جمع کر دے گا اور ان کو اللہ ایسے جمع کرے گا جیسے بغیر معیاد کے خریف کے  
بادل کے ٹکڑے جمع ہو جاتے ہیں۔“

اے جابر! یہ وہی ہیں جن کا ذکر اللہ نے اپنی کتاب میں کیا ہے کہ: ”تم  
جہاں کہیں رہو اللہ سب کو لے آئے گا۔“ پس وہ امام قائم علیہ السلام کی رکن اور مقام کے درمیان  
بیعت کریں گے اور آپ علیہ السلام کے ساتھ رسول اللہ علیہ السلام کا عہد ہوگا آباؤ اجداد علیہ السلام سے بیٹوں کو  
وراثت میں ملتا رہا ہے۔ ﴿

[10] ابن بابویہ: قال: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْكَظَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي خَالِدِ الْقَمَّاطِ عَنْ حُرَيْبِ بْنِ أَبِي خَالِدِ الْكَلْبِيِّ  
عَنْ سَيِّدِ الْعَابِدِينَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ:  
الْمَفْقُودُونَ عَنْ فُرُشِهِمْ ثَلَاثُمِائَةٍ وَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا عِدَّةُ أَهْلِ  
بَدْرِ فَيُضْبِحُونَ بِمَكَّةَ وَ هُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ

﴿ بحار الانوار: ۵۲ / ۲۳۷: ۱۰۵؛ مجمع احادیث الامام المہدی: ۵ / ۲۰: ۱۳۵۲؛ کتاب الغیبة طوسی: ۴۴۱  
ح: ۳۳۳؛ اعلام الوری طبرسی: ۴۲۷؛ الخراج والخراج: ۱۱۵۶؛ کشف الغمہ: ۳ / ۲۳۹؛ البرہان: ۱ / ۱۶۲: ح  
۱۳ ارشاد شیخ مفید: ۳۵۹ (مختصراً)

بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعاً وَهُمْ أَصْحَابُ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

ابو خالد کابلی سے روایت ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: اپنے بستروں سے مفقود ہونے والے اہل بدر کے تعداد کے موافق ہوں گے جو مکہ میں صبح کریں گے اور اسی بارے اللہ کا قول ہے: ”تم جہاں کہیں رہو اللہ سب کو لے آئے گا۔“ اور وہ قائم آل محمد علیہ السلام کے اصحاب ہیں۔ ﴿

[11] عنہ: قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَا جِيلَوِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَجِيْبٌ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْكُوفِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الْمَفْضَلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَقَدْ نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةٌ فِي الْمُفْتَقِدِينَ مِنْ أَصْحَابِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَيَّنَ مَا تَكُونُوا يَا أَيُّهَا اللَّهُ جَمِيعاً إِنَّهُمْ لَيَفْتَقِدُونَ عَنْ فُرْشِهِمْ لَيْلاً فَيَضْبَحُونَ بِمَكَّةَ وَبَعْضُهُمْ يَسِيرُ فِي السَّحَابِ يُعْرِفُ بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَحَلِيَّتِهِ وَنَسَبِهِ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَيُّهُمْ أَعْظَمُ إِيمَاناً قَالَ الَّذِي يَسِيرُ فِي السَّحَابِ نَهَاراً.

”مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت قائم آل محمد علیہ السلام کے غائب ہو جانے والے اصحاب کے متعلق نازل ہوئی ہے جو اللہ کا قول ہے: ”تم جہاں کہیں رہو تم سب کو اللہ لے آئے گا۔“ یہ وہ لوگ ہیں جو رات کو اپنے بستروں سے غائب ہو جائیں گے اور صبح مکہ میں کریں گے۔ اور بعض ان میں سے دن کو بادل پر سوار ہوں گے۔ میں ان میں سے ہر ایک کا نام، اس کے باپ کا نام، اس کا حلیہ اور اس کا نسب جانتا ہوں۔

راوی کہتا ہے۔ میں نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! ان میں سے ایمان میں اعظم کون ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جو دن کو بادل پر سواری کرے گا ﴿۱۲﴾۔

[12] العیاشی: یاسنادہ عن جابر الجعفی عن ابي جعفر عليه السلام يقول: الزم الأرض لا تحزكك يدك ولا رجلك أبداً حتى ترى علامات أذكرها لك في سنة، و ترى متادياً ينادي بدمشق، و خسف بقريّة من قرأها، و يسقط طائفة من مسجدها، فإذا رأيت الترك جازوها فأقبلت الترك حتى نزلت الجزيرة وأقبلت الروم حتى نزلت الرملة، و هي سنة اختلاف في كل أرض من أرض العرب، و إن أهل الشام يختلفون عند ذلك على ثلاث رايات الأصهب و الأبقع و السفيناني، مع بني ذنب الجمار مضر، و مع السفيناني أخواله من كلب فيظهر السفيناني و من معه على بني ذنب الجمار حتى يقتلوا قتلاً، لم يقتله شيء قط و يحضر رجل بدمشق فيقتل هو و من معه قتلاً لم يقتله شيء قط و هو من بني ذنب الجمار، و هي الآية التي يقول الله تبارك و تعالی (فاختلف الأحزاب من بينهم فويل للذين كفروا من مشهد يوم عظيم) و يظهر السفيناني و من معه حتى لا يكون همهم إلا آل محمد صلوات الله عليهم و شيعتهم، فيبعث بعثاً إلى الكوفة، فيصاب بأنايس من شيعة آل محمد بالكوفة قتلاً و صلباً و تقبل راية من خراسان حتى تنزل ساحل دجلة يخرج رجل من الموالي ضعيف و من تبعه، فيصاب يظهر الكوفة، و يبعث بعثاً إلى المدينة فيقتل بها رجلاً و يهرب المهدي و المنصور منها، و يؤخذ آل محمد صغيروهم و كبيرهم لا يترك منهم أحداً إلا حبس و يخرج

﴿۱﴾ كمال الدين و تمام العمدة: ۲/ ۴۳۲: باب ۵۸ ح ۲۴: البرهان ۲/ ۳۵۰: ۶ ح: الغيبة نعماني: ۳ ح: ۳

(بفرق الفاظ): العیاشی: ۱/ ۶۷: ح ۱۷۱: بحار الانوار: ۵۲/ ۳۶۸ ح ۱۵۳

الْجَيْشُ فِي ظَلَبِ الرَّجْلَيْنِ وَيَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ مِنْهَا عَلَى سُنَّةِ مُوسَى ( خَائِفًا يَتَرَقَّبُ ) حَتَّى يَقْدَمَ مَكَّةَ وَتُقْبَلُ الْجَيْشُ حَتَّى إِذَا نَزَلُوا الْبَيْدَاءَ وَهُوَ جَيْشُ الْهَمَلَاتِ حُسْفَ بِهِمْ فَلَا يُفْلِتُ مِنْهُمْ إِلَّا مُخْبِرٌ فَيَقُومُ الْقَائِمُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَيُصَلِّي وَيَنْصَرِفُ وَمَعَهُ وَزِيرُهُ، فَيَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا نَسْتَنْصِرُ اللَّهَ عَلَى مَنْ ظَلَمْنَا وَ سَلَبَ حَقَّنَا مَنْ يُحَاجُّنَا فِي اللَّهِ فَأَنَا أَوْلَى بِاللَّهِ وَمَنْ يُحَاجُّنَا فِي آدَمَ فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِآدَمَ، وَمَنْ حَاجَّنَا فِي نُوحٍ فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِنُوحٍ، وَمَنْ حَاجَّنَا فِي إِبْرَاهِيمَ فَأَنَا (أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ)، وَمَنْ حَاجَّنَا بِمُحَمَّدٍ فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَمَنْ حَاجَّنَا فِي النَّبِيِّينَ فَتَخُنْ أَوْلَى النَّاسِ بِالنَّبِيِّينَ وَمَنْ حَاجَّنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ فَتَخُنْ أَوْلَى النَّاسِ بِكِتَابِ اللَّهِ، إِنَّا نَشْهَدُ وَكُلَّ مُسْلِمٍ الْيَوْمَ إِنَّا قَدْ ظَلَمْنَا وَ طَرَدْنَا وَ بَغَيْ عَلَيْنَا وَ أَخْرَجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَ أَمْوَالِنَا وَ أَهَالِينَا وَ قَهَرْنَا، أَلَا إِنَّا نَسْتَنْصِرُ اللَّهَ الْيَوْمَ وَ كُلَّ مُسْلِمٍ وَ يَجِيءُ، وَ اللَّهُ ثَلَاثُمِائَةٍ وَ بِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فِيهِمْ خَمْسُونَ امْرَأَةً يَجْتَبِعُونَ بِمَكَّةَ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ قَرَعًا كَقَرَعِ الْخَرِيفِ يَتَّبِعُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَ هِيَ الْآيَةُ الَّتِي قَالَ اللَّهُ (أَيُّمَا تَكُونُوا يَا أَيُّهَا اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ) فَيَقُولُ رَجُلٌ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَ هِيَ الْقَرْيَةُ الظَّالِمَةُ أَهْلِهَا ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ هُوَ وَمَنْ مَعَهُ الثَّلَاثُمِائَةُ وَ بِضْعَةَ عَشَرَ يُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَ مَعَهُ عَهْدُ نَبِيِّ اللَّهِ وَ رَأْيَتُهُ وَ سِلَاحُهُ وَ وَزِيرُهُ مَعَهُ، فَيُنَادِي الْمُنَادِي بِمَكَّةَ بِاسْمِهِ وَ أَمْرِهِ مِنَ السَّمَاءِ حَتَّى يُسْمِعَهُ أَهْلَ الْأَرْضِ كُلَّهُمْ اسْمَهُ اسْمَ نَبِيِّ، مَا أَشْكَلَ عَلَيْكُمْ فَلَمْ يُشْكَلْ عَلَيْكُمْ عَهْدُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ رَأْيَتُهُ وَ سِلَاحُهُ وَ النَّفْسُ الرَّكِيَّةُ مِنْ وُلْدِ

الْحُسَيْنِ، فَإِنْ أَشْكَلَ عَلَيْكُمْ هَذَا فَلَا يُشْكَلُ عَلَيْكُمْ الصَّوْتُ مِنْ  
السَّمَاءِ بِاسْمِهِ وَأَمْرِهِ وَإِيَّاكَ وَشُدَّ إِذَا مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ، فَإِنَّ لآلِ مُحَمَّدٍ وَ  
عَلِيِّ رَايَةً وَلِغَيْرِهِمْ رَايَاتٌ، فَالزُّمُّ الْأَرْضُ وَلَا تَتَّبِعْ مِنْهُمْ رَجُلًا  
أَبَدًا حَتَّى تَرَى رَجُلًا مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ، مَعَهُ عَهْدُ نَبِيِّ اللَّهِ وَرَايَتُهُ وَ  
سِلَاحُهُ فَإِنَّ عَهْدَ نَبِيِّ اللَّهِ صَارَ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ صَارَ عِنْدَ  
مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ (وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ) فَالزُّمُّ هُوَ لِأَبَدٍ وَإِيَّاكَ وَمَنْ  
ذَكَرْتُ لَكَ فَإِذَا خَرَجَ رَجُلٌ مِنْهُمْ مَعَهُ ثَلَاثُمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ  
رَجُلًا وَمَعَهُ رَايَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَامِدًا إِلَى الْهَدْيَيْنَةِ  
حَتَّى يَمُرَّ بِالْبَيْدَاءِ، حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا مَكَانَ الْقَوْمِ الَّذِينَ يُخَسِّفُ بِهِمْ  
وَ هِيَ الْآيَةُ الَّتِي قَالَ اللَّهُ (أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ  
يَخَسِّفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ  
أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقْلُبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ) فَإِذَا قَدِمَ الْهَدْيَيْنَةَ  
أَخْرَجَ مُحَمَّدُ بْنُ الشَّجَرِيِّ عَلَى سُنَّةِ يُوسُفَ ثُمَّ يَأْتِي الْكُوفَةَ فَيُطِيلُ  
بِهَا الْهَيْكَةَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَمُكَّتْ حَتَّى يَظْهَرَ عَلَيْهَا: ثُمَّ يَسِيرُ حَتَّى  
يَأْتِيَ الْعُدْرَاءَ هُوَ وَمَنْ مَعَهُ وَقَدْ لَحِقَ بِهِ نَاسٌ كَثِيرٌ وَالسُّفْيَانِيُّ  
يَوْمَئِذٍ يُوَادِي الرَّمْلَةَ، حَتَّى إِذَا التَّقْوَا وَهُمْ يَوْمَ الْأَبْدَالِ يَخْرُجُ  
أُنَاسٌ كَانُوا مَعَ السُّفْيَانِيِّ مِنْ شِيعَةِ آلِ مُحَمَّدٍ، وَيَخْرُجُ نَاسٌ كَانُوا  
مَعَ آلِ مُحَمَّدٍ إِلَى السُّفْيَانِيِّ فَهُمْ مِنْ شِيعَتِهِ حَتَّى يَلْحَقُوا بِهِمْ وَ  
يَخْرُجُ كُلُّ نَاسٍ إِلَى رَايَتِهِمْ وَهُوَ يَوْمَ الْأَبْدَالِ. قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَيُقْتَلُ يَوْمَئِذٍ السُّفْيَانِيُّ وَمَنْ مَعَهُ حَتَّى لَا يَبْقَى  
مِنْهُمْ مُخْبِرٌ وَالتَّخَابُ يَوْمَئِذٍ مَنْ خَابَ مِنْ غَيْبَتِهِ كَلْبٌ، ثُمَّ يَقْبَلُ  
إِلَى الْكُوفَةِ فَيَكُونُ مَنْزِلُهُ بِهَا، فَلَا يَبْقَى عَبْدًا مُسْلِمًا إِلَّا اشْتَرَاهُ وَ  
أَعْتَقَهُ، وَلَا غَارِمًا إِلَّا قَضَى دَيْنَهُ، وَلَا مَظْلَمَةً لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ إِلَّا

رَدَّهَا، وَلَا يُقْتَلُ مِنْهُمْ عَبْدٌ إِلَّا أَذَى تَمَنَّهُ دِيَّةً مُسَلَّمَةً إِلَى أَهْلِهَا وَلَا يُقْتَلُ قَتِيلٌ إِلَّا قَضَى عَنْهُ دَيْنَهُ وَأُحِقَّ عِيَالُهُ فِي الْعَطَاءِ حَتَّى يَمْلَأَ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مَلِئْتَ ظُلْمًا وَجُورًا وَعُدْوَانًا، وَيَسْكُنُهُ هُوَ وَأَهْلُ بَيْتِهِ الرَّحْبَةَ وَالرَّحْبَةَ إِثْمًا كَانَتْ مَسْكَنَ نُوحٍ وَهِيَ أَرْضٌ طَيِّبَةٌ وَلَا يَسْكُنُ رَجُلٌ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَلَا يُقْتَلُ إِلَّا بِأَرْضِ طَيِّبَةٍ زَاكِيَّةٍ فَهُمْ الْأَوْصِيَاءُ الطَّيِّبُونَ.

### [ امام محمد باقر علیہ السلام کی زبانی علامات ظہور ]

جابر جعفی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: زمین پکڑے رہنا اور کبھی اپنے ہاتھ پاؤں کو حرکت میں نہ لانا جب تک وہ علامت نہ دیکھ لوجن کی میں نشاندہی کر رہا ہوں۔ ایک سال تم دیکھو گے کہ دمشق میں ایک منادی ندا دے رہا ہے اور اس کا ایک قریہ زمین میں دھنس گیا ہے، اس کی مسجد کا ایک حصہ گر پڑا ہے، جب تم دیکھو کہ ترک آگے بڑھ گئے ہیں اور جزیرے میں اترے ہیں، اور اہل روم بھی بڑھے ہیں، انھوں نے رملہ میں اپنا پڑاؤ ڈالا ہے اور اس سال سرزمین عرب کے ہر حصے میں اختلاف ہی اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ اور یہ کہ اہل شام تین مختلف جھنڈوں تلے ہوں گے، ایک جھنڈا تو چنگبر ا ہوگا، دوسرا سرخ اور تیسرا سفیانی کا اور سفیانی کے ساتھ بنی کلب کے لوگ ہوں گے جو اس کے ماموں لگتے ہوں گے۔ سفیانی اور اس کے ساتھی بنی ذنب الحمار کا جو شخص دمشق میں آئے گا تو وہ مع اپنے ساتھیوں کے قتل ہو جائے گا چنانچہ قرآن مجید کی یہ آیت جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”پس گرو ہوں نے آپس میں اختلاف کیا اور حریف ہے ان پر جو یوم عظیم کی پیشی سے انکاری ہیں۔ (مریم: ۳۷)

سفیانی اور اس کے ساتھی خروج کریں گے اور ان کا مقصد صرف آل محمد علیہ السلام اور ان کے شیعہ ہوں گے چنانچہ وہ ایک فوج کو فوج بھیجے گا اور وہاں سے آل محمد علیہ السلام کے شیعہ قتل کیے



جائیں گے اور سولی پر لٹکائے جائیں گے اور خراسان سے ایک پرچم آئے گا جو ساحل دجلہ پر اترے گا اور فوج کا ایک دستہ مدینہ کی جانب بھیجے گا وہاں ایک شخص کو قتل کیا جائے گا تو امام قائم علیہ السلام اور منصور مدینے سے نکل جائیں گے اور آل محمد علیہم السلام کے سب چھوٹے بڑے گرفتار کر لیے جائیں گے اور قید کر لیے جائیں گے پھر ان دونوں کی تلاش میں فوج نکلے گی۔ امام قائم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح وہاں سے خائف و مترقب وہاں سے نکل کر مکہ کی طرف روانہ ہوں گے اور افواج ان کی فکر میں آگے بڑھے گی، جب وہ بیابان میں پہنچے گی۔ تو زمین شق ہو جائے گی اور سب اس میں سما جائیں گے سوائے ایک خبر دینے والے کے اور کوئی نہ بچے گا۔ اس وقت امام قائم علیہ السلام رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھیں گے اور ان کے ساتھ ان کا وزیر بھی ہوگا۔ پھر آپ مجمع کو خطاب فرمائیں گے: ”اے لوگو! جن لوگوں نے ہم پر ظلم کیا ہے اور ہمارے حقوق ہم سے چھین لیے ہیں ہم ان کے مقابلے میں اللہ کی مدد چاہتے ہیں، اب جو شخص اللہ کے بارے میں ہم سے بحث کرنا چاہے وہ آئے ہم ثابت کریں گے کہ اللہ ہمارا ہے اور ہم اس سے زیادہ اللہ کے حقدار ہیں، جو ہم سے آدم علیہ السلام کے لیے بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم لوگوں سے زیادہ آدم علیہ السلام کے وارث و حقدار ہیں، اور جو شخص ہم سے نوح علیہ السلام کے بارے میں بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم نوح علیہ السلام کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں اور جو ہم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں اور جو شخص ہم سے حضرت محمدؐ کے بارے میں بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم تمام لوگوں میں حضرت محمدؐ کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں اور جو شخص ہم سے انبیائے کرام علیہم السلام کے متعلق بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم انبیائے کرام کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں اور جو شخص ہم سے کتاب خدا سے متعلق بحث کرے گا تو ہم یہ بھی ثابت کریں گے کہ ہم کتاب خدا کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں۔ بیشک ہم گواہی دیتے ہیں اور آج تمام مسلمان گواہی دیں گے کہ ہم لوگوں پر ظلم کیا گیا۔

ہمیں ہمارے حقوق سے محروم کیا گیا ہم سے بغاوت کی گئی، ہمیں ہمارے گھروں سے ہمارے اموال سے، ہمیں ہمارے اہل خاندان سے جدا کر دیا گیا اور نکال دیا گیا اور قہر و ستم ڈھائے گئے، آج ہم اور تمام مسلمان اللہ سے نصرت کے طالب ہیں اور دادخواہ میں اور بخدا تین سو دس میں سے کچھ زیادہ (۳۱۳) لوگ آئیں گے جن میں پچاس عورتیں ہوں گی جو سب مکہ میں جمع ہوں گے جس طرح بادلوں کے ٹکڑے کے ٹکڑے کے پچھے ایک موسمِ حریف (یعنی برسات) میں جمع ہوتے ہیں اور اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔ جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم کو یکجا لے آئے گا بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ پھر آل محمدؑ میں سے ایک شخص کہے گا کہ وہ قریب ہے جس کے باشندے بڑے ظالم ہیں۔ اس کے بعد وہ (امام قائمؑ) اور ان کے ساتھ تین سو تیرہ ۳۱۳ آدمی جنہوں نے رکن و مقام کے درمیان ان سے بیعت کی ہوگی مکہ سے خروج کریں گے، ان کے ساتھ نبی اکرمؐ کے تمام تبرکات اور آپؐ کے علم اور آپؐ کے اسلحے (وغیرہ) ہوں گے اور امام محمدؑ کے ساتھ ان کا وزیر بھی ہوگا مکہ میں ایک منادی ان کے نام کے ساتھ ان کی امامت کا اعلان کرے گا جس کو تمام مکہ میں ایک منادی ان کے نام کے ساتھ ان کی امامت کا اعلان کرے گا جس کو تمام اہل زمین سُنیں گے۔ ان کا نام ان کے نبی کا نام ہوگا اگر اس میں تم لوگوں کو کوئی اشکال و قباحت درپیش ہو تو نبی اکرم ﷺ کے تبرکات ان کے علم ان کے اسلحے اور امام حسینؑ کی اولاد میں سے نفسِ ذکیہ میں تو کوئی اشکال و قباحت نہیں ہونی چاہیے اور اگر اس کے ماننے میں بھی اشکال و تدرد ہو تو ان کے نام کے ساتھ ان کی امامت کا آسمان سے اعلان ہونے میں تو کوئی اشکال نہ ہوگا۔ اور آل محمد علیہ السلام میں سے شاذ شاذ لوگوں سے خود کو بچانا کیونکہ محمد ﷺ اور علی علیہ السلام کی آل کا پرچم ایک ہوگا اور ان کے علاوہ دوسروں کے مختلف پرچم ہوں گے۔ لہذا تم کو زمین پکڑے رہنا لازم ہے اور ان میں سے کسی ایک شخص کی بھی اتباع نہ کرنا جب تک کہ تم یہ نہ دیکھ لو کہ وہ شخص اولادِ امام حسین علیہ السلام میں سے ہے اور اس کے پاس نبی اکرم ﷺ کے تبرکات، آپؐ کا پرچم اور آپؐ کے اسلحے ہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے تبرکات حضرت

علی بن حسین علیہ السلام کے پاس رہیں گے پھر ان سے حضرت محمد بن علی علیہ السلام کو ملیں گے اور اللہ جو چاہے گا کرے گا۔

پھر تم ان حضرات کے دامن سے متمسک رہنا اور ان لوگوں سے بچنا جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ جب ان میں کوئی ایسا شخص خروج کرے جس کے ساتھ تین سو تیرہ آدمی ہوں اور اس کے پاس رسول اللہ کے تبرکات ہوں اور وہ مدینے کا قصد کرے اور بیابان سے گزرے اور کہے کہ یہ جگہ اس قوم کی ہے جو زمین میں دھنس جائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”کیا وہ لوگ جنہوں نے بری تدبیریں کیں اپنے آپ کو اس بات سے امان میں خیال کرتے ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے یا دن پر اس طرف سے عذاب آجائے جس کا انہیں شعور بھی نہ ہو یا وہ ان کو چلتے پھرتے اپنی گرفت میں لے ڈالے اور وہ اس کا عاجز نہیں کر سکتے۔“ (نحل: ۴۵، ۴۶)۔

جب وہ مدینہ پہنچیں گے تو محمد بن شہری حضرت یوسف علیہ السلام کی سنت کے مطابق نکلے گا۔ پھر آپ علیہ السلام کو فہ آئیں گے اور وہاں طویل عرصہ تک جب تک اللہ کا حکم ہوگا ٹھہریں گے اور اس پر تسلط حاصل کریں گے، پھر وہاں سے وہ اور ان کے رفقاء روانہ ہوں گے اور مقام عذراء ﷻ پر پہنچیں گے اور بہت سے لوگ آپ علیہ السلام کے ساتھ ہو جائیں گے اور سفیانی ان دنوں وادی رملہ میں ہوگا۔ اب جبکہ دونوں کی (افواج میں) ٹڈ بھیل ہوگی تو وہ دن ادل بدل کا ہوگا یعنی شیعان آل محمد علیہ السلام میں سے جو لوگ سفیانی کی فوج میں ہوں گے وہ اس کی فوج سے نکل کر امام قائم علیہ السلام کی فوج میں آجائیں گے اور سفیانی کے ماننے والوں میں سے جو لوگ امام قائم علیہ السلام کی فوج میں ہوں گے وہ اس سے نکل کر

ﷻ فیروز آبادی کہتے ہیں: عذراء وہ مقام ہے جہاں ایک ظالم نے حجر بن عدیؓ کو شہید کیا تھا۔ (دیکھیے: القاموس المحیط

سفیانی کی فوج میں چلے جائیں گے اور ان لوگوں میں سے ہر ایک اپنے اپنے پرچم تلے پہنچ جائے گا اور وہی یوم ابدال (یعنی ادل بدل کا دن) ہوگا۔

امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: اس دن سفیانی اور اس کے سارے ساتھی قتل ہو جائیں گے ان کی خبر دینے والا بھی نہ بچے گا، اس دن بنی کلب کے حالِ غنیمت سے جو محروم رہا وہ واقعی محروم رہا۔ پھر آپ علیہ السلام وہاں سے کوفہ تشریف لائیں گے اور اسی کو اپنی منزل بنائیں گے۔ پس آپ علیہ السلام کسی ایک بھی مسلمان غلام کو نہ چھوڑیں گے سب کو خرید کر آزاد کر دیں گے، اور ہر قرضدار کا قرض ادا فرمائیں گے اور ہر ایک کی گردن پر اگر کسی کا مظلمہ اور بار ہوگا تو اس کو بھی ادا کریں گے، اگر کوئی غلام قتل ہوا ہے تو اس کا قرض آپ علیہ السلام ادا کریں گے اور اس کے اہل و عیال کو عطا و بخشش سے نوازیں گے حتیٰ کہ زمین عدل و انصاف سے اسی طرح بھر جائے گی جس طرح وہ اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ پھر آپ علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے اہلبیت علیہم السلام مقامِ رحبہ میں سکونت اختیار فرمائیں گے جو ایک پاک و طیب جگہ ہے اور حضرت نوح علیہ السلام کی جائے سکونت تھی۔ ﴿

[13] عنہ: بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سُمَيْيَةَ عَنْ مَوْلَى لَأَبِي الْحَسَنِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِهِ: (أَيُّنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا) قَالَ: وَ ذَلِكَ وَ اللَّهُ أَنْ لَوْ قَدْ قَامَ قَائِمُنَا يَجْمَعُ اللَّهُ إِلَيْهِ شَيْعَتَنَا مِنْ جَمِيعِ الْبُلْدَانِ.

[ظہور کے وقت شیعہ اکٹھے کر دیئے جائیں گے]

ابوسمینہ غلام ابوالحسن رضا علیہ السلام کہتے ہیں کہ میں نے امام ابوالحسن رضا علیہ السلام سے خدا کے قول: ”تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تم سب کو لے آئے گا۔“ کے متعلق سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب ہمارے قائم علیہ السلام کا قیام ہوگا تو خدا زمین کے ہر علاقے

سے ہمارے شیعوں کو اکٹھا کر دے گا۔ ﴿

[14] الشيخ المفيد في كتاب الاختصاص: عَمْرُو بْنُ أَبِي أَلْمِقْدَامِ عَنْ جَابِرِ الْجَعْفِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا جَابِرُ الزَّمِ الْأَرْضَ وَلَا تُحْرِكْ يَدًا وَلَا رِجْلًا حَتَّى تَرَى عَلَامَاتٍ أَذْكُرُهَا لَكَ إِنَّ أَدْرَكْتَهَا أَوْ لَهَا اخْتِلَافٌ وَوَلِدِ فُلَانٍ وَمَا أَرَاكَ تُدْرِكُ ذَلِكَ وَ لَكِنْ حَدَّثَ بِهِ بَعْدِي وَمُنَادٍ يُنَادِي مِنَ السَّمَاءِ وَيَجِئُكُمْ الصَّوْتُ مِنْ نَاحِيَةِ دِمَشْقَ بِالْفَتْحِ وَ يُخَسِّفُ بِقَرِيَّةٍ مِنْ قَرَى الشَّامِ تُسَمَّى الْجَابِيَّةَ وَ تَسْقُطُ طَائِفَةٌ مِنْ مَسْجِدِ دِمَشْقِ الْأَيْمَنِ وَ مَارِقَةٌ تَمْرُقُ مِنْ نَاحِيَةِ التُّرْكِ وَ يَعْقُبُهَا مَرْجُ الرُّومِ وَ يَسْتَقْبِلُ إِخْوَانَ التُّرْكِ حَتَّى يَنْزِلُوا الْجَزِيرَةَ وَ يَسْتَقْبِلُ مَارِقَةَ الرُّومِ حَتَّى تَنْزِلَ الرَّمْلَةَ فِتِلْكَ السُّنَّةُ يَا جَابِرُ فِيهَا اخْتِلَافٌ كَثِيرٌ فِي كُلِّ أَرْضٍ مِنْ نَاحِيَةِ الْمَغْرِبِ فَأَوَّلُ أَرْضِ الْمَغْرِبِ أَرْضُ تَحْرَبِ الشَّامِ يَحْتَلِفُونَ عِنْدَ ذَلِكَ عَلَى ثَلَاثِ رَايَاتٍ رَايَةَ الْأَصْهَبِ وَ رَايَةَ الْأَبْقَعِ وَ رَايَةَ السُّفْيَانِيَّ فَيَلْقَى السُّفْيَانِيُّ الْأَبْقَعَ فَيَقْتُلُونَ فَيَقْتُلُهُ وَ مَنْ مَعَهُ وَ يَقْتُلُ الْأَصْهَبَ ثُمَّ لَا يَكُونُ هُمُ إِلَّا الْإِقْبَالَ نَحْوَ الْعِرَاقِ وَ يَمُرُّ جَيْشُهُ بِقَرْقِيسَا فَيَقْتُلُونَ بِهَا مِائَةَ أَلْفِ رَجُلٍ مِنَ الْجَبَّارِينَ وَ يَبْعَثُ السُّفْيَانِيُّ جَيْشًا إِلَى الْكُوفَةِ وَ عِدَّتْهُمْ سَبْعُونَ أَلْفَ رَجُلٍ فَيُصِيبُونَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَتْلًا وَ صَلْبًا وَ سَبِيًّا فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ أَقْبَلَتْ رَايَاتُ مِنْ نَاحِيَةِ خُرَّاسَانَ تَطْوِي الْمَنَازِلَ طَيًّا حَثِيثًا وَ مَعَهُمْ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ مَوَالِي أَهْلِ الْكُوفَةِ فَيَقْتُلُهُ أَمِيرُ جَيْشِ السُّفْيَانِيِّ بَيْنَ الْحِيرَةِ وَ الْكُوفَةِ وَ يَبْعَثُ السُّفْيَانِيُّ بَعْثًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَيَنْفِرُ الْمُهَدِّثُ مِنْهَا

إِلَى مَكَّةَ فَبَلَغَ أَمِيرَ جَبِيشَ الشُّفِيَانِيَّ أَنَّ الْمَهْدِيَّ قَدْ خَرَجَ مِنَ  
الْمَدِينَةِ فَيَبْعَثُ جَيْشًا عَلَى أَثَرِهِ فَلَا يُدْرِكُهُ حَتَّى يَدْخُلَ مَكَّةَ  
خَائِفًا يَتَرَقَّبُ عَلَى سُنَّةِ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَيَنْزِلُ  
أَمِيرَ جَبِيشَ الشُّفِيَانِيَّ الْبَيْدَاءَ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ يَا بَيْدَاءُ  
أَيْدِي الْقَوْمِ فَيُخَسِفُ بِهِمُ الْبَيْدَاءَ فَلَا يُفْلِتُ مِنْهُمْ إِلَّا ثَلَاثَةٌ  
يُجَوِّلُ اللَّهُ وُجُوهُهُمْ فِي أَقْفِيَّتِهِمْ وَهُمْ مِنْ كَلْبٍ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ هَذِهِ  
الْآيَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِمَا  
مَعَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَطْبِسَ وُجُوهًُا فَتُرَدَّهَا عَلَى أَذْبَارِهَا الْآيَةُ قَالَ وَ  
الْقَائِمُ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ قَدْ أَسْنَدَ ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْحَرَامِ مُسْتَجِيرًا  
بِهِ يُنَادِي يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا نَسْتَنْصِرُ اللَّهَ وَمَنْ أَجَابَنَا مِنَ النَّاسِ  
فَاتَّأ أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ وَنَحْنُ أَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ فَمَنْ حَاجَبَنِي فِي آدَمَ فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِآدَمَ وَمَنْ حَاجَبَنِي فِي  
نُوحٍ فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِنُوحٍ وَمَنْ حَاجَبَنِي فِي إِبْرَاهِيمَ فَأَنَا أَوْلَى  
النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَنْ حَاجَبَنِي فِي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَنْ حَاجَبَنِي  
فِي النَّبِيِّينَ فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِالنَّبِيِّينَ أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ فِي مُحْكَمِ  
كِتَابِهِ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى  
الْعَالَمِينَ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ فَأَتَابَقِيَّةً مِنْ  
آدَمَ وَخَيْرَةً اذْخِيرَةً مِنْ نُوحٍ وَمُصْطَفَى مِنْ إِبْرَاهِيمَ وَصَفْوَةً مِنْ  
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَلَا وَمَنْ حَاجَبَنِي فِي كِتَابِ اللَّهِ فَأَنَا أَوْلَى  
بِكِتَابِ اللَّهِ أَلَا وَمَنْ حَاجَبَنِي فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ وَسِيرَتِهِ فَأَنَا أَوْلَى  
النَّاسِ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ وَسِيرَتِهِ فَأَنْشُدُ اللَّهَ مَنْ سَمِعَ كَلَامِي الْيَوْمَ  
لَمَّا أَبْلَغَهُ الشَّاهِدُ مِنْكُمْ الْغَائِبِ وَأَسْأَلُكُمْ بِحَقِّ اللَّهِ وَحَقِّ رَسُولِهِ

وَ حَقِّي فَإِنَّ لِي عَلَيْكُمْ حَقَّ الْقُرْبَى بِرَسُولِ اللَّهِ لَنَا أَعْنُومُوا وَ  
 مَنَعْتُمُونَا مِنِّي يَظْلِمُنَا فَقَدْ أُخِفْنَا وَ ظَلِمْنَا وَ طَرِدْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَ  
 أَبْنَانِنَا وَ يُعَيِّ عَلَيْنَا وَ دُفَعْنَا عَنْ حَقِّنَا وَ آثَرَ عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَاطِلِ  
 قَالَهُ اللَّهُ فِيْنَا لَا تَخْدُلُونَا وَ أَنْصُرُونَا يَنْصُرْكُمْ اللَّهُ فَيَجْمَعُ اللَّهُ لَهُ  
 أَصْحَابَهُ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَيَجْمَعُهُمُ اللَّهُ لَهُ عَلَى غَيْرِ  
 مِيعَادٍ فُزِعَ كَفَزِعَ الْخَرِيفِ وَ هِيَ يَا جَابِرُ الْآيَةُ الَّتِي ذَكَرَهَا اللَّهُ أَمِينٌ  
 مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ بِجَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
 فَيَسْأَلُونَكَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ وَ مَعَهُ عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَدْ تَوَارَثَهُ الْأَنْبِيَاءُ عَنِ الْآبَاءِ وَ الْقَائِمُ يَا جَابِرُ رَجُلٌ  
 مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ صَلَّى صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يُصَلِّحُ اللَّهُ لَهُ أَمْرَهُ فِي لَيْلَةٍ  
 فَمَا أَشْكَلَ عَلَى النَّاسِ مِنْ ذَلِكَ يَا جَابِرُ وَلَا يُشْكَلَنَّ عَلَيْهِمْ وَلَا دَتُهُ  
 مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ وَرَائِهِ الْعُلَمَاءُ عَالِمًا بَعْدَ  
 عَالِمٍ فَإِنَّ أَشْكَلَ عَلَيْهِمْ هَذَا كُلُّهُ فَإِنَّ الصَّوْتِ مِنَ السَّبَاءِ لَا  
 يُشْكَلُ عَلَيْهِمْ إِذَا نُودِيَ بِاسْمِهِ وَ اسْمِ أَبِيهِ وَ اسْمِ أُمَّهِ.

### [ علامات ظہور اور امام زمانہ علیہ السلام کا خطبہ ]

جابر جمعی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے جابر! بس زمین  
 پکڑے رہو اور ہاتھ پاؤں کو بالکل نہ ہلاؤ جب تک کہ وہ علامات نہ دیکھ لو جن کو میں بیان کرتا  
 ہوں؛ ان میں سب سے پہلے بنی عباس کا اختلاف ہے اور میں نہیں دیکھتا کہ میں اس وقت  
 تک موجود رہوں لیکن خیر تم میرے بعد لوگوں سے بیان کر دینا اور پھر آسمان سے ایک منادی  
 کی ندا، اور دمشق کی طرف سے فتح کی آواز کا بلند ہونا اور شام کے ایک قریہ ”جابیہ“ کا زمین  
 میں دھنس جانا اور مسجد دمشق کی دائیں جانب کے ایک حصے کا گر جانا، ترک کی جانب سے  
 خارجیوں کا خروج اور اہل روم کا ان کے تعاقب میں نکلتا، پھر خون ترک کا آگے برہنا او

رجزیرے میں وارد ہونا اور روم کے خوارج کا پیش قدمی کرنا اور منزل رملہ پر قیام کرنا، اے جابر! اس سال دیا مغرب میں ہر طرف اختلاف ہی اختلاف ہوگا اور دیا مغرب میں سب سے پہلا ملک شام ہے جسمیں اختلاف رونما ہوگا اور اُن کے تین جھنڈے ہوں گے! ایک سیاہ سفید، دوسرا سرخ اور تیسرا سفیانی کا جھنڈا پھر سفیانی کی ان لوگوں سے جنگ ہوگی اور وہ سب قتل ہوں گے اس کے بعد سفیانی عراق کی طرف پیش قدمی کرے گا اور اس کا لشکر مقام قر قیسا سے گزرے گا اور وہاں ایک لاکھ جاہلوں کا قتل کریگا، اس کے بعد سفیانی ستر ہزار کا لشکر کوفہ روانہ کریگا جو اہل کوفہ میں سے کچھ کو قتل کریگا، کچھ کو سولی پر لٹکائے گا اور کچھ کو گرفتار کرے گا۔ ابھی یہ لوگ اس کا رذازار میں مشغول ہوں گے کہ خراسان کی جانب سے چند جھنڈے آہستہ آہستہ منازل راہ کے طے کرتے ہوئے آگے بڑھیں گے اور ان کے ساتھ قائم علیہ السلام کے اصحاب میں سے بھی کچھ لوگ ہوں گے، اس کے بعد اہل کوفہ کے مولیوں میں سے ایک شخص آگے بڑھے گا جسے سفیانی کا امیر لشکر چہ اور کوفہ کے درمیان قتل کر دیگا۔ پھر سفیانی ایک لشکر مدینہ بھیجے گا تو امام مہدی علیہ السلام وہاں سے نکل کر مکہ چلے جائیں گے اور سفیانی کے امیر لشکر کو جب یہ اطلاع ملے گی کہ امام مہدی علیہ السلام مکہ چلے گئے تو وہ اُن کے تعاقب میں فوج بھیجے گا اور وہ امام مہدی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے طریقے کے مطابق خائف ہو کر مکہ میں داخل ہوں گے۔

نیز فرمایا: ادھر سفیانی کا لشکر ایک بیابان میں پڑاؤ ڈالے گا تو آسمان سے ایک منادی ندا دے گا کہ اے بیابان! اس قوم کو نیست و نابود کر دے چنانچہ زمین تھق ہو جائے گی اور پورا لشکر زمین میں دھنس جائے گا، صرف تین آدمی باقی بچیں گے اور اللہ تعالیٰ اُن کے چہروں کو کتوں کی شکل میں مسخ کر کے اُن کی پشت کی طرف موڑ دے گا اور قرآن مجید کی یہ آیت ان ہی کے متعلق ہے:

”اے وہ لوگو! جن کو کتاب دی گئی ہے ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے نازل کیا جو تصدیق کرنے والا ہے اس کی جو تمہارے پاس پہلے سے ہے اس سے پیشتر کہ ہم



چہرے بگاڑ دیں اور ان کو پیٹھ کی طرف پھیر دیں۔ (النساء: ۷۷)۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: امام قائم علیہ السلام اس روز مکہ میں ہوں گے اور اپنی پشت خانہ کعبہ پر ٹپکے ہوئے اللہ سے پناہ کے طالب ہوں گے اور فرمائیں گے: ”اے لوگو! میں اللہ سے مدد کا طلب گار ہوں اور ان لوگوں سے بھی نصرت کا طالب ہوں جو میری آواز پر لبیک کہیں۔ سنو! میں تمہارے نبی حضرت محمد ﷺ کے اہلبیت علیہم السلام میں سے ہوں اور تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حضرت محمد ﷺ کا وارث اور حقدار ہوں۔ اور جو مجھ سے حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں آدم علیہ السلام کا سب سے زیادہ وارث و حقدار ہوں اور جو مجھ سے حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں حجت کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں حضرت نوح علیہ السلام کا سب سے زیادہ وارث ہوں اور جو مجھ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق حجت کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں ابراہیم علیہ السلام کے متعلق حجت کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں ابراہیم علیہ السلام کا لوگوں میں سب سے زیادہ وارث و حقدار ہوں اور جو مجھ سے حضرت محمد ﷺ کے بارے میں حجت کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں حضرت محمد ﷺ کا لوگوں میں سب سے زیادہ وارث و حقدار ہوں اور جو شخص مجھ سے انبیاء کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں لوگوں میں سب سے زیادہ وارث انبیاء اور حقدار ہوں۔ کیا اللہ نے اپنی محکم کتاب میں یہ نہیں فرمایا کہ: ”بیشک اللہ نے آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام اور آل عمران علیہ السلام کو تمام جہانوں پر منتخب کیا۔ (آل عمران: ۳۴)۔“

چنانچہ میں آدم علیہ السلام کا بقیہ، نوح علیہ السلام کا ذخیرہ، ابراہیم علیہ السلام کا ذخیرہ اور خلاصہ محمد ﷺ ہوں۔ آگاہ رہو کہ اگر کوئی شخص مجھ سے کتاب خدا کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں تمام لوگوں میں سب سے زیادہ کتاب خدا کا وارث اور حقدار

ہوں اور سن لو! جو شخص مجھ سے سنتِ رسول ﷺ کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں تمام لوگوں سے سب سے زیادہ سنتِ رسول خدا ﷺ کا وارث اور حقدار ہوں لہذا اس وقت جو لوگ میری تقریر سن رہے ہیں میں انھیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ وہ میری یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچادیں جو یہاں موجود نہیں اور اب میں تم لوگوں کو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے حق اور خود اپنے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں، اسی لیے کہ رسول اللہ ﷺ کے قرابت دار ہونے کی وجہ سے میرا حق بھی تو تم لوگوں پر ہے کہ تم لوگ ہماری مدد کرو اور ہم پر ظلم کرنے والوں کو روکنا اس لیے کہ ہماری تخفیف ہو چکی ہے، ہم پر بہت ظلم ہو چکے ہیں۔ ہمیں ہمارے دیار و احسا سے نکالا گیا، ہمیں اہل خاندان سے چھڑا دیا گیا، ہمارے ساتھ بغاوت کی گئی، ہمیں ہمارے حق سے محروم کیا گیا اب تم باطل پرستوں سے ہمارا انتقام لو، ہمارے معاملے میں اللہ کو پہچانو اور اللہ کو پہچانو تو ہمارا ساتھ نہ چھوڑو، ہماری مدد کرو تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اس کے بعد اللہ امام علیؑ کے پاس ان کے تین سوتیرہ اصحاب کو جمع فرمائے گا جس طرح موسمِ برسات کے بادل کے ٹکڑے ادھر ادھر سے آکر ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں اور اے جابر! اسی کا تذکرہ اللہ نے اپنی کتاب میں کیا ہے:

”تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تم کو یکجا کرے گا بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔“

پس لوگ رکن و مقام کے درمیان امام قائم علیؑ کی بیعت کریں گے اور آپ ﷺ کے پاس رسول اللہ ﷺ کے وہ تبرکات ہوں گے جو آپ نے انبیاء کی میراث میں اپنے آبائے کرام کے ذریعے سے پائے تھے اور امام قائم علیؑ حضرت امام حسین علیؑ کی اولاد میں سے ہوں گے اور اللہ ایک ہی رات میں ان کے تمام امور درست کر دے گا اور لوگوں کو ان کے پہچاننے میں مشکل نہ ہو اور نہ ان کو سمجھنے میں دقت ہوگی کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی نسل سے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کا علم آپ علیؑ کے پاس وراثت ایک

عالم کے بعد دوسرے عالم کے ذریعے سے پہنچا ہے۔  
 اے جابر! اگر بالفرض یہ مشکل بھی ہو تو پھر آسمان کی ندا کے بعد کوئی مشکل نہ رہے گی  
 اس لیے کہ آسمان سے ان کے نام، ان کے پدر بزرگوار علیہ السلام کے نام اور ان کی والدہ گرامی  
 کے ساتھ یہ اعلان ہوگا ﴿۱۵﴾۔

[15] الطبرسی فی الاحتجاج: عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْحَسَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 قَالَ: قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا مَوْلَايَ إِنِّي  
 لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ الْقَائِمَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ الَّذِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ  
 قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مَلَأْتَ ظُلْمًا وَجُورًا فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا مِثْلًا  
 إِلَّا قَائِمٌ بِأَمْرِ اللَّهِ وَهَادٍ إِلَى دِينِ اللَّهِ وَلَكِنَّ الْقَائِمَ الَّذِي يُطَهِّرُ اللَّهَ  
 بِهِ الْأَرْضَ مِنْ أَهْلِ الْكُفْرِ وَالْجُحُودِ وَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا هُوَ  
 الَّذِي يَغْفِي عَلَى النَّاسِ وَلَا ذَنْبَهُ وَ يَغِيبُ عَنْهُمْ شَخْصَهُ وَيَجْرُمُ  
 عَلَيْهِمْ تَسْبِيئَتَهُ وَهُوَ سَمِيُّ رَسُولِ اللَّهِ وَ كِنْيَتُهُ وَهُوَ الَّذِي تُطْوَى لَهُ  
 الْأَرْضُ وَيُنْذَلُ لَهُ كُلُّ صَعْبٍ يَجْتَبِعُ إِلَيْهِ مِنْ أَصْحَابِهِ عِدَّةٌ أَهْلٌ بَدْرٍ  
 ثَلَاثُمِائَةٍ وَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ أَقْصَى الْأَرْضِ وَ ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ  
 أَيُّنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فَإِذَا  
 اجْتَمَعَتْ لَهُ هَذِهِ الْعِدَّةُ مِنْ أَهْلِ الْإِخْلَاصِ أَظْهَرَ اللَّهُ أَمْرَهُ - فَإِذَا  
 كَمَلَ لَهُ الْعَقْدُ وَهُوَ عَشْرَةُ آلَافٍ رَجُلٍ خَرَجَ بِأُذُنِ اللَّهِ فَلَا يَزَالُ  
 يَقْتُلُ أَعْدَاءَ اللَّهِ حَتَّى يَرْضَى عَزَّ وَجَلَّ.  
 قَالَ عَبْدُ الْعَظِيمِ فَقُلْتُ لَهُ يَا سَيِّدِي فَكَيْفَ يَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ  
 رَضِيَ؟ قَالَ يُلْقَى فِي قَلْبِهِ الرَّحْمَةُ فَإِذَا دَخَلَ الْمَدِينَةَ أَخْرَجَ اللَّائِي وَ  
 الْعَرِّي فَأَحْرَقَهُمَا.

الاختصاص شيخ مفيد: ٢٥٥؛ بحار الانوار: ٥٢/ ٢٣٤؛ ١٠٥؛ غيبة نعماني: ٢٤٩؛ العياشي: ١/ ٢٣٣؛ ح ١٣٨؛

## [ امام محمد تقی علیہ السلام کی زبانی امام قائم علیہ السلام کے حالات ]

عبدالعظیم الحسنی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے عرض کیا: میرے مولا علیہ السلام! میری آرزو یہ ہے کہ اہلبیت محمد ﷺ کے علم میں سے جو قائم ظلم و ستم سے بھری ہوئی دنیا کو عدل و انصاف سے پُر کرے گا وہ قائم آپ علیہ السلام کی ذات ہوگی؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: ہم میں سے ہر ایک اور خدا کا قائم کرنے والا اور اس کے دین کی ہدایت کرنے والا ہے لیکن جس قائم کے ذریعے خداوند عالم کافرین و منکرین کے وجود کی نجاست سے زمین کو پاک کر کے عدل و انصاف سے پُر کرے گا وہ شخص ہوگا کہ جس کی ولادت لوگوں سے پوشیدہ اور اس کی شخصیت ان سے پنہاں ہوگی اور اس کا نام لینا حرام ہو گا، وہ رسول اللہ ﷺ کا ہمنام اور ہم کنیت ہوگا، اس کے لیے پیٹ دی جائے گی، ہر مشکل اس کی خاطر آسان ہوگی، اس کے اصحاب کی تعداد اہل بدر کی طرح تین سو تیرہ ہوگی جو زمین کے دور ترین علاقہ سے آکر اس کے گرد جمع ہوں گے اور یہی خدا کا قول ہے: ”تم جہاں کہیں ہو گے خدا تم کو جمع کر دے گا بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

جس وقت مخلص افراد کی یہ تعداد جمع ہو جائے گی تو خدا اپنے اور کو ظاہر کر دے گا اور جب عقد یعنی بیس ہزار آدمیوں کی تعداد مکمل ہو جائے گی تو خدا کی اذن و اجازت سے قیام کرے گا اور اتنے دشمنان خدا کو قتل کرے گا کہ خدا راضی ہو جائے گا۔

عبدالعظیم کہتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام سے عرض کیا: میرے سردار! وہ کیسے سمجھیں گے کہ خدا راضی و خوش ہو گیا؟

امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا: خدا ان کے دل میں رحمت ڈال دے گا اور جب وہ مدینہ آئے گا تو لات و عزیٰ کو نکال کر دونوں کو آگ میں جلانے گا۔ ﴿﴾



[16] أبو جعفر محمد بن جرير الطبري في مسند فاطمة عليها السلام، قال: حَدَّثَنِي أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي هَارُونَ بْنُ مُوسَى بْنِ أَحْمَدَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانِ، الْمَعْرُوفُ بِابْنِ الْخَزَّازِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْخُرَّاسَانِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ الرَّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَسَّانَ سَعِيدُ بْنُ جَنَاحٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بِنِ صَدَقَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ، هَلْ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَعْلَمُ أَصْحَابَ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) كَمَا كَانَ يَعْلَمُ عَدُوَّهُمْ؟ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): حَدَّثَنِي أَبِي (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَ يَعْرِفُهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ رَجُلًا فَرَجُلًا، وَمَوَاضِعَ مَنَازِلِهِمْ وَمَرَاتِبِهِمْ، وَكُلُّ مَا عَرَفَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَقَدْ عَرَفَهُ الْحَسَنُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، وَكُلُّ مَا عَرَفَهُ الْحَسَنُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَقَدْ عَرَفَهُ الْحُسَيْنُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، وَكُلُّ مَا عَرَفَهُ الْحُسَيْنُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَقَدْ عَرَفَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، وَكُلُّ مَا عَلِمَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَقَدْ عَلِمَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، وَكُلُّ مَا عَلِمَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَقَدْ عَلِمَهُ عَلِيُّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) صَاحِبُكُمْ (يَعْنِي نَفْسَهُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)). قَالَ أَبُو بَصِيرٍ: قُلْتُ: مَكْتُوبٌ؟ قَالَ: فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): مَكْتُوبٌ فِي كِتَابِ مَحْفُوظٍ فِي الْقَلْبِ، مُثَبَّتٌ فِي الدِّكْرِ لَا يُنْسَى. قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ، أَخْبِرْنِي بِعَدُوِّهِمْ وَبُلْدَانِهِمْ وَمَوَاضِعِهِمْ، فَذَاكَ يَقْتَضِي

مِنْ أَسْمَائِهِمْ؟ قَالَ: فَقَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): إِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ  
 بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأْتِنِي. قَالَ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَتَيْتُهُ. فَقَالَ: يَا أَبَا  
 بَصِيرٍ، أَتَيْتَنَا لِمَا سَأَلْنَا عَنْهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، جُعِلْتُ فِدَاكَ. قَالَ:  
 إِنَّكَ لَا تَحْفَظُ، فَأَيْنَ صَاحِبِكَ الَّذِي يَكْتُبُ لَكَ؟ قُلْتُ: أَظُنُّ شَعْلَةَ  
 شَاغِلٌ، وَكَرِهْتُ أَنْ أَتَأَخَّرَ عَنْ وَقْتِ حَاجَتِي. فَقَالَ لِرَجُلٍ فِي  
 مَجْلِسِهِ: اكْتُبْ لَهُ: (هَذَا مَا أَمَلَاكَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ)  
 عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَ أَوْدَعَهُ إِتْيَاهُ مِنْ تَسْبِيَةِ  
 أَصْحَابِ الْمَهْدِيِّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، وَعِدَّةٌ مِنْ يَوْمِ فِيهِ مِنْ الْمَفْقُودِينَ  
 عَنْ فُرُشِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ، السَّائِرِينَ فِي لَيْلِهِمْ وَنَهَارِهِمْ إِلَى مَكَّةَ، وَ  
 ذَلِكَ عِنْدَ اسْتِمَاعِ الصُّوْتِ فِي السَّنَةِ الَّتِي يَطْهَرُ فِيهَا أَمْرُ اللَّهِ (عَزَّ وَ  
 جَلَّ)، وَهُمْ النُّجَبَاءُ وَالْقُضَاةُ وَالْحُكَّامُ عَلَى النَّاسِ: مِنْ طَارِبَنْدِ  
 الشَّرْقِيِّ رَجُلٌ، وَهُوَ الْمُرَابِطُ السِّيَّاحُ، وَمِنْ الصَّامِعَانِ رَجُلَانِ، وَ  
 مِنْ أَهْلِ فَرْغَانَةَ رَجُلٌ، وَمِنْ أَهْلِ التَّرْمُذِ رَجُلَانِ، وَمِنْ الدَّلِيلِمِ  
 أَرْبَعَةُ رِجَالٍ، وَمِنْ مَرَوِ الرُّوذِ رَجُلَانِ، وَمِنْ مَرَوِ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، وَ  
 مِنْ بَيْرُوتَ تِسْعَةٌ رِجَالٍ، وَمِنْ طُوسَ خَمْسَةٌ رِجَالٍ، وَمِنْ الْفَارِيبِ  
 رَجُلَانِ، وَمِنْ سِجِسْتَانَ ثَلَاثَةٌ رِجَالٍ، وَمِنْ الظَّالِقَانِ أَرْبَعَةٌ وَ  
 عَشْرُونَ رَجُلًا، وَمِنْ جِبَالِ الْعُورِ ثَمَانِيَةٌ رِجَالٍ، وَمِنْ نَيْسَابُورَ  
 ثَمَانِيَةَ عَشَرَ رَجُلًا، وَمِنْ هَرَاةِ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، وَمِنْ بُوسَنْجِ أَرْبَعَةٌ  
 رِجَالٍ، وَمِنْ الرَّيِّ سَبْعَةٌ رِجَالٍ، وَمِنْ طَبْرِسْتَانَ تِسْعَةٌ رِجَالٍ، وَ  
 مِنْ قَمِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ رَجُلًا، وَمِنْ قُومَسَ رَجُلَانِ، وَمِنْ جُرْجَانَ اثْنَا  
 عَشَرَ رَجُلًا، وَمِنْ الرِّقَّةِ ثَلَاثَةٌ رِجَالٍ، وَمِنْ الرَّافِقَةِ رَجُلَانِ، وَمِنْ  
 حَلَبَ ثَلَاثَةٌ رِجَالٍ، وَمِنْ سَلْيِيَةَ خَمْسَةٌ رِجَالٍ، وَمِنْ دِمَشْقَ  
 رَجُلَانِ، وَمِنْ فِلَسْطِينَ رَجُلٌ، وَمِنْ بَعْلَبَكِ رَجُلٌ، وَمِنْ طَبْرِتَةَ

رَجُلٌ، وَمِنْ يَأْفَا رَجُلٌ، وَمِنْ قَبْرِسٍ رَجُلٌ، وَمِنْ بَلْبِيسٍ رَجُلٌ، وَمِنْ  
 دِمْيَاطٍ رَجُلٌ، وَمِنْ أُسْوَانَ رَجُلٌ، وَمِنْ أَلْفُسْطَاطٍ أَرْبَعَةٌ رِجَالٍ، وَ  
 مِنَ الْقَيْزَوَانَ رِجْلَانِ، وَمِنْ كُورِ كِرْمَانَ ثَلَاثَةٌ رِجَالٍ، وَمِنْ قَزْوِينَ  
 رِجْلَانِ، وَمِنْ هَمْدَانَ أَرْبَعَةٌ رِجَالٍ، وَمِنْ مُوقَانَ رَجُلٌ، وَمِنْ أَلْبَدُو  
 رَجُلٌ، وَمِنْ خِلَاطٍ رَجُلٌ، وَمِنْ جَابَزَوَانَ ثَلَاثَةٌ رِجَالٍ، وَمِنْ أَلْتَّوَا  
 رَجُلٌ، وَمِنْ سِنَجَارٍ أَرْبَعَةٌ رِجَالٍ، وَمِنْ قَالِيْقَلَا رَجُلٌ، وَمِنْ  
 سُمَيْسَاطٍ رَجُلٌ، وَمِنْ نَصِيْبِيْنَ رَجُلٌ، وَمِنْ أَلْمَوْصِلِ رَجُلٌ، وَمِنْ  
 تَلْمُوزَانَ رِجْلَانِ، وَمِنْ أَلرُّهَا رَجُلٌ، وَمِنْ حَرَّانَ رِجْلَانِ، وَمِنْ بَاغَةَ  
 رَجُلٌ، وَمِنْ قَابِسٍ رَجُلٌ، وَمِنْ صَنْعَاءَ رِجْلَانِ، وَمِنْ مَازَانَ رَجُلٌ، وَ  
 مِنْ طَرَابَلُسٍ رِجْلَانِ، وَمِنْ أَلْقَلْزَمِ رِجْلَانِ، وَمِنْ أَلْقُبَّةِ رَجُلٌ، وَ  
 مِنْ وَادِي أَلْقَرَمِيِّ رَجُلٌ، وَمِنْ خَيْبَرَ رَجُلٌ، وَمِنْ بَدَا رَجُلٌ، وَمِنْ  
 أَلْجَارِ رَجُلٌ، وَمِنْ أَلْكُوفَةِ أَرْبَعَةٌ عَشْرَ رِجَالًا، وَمِنْ أَلْمَدِينَةِ رِجْلَانِ،  
 وَمِنْ أَلرَّيْدَةِ رَجُلٌ، وَمِنْ خَيْوَانَ رَجُلٌ، وَمِنْ كُوثَرَبِيِّ رَجُلٌ، وَمِنْ  
 طِهْنَةَ رَجُلٌ، وَمِنْ تَيْرَمَ رَجُلٌ، وَمِنْ أَلْأَهْوَازِ رِجْلَانِ، وَمِنْ إِصْطَخَرَ  
 رِجْلَانِ، وَمِنْ أَلْمَوْلَتَانِ رِجْلَانِ، وَمِنْ أَلدَّيْبِلِ رَجُلٌ، وَمِنْ  
 صَيْدَائِيلِ رَجُلٌ، وَمِنْ أَلْمَدَائِنِ ثَمَانِيَّةٌ رِجَالٍ، وَمِنْ عَكْبَرَا رَجُلٌ، وَ  
 مِنْ حُلَوَانَ رِجْلَانِ، وَمِنْ أَلْبَصْرَةِ ثَلَاثَةٌ رِجَالٍ، وَأَصْحَابُ أَلْكَهْفِ وَ  
 هُمْ سَبْعَةٌ رِجَالٍ، وَ أَلتَّاجِرَانِ أَلتَّاجِرَانِ مِنْ عَائَةِ إِلَى أَنْطَاكِيَّةِ وَ  
 غُلَامُهُمَا وَ هُمْ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ وَ أَلْمُسْتَأْمِنُونَ إِلَى أَلرُّومِ مِنَ أَلْمُسْلِمِينَ  
 وَ هُمْ أَحَدٌ عَشْرَ رِجَالًا، وَ أَلتَّازِلَانِ بِسَرِ نُدَيْبِ رِجْلَانِ، وَمِنْ سَمَنْدَرَ  
 أَرْبَعَةٌ رِجَالٍ، وَ أَلْمَفْقُودُ مِنْ مَرَكِبِهِ بِشَلَا هَطَ رَجُلٌ، وَمِنْ شِيرَازَ - أَوْ  
 قَالَ سِيرَافَ، أَلشُّكُّ مِنْ مَسْعَدَةَ - رَجُلٌ، وَ أَلهَارِبَانِ إِلَى سَرَ دَانِيَّةِ  
 مِنَ أَلشُّعْبِ رِجْلَانِ، وَ أَلْمَتَعَلِيُّ بِصِقْلِيَّةِ رَجُلٌ، وَ أَلطَّوَأُفُ أَلطَّالِبِ

الْحَقِّيْ مِنْ يَجْشِبُ رَجُلٌ، وَ الْهَارِبُ مِنْ عَشِيْرَتِهِ رَجُلٌ، وَ الْمَحْتَجُّ بِالْكِتَابِ عَلَى النَّاصِبِ مِنْ مَرْحُوسِ رَجُلٌ. فَذَلِكَ ثَلَاثُمِائَةٍ وَ ثَلَاثَةٌ عَشَرَ رَجُلًا بَعْدَ أَهْلِ بَدْرٍ، يَجْمَعُهُمُ اللهُ إِلَى مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ، وَ هِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ، فَيَتَوَافُونَ فِي صَبِيْحَتِهَا إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، لَا يَتَخَلَّفُ مِنْهُمْ رَجُلٌ وَاحِدٌ، وَ يَنْتَشِرُونَ بِمَكَّةَ فِي أَرْقَبَتِهَا، يَلْتَسِمُونَ مَنَازِلَ يَسْكُونُهَا، فَيُنْكِرُهُمْ أَهْلُ مَكَّةَ، وَ ذَلِكَ أَنَّهُمْ لَمْ يَعْلَمُوا بِرِفْقَةٍ دَخَلَتْ مِنْ بَلَدٍ مِنَ الْبُلْدَانِ الْحَجَّ أَوْ عُمْرَةَ وَلَا لِيَجَارَةَ، فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: إِنَّا لَنَرَى فِي يَوْمِنَا هَذَا قَوْمًا لَمْ نَكُنْ رَأَيْنَاهُمْ قَبْلَ يَوْمِنَا هَذَا، لَيْسُوا مِنْ بَلَدٍ وَاحِدٍ وَلَا أَهْلِ بَدْوٍ، وَلَا مَعَهُمْ إِبِلٌ وَلَا دَوَابٌّ! فَبَيَّنَّا لَهُمْ كَذَلِكَ، وَ قَدِ ارْتَابُوا بِهِمْ إِذْ يَقْبَلُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَنْزَلٍ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَ رَأْسَهُمْ فَيَقُولُ: لَقَدْ رَأَيْتُ لَيْلَتِي هَذِهِ رُؤْيَا عَجِيْبَةٍ، وَ إِنِّي مِنْهَا خَائِفٌ، وَ قَلْبِي مِنْهَا وَجِلٌ. فَيَقُولُ لَهُ: أَقْضِ رُؤْيَاكَ. فَيَقُولُ: رَأَيْتُ كَبَّةَ نَارٍ انْقَضَتْ مِنْ عَنَانِ السَّمَاءِ، فَلَمْ تَزَلْ تَبْهُوِي حَتَّى انْحَطَّتْ عَلَى الْكَعْبَةِ، فَدَارَتْ فِيهَا، فَإِذَا هِيَ جَرَادٌ ذَوَاتُ أَجْنِحَةٍ خُضِرَ كَالْمَلَأِجِفِ، فَأَطَافَتْ بِالْكَعْبَةِ مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ تَطَايَرَتْ شَرْقًا وَ غَرْبًا، لَا تَمُرُّ بِبَلَدٍ إِلَّا أَحْرَقَتْهُ، وَ لَا بَحْضَنَ إِلَّا حَطَمَتْهُ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَ أَنَا مُدْعُورٌ الْقَلْبَ وَجِلٌ. فَيَقُولُونَ: لَقَدْ رَأَيْتَ هَؤُلَاءِ، فَانْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْأَقْيَرِغِ لِيُعَبِّرَهَا، وَ هُوَ رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ، فَيَقْضُ عَلَيْهِ الرُّؤْيَا، فَيَقُولُ الْأَقْيَرِغُ: لَقَدْ رَأَيْتَ حَجَبًا، وَ لَقَدْ طَرَقَكُمْ فِي لَيْلَتِكُمْ جُنْدٌ مِنْ جُنُودِ اللهِ، لَا قُوَّةَ لَكُمْ بِهِمْ. فَيَقُولُونَ: لَقَدْ رَأَيْنَا فِي يَوْمِنَا هَذَا عَجَبًا، وَ يُحَدِّثُونَهُ بِأَمْرِ الْقَوْمِ. ثُمَّ يَنْهَضُونَ مِنْ عِنْدِهِ وَ يَهْمُونَ بِالْوُتُوبِ عَلَيْهِمْ، وَ قَدْ مَلَأَ اللهُ قُلُوبَهُمْ مِنْهُمْ رُعبًا وَ خَوْفًا، فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ



لِبَعْضٍ، وَهُمْ يَتَأَمَّرُونَ بِذَلِكَ: يَا قَوْمِ لَا تَعْجَلُوا عَلَى الْقَوْمِ، إِنَّهُمْ لَمْ يَأْتُواكُمْ بَعْدَ بُمْنِكُمْ، وَلَا أَظْهَرُوا خِلَافاً، وَ لَعَلَّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يَكُونُ فِي الْقَبِيلَةِ مِنْ قَبَائِلِكُمْ، فَإِنْ بَدَا لَكُمْ مِنْهُمْ شَرٌّ فَأَنْتُمْ جِينِدٌ وَهُمْ، وَ أَمَّا الْقَوْمُ فَإِنَّا نَرَاهُمْ مُتَنَدِّسِينَ وَ سِيَمَاهُمْ حَسَنَةٌ، وَهُمْ فِي حَرَمِ اللَّهِ (تَعَالَى) الَّذِي لَا يُبَاحُ مِنْ دَخَلِهِ حَتَّى يُجَدِّثَ بِهِ حَدَثًا وَ لَمْ يُجَدِّثِ الْقَوْمُ حَدَثًا يُوجِبُ مُحَارَبَتَهُمْ. فَيَقُولُ الْمَخْرُوعِيُّ، وَهُوَ رَيْبُ الْقَوْمِ وَ عَمِيدُهُمْ: إِنَّا لَا نَأْمَنُ أَنْ يَكُونَ وَرَاءَهُمْ مَادَّةٌ لَهُمْ، فَإِذَا التَّامَّتْ إِلَيْهِمْ كَشَفَ أَمْرَهُمْ وَ عَظَّمَ شَأْنَهُمْ، فَتَهْضِمُوهُمْ وَهُمْ فِي قِلَّةٍ مِنَ الْعَدَدِ وَ غُرْبَةٍ فِي الْبِلَدِ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَادَّةُ، فَإِنْ هُوَ لَمْ يَأْتُواكُمْ مَكَّةَ إِلَّا وَ سَيَكُونُ لَهُمْ شَأْنٌ، وَ مَا أَحْسَبُ تَأْوِيلَ رُؤْيَا صَاحِبِكُمْ إِلَّا حَقًّا، فَخَلُّوا لَهُمْ بِلَدَكُمْ وَ أَجِيلُوا الرَّأْيَ، وَ الْأَمْرَ مُمَكِّنًا. فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ: إِنْ كَانَ مَنْ يَأْتِيَهُمْ أَمْثَالُهُمْ فَلَا خَوْفَ عَلَيْكُمْ مِنْهُمْ، فَإِنَّهُ لَا سِلَاحَ لِلْقَوْمِ وَ لَا كُرَاعَ وَ لَا حِصْنَ يَلْجَأُونَ إِلَيْهِ، وَهُمْ غُرَبَاءُ مُخْتَوُونَ، فَإِنْ أَتَى جَبِشٌ لَهُمْ فَهَضَمْتُمْ إِلَى هَوْلَاءِ أَوْلَاءِ، وَ كَانُوا كَشَرِبَةِ الظَّمَانِ. فَلَا يَزَالُونَ فِي هَذَا الْكَلَامِ وَ نَحْوِهِ حَتَّى يَنْجُزَ اللَّيْلُ بَيْنَ النَّاسِ، ثُمَّ يَضْرِبُ اللَّهُ عَلَى آذَانِهِمْ وَ عُيُونِهِمْ بِالنُّومِ، فَلَا يَجْتَمِعُونَ بَعْدَ فِرَاقِهِمْ إِلَى أَنْ يَقُومَ الْقَائِمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، وَإِنَّ أَصْحَابَ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَلْقَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا كَأَنَّهُمْ بَنُو أَبِي وَ أُمِّ، وَ إِنْ افْتَرَقُوا عِشَاءً اتَّقَوْا غُدْوَةً، وَ ذَلِكَ تَأْوِيلُ هَذِهِ الْآيَةِ: فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا. قَالَ أَبُو بَصِيرٍ: قُلْتُ: جَعَلْتُ فِدَاكَ، لَيْسَ عَلَى الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ مُؤْمِنٌ غَيْرُهُمْ، قَالَ: بَلَى، وَ لَكِنْ هَذِهِ الْعِدَّةُ الَّتِي يُخْرِجُ اللَّهُ فِيهَا الْقَائِمَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)،

هُمُ التَّجْبَاءُ وَالْقَضَاءُ وَالْحُكَّامُ وَالْفُقَهَاءُ فِي الدِّينِ، يَمْسَحُ بَطُونَهُمْ  
وَيُظهِرُهُمْ فَلَا يَشْتَبُهُ عَلَيْهِمْ حُكْمٌ.

## [ اصحاب امام قائم علیہ السلام کے قبائل ]

”ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں امام ابو عبد اللہ (جعفر صادق علیہ السلام) سے عرض کیا: میری جان آپ علیہ السلام پر قربان ہو کیا امیر المؤمنین علیہ السلام حضرت علی علیہ السلام کو قائم صوات اللہ و سلامتہ علیہ کے اصحاب کی تعداد کی طرح ان کے آسماء کا بھی علم تھا؟ ابو عبد اللہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) نے فرمایا کہ مجھ سے میرے بابا (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) نے فرمایا: اللہ کی قسم! امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام قائم علیہ السلام کے ایک ایک اصحاب کا نام، ان کے آباء و اجداد اور قبائل کے نام، ان کے شہروں اور مقام و مرتبے کو خوب جانتے تھے اور جو امور امیر المؤمنین علیہ السلام جانتے تھے وہ سب حضرت امام حسن علیہ السلام بھی مانتے تھے جن امور کا علم امام حسن کے پاس تھا وہ سب امور حضرت امام حسین علیہ السلام بھی جانتے تھے اور جن امور کا علم حضرت امام حسین علیہ السلام کے پاس تھا وہ سب حضرت امام علی بن زین العابدین علیہ السلام بھی جانتے تھے اور جن امور کا علم حضرت امام علی بن حسین علیہ السلام کے پاس تھا وہ سب امام محمد بن علی علیہ السلام کے پاس تھا اور جو علم امام محمد باقر بن علی علیہ السلام کے پاس تھا وہ سب تمہارے اس وقت کے امام علیہ السلام (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) جانتے ہیں۔ ابو بصیر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یہ سب کسی کتاب میں تحریر ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ دل میں محفوظ کتاب پر تحریر اور حافظے میں نقش کتاب پر مکتوب ہے جو کبھی نہیں بھولتا۔ میں نے عرض کیا: آپ علیہ السلام مجھے قائم علیہ السلام کے اصحاب کے تعداد، شہروں (علاقوں) اور قبائل کے بارے میں بتائیں؟ آپ نے فرمایا: تم جمعہ کے دن نماز کے بعد میرے پاس آنا۔ راوی کہتا ہے کہ پھر میں بروز جمعہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: اے ابو بصیر! تم نے ہم سے جس بارے میں سوال کیا تھا اسے محفوظ کر لو۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں! میں ایسا ہی کروں گا، میری جان آپ علیہ السلام پر قربان ہو۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم انہیں زبانی یاد

نہیں رکھ سکتے، تمہارا وہ ساتھی کہاں ہے جو تمہارے لیے لکھتا ہے؟ میں نے عرض کیا: میرے خیال میں وہ کسی کام میں مشغول تھا اور مجھے یہ اچھا نہ لگا کہ میں مقررہ وقت سے دیر کروں۔ پھر آپ نے اپنی محفل میں موجود ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ ابو بصیر کے لیے ان باتوں کو تحریر کرے جو رسول اللہ ﷺ نے امیر المؤمنین علیؑ حضرت علیؑ کو املاء کروائی تھیں اور انھیں حضرت امام مہدیؑ کے اصحاب کے نام لکھوائے تھے۔ ان میں سے کئی افراد اپنے بستروں اور قبائل سے غائب ہو جائیں گے۔ امام مہدیؑ کے اصحاب رات کو امام علیؑ کی جانب سفر پر نکلیں گے اور جب صبح ہوگی تو وہ مکہ میں ہوں گے۔ یہ سب اس سال میں وقوع پذیر ہوگا جس میں آسمانی ندا سنی جائے گی اور اللہ عزوجل کا امر ظہور فرمائے گا۔ حضرت امام مہدیؑ کے اصحاب پختے ہوئے برگزیدہ افراد ہوں گے۔ اور وہ لوگوں پر حاکم اور فیصلہ کرنے والے ہوں گے۔ اُن کے اصحاب میں درج ذیل افراد ہوں گے۔

طار بند شرتی سے ایک مرد۔ منامغان سے دو مرد۔ ضرغانہ سے ایک مرد۔ ترمذ سے دو مرد۔ دہلیم سے چار مرد۔ مروارود سے دو مرد۔ مرد سے بارہ مرد۔ بیروت سے نو مرد۔ طوس سے پانچ مرد۔ فاریات سے دو مرد۔ بختکان سے تین مرد۔ طالقان سے چوبیس مرد۔ جبال لغور سے آٹھ مرد۔ نیشاپور سے اٹھارہ مرد۔ ہرات سے بارہ مرد۔ بوسنج سے چار مرد۔ رے سے سات مرد۔ طبرستان سے نو مرد۔ قسم سے اٹھارہ مرد۔ قیومس سے دو مرد۔ مہر جان سے بارہ مرد۔ رقبہ سے تین مرد۔ رافقہ سے دو مرد۔ حلب سے تین مرد۔ سلمیہ سے پانچ مرد۔ دمشق سے دو مرد۔ فلسطین سے ایک مرد۔ بعلبک سے ایک مرد۔ طبریہ سے ایک مرد۔ یافا سے ایک مرد۔ قبرن سے ایک مرد۔ بلیس سے ایک مرد۔ دمیاط سے ایک مرد۔ اُسوان سے ایک مرد۔ فسطاط سے چار مرد۔ قیروان سے دو مرد۔ کزمان اور اس کے نواحی علاقوں سے تین مرد۔ قرظوبن سے دو مرد۔ ہمدان سے چار مرد۔ موفان سے ایک مرد۔ بدو سے ایک مرد۔ خلاط سے ایک مرد۔ جیزوان سے تین مرد۔ نواسے ایک مرد۔ سخاد سے ایک مرد۔ قالیقلا سے ایک مرد۔ سُمینساط سے ایک مرد۔ نصیبین سے ایک مرد۔ موصل سے

ایک مرد۔ مازن سے ایک مرد۔ طرا بکس سے دو مرد۔ قلو مرس سے دو مرد۔ قُبہ سے ایک مرد۔ وادی القریٰ سے ایک مرد۔ خبر سے ایک مرد۔ بداء سے ایک مرد۔ جار سے ایک مرد۔ کوفہ سے چودہ مرد۔ مدینہ سے دو مرد۔ ربذہ سے ایک مرد۔ حیوٰن سے ایک مرد۔ کدنیٰ ربا سے ایک مرد۔ طھنہ سے ایک مرد۔ تہرہ سے ایک مرد۔ اھواز سے دو مرد، اَصْطَحْر سے دو مرد، مُلْتان سے دو مرد، دیتیل سے ایک مرد، میڈائیل سے ایک مرد، مدائن سے آٹھ مرد، عکبر سے ایک مرد، حُلوان سے دو مرد، بصرہ سے تین مرد، اصحاب کھف کے سات مرد، عانہ سے انطاکیہ جانے والے دو تاجر اور اُن کا ایک غلام یہ تین مرد، مسلمانوں میں سے روم میں امن کے لیے پناہ لینے والے گیارہ مرد، سرتدیب کے مقام پر پڑاؤ ڈالنے والے دو مرد، سمندار سے چار مرد، شلاہط (یا سلاہط) میں اپنی سواری سے گم ہو جانے والا ایک مرد، شیراز یا سیراف سے ایک مرد، شعب سے سروانیہ بھاگ جانے والے دو مرد، صقلیہ سے ایک مرد، شمشب سے حق کی تلاش کے لیے شہر بہ شہر پھرنے والا ایک شخص، اپنے خاندان سے حق کی خاطر قرار اختیار کرنے والا ایک شخص، ناصیوں پر قرآن مجید سے دلائل دینے والا سرخس کا ایک مرد۔ ان اصحاب و انصار کی کل تعداد جنگ بدر کے مسلمانوں کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو ایک ہی رات میں مکہ میں جمع کرے گا اور وہ شب جمعہ ہوگی۔ یہ سب اگلے دن مسجد حرام کی جانب نکلیں گے اور ان میں سے ایک شخص بھی پیچھے نہیں رہے گا۔ یہ مکہ کی گلیوں میں پھیل جائیں گے اور وہاں اپنی سکونت و رہائش کے لیے گھر تلاش کر رہے ہوں گے لیکن اہل مکہ انھیں گھر دینے پر تیار نہیں ہو گے کیونکہ ان کے ہمراہ کوئی ساتھی اور ہم سفر نہ ہوگا جو حج و عمرہ یا تجارت کی غرض سے ان کے ساتھ ان کے ملک سے مکہ معظمہ آیا ہو۔ مکہ کے لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے: ہم آج وہ قوم دیکھ رہے ہیں جو ہم نے آج سے پہلے نہیں دیکھی اور یہ سب لوگ ایک ہی شہر یا گاؤں سے بھی نہیں ہیں اور ان کے پاس کوئی اونٹ اور چا پائے بھی نہیں ہیں۔ اہل مکہ ابھی اسی شش و پنج میں مبتلا ہوں گے کہ اچانک بنو مخزوم کا ایک شخص دوڑتا ہوا آئے گا اور وہ لوگوں کی گردنیں پھیلا نکلتا ہوا ان کے سردار کے

پاس جا کر کہے گا: ”میں نے آج رات عجیب و غریب خواب دیکھا ہے اور میں اس خواب کی وجہ سے خوفزدہ ہوں اور میرا دل ڈر رہا ہے۔“

سردار اس سے کہے گا: تم اپنا خواب سناؤ۔

وہ بتائے گا: میں نے خواب میں دیکھا ہے آگ کا ایک گولہ آسمان کی بلندیوں سے ظاہر ہوا اور زمین کی طرف جھکتا ہوا کعبہ تک آیا اور کعبہ کے گرد گھومنے لگا جب کہ لحاف کی طرح سبز پروں والی ٹڈیاں ہیں جنہوں نے کعبہ کا طواف کیا اور پھر مشرق و مغرب کی جانب اڑ گئیں۔ اس آگ کے گولے کے سامنے جو بھی شہر آتا ہے وہ اسے جلا کر راکھ کر دیتا ہے اور وہ جس قلعہ کے پاس سے گزرتا ہے۔ اسے زمین بوس کر دیتا ہے۔ پھر میں ڈر کر اٹھ بیٹھا اور میرا دل خوفزدہ ہے۔

اس پر وہاں موجود لوگ کہیں گے تو نے انہیں دیکھا ہے پس تم ہمارے ساتھ اقرع کے پاس چلو تا کہ وہ تمہارے خواب کی تعبیر بیان کرے۔ یہ اقرع بنو ثقیف کا ایک مرد ہوگا۔ جب وہ لوگ اس کے پاس اسے اپنا خواب سنائیں گے تو وہ اس شخص سے کہے گا: تم نے واقعی ایک عجیب و غریب خواب دیکھا ہے اور اس کی تعبیر یہ ہے کہ اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر اس رات تمہارے پاس پہنچ چکا ہے اور تمہارے پاس ان کا مقابلہ کرنے کی قوت و طاقت نہیں ہے۔

پھر لوگ کہیں گے: ہم نے آج عجیب و غریب ماجرا دیکھا ہے۔ پھر وہ اقرع کو اس قوم کے بارے میں بتائیں گے جو انہیں مکہ کی گلیوں میں گھر تلاش کرتے ہوئے نظر آئے تھے۔

پھر وہ اقرع کے پاس سے اٹھ کر اس قوم پر حملہ کرنے اور ٹوٹ پڑنے کے لیے بے چین ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں کو اس قوم کے رعب، ہیبت اور خوف سے بھر دے گا اور وہ ایک دوسرے سے کہیں گے: اے لوگو! اس قوم پر حملہ کرنے میں جلدی نہ کرو کیونکہ انہوں نے ابھی تک کوئی ناپسندیدہ فعل سرانجام نہیں دیا اور نہ ہی کوئی مخالفت ظاہر

کی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس قوم کے افراد میں تمہارے قبائل میں سے بھی کسی قبیلہ کا کوئی فرد ہو۔ اگر ان کی طرف سے تمہارے لیے کوئی شراٹگیزی ظاہر ہوئی تو پھر تم ان پر حملہ کر دینا لیکن ہم اس قوم کو دیکھ رہے ہیں جو عبادت گزار نظر آتے ہیں اور ان میں نیکو کار لوگوں کی نشانیاں موجود ہیں۔ یہ اللہ کے حرم میں موجود ہیں جہاں اس وقت تک کسی کو قتل کرنا جائز نہیں ہے جب تک اس سے کوئی کام سرزد نہ ہو جس سے اسے قتل کرنا جائز ہو جائے لہذا ان سے ابھی تک کوئی ایسا کام سرزد نہیں ہوا جس کی وجہ سے ان سے جنگ اور لڑائی کی جاسکتی ہو۔

یہ سن کر ان کا سردار مخزومی کہے گا: ہم اس بات سے انکار نہیں کر سکتے کہ شاید ان کے پیچھے ان کی مدد کے لیے اور لشکر بھی موجود ہو اور جب وہ ان کے ساتھ آملے گا تو یہ اپنا مقصد ظاہر کریں گے اور اس وقت یہ بڑی طاقت ہوں گے لہذا تم ابھی انہیں ذلیل و رسوا کر ڈالو کیونکہ ابھی ان کی تعداد تھوڑی ہے اور ان کے پاس مدد کے آجانے سے پہلے یہ تمہارے شہر میں کمزور ہیں یہ ضرور کسی مقصد کے تحت تمہارے پاس مکہ میں آئے ہیں۔ میرے خیال میں تمہارے ساتھی کے خواب کی تعبیر سچ ہے پس تم ان لوگوں کو اپنے شہر سے نکال باہر کرو اور اس مشورے پر عمل کرو کیونکہ ابھی ایسا کرنا ممکن ہے۔

اس پر ان میں سے ایک شخص کہے گا: اگرچہ ان کے پاس ان جیسے مزید افراد آئیں تو تمہیں ان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ان لوگوں کے پاس نہ تو اسلحہ ہے اور نہ ہی سواری کے جانور کہ جس پر بیٹھ کر یہ بھاگ سکیں اور نہ ہی ان کے پاس یہاں کوئی محفوظ پناہ گاہیں ہیں جہاں یہ پناہ لے سکیں یہ لوگ بے وطن اور بے سر و سامانی کے عالم میں ہیں اگر ان کے پاس مدد کے لیے کوئی مسلح لشکر آتا ہے تو تم پہلے اس لشکر کے مقابلے کے لیے نکلتا اور تم انہیں یوں شکست سے دوچار کر دینا جیسے پیاسا ایک ہی سانس میں پانی پی جاتا ہے۔

مکہ کے لوگ ابھی اسی طرح کی گفتگو میں مصروف ہوں گے کہ رات کی تاریکی چھا جائے گی اور پھر اللہ ان کی آنکھوں اور کانوں پر سخت نیند طاری کر دے گا۔ پھر وہ وہاں سے

جدا ہو جائیں گے اور اس کے بعد دوبارہ اکٹھے نہیں ہوں گے یہاں تک قائم آل محمد ﷺ کا ظہور ہوگا اور قائم ﷺ کے اصحاب ایک دوسرے سے یوں جوش و خروش سے مل رہے ہوں گے جیسے وہ ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہوں۔ اگر وہ رات کو ایک دوسرے سے الگ ہوں گے تو صبح ملاقات کریں گے۔ یہ درج ذیل آیت کی تاویل ہے: ”پس تم نیکیوں میں سبقت کرو اور تم جہاں بھی رہو گے اللہ ایک دن سب کو جمع کر دے گا۔“

ابو بصیر کا بیان ہے کہ پھر میں نے امام ﷺ سے عرض کیا: میری جان آپ ﷺ پر قربان ہو! کیا اس وقت ان (تین سوتیرہ) کے علاوہ کوئی شخص مومن نہیں ہوگا؟ امام جعفر صادق ﷺ نے فرمایا: اس وقت اور بھی صاحبان ایمان ہوں گے لیکن یہ تعداد جنہیں اللہ تعالیٰ قائم آل محمد ﷺ کے لئے نکالے گا۔ وہ اس وقت روئے زمین پر سب سے زیادہ شریف و بہترین صفات والے، سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے اور دین میں زیادہ سوجھ بوجھ رکھنے والے ہوں گے۔ اللہ ان کے پیٹ اور کمر کو (جہالت و شک کی بیماری سے) یوں صاف کر دے گا کہ ان پر کوئی حکم مشتہ نہیں ہوگا اور کسی حکم کے بارے شک کا شکار نہیں ہوں گے۔ ﴿﴾

[17] عنہ: قَالَ: أَبُو حَسَّانَ سَعِيدُ بْنُ جَنَاحٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْكَزْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ الْكُوفِيُّ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَ: سَأَلَ أَبُو بَصِيرٍ الصَّادِقَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَنْ عِدَّةِ أَصْحَابِ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَأَخْبَرَهُ بِعَدَّتِهِمْ وَ مَوَاضِعِهِمْ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْقَابِلُ قَالَ: عُدْتُ إِلَيْهِ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: مَا قِصَّةُ الْمُرَابِطِ السَّلَاحِ؟ قَالَ: هُوَ رَجُلٌ مِنْ أَصْبَهَانَ، مِنْ أَبْنَاءِ دَهَاقِينَهَا، لَهُ عَمُودٌ فِيهِ سَبْعُونَ مِثْقَالًا لَا يَقْلُهُ غَيْرُهُ، يَخْرُجُ مِنْ بَلَدِهِ سَيِّحًا فِي الْأَرْضِ وَ طَلَبَ الْحَقَّ، فَلَا يَخْلُو بِمُخَالِفٍ إِلَّا أَرَاخَ مِنْهُ.

ثُمَّ إِنَّهُ يَنْتَهِي إِلَى طَارِبَنْدَ. وَهُمْ الْحَاكِمُ بَيْنَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَ  
 الْكُفْرِ، فَيُصِيبُ بِهَا رَجُلًا مِنَ النَّصَابِ يَتَنَاوَلُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
 (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، وَيُقِيمُ بِهَا حَتَّى يُسْرِيَ بِهِ، وَأَمَّا الطَّوُافُ لِطَلَبِ  
 الْحَقِّ، فَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ يَحُشِبُ، قَدْ كَتَبَ الْحَدِيثَ، وَعَرَفَ  
 الْإِخْتِلَافَ بَيْنَ النَّاسِ، فَلَا يَزَالُ يَطُوفُ فِي الْبِلَادِ يَطْلُبُ الْعِلْمَ  
 حَتَّى يَعْرِفَ صَاحِبَ الْحَقِّ، فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْأَمْرُ، وَهُوَ  
 يَسِيرُ مِنَ الْمَوْصِلِ إِلَى الرَّهَاءِ، فَيَمُضِي حَتَّى يُوَافِيَ مَكَّةَ، وَأَمَّا الْهَارِبُ  
 مِنْ عَشِيرَتِهِ بِبَلُخِ فَرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَعْرِفَةِ، لَا يَزَالُ يُعْلِنُ أَمْرَهُ، وَ  
 يَدْعُو النَّاسَ إِلَيْهِ وَقَوْمَهُ وَعَشِيرَتَهُ، فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يَهْرُبَ  
 مِنْهُمْ إِلَى الْأَهْوَاذِ، فَيُقِيمُ فِي بَعْضِ قُرَاهَا حَتَّى يَأْتِيَهُ أَمْرُ اللَّهِ  
 فَيَهْرُبُ مِنْهُمْ، وَأَمَّا الْمُحْتَجُّ بِكِتَابِ اللَّهِ عَلَى النَّاصِبِ مِنَ  
 سَرْحَسِ، فَرَجُلٌ عَارِفٌ، يُلْهِمُهُ اللَّهُ مَعْرِفَةَ الْقُرْآنِ، فَلَا يَلْقَى أَحَدًا  
 مِنَ الْمُخَالِفِينَ إِلَّا حَاجَّهُ، فَيُثَبِّتُ أَمْرَنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ، وَأَمَّا  
 الْمُتَعَلِّي بِصِقْلِيَّةَ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ مِنْ أَبْنَاءِ الرُّومِ، مِنْ قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا  
 قَرْيَةٌ يَسْلَمَ، فَيَنْبُو مِنَ الرُّومِ، وَلَا يَزَالُ يُخْرَجُ إِلَى بِلَدِ الْإِسْلَامِ،  
 يَجُولُ بِلَدَانِهَا، وَيَنْتَقِلُ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ، وَمِنْ مَقَالَةٍ إِلَى مَقَالَةٍ  
 حَتَّى يَمُنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ بِمَعْرِفَةِ الْأَمْرِ الَّذِي أَنْتَمَّ عَلَيْهِ، فَإِذَا عَرَفَ ذَلِكَ  
 وَآمَنَهُ أَتَقَنَ أَصْحَابُهُ فَدَخَلَ صِقْلِيَّةَ وَعَبَدَ اللَّهَ حَتَّى يَسْمَعَ الصَّوْتِ  
 فَيُجِيبُ، وَأَمَّا الْهَارِبَانِ إِلَى السَّرْدَانِيَّةِ مِنَ الشَّعْبِ رَجُلَانِ:  
 أَحَدُهُمَا مِنْ أَهْلِ مَدَائِنِ الْعِرَاقِ، وَالْآخَرُ مِنْ جَبَاةِ، يُخْرُجَانِ إِلَى  
 مَكَّةَ، فَلَا يَزَالَانِ يَتَجَرَّانِ فِيهَا وَيَعْبِشَانِ حَتَّى يَتَّصِلَ مَنَجْرُهُمَا  
 بِقَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا الشَّعْبُ، فَيَصِيرَانِ إِلَيْهَا، وَيُقِيمَانِ بِهَا حِينًا مِنْ  
 الدَّهْرِ، فَإِذَا عَرَفَهُمَا أَهْلُ الشَّعْبِ آذَوْهُمَا وَأَفْسَدُوا كَثِيرًا مِنْ



أَمْرِهِمَا، فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: يَا أَخِي، إِنَّا قَدْ أُودِيتَنَا فِي بِلَادِنَا حَتَّى فَارَقْنَا أَهْلَ مَكَّةَ، ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الشَّعْبِ، وَنَحْنُ نَرَى أَنَّ أَهْلَهَا تَائِرَةٌ عَلَيْنَا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، وَقَدْ بَلَّغُوا بِنَا مَا تَرَى، فَلَوْ سِرْنَا فِي الْبِلَادِ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ مِنْ عَدَلٍ أَوْ فَتْحٍ أَوْ مَوْتٍ يُرِيحُنِي، فَيَتَجَهَّزَانِ وَيَخْرُجَانِ إِلَى بَرْقَةَ، ثُمَّ يَتَجَهَّزَانِ وَيَخْرُجَانِ إِلَى سَرْدَانِيَّةَ، وَلَا يَزَالَانِ بِهَا إِلَى اللَّيْلَةِ الَّتِي يَكُونُ فِيهَا أَمْرُ قَائِمِنَا (عَلَيْهِ السَّلَامُ). وَأَمَّا التَّاجِرَانِ الْخَارِجَانِ مِنْ عَائَةِ إِلَى أَنْطَاكِيَّةَ، فَهِيَ رَجُلَانِ: يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا مُسْلِمٌ، وَ لِأَخْرٍ سُلَيْمٌ، وَ لَهُمَا غُلَامٌ أَحْمَبِي يُقَالُ لَهُ سَلْمُونَةُ، يَخْرُجُونَ بَجْمِيعاً فِي رِفْقَةٍ مِنَ التُّجَّارِ، يُرِيدُونَ أَنْطَاكِيَّةَ، فَلَا يَزَالُونَ يَسِيرُونَ فِي طَرِيقِهِمْ حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ أَنْطَاكِيَّةَ أَمْيَالٌ يَسْمَعُونَ الصَّوْتَ فَيُنْصِتُونَ نَحْوَهُ، كَأَنَّهُمْ لَمْ يَعْرِفُوا شَيْئاً غَيْرَ مَا صَارُوا إِلَيْهِ مِنْ أَمْرِهِمْ ذَلِكَ الَّذِي دُعُوا إِلَيْهِ، وَيَذْهَبُونَ عَنِ تِجَارَاتِهِمْ، وَيُصْبِحُ الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا مَعَهُمْ مِنْ رِفَاقِهِمْ، وَ قَدْ دَخَلُوا أَنْطَاكِيَّةَ، فَيَفْقِدُونَهُمْ، فَلَا يَزَالُونَ يَطْلُبُونَهُمْ، فَيَزْجَعُونَ وَيَسْأَلُونَ عَنْهُمْ مَنْ يَلْقَوْنَ مِنَ النَّاسِ فَلَا يَقْعُونَ لَهُمْ عَلَى أَثَرٍ، وَلَا يَعْلَمُونَ لَهُمْ خَبراً، فَيَقُولُ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: هَلْ تَعْرِفُونَ مَنَازِلَهُمْ؟ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ، ثُمَّ يَبِيعُونَ مَا كَانَ مَعَهُمْ مِنَ التِّجَارَةِ وَ يَحْمِلُونَهَا إِلَى أَهَالِيهِمْ، وَ يَقْتَسِمُونَ مَوَارِيثَهُمْ، فَلَا يَلْبَثُونَ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا سِتَّةَ أَشْهُرٍ حَتَّى يُوَافُوا إِلَى أَهَالِيهِمْ عَلَى مُقَدِّمَةِ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، فَكَانَتْ لَهُمْ يُفَارِقُونَهُمْ، وَأَمَّا الْمُسْتَأْمِنَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى الرُّومِ، فَهِيَ قَوْمٌ يَنَالُهُمْ أَدَى شَدِيدٌ مِنْ جِيرَانِهِمْ وَ أَهَالِيهِمْ وَ مِنَ السُّلْطَانِ، فَلَا يَزَالُ ذَلِكَ بِهِمْ حَتَّى أَتَوْا مَلِكَ الرُّومِ فَيَقْضُونَ عَلَيْهِ قِصَّتَهُمْ، وَ

يُخَيِّرُونَهُ بِمَا هُمْ فِيهِ مِنْ أَدَى قَوْمِهِمْ وَأَهْلِ مِلَّتِهِمْ فَيَوْمِنُهُمْ وَ  
يُعْطِيهِمْ أَرْضاً مِنْ أَرْضِ قُسْطَنْطِينَةَ، فَلَا يَزَالُونَ بِهَا حَتَّى إِذَا  
كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي يَسْرِي فِيهَا، يُصْبِحُ جِبراًئِيلُ وَأَهْلُ الْأَرْضِ  
الَّتِي كَانُوا بِهَا قَدْ فَقدُواهُمْ، فَيَسْأَلُونَ عَنْهُمْ أَهْلَ الْبِلَادِ فَلَا  
يَجْسُونَ لَهُمْ أَثراً، وَلَا يَسْمَعُونَ لَهُمْ خَبراً، وَحِينَئِذٍ يُخَيِّرُونَ مَلِكَ  
الرُّومِ بِأَمْرِهِمْ وَأَنْتَهُمْ قَدْ فَقدُوا، فَيُوجِّهُ فِي ظَلْمِهِمْ، وَيَسْتَقْصِي  
آثَارَهُمْ وَأَخْبَارَهُمْ، فَلَا يَعُودُ فَيُخَيِّرُ لَهُمْ بِخَيْرٍ فَيَغْتَمُّ طَاغِيَةَ الرُّومِ  
لِذَلِكَ غَمّاً شَدِيداً، وَيُطَالِبُ جِبراًئِيلُ بِهِمْ، وَيَحْسِبُهُمْ وَيَلْزِمُهُمْ  
إِحْضَارَهُمْ، وَيَقُولُ: مَا قَدِمْتُمْ عَلَى قَوْمٍ آمَنْتُمْهُمْ وَأَوْلَيْتُمْهُمْ  
بِجِبَالٍ؛ وَيُوعِدُهُمْ الْقَتْلَ إِنْ لَمْ يَأْتُوا بِهِمْ وَيُخَيِّرُهُمْ، وَإِلَى آيَاتِنَ  
صَارُوا، فَلَا يَزَالُ أَهْلُ مَمْلَكَتِهِ فِي أَدْبَتِهِ وَمُطَالَبَتِهِ، مَا بَيْنَ مَعَاقِبِ وَ  
مَجْبُوسٍ وَمَطْلُوبٍ، حَتَّى يَسْمَعَ بِمَا هُمْ فِيهِ رَاهِبٌ قَدْ قرَأَ الْكُتُبَ،  
فَيَقُولُ لِبَعْضِ مَنْ يُحَدِّثُهُ حَدِيثَهُمْ: إِنَّهُ مَا بَقِيَ فِي الْأَرْضِ أَحَدٌ  
يَعْلَمُ عِلْمَهُ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ غَيْرِي وَغَيْرِ رَجُلٍ مِنْ يَهُودِ بَابِلَ.  
فَيَسْأَلُونَهُ عَنْ أَحْوَالِهِمْ فَلَا يُخَيِّرُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ حَتَّى يَبْلُغَ ذَلِكَ  
الطَّاغِيَةَ، فَيُوجِّهُ فِي حَمَلَةٍ إِلَيْهِ، فَإِذَا حَضَرَ قَالَ لَهُ الْمَلِكُ: قَدْ بَلَغَنِي  
مَا قُلْتَ، وَقَدْ تَرَى مَا أَتَا فِيهِ فَاصْدُقْنِي إِنْ كَانُوا مُرْتَابِينَ قَتَلْتُ  
بِهِمْ مَنْ قَتَلَهُمْ، وَيَخْلُصُ مَنْ سِوَاهُمْ مِنَ التُّهْمَةِ، قَالَ الرَّاهِبُ: لَا  
تَعْجَلْ - أَيُّهَا الْمَلِكُ - وَلَا تَحْزَنْ عَلَى الْقَوْمِ، فَإِنَّهُمْ لَنْ يَقْتُلُوا وَلَنْ  
يَمُوتُوا، وَلَا حَدَثَ بِهِمْ حَدَثٌ يَكْرَهُهُ الْمَلِكُ، وَلَا هُمْ مِنْ يَرْتَابُ  
بِأَمْرِهِمْ وَتَأْتِيهِمْ غِيْلَةٌ، وَلَكِنَّ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ حَمَلُوا مِنْ أَرْضِ الْمَلِكِ  
إِلَى أَرْضِ مَكَّةَ إِلَى مَلِكِ الْأُمَمِ، وَهُوَ الْأَعْظَمُ الَّذِي لَمْ تَزَلِ  
الْأَنْبِيَاءُ تُبَشِّرُ بِهِ وَتُحَدِّثُ عَنْهُ وَتَعُدُّ بِظُهُورِهِ وَعَدْلِهِ وَإِحْسَانِهِ.

قَالَ لَهُ الْمَلِكُ: وَمِنْ أَيْنَ لَكَ هَذَا؟ قَالَ: مَا كُنْتُ لَأَقُولَ إِلَّا حَقًّا، فَإِنَّهُ عِنْدِي فِي كِتَابٍ قَدْ أَتَى عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِنْ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ، يَتَوَارَثُهُ الْعُلَمَاءُ آخَرُ عَنْ أَوَّلٍ، فَيَقُولُ لَهُ الْمَلِكُ: فَإِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا، وَكُنْتَ فِيهِ صَادِقًا، فَأَحْضِرِ الْكِتَابَ فَيَمْنِئِي فِي إِحْضَارِهِ، وَيُوجِّهُ الْمَلِكُ مَعَهُ نَفْرًا مِنْ ثِقَاتِهِ، فَلَا يَلْبَسُ حَتَّى يَأْتِيَهُ بِالْكِتَابِ فَيَقْرَأَهُ، فَإِذَا فِيهِ صِفَةُ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَإِسْمُهُ وَإِسْمُ أَبِيهِ، وَعِدَّةُ أَصْحَابِهِ وَخُرُوجُهُمْ، وَأَنَّهُمْ سَيَظْهَرُونَ عَلَيَّ بِلَادِهِ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: وَيْحَكَ، أَيْنَ كُنْتَ عَنْ إِخْبَارِي بِهَذَا إِلَى الْيَوْمِ؟ قَالَ: لَوْلَا مَا تَخَوَّفْتُ أَنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيَّ الْمَلِكُ مِنَ الْإِثْمِ فِي قَتْلِ قَوْمِ أَبِي يَاءٍ مَا أَخْبَرْتُهُ بِهَذَا الْعِلْمِ حَتَّى يَرَاهُ بِعَيْنِهِ وَيُشَاهِدَهُ بِنَفْسِهِ، قَالَ: أَوْ تَرَانِي أَرَاهُ؟ قَالَ نَعَمْ، لَا يَجُولُ الْحَوْلُ حَتَّى تَطَأَ حَيْلُهُ أَوْ اسِطَ بِلَادِكَ، وَيَكُونُ هُوَ لَاءِ الْقَوْمِ أَدْلَاءً عَلَى مَذْهَبِكُمْ، فَيَقُولُ لَهُ الْمَلِكُ: أَفَلَا أُوجِّهُ إِلَيْهِمْ مَنْ يَأْتِيَنِي بِخَيْرٍ مِنْهُمْ، وَأَكْتُبُ إِلَيْهِمْ كِتَابًا؟ قَالَ لَهُ الرَّاهِبُ: أَنْتَ صَاحِبُهُ الَّذِي نُسِّلِمُ إِلَيْهِ وَسَتَتَّبِعُهُ وَتَمُوتُ فَيَصِلَ عَلَيْكَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَالتَّارِلُونَ بِسَرِّ نُدَيْبٍ وَ سَمَنْدَرِ أَرْبَعَةَ رِجَالٍ مِنْ تِجَارِ أَهْلِ فَارِسَ، بِخُرْجُونَ عَنْ تِجَارَاتِهِمْ فَيَسْتَوْطِنُونَ سَرِّ نُدَيْبٍ وَ سَمَنْدَرِ حَتَّى يَسْمَعُوا الصَّوْتِ وَيَمْنُضُونَ إِلَيْهِ، وَالْمَفْقُودُ مِنْ مَرْكَبِهِ بِشَلَاهِطِ رَجُلٍ مِنْ يَهُودِ أَصْبَهَانَ، تَخْرُجُ مِنْ شَلَاهِطِ قَافِلَةً، فِيهَا هُوَ، فَبَيْتًا نَسِيرًا فِي الْبَحْرِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ إِذْ نُودِيَ، فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَرْكَبِ عَلَى أَرْضِ أَصْلَبَ مِنَ الْحَدِيدِ، وَأَوْطَأَ مِنَ الْحَرِيرِ، فَيَمْنِئِي الرَّبَّانُ إِلَيْهِ وَيَنْظُرُ، فَيُنَادِي: أَدْرِكُوا صَاحِبَكُمْ فَقَدْ غَرِقَ، فَيُنَادِيهِ الرَّجُلُ: لَا بَأْسَ عَلَيَّ إِنِّي عَلَى جَدِيدٍ، فَيَعَالُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ، وَتَطْوِي لَهُ الْأَرْضُ، فَيُؤَافِي الْقَوْمَ حِينَئِذٍ مَكَّةَ لَا يَتَخَلَّفُ

مِنْهُمْ أَحَدٌ.

## [ امام قائم علیہ السلام کے اصحاب کی تعداد اور ان کے مقامات ]

سماہ بن مهران سے روایت ہے کہ ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے قائم آل محمد علیہ السلام کے اصحاب کی تعداد کے بارے میں سوال کیا تو مولا علیہ السلام نے انہیں ان کی تعداد اور ان کے مقامات کے بارے میں بتایا۔

پھر جب اگلا سال آیا تو ابو بصیر کہتے ہیں کہ میں مولا علیہ السلام کے پاس گیا اور سوال کیا: پڑاؤ ڈالنے والے سیاح کا کیا قصہ ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: وہ اصفہان سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہے جو زمینداروں کی اولاد میں ہے اس کے پاس ایک ستون ہے جس میں ستر ہمارے ہیں اس کے غیر اس سے کم نہیں۔ وہ اپنے شہر سے سیاحت اور طلب حق کے لیے نکلے گا ہر فی لغت کرنے والے سے بھلائی پائے گا پھر وہ فارس پہنچے گا اور اہل اسلام اور ترک افراد کے درمیان حاکم کے بارے میں فکر مند ہوگا۔ وہاں وہ ضعیف کرنے والے افراد میں سے ایک سے ملے گا جو امیر المؤمنین علیہ السلام کے بارے میں بحث کرے گا اور وہ اسی مقام پر رہے گا یہاں تک کہ اسے وہاں سے لے جایا جائے گا۔

اور جہاں تک رہی حق کی تلاش میں گھومنے والے کی، توہ ”سحب“ سے تعلق رکھنے والا ایک مرد ہوگا۔ اس نے حدیث لکھ رکھی ہوگی اور لوگوں کے درمیان اختلاف کو جانتا ہوگا۔ وہ شہروں میں گھومتا رہے گا اور طلب علم میں مصروف رہے گا یہاں تک کہ وہ صاحب حق کو جان لے۔ وہ اسی طرح رہے گا یہاں تک کہ بات اس پر واضح ہو جائے اور وہ ”موصل“ سے ”رہا“ کی جانب جائے گا اور پھر سفر جاری رکھے گا یہاں تک کہ مکہ پہنچ جائے گا اور اپنے خاندان سے فرار کر کے بلخ جانے والا سقفی، معرفت رکھنے والے افراد میں سے ایک ہوگا اور وہ اپنی بات کا اعلان کرتا رہے گا اور لوگوں کو اپنے اور اپنے خاندان اور اپنی قوم کی جانب بلاتا رہے گا اور وہ اسی طرح رہے گا اور پھر ان سے فرار کر کے ”اہواز“ چلا جائے گا اور

”اہواز“ کے بعض علاقوں میں رہائش پذیر ہو جائے گا یہاں تک کہ اور خدا اس تک پہنچ جائے گا اور پھر وہ فرار کر جائے گا۔

اور خدا کی کتاب سے ناصیبی کے خلاف دلیل دینے والا ”سرخس“ کا ایک شخص، ایک عارف شخص ہوگا۔ خدا اسے قرآن کی معرفت عطا کرے گا اور وہ کسی حاجت کے بغیر کسی بھی مخالف سے ملاقات نہیں کرے گا اور وہ ہمارے اور کو خدا کی کتاب سے ثابت کرے گا۔

اور جہاں تک رہی بات اس شخص کی جو ”صقلیہ“ (ایک جزیرے کا نام) چلا جائے گا تو وہ روم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہے۔ اور اس کا تعلق ”یسلم“ نامی علاقے سے ہے اور وہ روم سے نکل جائے گا اور اسلامی ممالک میں آجائے گا اور ان ملکوں میں گھومتا رہے گا اور ایک علاقے سے دوسرے علاقے جائے گا اور ایک رائے سے دوسری رائے کی جانب پلٹ جائے گا یہاں تک کہ خدا اس پر احسان کرے گا اور اسے اس بات کا علم دے گا جس پر تم لوگوں کا عقیدہ ہے اور جب وہ اس بات کو جان لے گا اور وہ اس کے ساتھی اس بات پر ایمان لے آئیں گے تو وہ ”صقلیہ“ میں داخل ہوگا اور خدا کی عبادت کرتا رہے گا یہاں تک کہ وہ ایک آواز سنے گا اور اس پر جواب دے گا۔

اور اپنی قوم سے فرار کر کے ”سردانیہ“ جانے والے دو افراد ہوں گے ان میں سے ایک کا تعلق ”مدائن عراق“ اور دوسرے کا تعلق ”حبابا“ سے ہوگا۔ وہ دونوں مکہ جائیں گے اور وہاں تجارت کرتے رہیں گے اور رہائش پذیر ہو جائیں گے پھر ان کی تجارت ”شعب“ نامی ایک علاقے تک پہنچے گی اور وہ دونوں وہاں کچھ عرصہ زندگی گزار دیں گے۔ جب شعب کے لوگوں کو ان کے بارے میں معلوم ہوگا تو ان دونوں کو تکلیف پہنچانا شروع کر دیں گے اور ان کے امور میں کارستانی کریں گے۔ پھر ان میں سے ایک دوسرے سے کہے گا: اے بھائی! ہمیں ہمارے علاقوں میں اذیت پہنچائی گئی اور پھر ہم مکہ آگئے اور پھر وہاں سے یہاں آگئے اور شعب کے لوگ ہم پر اور زیادہ بھڑک رہے ہیں اور ہماری یہ حالت کردی

پس اگر ہم اپنے علاقوں میں چلے جائیں اور انتظار کریں کہ عدالت یا فتح یا موت کی صورت میں امر خدا ظاہر ہو تو بہتر ہوگا۔ پس وہ دونوں بار سفر باندھ کر ”برقہ“ اور پھر ”سردانیہ“ جائیں گے اور اسرات تک وہیں رہیں گے جس رات ہمارے قائم علیہ السلام کا امر ظاہر ہوگا۔

اور جہاں تک رہی بات ان تاجروں کی جو ”عافہ“ سے ”انطاکیہ“ کی جانب گئے تو وہ دو افراد ہوں گے جن میں سے ایک نام مسلم اور دوسرے کا نام سلیم ہوگا اور ان کا ایک عجی غلام ہوگا جس کا نام سلمو نہ ہوگا۔ وہ سب چند تاجروں کے ساتھ نکلیں گے اور ”انطاکیہ“ کی جانب جائیں گے۔ وہ انطاکیہ سے کچھ میل کے فاصلے پر ہی ہوں گے کہ ایک آواز سنیں گے اور اس کی جانب توجہ کریں گے گویا وہ صرف اسی چیز کو چاہتے ہیں جس کی جانب متوجہ ہوئے ہیں اور جس کی جانب انہیں پکارا گیا ہے اور وہ اپنی تجارت چھوڑ دیں گے اور ان کے ساتھی اگلی صبح انطاکیہ میں داخل ہوں گے اور ان کے بارے میں پوچھ گچھ کریں گے اور ان کی تلاش کریں گے اور لوگوں سے سوال کریں گے کہ کسی نے انہیں دیکھا ہے لیکن ان کا کوئی اثر اور دن کی کوئی خبر نہیں ملے گی۔ پھر ان میں سے بعض دوسروں سے سوال کریں گے کہ کیا تم ان کی رہائش سے واقف ہو تو دوسروں میں سے بعض مثبت جواب دیں گے۔ پھر وہ تاجراہین حال تجارت بیچ کر ان افراد کا حصہ ان کے وارثوں تک پہنچائیں گے۔ اس کے چھ ماہ بعد وہ لوگ حضرت قائم علیہ السلام کے پیشرو افراد میں شامل ہو کر اپنے گھر والوں سے ملیں گے اور حالت یہ ہوگی جیسے یہ افراد کبھی بچھڑے ہی نہ تھے۔

اور جہاں تک رہی بات مسلمانوں سے امان لے کر روم جانے والوں کی تو وہ ایسا گروہ ہوگا جنہیں ان کے ہمسایوں اور خاندان والوں اور حاکم کی جانب سے بہت سی اذیتیں پہنچیں گی یہاں تک کہ وہ لوگ روم آ کر اپنی داستان بیان کریں گے اور بتائیں گے کہ ان کی قوم انہیں کتنی اذیت پہنچاتی تھی پس روم والے انہیں پناہ دیں گے اور قسطنطنیہ کی ایک زمین انہیں دے دیں گے اور وہ گروہ وہیں رہے گا یہاں تک کہ وہ رات آجائے گی جس میں انہیں سیر کروائی جائے گی۔ جب صبح ہوگی تو اس علاقے کے لوگ انہیں تلاش کریں گے

اور شہر والوں سے ان کے متعلق سوال کریں گے لیکن ان کا کوئی اثر نہیں پائیں گے اور ان کی کوئی خبر نہیں ملے گی۔ پھر روم کے بادشاہ کو لوگ خبر دیں گے کہ وہ گروہ ناپید ہو گیا ہے پس بادشاہ انہیں ڈھونڈنے کا ارادہ کرے گا اور ان کی خبر اور ان کے آثار کو تلاش کرے گا لیکن کوئی خبر نہیں ملے گی۔ پھر بادشاہ بہت غمگین ہو جائے گا اور اس گروہ کے پڑوسیوں کو بلا کر قید کرے گا اور انہیں حکم دے گا کہ اس گروہ کو حاضر کریں اور ان سے سوال کرے گا کہ جس گروہ کو تم نے امان دی اور انکی اچھی پذیرائی کی ان کے ساتھ تم نے کیا سلوک کیا؟ اور ان کو دھمکی دے گا کہ اگر وہ گروہ یا ان کی کوئی خبر نہ دی گئی تو تم قتل کر دیئے جاؤ گے اور یہ کہ وہ گروہ کہاں چلا گیا؟ اور اس کی حکومت میں رہنے والے لوگ اذیت میں ہوں گے اور ان سے بھی اس گروہ کو تلاش کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہوگا یہاں تک کہ بادشاہ تک ایک راہب کے خبر پہنچے گی جس نے کتابیں پڑھ رکھی ہوں گی اور وہ بعض لوگوں سے کہے گا: اس کائنات میں صرف میں اور بائبل میں رہنے والا ایک یہودی اس گروہ کے بارے میں جانتے ہیں۔ لوگ اس راہب سے اس گروہ کے بارے میں سوال کریں گے مگر وہ جواب نہیں دے گا۔ یہاں تک کہ بات بادشاہ تک پہنچے گی۔ پھر راہب ایک وفد میں بادشاہ کے پاس آئے گا اور بادشاہ اس سے سوال کرے گا: مجھ تک تیرا کہا پہنچا ہے اور تو میری حالت دیکھ رہا ہے۔ یقین کر اگر وہ گروہ شک میں تھا تو میں ان کے قاتلوں کو قتل کر کے باقی لوگوں کو اس تہمت سے نجات دے دوں گا۔ راہب کہے گا: اے بادشاہ! جلدی نہ کرو اور غم نہ کھا۔ وہ گروہ قتل نہیں ہوا اور نہ ہی مرے گا اور ان کے ساتھ کوئی ناخوشگوار واقعہ بھی پیش نہیں آیا اور نہ وہ لوگ شک میں تھے اور نہ ہی ان کے ساتھ کوئی دھوکہ ہوا ہے۔ ان لوگوں کو آپ کی زمین سے مکہ کی زمین پر تمام اصول کے بادشاہ کے پاس لے جایا گیا ہے اور وہ (تمام امتوں کا بادشاہ) ایسا عظیم شخص ہے کہ انبیاء نے جس کی بشارت دی اور اسکے بارے میں بات کی اور اس کے ظہور اور عدل اور احسان کا تذکرہ کیا۔

بادشاہ پوچھے گا! تجھے یہ کیسے معلوم ہوا؟

راہب جواب دے گا: میں صرف سچ کہتا ہوں۔ یہ بات میرے پاس کتاب میں ہے جو پانچ سو سال سے زیادہ پرانی ہے اور ہر آنے والا عالم پچھلے عالم سے اس کتاب کو ورثے میں پاتا ہے۔

بادشاہ کہے گا: اگر تم سچے ہو تو کتاب کو میرے پاس لے آؤ۔

پھر راہب کتاب لینے جائے گا اور اس کے ساتھ بادشاہ کے کچھ بھروسہ مند افراد بھی ہوں گے جب وہ کتاب لے کر بادشاہ کے پاس آئے گا اور اسے پڑھ کر سنائے گا اور اس کتاب میں امام قائم علیہ السلام کے وصف اور ان کا اور ان کے والد کا نام اور اصحاب کی تعداد اور ان کے خروج کی خبر اور یہ بات کہ امام قائم علیہ السلام کے اصحاب اس کے شہروں میں ظاہر ہوں گے ان سب کا ذکر آئے گا تو بادشاہ کہے گا: وائے ہو تجھ پر تو نے یہ خبر پہلے کیوں نہ دی؟ تو راہب کہے گا! اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ بادشاہ بے گناہ لوگوں کو قتل کر کے گناہگار ہو جائے گا تو میں یہ خبر کبھی نہ بتاتا یہاں تک کہ بادشاہ خود اپنی آنکھوں سے یہ سارا ماجرا دیکھتا۔

بادشاہ کہے گا: کیا تیرے مطابق میں یہ سب دیکھوں گا؟

راہب کہے گا: ہاں، ایک سال کے اندر اندر اس کے گھوڑے تمہاری حکومت میں داخل ہوں گے اور وہ گروہ تم لوگوں کو مذہب کی جانب راہ نمائی کرے گا۔  
بادشاہ کہے گا: کیا میں اس گروہ کی جانب کسی کو بھیجوں تاکہ کوئی خبر لے آئے یا پھر ان کے لیے کوئی خط لکھوں؟

راہب کہے گا: تم ان کے صحابیوں میں سے ہو گے جو ان پر ایمان لائیں گے اور تم ان کی پیروی کرو گے اور مارے جاؤ گے اور ان کے اصحاب میں سے ایک تم پر نماز پڑھے گا۔

اس کے علاوہ ”سرنندیب“ اور ”سمندر“ جانے والے چارتا جبر ہوں گے۔ وہ لوگ اپنی تجارت چھوڑ کر سرنندیب اور سمندر کو اپنا وطن بنالیں گے یہاں تک کہ وہ آواز سنیں گے



اور اس پر لپیک کہیں گے۔

اور اپنی سواری سے ”شلاہط“ میں بچھڑنے والا شخص ایک اصفہان کا یہودی ہوگا۔  
 ”شلاہط“ سے ایک قافلہ نکلے گا جس میں وہ شخص بھی ہوگا۔ یہ قافلہ رات کو سمندر میں سفر کر رہا  
 ہوگا کہ آواز آئے گی۔ یہ شخص اپنی کشتی سے اترے گا اور لوہے سے زیادہ سخت زمین پر قدم  
 رکھے گا جو ریشم سے زیادہ ملائم ہوگی۔ پس کشتی کا کپتان اس کی جانب جا کر دیکھے گا اور آواز  
 دے گا۔ اپنے ساتھی کو سنبھال لو وہ ڈوب جائے گا۔

وہ شخص جواب دے گا: مجھے کچھ نہیں ہوا میں ہموار زمین پر ہوں۔ پھر اس شخص اور  
 دوسرے لوگوں کے درمیان رکاوٹ آجائے گی اور زمین سمٹ جائے گی اور وہ قوم مکہ  
 میں پہنچے گی اور ان میں سے کوئی پیچھے نہیں رہے گا ﴿۱۸﴾۔

[18] عنہ قال: وَ بِالْإِسْنَادِ الْأَوَّلِ: أَنَّ الصَّادِقَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) سَمَّى  
 أَصْحَابَ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) لِأَبِي بَصِيرٍ فِيمَا بَعْدُ، فَقَالَ (عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ): أَمَّا الَّذِي فِي طَارِئِنَدَ الشَّرْقِيِّ: بُنْدَارُ بْنُ أَحْمَدَ مِنْ سِكَّةِ  
 تُدْعَى بَارَانَ، وَ هُوَ السِّيَّاحُ الْمَرَابِطُ، وَ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ رَجُلَانِ:  
 يُقَالُ لَهُمَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَ يُوْسُفُ بْنُ صَوْرِيَا، فَيُوْسُفُ  
 عَظَاؤُ مِنْ أَهْلِ دِمَشْقَ، وَ إِبْرَاهِيمُ فَصَّابٌ مِنْ قَزْيَةِ سُوَيْقَانَ، وَ مِنْ  
 الصَّامَغَانَ: أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْخَيْطِ مِنْ سِكَّةِ بَزِيحَ، وَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ  
 الصَّمِيدِ التَّاجِرُ مِنْ سِكَّةِ النَّجَّارِينَ، وَ مِنْ أَهْلِ سَيْرَافَ: سَلْمُ  
 الْكُوسِجِ الْبَرَّازُ مِنْ سِكَّةِ الْبَاغِ، وَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَرِيمِ  
 الدِّهْقَانِ، وَ الْكَلْبِيُّ الشَّاهِدُ مِنْ دَانَشَاةَ، وَ مِنْ مَرْوَرُودَ: جَعْفَرُ  
 الشَّاهِ الدَّقَاقِ، وَ جُورُ مَوْلَى الْخَصِيبِ، وَ مِنْ مَرْوَرُودَ عَشْرَ رَجُلَاءَ، وَ  
 هُمْ: بُنْدَارُ بْنُ الْخَلِيلِ الْعَظَاؤُ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الصَّمِيدِ تَانِي، وَ عَرِيْبُ  
 بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَامِلِ، وَ مَوْلَى فَخْطَبَةَ، وَ سَعْدُ الرَّوْحِيِّ، وَ صَالِحُ بْنُ

الرَّحَالِ، وَمُعَاذُ بْنُ هَانِيٍّ، وَكُرْدُوسُ الْأَزْدِيُّ، وَدُهَيْمُ بْنُ جَابِرِ بْنِ  
مُحَمَّدٍ، وَطَائِشُ بْنُ عَلِيٍّ الْقَجَاجِيُّ، وَقَرَعَانُ بْنُ سُؤَيْدٍ، وَجَابِرُ بْنُ  
عَلِيٍّ الْأَحْمَرُ، وَحَوْشَبُ بْنُ جَرِيرٍ. وَمِنْ بَأُورَدٍ تِسْعَةُ رِجَالٍ: زِيَادُ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَحْدَبٍ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ قَارِبٍ، وَسَحْبِيُّ  
بْنُ سَلَيْمَانَ الْخَثَّاطُ، وَعَلِيُّ بْنُ خَالِدٍ، وَسَلَمُ بْنُ سَلِيمِ بْنِ الْفَرَاتِ  
الْبَزَّازُ، وَهَمَّوِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَجَرِيرُ بْنُ رُسْتَمِ بْنِ سَعْدِ  
الْكَيْسَانِيِّ، وَحَرْبُ بْنُ صَالِحٍ، وَعَمَارَةُ بْنُ مُعَبَّرٍ. وَمِنْ طُوسٍ أَرْبَعَةٌ  
رِجَالٌ: شَهْرَدُ بْنُ حُمْرَانَ، وَمُوسَى بْنُ مَهْدِيٍّ، وَسَلَيْمَانَ بْنُ طَلِيحٍ  
مِنَ الْوَادِ- وَكَانَ الْوَادُ مَوْضِعَ قَبْرِ الرَّضَا (عَلَيْهِ السَّلَامُ)- وَعَلِيُّ بْنُ  
السِّنْدِيَّيِّ الصَّيْرَفِيِّ، وَمِنَ الْفَارِيَّابِ: شَاهُوِيَّةُ بْنُ حَمَزَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ  
كَلْثُومٍ مِنْ سَكَّةٍ تُدْعَى بَابَ الْجَبَلِ. وَمِنَ الطَّلَقَانِ أَرْبَعَةٌ وَ  
عِشْرُونَ رَجُلًا: الْمَعْرُوفُ بَابِنِ الرَّازِيِّ الْجَبَلِيِّ، وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَيْرٍ،  
وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ عَمْرٍو، وَسَهْلُ بْنُ رَزَقِ اللَّهِ، وَجَبْرِيلُ الْخَدَّادُ، وَعَلِيُّ بْنُ  
أَبِي عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، وَعِبَادَةُ بْنُ جُنْهُورٍ، وَهُمَّادُ بْنُ جَبِيهَارَ، وَزَكَرِيَّا بْنُ  
حَبَّهَةَ، وَبَهْرَامُ بْنُ سَرْجٍ، وَبَجِيلُ بْنُ عَامِرِ بْنِ خَالِدٍ، وَخَالِدٌ وَكَثِيرٌ  
مَوْلَى جَرِيرٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُرْطُبِ بْنِ سَلَامٍ، وَقَزَارَةُ بْنُ بَهْرَامٍ، وَمُعَاذُ  
بْنُ سَالِمِ بْنِ جَلِيدِ النَّمَارِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جُمُعَةَ الْعَزَّالِ، وَ  
عُقْبَةُ بْنُ وَفْرِ بْنِ الرَّبِيعِ، وَحَمَزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ جُنَادَةَ مِنْ دَارِ  
الرَّرِّقِ، وَكَائِنُ ابْنُ حَنِيدِ الصَّائِغِ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ مُدْرِكٍ، وَمَرْوَانَ بْنُ  
بَجِيلِ بْنِ وَرْقَاءَ، وَظُهُورُ مَوْلَى زُرَّارَةَ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ، وَجُنْهُورُ بْنُ  
الْحُسَيْنِ الرَّجَّاجِ، وَرِيَّاشُ بْنُ سَعْدِ بْنِ نَعِيمٍ. وَمِنْ سِجِسْتَانَ:  
الْخَلِيلُ بْنُ نَضْرٍ مِنْ أَهْلِ زَنْجٍ، وَتُرْكُ بْنُ شَبِيهٍ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ، وَ  
مِنْ غَوَرَ ثَمَانِيَّةُ رِجَالٍ: مُحَمَّدُ بْنُ خَرْبُودَةَ، وَشَاهِدُ بْنُ بُنْدَارَ، وَدَاوُدُ بْنُ

جَرِيرٍ، وَخَالِدُ بْنُ عَيْسَى، وَزِيَادُ بْنُ صَالِحٍ، وَمُوسَى بْنُ دَاوُدَ، وَعَرْفُ  
الطَّوِيلِ، وَابْنُ كُرْدٍ، وَمِنْ نَيْسَابُورَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ رَجُلًا: سَمْعَانُ بْنُ  
فَاحِرٍ، وَأَبُو لُبَابَةَ بْنُ مُدْرِكٍ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ الْقَصِيرِ، وَمَالِكُ  
بْنُ حَرْبِ بْنِ سُكَيْنٍ، وَزُرُودُ بْنُ سَوَّكَنَ، وَيَحْيَى بْنُ خَالِدٍ، وَمَعَادُ بْنُ  
جَبْرِئِيلَ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زُفَرَ، وَعَيْسَى بْنُ مُوسَى السَّوَّاقِ، وَيَزِيدُ  
ابْنُ دُرُسْتٍ، وَهُمَّادُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ شَيْبَةَ، وَجَعْفَرُ بْنُ طَرِّحَانَ، وَعَلَانُ  
مَاهُوِيَةَ، وَأَبُو مَرْيَمَ، وَعَمْرُو بْنُ عُمَيْرِ بْنِ مِطْرَفٍ، وَبُلَيْلُ بْنُ وَهَابِ  
بْنِ هُوَيْرِذِيَارَ، وَمِنْ هَرَاتِ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا: سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْوَرَّاقِ،  
وَمَايَحُزُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نَيْلٍ، وَالْمَعْرُوفُ بِعَلَامِ الْكِنْدِيِّ، وَ  
سَمْعَانُ الْقَضَابِ، وَهَارُونَ بْنُ عَمْرَانَ، وَصَالِحُ بْنُ جَرِيرٍ، وَالْمُبَارَكُ  
بْنُ مَعْبَرِ بْنِ خَالِدٍ، وَعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ، وَنُزُلُ ابْنُ  
حَزْمٍ، وَصَالِحُ بْنُ نُعَيْمٍ، وَأَدَمُ بْنُ عَلِيٍّ، وَخَالِدُ الْقَوَّاسِ، وَمِنْ أَهْلِ  
بُوسَنْجِ أَرْبَعَةَ رَجَالٍ: طَاهِرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ طَاهِرٍ، الْمَعْرُوفُ بِالْأَصْلَحِ،  
وَطَلْحَةُ بْنُ طَلْحَةَ السَّائِخِ، وَالْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مِسْهَارٍ، وَعَمْرُو بْنُ  
عَمْرٍو بْنِ هِشَامٍ، وَمِنْ الرَّيِّ سَبْعَةَ رَجَالٍ: إِسْرَائِيلُ الْقَطَّانِ، وَعَلِيُّ  
بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُرَّزَادَ، وَعُثْمَانُ ابْنُ عَلِيٍّ بْنِ دِرْحَتِ، وَمُسْكَانُ بْنُ جَبَلِ  
بْنِ مُقَاتِلِ، وَكِرْدِينُ بْنُ شَيْبَانَ، وَحَمْدَانُ بْنُ كُرٍّ، وَسَلِيمَانُ بْنُ  
الدَّيْلَمِيِّ، وَمِنْ طَبْرِسْتَانَ أَرْبَعَةَ رَجَالٍ: حُرْشَادُ بْنُ كَرْدَمَ، وَ  
بَهْرَامُ بْنُ عَلِيٍّ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ هَاشِمٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى، وَمِنْ قُمْ  
ثَمَانِيَةَ عَشَرَ رَجُلًا: غَسَّانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ غَسَّانَ، وَعَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَرَّةَ  
بْنِ نُعَيْمِ بْنِ يَعْقُوبِ بْنِ بِلَالٍ، وَعَمْرَانُ بْنُ خَالِدِ بْنِ كُلَيْبٍ، وَسَهْلُ  
بْنِ عَلِيٍّ بْنِ صَاعِدٍ، وَعَبْدُ الْعَظِيمِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّاهِ، وَحَسَكَةُ  
بْنِ هَاشِمِ بْنِ الدَّايَةِ، وَالْأَخْوَصُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلِ بْنِ نُعَيْمِ

بِنِ طَرِيفٍ، وَبُلَيْلِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سَعْدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَحْمَدَ  
 بْنِ جَرِيرٍ، وَمُوسَى بْنِ عِمْرَانَ بْنِ لَاحِقٍ، وَالْعَبَّاسِ بْنِ زُفَرِ بْنِ سُلَيْمٍ،  
 وَالْحُوَيْدِ بْنِ بَشِيرِ بْنِ بَشِيرٍ، وَمَرْوَانَ بْنَ عَلَابَةَ بْنِ جَرِيرٍ، الْمَعْرُوفَ  
 بِابْنِ رَأْسِ الزَّقِيقِ، وَالصَّقْفُورِ بْنَ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، وَكَامِلَ بْنَ  
 هِشَامٍ. وَمِنْ قَوْمِ رَجُلَانِ: مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الشَّعْبِ، وَعَلِيُّ  
 بْنُ حَمَّوِيهِ بْنِ صَدَقَةَ مِنْ قَزِيَّةِ الْخَرَقَانِ. وَمِنْ جُرْجَانَ إِنَّمَا عَشَرَ  
 رَجُلًا: أَحْمَدُ بْنُ هَارُونَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَزُرَّارَةُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ  
 عَلِيِّ بْنِ مَطَرٍ، وَحَمِيدُ بْنُ نَافِعٍ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ قُرَّةَ بْنِ حُوَيْيَةَ، وَ  
 عَلَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ عَمْرٍو،  
 وَعَلِيُّ بْنُ عَلْقَمَةَ بْنِ هَمُودٍ، وَسَلْمَانَ بْنَ يَعْقُوبَ، وَالْعُرْيَانَ بْنَ  
 الْخَفَّانِ، الْمَلَقَّبُ بِحَالِ رَوْتِ، وَشُعْبَةَ بْنَ عَلِيٍّ، وَمُوسَى بْنَ كُرْدُوِيهِ، وَ  
 مِنْ مَوْقَانَ رَجُلٌ، وَهُوَ: عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَاجُورَ. وَمِنْ أَسْبَدِي  
 رَجُلَانِ: سَيَّابُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَنَضْرُ بْنُ مَنصُورٍ، يُعْرَفُ  
 بِنَاقِشَتِ. وَمِنْ هَمْدَانَ أَرْبَعَةُ رَجَالٍ: هَارُونُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ خَالِدٍ، وَ  
 طَيْفُورُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَيْفُورٍ، وَأَبَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّخَّالِ، وَعَتَّابُ  
 بْنُ مَالِكِ بْنِ جُمُهورٍ. وَمِنْ جَابَزِ وَأَنْ ثَلَاثَةُ رَجَالٍ: كُرْدُ بْنُ حَنَيْفٍ،  
 وَعَاصِمُ بْنُ خُلَيْدِ الْحَيَّاطِ، وَزِيَادُ بْنُ زَيْنٍ. وَمِنْ النَّوَّارِ رَجُلٌ: لَقِيْطُ  
 بْنُ الْفَرَاتِ. وَمِنْ أَهْلِ خِلَاطٍ: وَهْبُ بْنُ خَرَبَنْدِ بْنِ سَرْوِينَ، وَمِنْ  
 تَقْلِيْسِ خَمْسَةُ رَجَالٍ: مُحَمَّدُ بْنُ الرَّيْتِ، وَهَانِي الْعَطَّارِ دِي، وَجَوَادُ  
 بْنُ بَدْرِ، وَسُلَيْمُ بْنُ وَجِيدٍ، وَالْفَضْلُ بْنُ عَمِيرٍ. وَمِنْ بَابِ الْأَبْوَابِ:  
 جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ. وَمِنْ سِنَجَارِ أَرْبَعَةُ رَجَالٍ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
 زُرَيْقٍ، وَسُحَيْمُ بْنُ مَطَرٍ، وَهَبَةُ اللَّهِ بْنُ زُرَيْقِ بْنِ صَدَقَةَ، وَهَبْلُ بْنُ  
 كَامِلٍ. وَمِنْ قَالِبَقْلَا: كُرْدُوسُ بْنُ جَابِرٍ. وَمِنْ سُمَيْسَاطِ: مُوسَى بْنُ

زَرْقَانَ. وَمِنْ نَصِيْبِيْنَ رَجُلَانِ: دَاوُدُ بْنُ الْمُحِقِّ، وَحَامِدُ صَاحِبُ  
 الْبَوَارِي. وَمِنْ الْمَوْصِلِ رَجُلٌ: يُقَالُ لَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ صَبِيْحٍ مِنْ  
 الْقُرَيْبَةِ الْحَدِيثَةِ. وَمِنْ تَلِّ مَوْزَنٍ رَجُلَانِ: يُقَالُ لَهُمَا بَادِصْنَا بْنُ  
 سَعْدِ بْنِ السَّحِيرِ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَّارٍ. وَمِنْ بَلَدِ رَجُلٍ: يُقَالُ  
 لَهُ بُورُ بْنُ زَائِدَةَ بْنِ شِرْوَانَ. وَمِنْ الرَّهْمَا رَجُلٌ: يُقَالُ لَهُ كَامِلُ بْنُ  
 عَفِيْرٍ. وَمِنْ حَرَّانَ: زَكْرِيَّا السَّعْدِيُّ. وَمِنْ الرَّقَّةِ ثَلَاثَةُ رَجَالٍ: أَحْمَدُ  
 بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، وَتَوْفَلُ بْنُ عَمْرِ، وَأَشْعَثُ بْنُ مَالِكٍ. وَمِنْ  
 الرَّافِقَةِ: عِيَاضُ بْنُ عَاصِمِ بْنِ سُمْرَةَ بْنِ بَحْشِشٍ، وَمَلِيْحُ بْنُ سَعْدِ. وَ  
 مِنْ حَلَبِ أَرْبَعَةَ رَجَالٍ: يُونُسُ بْنُ يُوْسُفَ، وَحُمَيْدُ بْنُ قَيْسِ بْنِ  
 سُحَيْمِ بْنِ مُدْرِكِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حَرْبِ بْنِ صَالِحِ بْنِ مَيْمُونِ، وَمَهْدِيُّ  
 بْنُ هِنْدِ بْنِ عَطَارِدَ، وَمُسْلِمُ بْنُ هَوَارِمَرْدَ. وَمِنْ دِمَشْقِ ثَلَاثَةُ  
 رَجَالٍ: نُوحُ بْنُ جَرِيْرٍ، وَشُعَيْبُ بْنُ مُوسَى، وَحَجْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
 الْفَزَارِيُّ. وَمِنْ فَلَسْطِيْنَ: سُؤَيْدُ بْنُ يَحْيَى. وَمِنْ بَعْلَبَكَّ: الْمُنْزَلُ بْنُ  
 عِمْرَانَ. وَمِنْ طَبْرِيقَةَ: مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، وَمِنْ يَأْقَا: صَالِحُ بْنُ هَارُونَ. وَ  
 مِنْ قَزْمَسَ: رِثَابُ بْنُ الْجُلُودِ، وَالْحَلِيلُ بْنُ السَّيِّدِ. وَمِنْ تَيْسَ:  
 يُونُسُ بْنُ الصَّفْرِ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ سَلَمٍ. وَمِنْ دِمَشِاطَ: عَلِيُّ بْنُ  
 زَائِدَةَ. وَمِنْ أُسْوَانَ: حَمَّادُ بْنُ جُهَيْرٍ. وَمِنْ الْفُسْطَاطِ أَرْبَعَةُ  
 رَجَالٍ: نَضْرُ بْنُ حَوَّاسٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ، وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ  
 صَفِيْرٍ، وَيَحْيَى بْنُ نَعِيْمٍ. وَمِنْ الْقَيْرَوانِ: عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ الشَّيْخِ،  
 وَعَنْدَرَةُ بْنُ قُرْطَةَ. وَمِنْ بَاغَةَ: شُرْحَبِيلُ السَّعْدِيُّ، وَمِنْ بَلْبَيْسَ:  
 عَلِيُّ بْنُ مُعَاذٍ. وَمِنْ بَالِسَ: هَمَّامُ بْنُ الْفَرَاتِ. وَمِنْ صَنْعَاءَ:  
 الْفَيَّاضُ بْنُ حَرَّارِ بْنِ تَرْوَانَ، وَمَيْسَرَةُ بْنُ غُنْدَرِ بْنِ الْمُبَارِكِ. وَمِنْ  
 مَازَنَ: عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ غُنْدَرٍ. وَمِنْ طَرَابَلِسَ: ذُو النُّورَيْنِ عَبْدُ

بِنُ عَلْقَمَةَ. وَمِنْ أُبَلَّةَ رَجُلَانِ: بَيْحِي بِنُ بُدَيْلٍ، وَحَوَاشَةَ بِنُ الْفَضْلِ.  
 وَمِنْ وَاذَى الْقُرَى: الْحُرُّ بِنُ الزَّبْرِ قَانٍ. وَمِنْ حَيْبَرَ رَجُلٌ: يُقَالُ لَهُ  
 سُلَيْمَانُ بِنُ دَاوُدَ. وَمِنْ رُبَدَارَ: طَلْحَةَ بِنُ سَعْدِ بِنِ بَهْرَامَ. وَمِنْ  
 الْحَجَارِ: الْحَارِثُ بِنُ مَيْمُونٍ، وَمِنْ الْمَدِينَةِ رَجُلَانِ: حَمْرَةَ بِنُ طَاهِرٍ، وَ  
 شَرْحَبِيلُ بِنُ بَجِيلٍ. وَمِنْ الرَّبَذَةِ: حَمَادُ بِنُ مُحَمَّدِ بِنِ نُصَيْرٍ. وَمِنْ  
 الْكُوفَةِ أَرْبَعَةٌ عَشَرَ رَجُلًا: رَبِيعَةُ بِنُ عَلِيِّ بِنِ صَالِحٍ، وَ تَمِيمُ بِنُ  
 إِلْيَاسِ بِنِ أَسَدٍ، وَالْعَضْرُومُ بِنُ عَيْسَى، وَمِطْرَفُ بِنُ عَمْرِو الْكِنْدِيِّ، وَ  
 هَارُونَ بِنُ صَالِحِ بِنِ مَيْثَمٍ، وَوَكَايَا بِنُ سَعْدٍ، وَ مُحَمَّدُ بِنُ رَوَايَةَ، وَالْحُرُّ  
 بِنُ عَبْدِ اللَّهِ بِنِ سَاسَانَ، وَقُوْدَةَ الْأَعْلَمِ، وَ خَالِدُ بِنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ،  
 وَ إِبْرَاهِيمُ بِنُ مَسْعُودِ بِنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، وَ بَكْرُ بِنُ سَعْدِ بِنِ خَالِدٍ، وَ  
 أَحْمَدُ بِنُ رَيْحَانَ بِنِ حَارِثٍ، وَ غَوْثُ الْأَعْرَابِيِّ، وَ مِنْ الْقُلُومِ:  
 الْمُرْجَنَةُ بِنُ عَمْرٍو، وَ شَدِيدُ بِنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَمِنْ الْحَيْرَةِ: بَكْرُ بِنُ عَبْدِ  
 اللَّهِ بِنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ، وَمِنْ كُوَيْ رَبِّي: حَفْصُ بِنُ مَرْوَانَ، وَمِنْ طَهْنَةَ:  
 الْحَبَابُ بِنُ سَعِيدٍ، وَ صَالِحُ بِنُ طَيْفُورٍ، وَمِنْ الْأَهْوَازِ: عَيْسَى بِنُ  
 تَمَامٍ، وَ جَعْفَرُ بِنُ سَعِيدِ الطَّرِيرِ، يَعُودُ بِصَيْرًا. وَمِنْ الشَّامِ: عَلْقَمَةُ  
 بِنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمِنْ إِصْطَخَرَ: الْمَتَوَكِّلُ بِنُ عَبِيدِ اللَّهِ، وَ هِشَامُ بِنُ  
 فَاخِرٍ، وَمِنْ الْمُوَلْتَانَ: حَيْدَرُ بِنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمِنْ النَّبِيلِ: شَاكِرُ بِنُ  
 عَبْدَةَ، وَمِنْ الْقَنْدَابِيلِ: عَمْرُو بِنُ فَرْوَةَ، وَمِنْ الْمَدَائِنِ ثَمَانِيَةٌ  
 نَفَرٌ: الْأَخْوَيْنِ الصَّالِحَيْنِ مُحَمَّدٍ وَ أَحْمَدَ ابْنَيْ الْمُنْدَرِ، وَ مَيْمُونُ ابْنُ  
 الْحَارِثِ، وَ مُعَاذُ بِنُ عَلِيِّ بِنِ عَامِرِ بِنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنِ مَعْرُوفِ بِنِ  
 عَبْدِ اللَّهِ، وَ الْحَرَسِيُّ ابْنُ سَعِيدٍ، وَ زُهَيْرُ بِنُ طَلْحَةَ، وَ نَصْرٌ، وَ مَنْصُورٌ، وَ  
 مِنْ عُنْكَبَرَا: زَائِدَةُ بِنُ هَيْبَةَ، وَ مِنْ حُلْوَانَ: مَاهَانَ بِنُ كَثِيرٍ، وَ  
 إِبْرَاهِيمُ بِنُ مُحَمَّدٍ، وَ مِنْ الْبَصْرَةِ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بِنُ الْأَعْظَفِ بِنِ

سَعْدٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَلِيحٍ، وَحَمَّادُ بْنُ جَابِرٍ. وَأَصْحَابُ الْكَهْفِ سَبْعَةٌ  
نَفَرٍ: مَكْسِيْلِيْنًا وَأَصْحَابُهُ. وَالنَّاجِرَانِ الْخَارِجَانِ مِنَ أَنْطَاكِيَّةَ:  
مُوسَى بْنُ عَوْنٍ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَغُلَامُهُمَا الرَّوْمِيُّ. وَالْمُسْتَأْمِنَةُ  
إِلَى الرَّوْمِ أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا: صُهَيْبُ بْنُ الْعَبَّاسِ، وَجَعْفَرُ بْنُ حَلَالٍ،  
وَضِرَّازُ بْنُ سَعِيدٍ، وَحَمِيْدُ الْقُدُوْسِيُّ، وَالْمُنَادِي، وَمَالِكُ بْنُ خَلْدِيْدٍ،  
وَبَكْرُ بْنُ الْخُرِّ، وَحَبِيْبُ بْنُ حَنَّانٍ، وَجَابِرُ بْنُ سُفْيَانَ، وَالنَّازِلَانِ  
بِسُرِّيْدِيْبٍ، وَهُمَا: جَعْفَرُ بْنُ زَكَرِيَّا، وَدَانِيَالُ بْنُ دَاوُدَ. وَمِنْ سُنْدِ رَا  
أَرْبَعَةٌ رَجَالٍ: حُوْرُ بْنُ طَرْحَانَ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَلِيٍّ، وَشَاةُ بْنُ بُزْرَجٍ، وَ  
حُرُّ بْنُ جَمِيْلٍ. وَالْمَفْقُوْدُ مِنْ مَرَكَبِهِ بِشَلَا هَطٍ: إِسْمُهُ الْمُنْدِرُ بْنُ زَيْدٍ.  
وَمِنْ سِيْرَافٍ - وَقَيْلٍ: شِيْرَازَ، أَلَشَّكُ مِنْ مَسْعَدَةَ -: أَحْمَسِيْنُ بْنُ  
عُلْوَانَ، وَالْهَارِبَانَ إِلَى سِرْدَانِيَّةَ: السَّرِيْثِيُّ بْنُ الْأَخْلَبِ، وَزِيَادَةُ اللَّهِ بْنِ  
رَزْقِ اللَّهِ، وَالْمُتَخَلِّي بِصِقْلِيَّةَ: أَبُو دَاوُدَ الشَّعْشَاعُ، وَالطَّوَّافُ  
لِطَلَبِ الْحَقِّ مِنَ يَجُشَبَ: وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَاعِدِ بْنِ عُقْبَةَ، وَ  
الْهَارِبُ مِنْ بَلْخِ مِنْ عَشِيْرَتِهِ: أَوْسُ بْنُ هُمَيْدٍ، وَالْمُحْتَجُّ بِكِتَابِ  
اللَّهِ عَلَى النَّاصِبِ مِنْ سِرْحَسَ: مُجْمَرُ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ دَاوُدَ. وَمِنْ  
فَرْعَانَةَ: أَرْدَجَاةُ بْنُ الْوَابِصِ، وَمِنْ الْبُرْمِيْدِ: صَخْرُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيْدِ  
الْقَتَائِيْلِيُّ، وَيَزِيْدُ بْنُ قَادِرٍ. فَذَلِكَ ثَلَاثُمِائَةٍ وَثَلَاثَةٌ عَشَرَ رَجُلًا بَعْدَ  
أَهْلِ بَدْرٍ.

### [ اصحاب امام قائم عليه السلام کے نام اور علاقے ]

سابقہ اسناد کے ساتھ ہی ابوبصیر نے نقل کیا ہے کہ بعد میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے  
ابوبصیر کے سامنے قائم آل محمد علیہ السلام کے اصحاب کے اسماء بھی بیان کیے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا  
: طار بند شرتی سے بازان کے علاقے سے بندار بن احمد ہوگا اور وہ ایک سیاح ہوگا۔ شام کے

رہنے والے دو مردوں میں سے ایک دمشق کا یوسف عطار بن صریا اور دوسرا شام کے ایک گاؤں سویقان کا ابراہیم بن صباح قصاب ہو گا۔ صامغان کے رہنے والے دو مردوں میں سے ایک بزیج کا درزی احمد بن عمر خیاط اور دوسرا نجارین کا تاجر علی بن عبدالصمد ہو گا۔ سیراف کے تین مردوں میں سلم الکوسج، خالد بن سعدی بن کریم دہقان اور کلبی ہوں گے۔ مروود کے دو مرد جعفر شاہ دقاق اور خصب کا غلام بخور ہوں گے۔ مرو سے درج ذیل بارہ افراد ہوں گے: بندرار بن خلیل عطار، محمد بن عمر صدی نانی، عریب بن عبداللہ بن کامل، قحطیہ کا غلام، سعد رومی، صالح بن رحال، معاذ بن ہانی، کردوس ازدی، ڈھیم بن جابر بن حمید، طاشف بن علی قاجانی، قرعان بن صوید، جابر بن علی الاحمر، خوشب۔

باورد (بیروت) سے تو افراد یہ ہوں گے: زیاد بن عبدالرحمن بن محمد ب، عباس بن فضل بن قارب، سحیق بن سلیمان حناط، علی بن خالد، سلم بن سلیم بن فرات، بزار، محمودیہ بن عبدالرحمن بن علی، جرید بن رستم بن سعد کیسائی، حرب بن صالح اور عمارہ بن منعم۔ طوس سے یہ چار افراد ہوں گے: شہمر دین حمران، موسیٰ بن مہدی بن سلیمان بن طلح اور علی بن سندی صیرفی۔

طالقان سے چوبیس افراد کے نام درج ذیل ہیں: المعروف ابن الرازی الجلبلی، عبداللہ بن عمیر، ابراہیم بن عمرو، سہیل بن رزق اللہ، جبریل حداد، علی بن ابی علی الوراق، عباده بن جمہور، محمد بن جیحار، زکریا بن حبیب، بہرام بن سح، جمیل بن عامر بن خالد، خالد، جرید کا غلام کثیر، عبداللہ بن قرط بن سلام، فزازہ بن بہرام، معاذ بن سالم بن جلید تمار، حمید بن ابراہیم بن جمعہ غزل، عقیبہ بن وقد بن ربیع، حمزہ بن عباس بن جناد، کائن بن جنید الصائغ، علقمہ بن مدرک، مروان بن جمیل بن ورقاء، زرارہ بن ابراہیم کا غلام ظہور، جمہور بن حسین رجاج، ریاش بن سعد بن نعیم۔

لیکن نام تیرہ ہیں۔ ممکن ہے کہ کوئی دو نام ایک ہی ہوں لیکن دو شمار ہو گئے ہیں جیسے ممکن ہے کہ عریب بن عبداللہ بن کامل اور قحطیہ کا غلام ایک ہی نام ہو یعنی عریب ہی قحطیہ کا غلام ہو یا قحطیہ کا غلام سعد رومی ایک نام ہو۔ واللہ اعلم



بجستان سے تین افراد یہ ہوں گے: خلیل بن نصر، ترک بن شبہ اور ابراہیم بن علی۔  
غور (یا غرر) سے آٹھ افراد کے نام درج ذیل ہیں: مچ بن خربوذ، شاہد بن سندر،  
داؤد بن جریر، خالد بن عیسیٰ، زیاد بن صالح، موسیٰ بن داؤد، عرف الطویل اور ابن کرد  
(یا ید)۔

نیشاپور سے اٹھارہ افراد کے نام درج ذیل ہیں۔ سمعان بن فاخر، ابولبابہ بن  
مدرک، ابراہیم بن یوسف القصیر، مالک بن حرب بن سکلین، زروہ بن سوکن، یحییٰ بن خالد،  
معاذ بن جبرئیل، احمد بن عمر بن زمر، عیسیٰ بن موسیٰ السواق، یزید ابن دُرست، محمد بن حماد بن  
شیث، جعفر بن طرخان، علان ماہویہ، ابو مریم، عمرو بن عمیر بن مطرف اور یلمیل بن وہاید بن  
ہومر دیار۔

ہرات سے بارہ افراد کے نام درج ذیل ہیں: سعید بن عثمان الوراق، ماسح بن  
عبداللہ بن نبیل المعروف غلام کنڈی، سمعان قصاب، ہارون بن عمران، صالح بن جرید،  
مبارک بن معمر بن خالد، عبدالاعلیٰ بن ابراہیم بن عبدہ، نزل ابن حزم۔ صالح بن نعیم، آدم  
بن علی اور خالد قواس۔

بوسج سے چار افراد درج ذیل ہیں: طاہر بن عمرو بن طاہر المعروف اصح، طلحہ بن طلحہ  
سایح، حسن بن حسن بن مسمار اور عمرو بن عمرو بن ہشام۔  
رے کے سات افراد کے نام یہ ہیں: اسرائیل قطان، علی بن جعفر بن خد زاد، عثمان  
بن علی دَرخت، مسکان بن جبل بن مقاتل، کردین بن شیبان، حمدان بن کراور سلیمان بن  
دیلمی۔

طبرستان سے چار افراد کے نام یہ ہیں: حرشاد بن کردم، بہرام بن علی، عباس بن  
ہاشم اور عبداللہ بن یحییٰ۔ تم سے اٹھارہ افراد کے نام یہ ہیں: غسان بن محمد بن غسان، علی بن  
احمد بن برہ بن نعیم بن یعقوب بن بلال، عمران بن خالد بن کلیب، سہیل بن علی بن صاعد،  
عبدالعظیم بن عبداللہ بن شاہ، حسکہ بن ہاشم بن داہیہ، اخوص بن محمد بن اسماعیل بن نعیم بن

ظریف، بلیل بن مالک بن سعد بن طلحہ بن جعفر بن احمد بن جرید، موسیٰ بن عمران بن لاهق، عباس بن زُفر بن سلیم، حوید بن بشر بن بشر، مروان بن علامہ بن جرید المعروف ابن راس الزرق، صقر بن اسحاق بن ابراہیم اور کامل بن ہشام۔

فوس سے دو افراد درج ذیل ہیں: محمود بن محمد بن ابی الشعب اور علی بن نحویہ بن

صدقہ۔

بُر جان سے بارہ افراد کے نام یہ ہیں: احمد بن ہارون بن عبد اللہ، زرارہ بن جعفر، حسین بن علی بن مطر، حمید بن نافع، محمد بن خالد بن قرہ بن حویہ، علان بن حمید بن جعفر بن حمید، ابراہیم بن اسحاق بن عمرو، علی بن علقمہ بن محمود، سلمان بن یعقوب، عریان بن حنان، شعبہ بن علی اور موسیٰ بن گردویہ۔

موقان سے ایک شخص کا نام عبید بن محمد بن ماجور ہے۔

سندھ سے دو افراد، سیاب بن عباس بن محمد اور نصر بن منصور المعروف ناقشت ہیں۔

ہمدان سے چار افراد کے نام درج ذیل ہیں: ہارون بن عمران بن خالد، طیفور بن

محمد بن طیفور، ایان بن محمد بن صحاک اور عتاب بن مالک بن جمہور۔

جابدان سے تین افراد کے نام یہ ہیں: گرد بن حنیف، عاصم بن خالد خیاط اور زیاد

ابن زین۔

”نوا“ سے ایک شخص کا نام لقطی بن فراط ہے

”فلاط“ سے وہب بن خربند بن سروین ہے۔

تفلیس سے پانچ افراد کے نام یہ ہیں: مجذربن زیت، ہانی بن عطاردی، جواد بن

بدر، سلیم بن وحید اور فضل بن عمیر۔

باب الابواب سے ایک شخص کا نام جعفر بن عبد الرحمن ہے۔ سبجاری سے چار افراد کے

نام یہ ہیں: عبد اللہ بن زریق، سحیم بن مطر، ہبہ اللہ بن زریق بن صدقہ اور ہبل بن کامل۔

قالیقل سے ایک شخص گردوس بن جابر ہے۔

سُمَيْط سے ایک شخص موسیٰ بن زرقان ہے۔  
 نعیلین سے دو افراد: داؤد بن محق اور حامد صاحب الیواری ہیں۔  
 موصل سے ایک شخص سلیمان بن صبیح ہے۔  
 تل موزن سے دو افراد، بادصنا بن سعد بن سحیر اور احمد بن حمید بن سوار ہیں۔  
 بلد سے ایک شخص بور بن زائدہ بن شروان ہے۔ رُحَا سے ایک شخص کامل بن عُضیر ہے۔

حیران سے ایک شخص زکریا سعدی ہے۔  
 رُقْد سے تین افراد کے نام یہ ہیں: احمد بن سلیمان بن سلیم، نوفل بن عمر اور اشعث بن مالک۔

رافقہ سے دو افراد: عیاض بن عاصم بن سُمرہ بن حش اور یحییٰ بن سعد ہیں۔  
 حلب سے چار افراد کے نام یہ ہیں: یونس بن یوسف حمید بن قیس بن سحیم بن مدرک بن علی بن حرب بن صالح بن میمون، مہدی بن ہند بن عطار اور مسلم بن ہوار مرد۔  
 دمشق سے تین افراد کے نام یہ ہیں: نوح بن جرید، شعیب بن موسیٰ اور حجر بن عبداللہ فزاری۔

فلسطین سے ایک شخص: سُوید بن یحییٰ ہے۔  
 بَعْلَبَک سے ایک شخص: منزل بن عمران ہے۔  
 طبر یہ سے ایک شخص: معاذ بن معاذ ہے۔  
 یافا سے ایک شخص: صالح بن ہارون ہے۔  
 قَرْمَس سے دو افراد: راب بن جلود اور خلیل بن سید ہیں۔  
 تیس سے دو افراد: یونس بن صقر اور احمد بن مسلم بن سلم ہیں۔  
 دَقِیَاط سے ایک شخص: علی بن زائدہ ہے۔  
 اسوان سے ایک شخص: حماد بن جمہور ہے۔

فسطاط سے چار افراد کے نام یہ ہیں: نصر بن حوَّاس، علی بن موسیٰ فزاری، ابراہیم بن صغیر اور یحییٰ بن نعیم۔

قیروان سے دو افراد: علی بن موسیٰ بن شیخ اور عنبرہ بن قرطہ ہیں؛

باغہ سے ایک شخص: شُرْحَبیل سعدی ہے۔

بلیس سے ایک شخص: علی بن معاذ ہے۔

بالس سے ایک شخص: حمام بن فرات ہے۔

صنعا سے دو افراد: فیاض بن ضرار بن ثروان اور میسرہ بن عنْدَر بن مبارک ہیں۔

مازن سے ایک شخص: عبدالکریم بن عنْدَر ہے۔

طرابلس سے ایک شخص: ذوالنورین عبیدہ بن علقمہ ہے۔

ایلہ سے دو افراد: یحییٰ بن بدیل اور حواشہ بن فضل ہیں۔

وادی القریٰ سے ایک شخص: حُر بن زبرقان ہے۔

خیبر سے ایک شخص سلیمان بن داؤد ہے۔

ریدار سے ایک شخص: طلحہ بن سعد بہرام ہے۔

جار سے ایک شخص: حارث بن میمون ہے۔

مدینہ سے دو افراد: حمزہ بن طاہر اور شُرْحَبیل بن جمیل ہیں۔

زبہ سے ایک شخص: حماد بن محمد بن نصیر ہے۔

کوفہ سے چودہ افراد کے نام یہ ہیں: ربیعہ بن علی بن صالح، تمیم بن الیاس بن اسد،

عضرم بن عیسیٰ، مُطَرِّف بن عمر کندی، ہارون بن صالح بن میثم، وکایا بن سعد، محمد

میں روایہ، حُر بن عبداللہ بن ساسان، قوْدۃ العلم، خالد بن عبدالقدوس، ابراہیم بن مسعود بن

عبداللہ الحمید، بکر بن سعد بن خالد، احمد بن ریحان بن حارث اور خوٹ اعرابی۔ قُلُوم سے دو

افراد: مرجہ بن عمرو اور شیبیب بن عبداللہ ہیں۔

حیرہ سے ایک شخص بکر بن عبداللہ بن عبدالواحد ہے۔

کوئی ربا سے ایک شخص: حفص بن مروان ہے۔  
 طھنہ سے دو افراد: حیاب بن سعید اور صالح بن طیفور ہیں۔ ابواز سے تین  
 افراد: عیسیٰ بن تمام، جعفر بن سعید ضریر اور یعود بصیر ہیں۔  
 شام سے ایک شخص: علقمہ بن ابراہیم ہے۔  
 اَصْطَحْر سے دو افراد: متوکل بن عبید اللہ اور ہشام بن فاخر ہیں۔ ملتان سے ایک  
 شخص: حیدر بن ابراہیم ہے۔  
 نیل سے ایک شخص: شاکر بن عبدہ ہے۔  
 قناتیل سے ایک شخص: عمرو بن فروہ ہے۔  
 مدائن سے آٹھ افراد کے نام درج ذیل ہیں: مندر کے دو بیٹے محمد اور احمد، میمون بن  
 حارث، معاذ بن علی بن عامر بن عبدالرحمن بن معروف بن عبداللہ، حزی بن سعید، زہیر بن  
 طلحہ، نصر اور منصور ہیں۔  
 عکبر سے ایک شخص زائدہ بن حبہ ہے۔  
 حلوان سے دو افراد: ماہان بن کثیر اور ابراہیم بن محمد ہیں۔ بصرہ سے تین  
 افراد: عبدالرحمن بن اعطف بن سعد، احمد بن ملیح اور حماد بن جابر ہیں۔  
 اصحاب کہف کے ساتھ افراد: مکسلمینا اور اس کے ساتھی ہیں۔  
 انطاکیہ کے دو تاجر: موہلی بن عون اور سلیمان خُر اور ان دونوں کا ایک رومی غلام  
 ہے۔

روم میں پناہ لینے والے گیارہ مسلمانوں کے نام یہ ہیں:  
 صیب بن عباس: جعفر بن حلدل، ضرار بن سعید، حمید قدوسی، منادی، مالک بن  
 خلید، بکر بن خُر، حبیب بن حنان اور جابر بن سفیان۔  
 سرندیب میں پڑاؤ ڈالنے والے دو افراد: جعفر بن زکریا اور دانیال بن داؤد ہیں:  
 سندرا سے چار افراد کے نام یہ ہیں: خور بن طرخان، سعید بن علی، شاہ بن بزرج اور

حر بن جمیل۔ شلایعظ میں اپنی سواری سے گم ہو جانے والے شخص کا نام: منذر بن زید ہے۔  
شیرازیار سیراف سے ایک شخص: حسین بن علوان ہے۔

سردانیہ کی طرف بھاگ جانے والے دو افراد: سری بن اغلب اور زیادہ اللہ بن رزق اللہ

ہیں۔

صقلیہ سے ایک شخص: ابوداؤد شعشاع ہے

میخشب سے حق کی تلاش میں شہر بہ شہر پھرنے والا شخص: عبداللہ بن صاعد بن

عقبہ ہے۔

بلخ سے اپنے خاندان سے دور بھاگ جانے والے شخص کا نام: اوس بن محمد ہے۔

ناصریوں کو قرآن مجید سے دلائل دینے والے شخص سے ایک شخص کا نام: نجم بن

عقبہ بن داؤد ہے۔

فرغانہ سے ایک شخص: ازد جاہ بن وایس ہے۔

ترور (بریہ) سے دو افراد: صخر بن عبدالصمد قتالی اور یزید بن قادر ہیں۔

یہ کل تین سو تیرہ افراد ہیں اور ان کی تعداد جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کے

برابر ہے۔ ﴿﴾

[19] عنه: قال: أَخْبَرَنِي أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ أَبِيهِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هَمَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ أَبِي الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَرَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، فَذَكَرَ أَحْصَابَ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، فَقَالَ: ثَلَاثُمِائَةٍ وَثَلَاثَةٌ عَشَرَ، وَ

كُلُّ وَاحِدٍ يَرَى نَفْسَهُ فِي ثَلَاثِ مَوَاقِفٍ.

[اصحاب امام قائم علیہ السلام کی تعداد اور ایک صحابی کی طاقت؟]

یونس بن ظبیان سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا تو آپ علیہ السلام نے قائم آل محمد علیہ السلام کے اصحاب کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: اُن کی تعداد تین سو تیرہ ہے اور ان میں سے ہر ایک خود کو تین سو افراد کے برابر طاقتور اور باصلاحیت سمجھتا ہے۔ ﴿



[آیت نمبر ۳]

وَلَتَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ  
وَالْأَنْفُسِ وَالشَّهْرَاتِ وَبَشِيرِ الضَّالِّينَ).

”اور ہم تمہیں کچھ خوف، بھوک اور جان و مال اور ثمرات (کے نقصانات) سے ضرور آزمائیں گے اور آپ ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجیے۔“  
(البقرہ: ۱۵۵)

[20] محمد بن ابراہیم النعمانی: المعروف بابن ابي زينب قال: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْجَمَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ رَبِيعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ قُدَّامَ قِيَامِ الْقَائِمِ عَلَامَاتٌ بَلَوَى مِنَ اللَّهِ تَعَالَى لِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ قُلْتُ وَمَا هِيَ قَالَ ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ - وَ لَتَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَ الْأَنْفُسِ وَ الشَّهْرَاتِ وَ بَشِيرِ الضَّالِّينَ قَالَ لَتَبْلُوَنَّكُمْ يَعْنِي الْمُؤْمِنِينَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ مِنْ مُلُوكِ بَنِي

فَلَا نِ فِي آخِرِ سُلْطَانِهِمْ - وَ الْجُوعِ بَعْلَاءِ أَسْعَارِهِمْ وَ نَقِصٍ مِنْ  
 الْأَمْوَالِ فَسَادِ التِّجَارَاتِ وَ قِلَّةِ الْفَضْلِ فِيهَا - وَ الْأَنْفُسِ قَالَ  
 مَوْتُ ذَرِيْعٍ - وَ الثَّمَرَاتِ قِلَّةِ رَيْحٍ مَا يُزْرَعُ وَ قِلَّةِ بَرَكَةِ الثَّمَارِ - وَ بَشِيرِ  
 الضَّابِرِينَ عِنْدَ ذَلِكَ بِخُرُوجِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ لِي يَا  
 مُحَمَّدُ هَذَا تَأْوِيلُهُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ - وَ مَا يَعْلَمُ تَأْوِيلُهُ إِلَّا اللَّهُ وَ  
 الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ -

[ظہور امام قائم سے پہلے اللہ کون سی نشانیاں مقرر کرے گا؟]

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا  
 : قائم آل محمد علیہ السلام کے ظہور سے پہلے اللہ مومنین کے لیے نشانیاں مقرر کرے گا (آزمائے  
 گا)۔

میں نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! وہ نشانیاں کیا ہیں؟  
 آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ نشانیاں وہ ہیں جو قرآن میں آئی ہیں:  
 ”اور ہم ضرور تمہیں آزمائیں گے۔“  
 یعنی مومنین کو قائم علیہ السلام کے خروج سے قبل۔  
 ”خوف و خطر اور کچھ بھوک (و پیاس) اور کچھ مالوں اور پھلوں کے  
 نقصان کے ساتھ“

یعنی ان میں سے کسی نہ کسی چیز کے ساتھ۔  
 ”(اے رسول ﷺ) خوشخبری دے دو ان صبر کرنے والوں کو۔“  
 پھر فرمایا: مومنین کو بنو فلاں کے آخری حکمران کے خوف سے آزمایا جائے گا۔  
 ”والجوع“ سے مراد یہ کہ مہنگائی کے بڑھ جانے سے بھوک و افلاس کے ذریعے  
 سے۔ ”نقص من الاموال“ سے مراد کہ کسا بازاری اور برکت کے اٹھ جانے سے۔  
 ”والانفس“ سے موت میں تیزی اور ”والثمرات“ سے مراد زراعت میں پیداوار



کی قلت۔ ”وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ“ یعنی صبر کرنے والوں کو تعجیل ظہور کی خوشخبری دو۔  
 پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! یہی تاویل ہے اس آیت کی جس کا اوپر  
 ذکر کیا گیا اور اللہ فرماتا ہے: ”حَالًا لَّكُمُ خَيْرٌ مِّنْ أَلَمِ الْيَوْمِ“ کے سوا جو علم میں مضبوط  
 ہیں اور کوئی ان کی تاویل کو نہیں جانتا۔ (آل عمران: ۷)

[21] عنہ: قال: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ ابْنُ عُقَدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي  
 أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ أَبُو الْحَسَنِ الْجَعْفِيُّ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ  
 حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَهْرَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ عَنْ أَبِيهِ  
 عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ  
 قَدَّامَهُ الْقَائِمُ سَنَةً يَجُوعُ فِيهَا النَّاسُ وَيُصِيبُهُمْ خَوْفٌ شَدِيدٌ مِنْ  
 الْقَتْلِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ فَإِنَّ ذَلِكَ فِي  
 كِتَابِ اللَّهِ لَبَيِّنٌ ثُمَّ تَلَاهُ هَذِهِ آيَةً وَلَتَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ  
 وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِيرِ  
 الصَّابِرِينَ.

ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قائم آل محمد ﷺ کے قیام  
 سے قبل ایک سال لازمی ایسا آئے گا کہ لوگ بھوک اور فاقے میں مبتلا ہوں گے  
 اور انھیں قتل کا شدید خوف ہوگا، ان کو جان و مال اور پھلوں کا نقصان اٹھانا پڑے گا  
 اس لیے کہ یہ بات کتاب خدا میں آچکی ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت  
 فرمائی:

”اور البتہ ہم تمہیں کچھ خوف اور بھوک اور جانوں اور مالوں اور پھلوں کے نقصان

◉ کمال الدین وتمام النعمہ: ۲/ ۶۸۶ باب ۵۷ ح ۳؛ الغیۃ نعمانی: ۲۵۸؛ دلائل الامامة: ۴۸۳؛ الارشاد:  
 ۳۶۱؛ اعلام الوری: ۴۲۷؛ الخرائج والجرائح: ۳/ ۱۱۵۳ ح ۲۰؛ کشف النعمہ: ۳/ ۵۲؛ معجم احادیث الامام  
 المہدی: ۵/ ۴۲ ح ۱۳۶۳؛ تفسیر البرہان: ۱/ ۳۶۱

سے ضرور آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو بشارت دے دو۔“ ﴿۱۰﴾

[22] وروی أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبْرِيُّ، فِي مَسْنَدِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا  
السَّلَامُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي  
(رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ هَمَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْجَمَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَ:  
حَدَّثَنِي أَحْسَنُ بْنُ هَبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَائِبٍ وَ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ،  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَ: إِنَّ  
لِقِيَامِ قَائِمِنَا (عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَلَامَاتٍ... وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

”محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قائم آل محمد علیہ السلام  
کے قیام کی علامات ہیں۔۔۔ (پھر آگے وہی حدیث ذکر کی) ﴿۱۰﴾“

[23] العياشي: بِإِسْنَادِهِ عَنِ الثُّمَالِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
عَنْ قَوْلِ اللَّهِ (لَتَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوعِ) قَالَ: ذَلِكَ  
جُوعٌ خَاصٌّ وَ جُوعٌ عَامٌّ، فَأَمَّا بِالشَّامِ فَإِنَّهُ عَامٌّ وَ أَمَّا الْخَاصُّ  
بِالْكُوفَةِ يُخْصُّ وَ لَا يَعْزَمُ، وَ لَكِنَّهُ يُخْصُّ بِالْكُوفَةِ أَعْدَاءَ آلِ مُحَمَّدٍ  
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ فَيُهْلِكُهُمُ اللَّهُ بِالْجُوعِ، وَ أَمَّا الْخَوْفُ فَإِنَّهُ  
عَامٌّ بِالشَّامِ وَ ذَلِكَ الْخَوْفُ إِذَا قَامَ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَ أَمَّا  
الْجُوعُ فَقَبْلَ قِيَامِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ (وَ  
لَتَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوعِ).

”ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام سے خدا کے قول: ”ہم تمہیں

﴿۱۰﴾ الغيبة نعمانی: ۲۵۹؛ اثبات الهداة: ۳/۳۴؛ البرهان: ۱/۱۶۷؛ طلیعہ الاررار: ۲/۶۰۸؛ بحار الانوار:

۵۲/۲۲۹ ح ۹۳؛ معجم احادیث الامام المہدی: ۵/۴۳ ح ۶۴

﴿۱۰﴾ دلائل الامامة: ۴۸۳ ح ۴۷۸؛ کمال الدین و تمام النعمه: ۲/۶۸۹ باب ۵۷ ح ۳؛ کشف الغمہ: ۲/

۴۶۲؛ الغيبة نعمانی: ۲۵۸؛ الخرائج و الجرائح: ۳/۱۱۵۳ ح ۲۰؛ معجم احادیث الامام المہدی: ۵/۴۲ ح ۶۳

آزمائیں گے کسی شے میں بھوک اور خوف سے۔“ کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا! یہ بھوک عام بھی ہے اور خاص بھی ہے پس شام کے ساتھ جو بھوک مختص ہے وہ عام ہے اور جو خاص ہے وہ کوفہ کے ساتھ مختص ہے اور یہ عام نہیں ہے لیکن یہ کوفہ کے دشمنان آل محمد ﷺ کے ساتھ مختص ہے پس اللہ ان کو بھوک سے ہلاک کرتا ہے اور جو خوف ہے وہ شام کے ساتھ عام ہے اور یہ خوف قائم آل محمد ﷺ کے قیام کا ہے اور جو بھوک ہے وہ قائم آل محمد ﷺ کے قیام سے پہلے کی ہے اور یہی قول خدا کا مطلب ہے کہ:“

”ہم تمہیں آزمائیں گے کسی شے میں بھوک اور خوف سے۔“ ﴿۱۰﴾

## سُورَةُ الْعَمْرَانِ

[آیت نمبر ۴]

(وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ).

”اور آسمانوں اور زمین کی موجودات نے چارونا چار اللہ کے آگے سر تسلیم خم کیے ہیں اور سب کو اسی کی طرف پلٹنا ہے۔ (آل عمران: ۸۳)“

[24] العیاشی: یاسنادہ عن رفاعۃ بن موسی قال: سمعتُ ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول: (وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا) قَالَ: إِذَا قَامَ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَبْقَى أَرْضٌ إِلَّا نُودِيَ فِيهَا بِشَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ.

## [ قیام قائم علیہ السلام کے وقت زمین کو شہادتین سے بقا ملے گی ]

رفاعہ بن موسیٰ سے روایات ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو سنا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: ”جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب نے چاروناچار اللہ کے آگے سر تسلیم خم کیا۔“ آپ نے فرمایا: جب قائم آل محمد کا قیام ہوگا تو اس وقت زمین کو بقا نہ ملے گی مگر اس میں آواز دی جائے گی (اس) گواہی کے ساتھ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ ﴿۲۵﴾

[25] عنه: یاسنادہ عن ابن بکیر قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن قوله: (وله أسلم من في السماوات والأرض طوعاً وكرهاً) قال: أنزلت في القائم عليه السلام إذا خرج باليهود والنصارى والصائبين والزنادقة وأهل الردة والكفار في شرق الأرض وغربها، فعرض عليهم الإسلام فمن أسلم طوعاً وأمره بالصلاة والزكاة وما يؤمر به المسلم ويحب لله عليه، ومن لم يسلم ضرب عنقه حتى لا يبقى في المشارق والمغرب أحد إلا وحده الله، قلت له: جعلت فداك إن الخلق أكثر من ذلك فقال: إن الله إذا أراد أمراً قلل الكثير وكثر القليل.

## [ امام زمانہ علیہ السلام کے ہاتھوں خلق کثیر کا قتل ہوگا ]

ابن بکیر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن علیہ السلام سے خدا کے قول: ”آسمانوں اور زمین کی موجودات نے چاروناچار اللہ کے آگے سر تسلیم خم کیے۔“ کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت قائم آل محمد علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی

﴿۲۵﴾ العیاشی: ۱/ ۱۸۳؛ ح: ۸۱؛ البرهان: ۲/ ۶۳؛ ح: ۴؛ بحار الانوار: ۱۳/ ۱۸۸؛ اثبات الہدایة: ۷/ ۹۶؛ الصافی

کہ جب وہ خروج کریں گے تو یہود و نصاریٰ و صابئین و زنادقہ و اہل رد و کفار کو زمین کے مشرق و مغرب سے جمع کریں گے اور ان پر اسلام کو پیش کریں گے پس جو قبول کرے گا اس کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیں گے جو مسلمانوں کو دیا جاتا ہے اور اللہ کی طرف سے واجب ہے اور جو قبول نہیں کرے گا اس کی گردن اڑا دیں گے حتیٰ کی مشارق اور مغارب میں کوئی ایک بھی باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ اللہ کو ایک مانے گا۔ میں نے عرض کیا: میں آپ ﷺ پر فدا ہوں! اتنی خلق کثیر کو کیسے قتل کر دیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ کسی امر کا ارادہ کرے تو پھر کثیر کو قلیل اور قلیل کو کثیر کر دیتا ہے۔ ﴿

[26] وعنه: يأسناده عن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَلْبِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ يَذْكُرُ فِيهِ أَمْرَ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا خَرَجَ قَالَ: وَلَا تَبْقَى أَرْضٌ إِلَّا نُودِيَ فِيهَا شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ. وَهُوَ قَوْلُهُ: (وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ) وَلَا يَقْبَلُ صَاحِبٌ هَذَا الْأَمْرَ الْجَزِيئَةَ كَمَا قَبِلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ: (وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلَّهُ لِلَّهِ).

(والحدیث بطولہ یأتی ان شاء اللہ. تعالیٰ فی قولہ تعالیٰ: ﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ﴾ من سورة الأنفال).

### [بوقت ظہور شہادتین کی ندا ہوگی]

عبدالاعلیٰ حلبی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک طویل حدیث میں خروج

﴿العیاشی: ۱/۱۸۳: ۸۲ ح: بحار الانوار: ۵۲/۳۴۰، حدیث: ۹۰؛ البرہان: ۲/۶۵ ح: ۵۷: اثبات الہدایة: ۷/

کے وقت قائم آل محمد علیہ السلام کے امر کا ذکر کیا اور فرمایا: زمین کا کوئی قریہ باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ اس میں اس گواہی کے ساتھ ندادی جائے گی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں) اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ”آسمانوں اور زمین کی موجودات نے چارونا چار اللہ کے آگے سر تسلیم خم کیا اور سب کو اس کی طرف پلٹنا ہے۔“ اور صاحب امر علیہ السلام رسول اللہ کی طرح جزیہ قبول نہیں کریں گے اور وہ اللہ کا قول ہے: ”اور تم لوگ کافروں سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سار اللہ کے لیے خاص ہو جائے۔ (الانفال: ۳۹)۔“

قول مولف:

یہ حدیث مکمل ان شاء اللہ سورہ الانفال آیت: ۳۹ کی تفسیر میں حدیث نمبر ۵۵ کے ذیل میں بیان ہوگی۔

[آیت نمبر ۵]

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ).

اے ایمان والو! صبر سے کام لو، استقامت کا مظاہرہ کرو، مورچہ بند رہو اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم کامیابی حاصل کر سکو۔ (آل عمران: ۲۰۰)

[27] مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النُّعْمَانِيُّ فِي كِتَابِ الْغَيْبَةِ: قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْبَنْدَنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى الْعَلَوِيِّ الْعَبَّاسِيِّ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مَعَاوِيَةَ الْعَجَلِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي مَعْنَى قَوْلِهِ تَعَالَى- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا قَالَ اصْبِرُوا عَلَى أَدَاءِ الْفَرَائِضِ وَصَابِرُوا عِدُّوكُمْ وَرَابِطُوا إِمَامَكُمْ الْمُنْتَظَرِ.

اس حدیث کے حوالہ جات حدیث نمبر ۵۵ کے ذیل میں دیکھیے جہاں یہ حدیث مکمل نقل کی گئی ہے۔

### [ امام زمانہ علیہ السلام سے مربوط رہو ]

برید بن معاویہ عجل سے روایت کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے قول: ”اے ایمان والو! صبر سے کام لو، استقامت کا مظاہرہ کرو اور مورچہ بند رہو (رابطہ رکھو) اور اللہ سے ڈرو تاکہ کامیابی حاصل کر سکو۔“ کی تفسیر میں فرمایا: فرائض کی ادائیگی پر صابر رہو اور اپنے دشمن کے سامنے استقامت کا مظاہرہ کرو اور اپنے امام سے مربوط رہو یعنی امام منتظر علیہ السلام سے۔ ﴿

[28] وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الشَّيْخُ الْمُفِيدُ فِي (الْغَيْبَةِ) بِإِسْنَادِهِ عَنْ بَرِيدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعَجَلِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ).

شیخ مفید نے اپنی کتاب ”الغیبة“ میں یہی روایت نقل کی ہے ﴿

(اس آیت کی تفسیر میں کثیر روایات آئمہ علیہم السلام سے مروی تفسیر البرہان میں ذکر کی گئی ہیں۔)

## سُورَةُ النِّسَاءِ

### [ آیت نمبر ۶ ]

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا الْكِتَابَ الَّذِي نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَطْمِسَ وُجُوهَ أَقْوَامٍ عَلَى أَدْبَارِهِمْ).

اے وہ لوگو جنہیں کتاب دی گئی تھی اس پر ایمان لے آؤ جیسے ہم نے نازل کیا ہے جو تمہارے پاس موجود کتاب کی بھی تصدیق کرتا ہے قبل اس کے کہ ہم (بہت سے)

﴿ الغیبة نعمانی: ۳۴؛ بحار الانوار: ۲۴۰/۲۱۹؛ ح: ۱۴؛ البرہان: ۲/۱۴۹؛ ح: ۴

﴿ شیخ مفید کی کتاب الغیبة تو اب دستیاب نہیں ہے حالانکہ سید شرف الدین موسوی نے بھی اس کتاب سے مذکورہ روایت کو نقل کیا ہے (دیکھیے: تاویل الآیات: ۵۰/۱)

چہروں کو بگاڑ کر ان کی پیٹھ کی طرف پھیر دیں۔ (النساء: ۴۷)

[29] محمد بن ابراہیم النعمانی فی الغیبة: قال أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ  
 الْكَلْبِيِّ أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ  
 قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى  
 قَالَ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ بِمَجْمَعٍ عَنِ  
 الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَوْصِلِيُّ  
 عَنْ أَبِي عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي تَائِبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ عَنِ الْحَسَنِ  
 بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ  
 قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا جَابِرُ الزَّمِ  
 الْأَرْضَ وَلَا تُحْرِكْ يَدَا وَلَا رِجْلًا حَتَّى تَرَى عَلَامَاتٍ أَذْكُرُهَا لَكَ إِنْ  
 أَذْرَكْتَهَا أَوْ لَهَا إِخْتِلَافٌ بَيْنِ الْعَبَّاسِ وَمَا أَرَاكَ تُدْرِكُ ذَلِكَ وَلَكِنْ  
 حَدَّثَ بِهِ مَنْ بَعْدِي عَنِّي وَ مُتَادٍ يُنَادِي مِنَ السَّمَاءِ وَ يَجِئُكُمْ  
 الصَّوْتُ مِنْ نَاحِيَةِ دِمَشْقَ بِالْفَتْحِ وَ تُخَسَّفُ قَرْيَةٌ مِنْ قَرْيِ الشَّامِ  
 تُسَمَّى الْجَابِيَّةَ وَ تَسْقُطُ طَائِفَةٌ مِنْ مَسْجِدِ دِمَشْقِ الْأَيْمَنِ وَ مَارِقَةٌ  
 تَمْرُوقٌ مِنْ نَاحِيَةِ التُّرْكِ وَ يَعْقُبُهَا هَرَجُ الرُّومِ وَ سَيَقْبِلُ إِخْوَانُ  
 التُّرْكِ حَتَّى يَنْزِلُوا الْجَزِيرَةَ وَ سَيَقْبِلُ مَارِقَةَ الرُّومِ حَتَّى يَنْزِلُوا  
 الرَّمْلَةَ فَتِلْكَ السَّنَةُ يَا جَابِرُ فِيهَا إِخْتِلَافٌ كَثِيرٌ فِي كُلِّ أَرْضٍ مِنْ  
 نَاحِيَةِ الْمَغْرِبِ فَأَوَّلُ أَرْضٍ تَخْرُبُ أَرْضُ الشَّامِ ثُمَّ يَخْتَلِفُونَ عِنْدَ  
 ذَلِكَ عَلَى ثَلَاثِ رَايَاتٍ رَايَةَ الْأَصْهَبِ وَ رَايَةَ الْأَبْقَعِ وَ رَايَةَ  
 السُّفْيَانِيِّ فَيَلْتَقِي السُّفْيَانِيُّ بِالْأَبْقَعِ فَيَقْتَتِلُونَ فَيَقْتُلُهُ السُّفْيَانِيُّ وَ  
 مَنْ تَبِعَهُ ثُمَّ يَقْتُلُ الْأَصْهَبَ ثُمَّ لَا يَكُونُ لَهُ هِمَّةٌ إِلَّا الْإِقْبَالَ نَحْوَ  
 الْعِرَاقِ يَهْرُ جَيْشُهُ بِقَرْقِيسِيَاءَ فَيَقْتَتِلُونَ بِهَا فَيَقْتُلُ بِهَا مِنْ  
 الْجَبَّارِينَ مِائَةَ أَلْفٍ وَ يَبْعَثُ السُّفْيَانِيُّ جَيْشًا إِلَى الْكُوفَةِ وَ عَدَدُهُمْ



سَبْعُونَ أَلْفًا فَيُصِيبُونَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَتْلًا وَ صُلْبًا وَ سَبِيًّا  
فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ أَقْبَلَتْ رَايَاتُ مِنْ قِبَلِ حُرَّاسَانَ وَ تَطْوَى  
الْمَنَازِلَ طَيِّبًا حَثِيثًا وَ مَعَهُمْ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ الْقَائِمِ ثُمَّ يَخْرُجُ  
رَجُلٌ مِنْ مَوَالِي أَهْلِ الْكُوفَةِ فِي ضِعْفَاءَ فَيَقْتُلُهُ أَمِيرُ جَيْشِ  
السُّفْيَانِيِّ بَيْنَ الْحَبْرَةِ وَ الْكُوفَةِ وَ يَبْعَثُ السُّفْيَانِيُّ بَعْثًا إِلَى الْمَدِينَةِ  
فَيَنْفِرُ الْمَهْدِيُّ مِنْهَا إِلَى مَكَّةَ فَيَبْلُغُ أَمِيرَ جَيْشِ السُّفْيَانِيِّ أَنَّ  
الْمَهْدِيَّ قَدْ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَيَبْعَثُ جَيْشًا عَلَى أَثَرِهِ فَلَا يُدْرِكُهُ حَتَّى  
يَدْخُلَ مَكَّةَ خَائِفًا يَتَرَقَّبُ عَلَى سُنَّةِ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ قَالَ فَيَنْزِلُ أَمِيرُ جَيْشِ السُّفْيَانِيِّ الْبَيْدَاءَ فَيُنَادِي مُنَادٍ  
مِنَ السَّمَاءِ يَا بَيْدَاءُ أَبْيَدِي الْقَوْمَ فَيُخَسِفُ بِهِمْ فَلَا يُفْلِتُ مِنْهُمْ  
إِلَّا ثَلَاثَةٌ نَفَرٌ يُجِوِلُ اللَّهُ وُجُوهَهُمْ إِلَى أَقْفَيْتِهِمْ وَ هُمْ مِنْ كَلْبٍ وَ  
فِيهِمْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بَمَا نَزَّلْنَا  
مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَطْهَسَ وُجُوهًا فَتَرُدَّهَا عَلَى أَدْبَارِهَا  
الْآيَةُ قَالَ وَ الْقَائِمُ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ قَدْ أَشَدَّ ظَهْرُهُ إِلَى الْبَيْتِ الْحَرَامِ  
مُسْتَجِيرًا بِهِ فَيُنَادِي يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا نَسْتَنْصِرُ اللَّهَ فَمَنْ أَجَابَنَا مِنْ  
النَّاسِ فَإِنَّا أَهْلُ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ مُحَمَّدٍ وَ نَحْنُ أَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ وَ  
بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَمَنْ حَاجَّني فِي آدَمَ فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِآدَمَ  
وَ مَنْ حَاجَّني فِي نُوحٍ فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِنُوحٍ وَ مَنْ حَاجَّني فِي  
إِبْرَاهِيمَ فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ وَ مَنْ حَاجَّني فِي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ مَنْ حَاجَّني  
فِي النَّبِيِّينَ فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِالنَّبِيِّينَ أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ فِي مُحْكَمِ  
كِتَابِهِ - إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَ نُوحًا وَ آلَ إِبْرَاهِيمَ وَ آلَ عِمْرَانَ عَلَى  
الْعَالَمِينَ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَ اللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ فَأَنَا بَقِيَّةٌ مِنْ

آدَمَ وَ ذَخِيرَةً مِنْ نُوحٍ وَ مُصْطَفَى مِنْ إِبْرَاهِيمَ وَ صَفْوَةً مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ أَلَا فَمَنْ حَاجَبَنِي فِي كِتَابِ اللَّهِ فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِكِتَابِ اللَّهِ أَلَا وَ مَنْ حَاجَبَنِي فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَأَنْشُدُ اللَّهَ مَنْ سَمِعَ كَلَامِي الْيَوْمَ لَمَّا بَلَغَ الشَّاهِدُ مِنْكُمْ الْعَايِبَ وَ أَسْأَلُكُمْ بِحَقِّ اللَّهِ وَ حَقِّ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ بِحَقِّي فَإِن لِي عَلَيْكُمْ حَقُّ الْقُرْبَى مِنْ رَسُولِ اللَّهِ إِلَّا أَعْتَبْتُمْوْنَا وَ مَنَعْتُمْوْنَا هِن يَظْلِمُنَا فَقَدْ أَخْفَيْنَا وَ ظَلَمْنَا وَ طَرَدْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَ أَبْنَانِنَا وَ بُعِيَ عَلَيْنَا وَ دُفِعْنَا عَنْ حَقِّنَا وَ إِفْتَرَى أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَيْنَا فَاللَّهُ اللَّهُ فِيمَا لَا تَخْذُلُونَا وَ أَنْصُرُونَا يَنْصُرْكُمْ اللَّهُ تَعَالَى - قَالَ فَيَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْهِ أَصْحَابَهُ ثَلَاثِمِائَةٍ وَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا وَ يَجْمَعُهُمُ اللَّهُ لَهُ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ قَزَعًا كَقَزَعِ الْحَرِيفِ وَ هِيَ يَا جَابِرُ الْآيَةُ الَّتِي ذَكَرَهَا اللَّهُ فِي كِتَابِهِ - أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فَيُبَيِّنُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ وَ مَعَهُ عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَدْ تَوَارَثْتُهُ الْأَبْنَاءُ عَنِ الْأَبَاءِ وَ الْأَقْبَانُ يَا جَابِرُ رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ يُصْلِحُ اللَّهُ لَهُ أَمْرَهُ فِي لَيْلَةٍ فَمَا أَشْكَلَ عَلَى النَّاسِ مِنْ ذَلِكَ يَا جَابِرُ فَلَا يُشْكَلَنَّ عَلَيْهِمْ وَلَا ذَنْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ وَرِثَتُهُ الْعُلَمَاءُ عَالِمًا بَعْدَ عَالِمٍ فَإِن أَشْكَلَ هَذَا كُلُّهُ عَلَيْهِمْ فَإِنَّ الصَّوْتِ مِنَ السَّمَاءِ لَا يُشْكَلُ عَلَيْهِمْ إِذَا نُودِيَ بِاسْمِهِ وَ اسْمِ أَبِيهِ وَ أُمَّهِ .

### [ امام قائم علیہ السلام کے ظہور کے علامات ]

جابر جعفی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے جابر! بس زمین پکڑے رہو اور ہاتھ پاؤں کو بالکل نہ ہلاؤ جب تک کہ وہ علامات نہ دیکھ لو جن کو میں بیان کرتا ہوں؛ ان میں سب سے پہلے بنی عباس کا اختلاف ہے اور میں نہیں دیکھتا کہ میں اس وقت

تک موجود رہوں لیکن خیر تم میرے بعد لوگوں سے بیان کر دینا اور پھر آسمان سے ایک منادی کی ندا، اور دمشق کی طرف سے فتح کی آواز کا بلند ہونا اور شام کے ایک قریہ ”جابیہ“ کا زمین میں دھنس جانا اور مسجد دمشق کی دائیں جانب کے ایک حصے کا گر جانا، ترک کی جانب سے خارجیوں کا خروج اور اہل روم کا ان کے تعاقب میں نکلنا، پھر خونِ ترک کا آگے برہنا اور رجزیرے میں وارد ہونا اور روم کے خوارج کا پیش قدمی کرنا اور منزلِ رملہ پر قیام کرنا، اے جابر! اس سال دیا مغرب میں ہر طرف اختلاف ہی اختلاف ہوگا اور دیا مغرب میں سب سے پہلا ملک شام ہے جسمیں اختلاف رونما ہوگا اور اُن کے تین جھنڈے ہوں گے: ایک سیاہ سفید، دوسرا سرخ اور تیسرا سفیانی کا جھنڈا پھر سفیانی کی ان لوگوں سے جنگ ہوگی اور وہ سب قتل ہوں گے اس کے بعد سفیانی عراق کی طرف پیش قدمی کرے گا اور اس کا لشکر مقامِ قر قیسا سے گزرے گا اور وہاں ایک لاکھ جاہروں کا قتل کریگا، اس کے بعد سفیانی ستر ہزار کا لشکر کوفہ روانہ کریگا جو اہل کوفہ میں سے کچھ قتل کریگا، کچھ کو سولی پر لٹکائے گا اور کچھ کو گرفتار کرے گا۔ ابھی یہ لوگ اس کا رزاد میں مشغول ہوں گے کہ خراسان کی جانب سے چند جھنڈے آہستہ آہستہ منازلِ راہ کے طے کرتے ہوئے آگے بڑھیں گے اور ان کے ساتھ قائم علیہ السلام کے اصحاب میں سے بھی کچھ لوگ ہوں گے، اس کے بعد اہل کوفہ کے مویلوں میں سے ایک شخص آگے بڑھے گا جسے سفیانی کا امیر لشکر چہرہ اور کوفہ کے درمیان قتل کر دیگا۔ پھر سفیانی ایک لشکر مدینہ بھیجے گا تو امام مہدی علیہ السلام وہاں سے نکل کر مکہ چلے جائیں گے اور سفیانی کے امیر لشکر کو جب یہ اطلاع ملے گی کہ امام مہدی علیہ السلام مکہ چلے گئے تو وہ اُن کے تعاقب میں فوج بھیجے گا اور وہ امام مہدی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے طریقے کے مطابق خائف ہو کر مکہ میں داخل ہوں گے۔

نیز فرمایا: اور ادھر سفیانی کا لشکر ایک بیابان میں پڑاؤ ڈالے گا تو آسمان سے ایک منادی ندا دے گا کہ اے بیابان! اس قوم کو نیست و نابود کر دے۔ چنانچہ زمین تھق ہو جائے گی اور پورا لشکر زمین میں دھنس جائے گا، صرف تین آدمی باقی بچیں گے اور اللہ تعالیٰ اُن

کے چہروں کو کتوں کی شکل میں مسخ کر کے اُن کی پشت کی طرف موڑ دے گا اور قرآن مجید کی یہ آیت ان ہی کے متعلق ہے۔

”اے وہ لوگو! جن کو کتاب دی گئی ہے ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے نازل کیا جو تصدیق کرنے والا ہے اس کی جو تمہارے پاس پہلے سے ہے اس سے پیشتر کہ ہم چہرے بگاڑ دیں اور ان کو پیٹھ کی طرف پھیر دیں۔ (النساء: ۴۷)۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: امام قائم ﷺ اس روز مکہ میں ہوں گے اور اپنی پشت خانہ کعبہ پر ٹپکائے ہوئے اللہ سے پناہ کے طالب ہوں گے اور فرمائیں گے: ”اے لوگو! میں اللہ سے مدد کا طلبگار ہوں اور ان لوگوں سے بھی نصرت کا طالب ہوں جو میری آواز پر لبیک کہیں۔ سنو! میں تمہارے نبی حضرت محمد ﷺ کے اہلبیت علیہم السلام میں سے ہوں اور تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حضرت محمد ﷺ کا وارث اور حقدار ہوں اور جو مجھ سے حضرت آدم ﷺ کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں آدم ﷺ کا سب سے زیادہ وارث و حقدار ہوں اور جو مجھ سے حضرت نوح ﷺ کے بارے میں حجت کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں حضرت نوح ﷺ کا سب سے زیادہ وارث ہوں اور جو مجھ سے حضرت ابراہیم ﷺ کے متعلق حجت کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں ابراہیم ﷺ کا سب سے زیادہ وارث و حقدار ہوں اور جو مجھ سے حضرت محمد ﷺ کے بارے میں حجت کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں حضرت محمد ﷺ کا لوگوں میں سب سے زیادہ وارث اور حقدار ہوں اور جو شخص مجھ سے انبیاء کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں لوگوں میں سب سے زیادہ وارث انبیاء اور حقدار ہوں۔ کیا اللہ نے اپنی محکم کتاب میں یہ نہیں فرمایا:

”بیشک اللہ نے آدم ﷺ اور نوح ﷺ اور آل ابراہیم ﷺ اور آل عمران ﷺ کو تمام جہانوں پر منتخب کیا۔ (آل عمران: ۳۴)۔“

چنانچہ میں آدم ﷺ کا بقیہ، نوح ﷺ کا ذخیرہ، ابراہیم ﷺ کا ذخیرہ اور خلاصہ

محمد ﷺ ہوں۔ آگاہ رہو کہ اگر کوئی شخص مجھ سے کتاب خدا کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں تمام لوگوں میں سب سے زیادہ کتاب خدا کا وارث اور حقدار ہوں اور سن لو! جو شخص مجھ سے سنت رسول ﷺ کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں تمام لوگوں سے سب سے زیادہ سنت رسول خدا ﷺ کا وارث اور حقدار ہوں لہذا اس وقت جو لوگ میری تقریر سن رہے ہیں میں انہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ وہ میری یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچادیں جو یہاں موجود نہیں اور اب میں تم لوگوں کو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے حق اور خود اپنے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں، اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کے قرابت دار ہونے کی وجہ سے میرا حق بھی تو تم لوگوں پر ہے کہ تم لوگ ہماری مدد کرو اور ہم پر ظلم کرنے والوں کو روکو اس لیے کہ ہماری تخفیف ہو چکی ہے، ہم پر بہت ظلم ہو چکے ہیں، ہمیں ہمارے دیار و احسار سے نکالا گیا، ہمیں اہل خاندان سے چھڑا دیا گیا، ہمارے ساتھ بغاوت کی گئی، ہمیں ہمارے حق سے محروم کیا گیا اب تم باطل پرستوں سے ہمارا انتقام لو، ہمارے معاملے میں اللہ کو پہنچاؤ اور اللہ کو پہنچاؤ تو ہمارا ساتھ نہ چھوڑو ہماری مدد کرو تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اس کے بعد اللہ امام علیؑ کے پاس ان کے تین سوتیرہ اصحاب کو جمع فرمائے گا جس طرح موسم برسات کے بادل کے ٹکڑے ادھر ادھر سے آکر ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں اور اے جابر! اسی کا تذکرہ اللہ نے اپنی کتاب میں کیا ہے:

”تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تم کو یکجا کرے گا بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔“

پس لوگ رکن و مقام کے درمیان امام قائم علیؑ کی بیعت کریں گے اور آپ علیؑ کے پاس رسول اللہ ﷺ کے وہ تبرکات ہوں گے جو آپ نے انبیاء کی میں اپنے آباء کرام کے ذریعے سے پائے تھے اور امام قائم علیؑ حضرت امام حسین علیؑ کی اولاد میں سے ہوں گے اور اللہ ایک ہی رات میں ان کے تمام امور درست کر دے گا اور لوگوں کو

ان کے پہچاننے میں مشکل نہ ہو اور نہ ان کو سمجھنے میں دقت ہوگی کہ یہ رسول اللہ کی نسل سے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کا علم آپ ﷺ کے پاس وراثت ایک عالم کے بعد دوسرے عالم کے ذریعے سے پہنچا ہے۔

اے جابر! اگر بالفرض یہ مشکل بھی ہو تو پھر آسمان کی ندا کے بعد کوئی مشکل نہ رہے گی اس لیے کہ آسمان سے ان کے نام، ان کے پدر بزرگوار ﷺ کے نام اور ان کی والدہ گرامی کے ساتھ یہ اعلان ہوگا ﴿﴾۔

[30] و رواه الشَّيْخُ الْمَفِيدُ فِي كِتَابِ الْأَخْتِصَاصِ: عَنْ حَمْرٍ وَبْنِ أَبِي  
الْمِقْدَامِ، عَنْ جَابِرِ الْجَعْفِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)  
: (يَا جَابِرُ، الزَّمِ الْأَرْضَ، وَ لَا تُحَرِّكْ يَدًا وَ لَا رِجْلًا حَتَّى تَرَى  
عَلَامَاتٍ أَذْكُرُهَا لَكَ إِنْ أَذْرَكْتَهَا: وَمَا أَرَاكَ تُدْرِكُ ذَلِكَ، وَ لَكِنْ  
حَدَّثَ بِهِ بَعْدِي۔

شیخ مفید نے اپنی کتاب الاختصاص میں یہی حدیث نقل کی ہے ﴿﴾۔

### قول مولف:

(وساق الحديث إلى آخره، إلا أن في رواية المفيد، ولا يفلت منهم  
الا ثلاثة (نفر) يحول الله وجوههم في أفتيهم وهم من كلب  
وفيهم نزلت (هذه) الآية: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا  
نَزَّلْنَا (على عبدنا يعني القائم عليه السلام) مِنْ قَبْلِ أَنْ نَطْمِسَ  
وُجُوهًا فَتَرُدَّهَا عَلَى أَدْبَارِهَا)، وهذا الحديث بتمامه تقدم في سورة  
البقرة في قوله: (أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) ﴿﴾

﴿﴾ الاختصاص شيخ مفيد: ٢٥٥؛ بحار الأنوار: ٥٢/٢٣٤؛ ح: ١٠٥؛ غيبة نعماني: ٢٩؛ العياشي: ١/٢٣٣؛ ح: ١٣٨؛

البرهان: ١/٣٥٥؛ ح: ١٣

﴿﴾ الاختصاص شيخ مفيد: ٢٥٥

باقی حدیث آخر تک وہی ہے لیکن شیخ مفید کی روایت میں الفاظ یہ ہیں۔ ”ان میں سے کوئی نہیں بچے گا مگر صرف تین لوگ اور اللہ ان کے چہروں کو ان کی پشت کی طرف موڑ دے گا اور وہ کتوں سے ہو جائیں گے اور انہیں کے لیے یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ: ”اے وہ لوگو! جن کو کتاب دی گئی تھی ایمان لاؤ اس پر جسے ہم نے نازل کیا (ہمارے عبد یعنی امام قائم علیہ السلام پر) قبل اس کے ہم چہروں کو بگاڑ کر ان کی پیٹھوں کی طرف پھیر دیں۔“

اور یہ حدیث مکمل سورۃ البقرہ میں اللہ کے قول:

”پس نیکیوں میں سبقت کرو تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ سب کو لے آئے گا۔ (البقرہ: ۱۳۸)“ کے تحت گزر چکی ہے۔ ﴿

[آیت نمبر ۷]

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ).

”اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور تم میں سے جو صاحبان امر ہیں ان کی اطاعت کرو۔ (النساء: ۵۹)“

[31] ابن بابویہ قال: حَدَّثَنَا غَيْرٌ وَاحِدٌ مِنْ أَصْحَابِنَا قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَمَّامٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكِ الْفَرَّازِيِّ الْقَزَّازِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ: لَنَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

عَرَفْنَا اللَّهَ وَ رَسُولَهُ فَمَنْ أُولُو الْأَمْرِ الَّذِينَ قَرَنَ اللَّهُ طَاعَتَهُمْ  
 بِطَاعَتِكَ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُمْ خُلَفَائِي يَا جَابِرُ وَأُمَّةُ الْمُسْلِمِينَ  
 مِنْ بَعْدِي أَوْلُهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ثُمَّ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ ثُمَّ عَلِيُّ  
 بْنُ الْحُسَيْنِ ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْرُوفُ فِي التَّوْرَةِ بِالْبَاقِرِ وَ  
 سَتَدْرِكُهُ يَا جَابِرُ فَإِذَا لَقَيْتَهُ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ ثُمَّ الصَّادِقُ  
 جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ  
 عَلِيٍّ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ سَمِيُّ وَ كَبِيْبِيُّ حُجَّةُ اللَّهِ فِي  
 أَرْضِهِ وَ بَقِيَّتُهُ فِي عِبَادِهِ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ذَلِكَ الَّذِي يَفْتَحُ اللَّهُ  
 تَعَالَى ذِكْرَهُ عَلَى يَدَيْهِ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا ذَلِكَ الَّذِي يَغِيبُ  
 عَنْ شِيعَتِهِ وَ أَوْلِيَائِهِ غَيْبَةً لَا يَثْبُتُ فِيهَا عَلَى الْقَوْلِ بِإِمَامَتِهِ إِلَّا  
 مَنْ إِمْتَنَعَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِإِيْمَانٍ قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلْ  
 يَقَعُ لِشِيعَتِهِ الْإِنْتِفَاعُ بِهِ فِي غَيْبَتِهِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِي وَ  
 الَّذِي بَعَثَنِي بِالنَّبُوَّةِ إِنَّهُمْ يَسْتَضِيئُونَ بِنُورِهِ وَ يَنْتَفِعُونَ بِوَلَايَتِهِ  
 فِي غَيْبَتِهِ كَانْتِفَاعِ النَّاسِ بِالشَّمْسِ وَإِنْ تَجَلَّلَهَا سَحَابٌ يَا جَابِرُ  
 هَذَا مِنْ مَكْنُونِ سِرِّ اللَّهِ وَ مَخْرُوجِ عَلَيْهِ فَانْكُتْهُ إِلَّا عَنْ أَهْلِهِ.

### [اولی الامر کون ہیں؟]

جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ  
 آیت نازل ہوئی: ”اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تم  
 میں سے جو صاحبان امر ہیں ان کی اطاعت کرو۔“ تو میں نے عرض کیا: یا رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تو پہچان لیا ہے، یہ اولی الامر کون  
 ہیں جن کی اطاعت آپ کی اطاعت قرار پائی ہے؟

رسول اللہ نے فرمایا: اے جابر! وہ میرے خلفاء اور میرے بعد مسلمانوں کے امام



ہیں ان میں پہلا فرد علی بن ابی طالب علیہ السلام ہے پھر حسن علیہ السلام، پھر حسین علیہ السلام، پھر علی بن حسین علیہ السلام، اس کے بعد محمد بن علی علیہ السلام کہ جن کا نام توریت میں باقر علیہ السلام ہے اور جن کے زمانے کو تم پاؤ گے پس جب ان سے ملنا تو میرا سلام کہنا۔

ان کے بعد جعفر بن محمد علیہ السلام، پھر ان کے بعد موسیٰ بن جعفر علیہ السلام پھر علی بن موسیٰ علیہ السلام، پھر محمد بن علی علیہ السلام بن محمد علیہ السلام، پھر حسن بن علی علیہ السلام اور پھر وہ فرد ہوگا جس کی کنیت اور نام میرا ہوگا اور زمین پر اللہ کی حجت ہوگا، اس کے ہاتھوں پر اللہ مشرق و مغرب کی فتح عطا کرے گا اور وہ ایک عرصے تک اپنے شیعوں اور چاہنے والوں سے غائب رہے گا اور اس کی امامت پر صرف وہی ٹھہرے گا جس کے قلب کا اللہ نے (ایمان کے لیے) امتحان لے لیا ہوگا۔

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان کی غیبت سے شیعوں کو کس طرح کیا فائدہ ہوگا؟  
 آپ علیہ السلام نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے نبوت سے سرفراز کیا، اس کے نور سے مومن منور ہوں گے اور ان کی غیبت میں اس کی ولایت سے اسی طرح فائدہ اٹھائیں گے جس طرح لوگ آفتاب سے فائدہ اٹھاتے ہیں جب کہ وہ بادلوں میں چھپا ہوتا ہے۔  
 اے جابر رضی اللہ عنہ! یہ اللہ کا پوشیدہ راز اور اس کے علم کا خزانہ ہے پس اس کے علم کو صرف اس کے اہل کے سامنے ہی ظاہر کرنا ﷻ۔

### [آیت نمبر ۸]

(وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ

◉ کمال الدین وتمام النعمہ: ۱/۶۲۰ باب ۲۳ ح ۳: نور الثقلین: ۲/۳۹۶ ح ۳۲۳: تاویل الآيات: ۱/۵۳؛ الصافی جلد دوم: ۳۱۱: اعلام الوری: ۳۹۷: بحار الانوار: ۳۶/۲۳۹ ح ۶۷: مناقب ابن شہر آشوب: ۲۳۲؛ کفایۃ الاثر: ۵۳؛ البرہان جلد دوم: ۲/۲۵۲ ح ۱

رَفِيقًا.

اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے وہ انبیاء، صدیقین، گواہوں اور صالحین کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام کیا ہے اور یہ لوگ کیا ہی اچھے رفیق ہیں۔

(النساء: ۶۹)

[32] عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فِي تَفْسِيرِهِ الْمُنْسُوبِ لِلصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قال:

قَالَ: الصَّالِحِينَ رَسُولُ اللَّهِ وَالصَّادِقِينَ عَلِيٌُّّ وَالشُّهَدَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالصَّالِحِينَ الْأُمَّةُ، وَحَسَنٌ أَوْلِيكَ رَفِيقًا الْقَائِمُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمْ.

### [ اچھے رفیق سے قائم آل محمد مراد ہیں ]

علی بن ابراہیم علیہ السلام (متی) نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے منسوب اپنی تفسیر میں کہا ہے: ”الصالحین“ سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں، ”الصدیقین“ سے مراد علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں، ”الشهداء“ سے امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام مراد ہیں، ”والصالحین“ سے باقی آئمہ علیہ السلام مراد ہیں اور ”حسن اولک رفیقاً“ سے مراد قائم آل محمد علیہ السلام ہیں۔ ﴿



### [ آیت نمبر ۹ ]

(أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً)۔ اَلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: (لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ).

﴿ تفسیر القمی: ۱۳۲؛ تاویل الآیات: ۱/۵۵؛ بحار الانوار: ۲۳/۳۱؛ ح: ۱۹۲؛ اور ۶۸/۶۸/۳:

ح: ۱۲۷؛ البرهان: ۱۲۷؛ ح: ۱۲۷؛ الزم الناصب: ۱/۵۵؛ نور الثقلین: ۲/۳۲۱؛ ح: ۳۷۷

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن سے کہا گیا تھا: اپنا ہاتھ روکے رکھو۔ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو؟ پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا تو ان میں سے کچھ تو لوگوں سے اس طرح ڈرنے لگے جیسے اللہ سے ڈرا جاتا ہے یا اس سے بھی بڑھ کر اور کہنے لگے: ہمارے پروردگار! تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کیا؟ ہمیں تھوڑی مہلت کیوں نہ دی؟ (النساء: ۷۷)

[33] محمد بن یعقوب: عن مُحَمَّدِ بْنِ بَجْبِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: وَاللَّهِ لَلَّذِي صَنَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ خَيْرَ أَلْيَهِهِ الْأُمَّةِ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَاللَّهُ لَقَدْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: (أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ) إِنَّمَا هِيَ طَاعَةٌ الْإِمَامِ وَطَلَبُوا الْقِتَالَ (فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ) مَعَ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ (فَالْوَارِثِينَ لَمْ كَتَبَتْ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ) ... (نُحِبُّ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعُ الرَّسُولَ) أَرَادُوا تَأْخِيرَ ذَلِكَ إِلَى الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

[امام حسن کی صلح اس امت کے لیے کیسے بہتر تھی؟]

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم! امام حسن بن علی علیہ السلام نے جو کام کیا (صلح معاویہ) وہ اس امت کے لیے اسی طرح بہتر تھا جیسے اس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ خدا کی قسم! یہ آیت اسی لیے نازل ہوئی ہے: ”کیا آپ نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جن سے کہا گیا تھا: اپنا ہاتھ روکے رکھو، نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو؟“۔ بے شک یہی امام کی اطاعت ہے اور انہوں نے جہاد کو طلب کیا۔ پھر جب ان پر امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ملکر جہاد فرض ہوا تو انہوں نے کہا: ”ہمارے پروردگار! تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کیا ہمیں تھوڑی مہلت



نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةٌ : (أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ) إِنَّمَا هِيَ طَاعَةٌ الْإِمَامِ وَطَلَبُوا الْقِتَالَ (فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ) مَعَ الْخُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ (فَالْوَارِثِينَ لَهُمُ الْقِتَالُ لَوْ لَأَخَّرْنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ) ... (نُجِبَ دَعْوَتَكَ وَتَتَّبِعَ الرُّسُلَ) أَرَادُوا تَأْخِيرَ ذَلِكَ إِلَى الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم! امام حسن بن علی علیہ السلام نے جو کام کیا (صلح معاویہ) وہ اس امت کے لیے اسی طرح بہتر تھا جیسے اس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ خدا کی قسم! یہ آیت اسی لیے نازل ہوئی ہے: ”کیا آپ نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جن سے کہا گیا تھا: اپنا ہاتھ روکے رکھو، نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو؟“۔ بے شک یہی امام کی اطاعت ہے اور انہوں نے جہاد کو طلب کیا۔ پھر جب ان پر امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ملکر جہاد فرض ہوا تو انہوں نے کہا: ”ہمارے پروردگار! تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کیا ہمیں تھوڑی مہلت کیوں نہ دی؟“ ہم تیسری اطاعت کرتے اور رسولوں کی پیروی کرتے۔ ان کا ارادہ قائم علیہ السلام آل محمد علیہ السلام تک تاخیر تھا۔ ﴿



### [ آیت نمبر ۱۰ ]

(وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا).

اور اہل کتاب میں کوئی ایسا نہیں جو ان کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ (مسیح) ان پر گواہ ہوں گے۔ (النساء: ۱۵۹)

❦ العیاشی: ۱/۲۵۸ ج ۱۹۶: روضۃ الکافی کلینی: ۱۲۵: ح ۵۰۶: بحار الانوار: ۳۳/۲۵ ج ۹: الوافی: ۳/۹۰۵ ح

۱۵۷۶: البرہان: ۲/۲۸۰ ح ۲

[36] علی بن ابراہیم: قال حدثني أبي عن القاسم بن محمد عن سليمان بن داود الينقرمي عن أبي حمزة عن شهر بن حوشب قال: قال لي الحجاج يا شهر آية في كتاب الله قد أعينني فقلت أيها الأمير آية آية هي فقال قوله: وإن من أهل الكتاب إلا ليؤمنن به قبل موته والله لي لا مرمئ باليهوديين والنصراني فتصرب عنقه ثم أرمقه بعيني فما أراه يحرك شفتيه حتى يحمد فقلت أصلح الله الأمير ليس على ما تأولت قال كيف هو قلت إن عيسى ينزل قبل يوم القيامة إلى الدنيا فلا يبقى أهل ملة يهودي ولا غيره إلا آمن به قبل موته ويصلي خلف المهدي قال وبجك أني لك هذا ومن أين جئت به فقلت حدثني به محمد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب عليه السلام فقال جئت والله بها من عين صافية.

[تمام یہودی اور نصرانی حضرت مسیح پر کب ایمان لائیں

گے؟]

شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جان بن یوسف نے مجھ سے کہا: شہر! قرآن کی ایک آیت نے مجھے عاجز کر دیا ہے۔

میں نے کہا: امیر! وہ کون سی آیت ہے؟

اس نے کہا: اللہ کا ارشاد ہے: ”اور اہل کتاب میں کوئی ایسا نہیں جو ان کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے۔“ اور خدا کی قسم! میں تو یہودیوں اور نصرانیوں کے بارے میں حکم دینے والا ہوں کہ ان کو قتل کر دیا جائے اور پھر ان کو میری آنکھوں کے سامنے آگ میں ڈال دیا جائے اور میں ان کے دونوں ہونٹوں کو نہیں دیکھنا چاہتا کہ حرکت کریں حتیٰ کہ وہ موت کی وجہ سے ٹھنڈے ہو جائیں۔

میں نے کہا: اے امیر! اللہ آپ کی اصلاح کرے، اسکی وہ تاویل نہیں ہے جو آپ نے کی ہے۔

اس نے کہا: پھر اس کی تاویل کیا ہے؟

میں نے کہا: جب قیامت کے دن سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا کی طرف نازل ہوں گے تو اس وقت کوئی یہودی اور نصرانی نہیں بچے گا مگر یہ کہ وہ آپ پر آپ کی موت سے قبل ایمان لائے گا اور آپ قائم آل محمد علیہم کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ اس نے کہا: افسوس ہے تیرے لیے! یہ تفسیر تو نے کہاں سے حاصل کی؟ میں نے کہا: یہ مجھ سے محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم نے بیان کی ہے۔

اس نے کہا: خدا کی قسم! تو نے یہ بات صاف شفاف (علم کے) چشمہ سے حاصل کی ہے۔

## سُورَةُ الْمَائِدَةِ

[آیت نمبر ۱۱]

(وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَى أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ).

اور ہم نے ان لوگوں سے عہد لیا تھا جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں پس انھوں نے اس نصیحت کا ایک حصہ فراموش کر دیا جو انہیں کی گئی تھی۔ (المائدہ: ۱۴)

[37] محمد بن یعقوب: عن علي بن إبراهيم عن إسماعيل بن محمد

تفسیر القمی: ۱/۱۵۸؛ بحار الانوار: ۹/۱۹۵ ح ۴۵، اور ۱۳/۳۴۹ ح ۳؛ البرهان: ۲/۱۹۷ ح ۲؛ ثقلین:

۲/۵۳۶ ح ۶۲۹؛ حلیۃ الابرار: ۵/۳۰۵ ح ۱؛ الايقاظ من البحجة: ۳۳۹ ح ۶۴؛ البرهان: ۲/

۳۵۱ ح ۲ تفسیر نورا

الْمَكِّيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ  
عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ لَا تَشْتَرِ مِنَ السُّودَانِ أَحَدًا فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَمِنْ التُّوْبَةِ  
فِيئَتُهُمْ مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَى  
أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ) أَمَا إِنِّي سَيِّدُكُمْ وَ  
ذَلِكَ الْخَطُّ وَسَيَعْرُجُ مَعَ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَّا عَصَابَةٌ مِنْهُمْ وَ  
لَا تَنْكِحُوا مِنْ آلِ كُرَادٍ أَحَدًا فَإِنِّيئَتُهُمْ جِنْسٌ مِنَ الْحِجْرِ كُشِفَ عَنْهُمْ  
الْغَطَاءُ.

### [ نصیحت کا ایک حصہ فراموش کرنے والے لوگ؟ ]

ابو الربیع شامی سے روایت ہے کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سیاہ قام  
(غلام) کو نہ خریدو ہاں اگر ناچار خریدنا پڑے تو پھر نوبہ کے علاقے کا خریدو پس انہیں کے  
بارے میں خدا فرماتا ہے: ”ہم نے ان لوگوں سے عہد لیا تھا جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں پس  
انہوں نے اس نصیحت کا ایک حصہ فراموش کر دیا جو انہیں کی گئی تھی۔“ پس یہ لوگ عنقریب اس  
عہد و پیمانہ کو یاد کریں گے اور جب ہمارے قائم آل محمد علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو ان لوگوں کا  
ایک گروہ ان کا ہم رکاب ہوگا اور گردوں سے نکاح نہ کرو کیونکہ یہ جنوں کا ایک قبیلہ ہیں جن سے  
خدا نے پردہ ہٹا دیا ہے۔ ﴿

### [ آیت نمبر ۱۲ ]

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ  
يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ).

اے ایمان والو! تم میں سے جو بھی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ بہت جلد ایسے

﴿ الكافي كليني: ۵/ ۳۵۲ ح ۹۵۳۳؛ تهذيب الاحكام: ۷/ ۱۶۲۱ ح ۳۰۵؛ علل الشرائع: ۱/ ۵۲۷ ح ۱؛ من

لا يحضره الفقيه: ۳/ ۱۶۳ ح ۳۶۰۳؛ وسائل الشيعه: ۲۰/ ۸۳ ح ۲۵۰۹۳؛ الوافي: ۲۱/ ۱۱۳ ح ۲۰۹۰۰؛



لوگوں کو پیدا کرے گا جن سے اللہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہوں گے  
(وہ) مومنین کے ساتھ نرمی سے اور کافروں کے ساتھ سختی سے پیش آنے والے  
ہوں گے۔ (المائدہ: ۵۴)

[38] مُحَمَّدُ بْنُ إِبرَاهِيمَ المعروف بابن أبي زينب العُمَانيُّ في كتاب  
الغيبية: قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عُقَدَةَ. قَالَ:  
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْسَنِ بْنِ فَضَالٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَ مُحَمَّدُ  
بْنُ أَلْوَيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عُمَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ هَارُونَ  
الْعَجَلِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُولُ: (لِإِنَّ  
صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ مَحْفُوظٌ لَهُ أَصْحَابُهُ، لَوْ ذَهَبَ النَّاسُ بِجَمِيعِ مَا  
أَلَّفَهُ إِلَهُهُ بِأَصْحَابِهِ، وَ هُمُ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ: فَإِنْ يَكْفُرْ بِهَا  
هُؤُلَاءِ فَقَدْ وَكَلْنَا بِهَا قَوْمًا لَيَسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ، وَ هُمُ الَّذِينَ قَالَ  
اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهِمْ: فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى  
الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ).

### [ اللہ عنقریب کن اپنے محبوبوں کو لائے گا؟ ]

سليمان بن هارون عجلي سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو سنا،  
آپ علیہ السلام نے فرمایا: بلاشبہ صاحب الامر علیہ السلام (اللہ کی) حفاظت میں ہیں، اگر سارے لوگ  
ختم بھی ہو جائیں تو اللہ ان کو مع ان کے اصحاب کے لائے گا اور ان ہی لوگوں کے لیے اللہ  
نے ارشاد فرمایا ہے: ”پس اگر یہ لوگ اس کی ناشکری کریں گے تو ہم یہ نعمت ایسے لوگوں کے  
سپرد کر دیں گے جو اس کی ناشکر گزاری کرنے والے نہ ہوں گے“۔ اور ان ہی لوگوں کے  
بارے میں اللہ نے ارشاد فرمایا ہے: ”پس عنقریب اللہ ایسے لوگوں کو لے آئے گا جن سے  
وہ محبت کرتا ہے اور جو اس سے محبت کرتے ہیں وہ مومنوں کے ساتھ نرمی اور کافروں کے

ساتھ سختی سے پیش آئیں گے، (الانعام: ۸۹)۔ ﴿۱﴾

[39] أَلْعِبَاشِيُّ: يَأْسِنَادُهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ هَارُونَ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّ بَعْضَ هَؤُلَاءِ الْعَجَلِيَّةِ يَزْعُمُونَ أَنَّ سَيِّفَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ. فَقَالَ: (وَاللَّهِ مَا رَأَاهُ وَلَا أَبُوهُ بِوَاحِدَةٍ مِنْ عَيْنَيْهِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَأَاهُ أَبُوهُ عِنْدَ الْحُسَيْنِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)). وَإِنَّ صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ مَحْفُوظٌ لَهُ، فَلَا تَذْهَبَنَّ بِمِثَالِهِ وَلَا شِمَالاً، فَإِنَّ الْأَمْرَ - وَاللَّهِ - وَاضِحٌ، وَاللَّهُ لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَحْوِلُوا هَذَا الْأَمْرَ عَنِ مَوْضِعِهِ الَّذِي وَضَعَهُ اللَّهُ فِيهِ، مَا اسْتَطَاعُوا، وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ كَفَرُوا بِجَمِيعٍ حَتَّى لَا يَبْقَى أَحَدٌ لَجَاءَ اللَّهُ لِهَذَا الْأَمْرِ بِأَهْلِ يَكُونُونَ مِنْ أَهْلِهِ. - ثُمَّ قَالَ - أَمَا تَسْمَعُ اللَّهُ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَزِدْكُمْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ؟ - حَتَّى فَرَغَ مِنَ الْآيَةِ - وَقَالَ فِي آيَةِ أُخْرَى: فَإِنْ يَكْفُرْ بِهَا هَؤُلَاءِ فَقَدْ وَكَلْنَا بِهَا قَوْمًا لَيَسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ - ثُمَّ قَالَ - إِنَّ أَهْلَ هَذِهِ الْآيَةِ هُمْ أَهْلُ تِلْكَ الْآيَةِ).

سليمان بن ہارون سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام جعفر صادق علیہ السلام) سے کہا: کچھ لوگ خیال کرتے ہیں کہ رسول اللہ کی تلوار عبد اللہ بن حسن کے پاس ہے؟ انہوں نے کہا: خدا کی قسم! یہ نہ تو اس کے پاس ہے اور نہ ہی اس کے علاوہ کسی ایک کے پاس ہے مگر یہ کہ وہ (امام حسین علیہ السلام) کے پاس ہے اور بے شک یہ اس کے صاحب الامر علیہ السلام کے پاس محفوظ ہے پس نہ تو یہ دائیں جائے گی اور نہ بائیں جائے گی اور جب اللہ کا حکم ہوگا تو ظاہر ہوگی۔ خدا کی قسم! اگر آسمان وزمین والے جمع ہو جائیں کہ اس امر کو اپنی جگہ

﴿۱﴾ کتاب الغیبة نعمانی: ۳۳۰؛ بحار الانوار: ۵۲/۵۰ ح ۱۶۰؛ مجمع احادیث الامام المہدی: ۵/۹۳ ح ۱۵۱۳

اور ص ۱۰۰ ح ۱۵۲۲؛ البرہان: ۲/۳۷۳ ح ۱؛

سے تبدیل کریں جس جگہ اللہ نے مقرر کیا ہے تو وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتے اور اگر لوگ کفر پر جمع ہو جائیں حتیٰ کہ ایک بھی نہ بچے تو اللہ اس امر کے لیے ان کی جگہ اور قوم لے آئے گا جو اس کی اہل ہوگی۔

پھر فرمایا: کیا تم نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا: ”اے ایمان والو! تم میں سے جو بھی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ بہت جلد ایسے لوگ لائے گا جن سے اللہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہوں گے، مومنین کے ساتھ نرمی سے اور کفار کے ساتھ سختی سے پیش آنے والے ہوں گے۔“ حتیٰ کہ اس آیت سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اور دوسری آیت میں اللہ ارشاد فرماتا ہے: ”پس اگر یہ لوگ ان کا انکار کریں تو ہم نے ان پر ایسے لوگ مقرر کر رکھے ہیں جو ان کے منکر نہیں ہیں: (الانعام: ۸۹)

پھر فرمایا: یہ وہ آیت ہے جس کے وہ اہل ہیں ﴿۱﴾۔

## سُورَةُ الْأَنْعَامِ

[آیت نمبر ۱۳]

(فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ) الآية.

پھر جب انہوں نے وہ نصیحت فراموش کر دی جو انہیں کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر طرح (کی خوشحالی) کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ وہ ان بخششوں پر خوب خوش ہو رہے تھے ہم نے اچانک انہیں اپنی گرفت میں لے لیا پھر وہ مایوس ہو کر رہ گئے۔

(الانعام: ۱۳)

[40] علی بن ابراہیم: قال حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضِيلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمَّا نَسُوا مَا دُكِّرُوا بِهِ - فَتَحْنَا عَلَيْهِمُ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ قَالَ أَمَّا قَوْلُهُ (فَلَمَّا نَسُوا مَا دُكِّرُوا بِهِ) يَعْنِي فَلَمَّا تَرَكُوا وِلَايَةَ عَلِيِّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدْ أَمَرُوا بِهِ (فَتَحْنَا عَلَيْهِمُ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ) يَعْنِي دَوْلَتَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَمَا بَسَطَ لَهُمْ فِيهَا. وَأَمَّا قَوْلُهُ (حَتَّى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا - أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ) يَعْنِي بِذَلِكَ قِيَامَ الْقَائِمِ حَتَّى كَأَنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ سُلْطَانٌ قَطُّ. فَذَلِكَ قَوْلُهُ بَغْتَةً فَانزَلَتْ بِخَبْرِهِ هَذِهِ آيَةٌ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: (فَقَطِّعْ دَائِرَ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ).

### [ امام قائم کے ظہور پر کون مایوس ہوں گے؟ ]

ابوحزہ ثمالی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے خدا کے قول: ”جب انہوں نے وہ نصیحت فراموش کر دی جو انہیں کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر طرح کے دروازے کھول دیئے۔“ کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ”جب انہوں نے وہ نصیحت فراموش کر دی جو انہیں کی گئی تھی۔“ یعنی جب انہوں نے ولایت امیر المؤمنین علیہ السلام کو ترک کر دیا حالانکہ اس کا انہیں حکم دیا گیا تھا۔ ”ہم نے ان پر کل دروازے کھول دیئے۔“ یعنی ہم نے ان کو دنیا کی دولت دی اور ان کو بہت وسعت دی۔

اور قول خدا: ”حتیٰ کہ وہ ان بخششوں پر خوش ہوئے ہم نے اچانک انہیں اپنی گرفت میں لے لیا پھر وہ مایوس ہو گئے۔“ یعنی قائم آل محمد علیہ السلام کا قیام ہو گیا حتیٰ کہ وہ ایسے ہو جائیں گے گویا ان کے پاس حکومت کبھی تھی ہی نہیں اور اسی لیے یہ خدا کا قول ہے: ”بختہ“ (یعنی اچانک) پس یہ خبر ہے کہ یہ آیت رسول اللہ پر نازل

ہوئی۔ ﴿۱۳﴾

[41] محمد بن الحسن الصفار: عن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ  
 الْبَزْزِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضِيلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ  
 أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَمَّا قَوْلُهُ (فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا) يَعْنِي  
 فَلَمَّا تَرَكُوا وِلَايَةَ عَلِيٍّ وَ قَدْ أُمِرُوا بِهَا (فَتَحْنَا عَلَيْهِمُ أَبْوَابَ كُلِّ  
 شَيْءٍ) يَعْنِي مَعَ دَوْلَتِهِمْ فِي الدُّنْيَا وَمَا بَسَطَ إِلَيْهِمْ فِيهَا وَ أَمَّا قَوْلُهُ  
 حَتَّى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَعْتَةٌ فَاذًا هُمْ مُبْلِسُونَ) يَعْنِي  
 قِيَامَ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

ابوحزہ شمالی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے (ایک حدیث کے ضمن  
 میں) فرمایا: اور اللہ کا قول: ”پھر جب وہ اس نصیحت کو بھول گئے جو ان کو کی گئی تھی۔“ یعنی  
 جب انہوں نے ولایت علی علیہ السلام ترک کر دی حالانکہ انہیں اس کا حکم دیا گیا تھا۔ ”پس ہم نے  
 ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے۔“ یعنی دنیا میں ان کی خوشحالی (غلبہ) اور ان کے  
 مبسوط امور کے ساتھ (دروازے کھولے)۔ اور خدا کے قول: ”حتیٰ کہ وہ ان چیزوں سے  
 خوش ہو گئے جو ان کو دی گئیں اچانک ہم نے انہیں پکڑ لیا تو وہ مایوس ہو کر رہ گئے۔“ سے مراد  
 امام قائم علیہ السلام کا قیام ہے ﴿۱۳﴾

### [آیت نمبر ۱۳]

(فَإِنْ يَكْفُرْ بِهَا هُوَ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ).  
 پس اگر یہ لوگ اس کی ناشکری کریں گے تو ہم یہ نعمت ایسے لوگوں کے سپرد  
 کر دیں گے جو اس کی ناشکرگزاری کرنے والے نہ ہوں گے۔ (الانعام: ۸۹)

﴿۱۳﴾ تفسیر القمی: ۱/۲۰۷، البرہان: ۳/۳۰، بحار الانوار: ۳۶/۹۳، ح: ۲۴، نور الثقلین: ۲/۳۴۱، ح: ۸۲؛

﴿۱۳﴾ بصائر الدرجات: ج: ۱، جز: ۲، ص: ۲۲۲، باب ۱۱ (الانوار) ح: ۵، البرہان: ۳/۱۴۳، ح: ۲، بحار الانوار: ۳۶/

۳۶۹، ح: ۱۴، اثبات الہدایة: ۳/۳۸۶، ح: ۵۲ (مختصراً)

[42]

(أقول قد تقدمت عن قريب في الآية).

قول مؤلف:

میں کہتا ہوں کہ اسکی تفسیر قریب ہی آیت میں گزر چکی ہے ﴿۱﴾۔



## [آیت نمبر ۱۵]

(هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا قُلِ انْتَضِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ).

”کیا یہ لوگ اس بات کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا آپ کا رب خود آئے یا آپ کے رب کی کچھ نشانیاں آجائیں؟ جس روز آپ کے رب کی بعض نشانیاں آجائیں گی تو کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا جو پہلے ایمان نہ لاپکا ہو یا حالت ایمان میں اس نے کوئی کارِ خیر انجام نہ دیا ہو۔ کہہ دیجیے کہ انتظار کرو اور میں بھی منتظر ہوں۔ (الانعام: ۱۵۸)۔“

[43] ابن بابویہ: قال حَدَّثَنَا أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبِئَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ فَقَالَ الْآيَاتُ هُمُ الْآيَةُ وَالْمُنْتَظَرَةُ هُوَ

﴿۱﴾ حدیث نمبر ۳۸ کی طرف رجوع کریں۔

الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَوْمَئِذٍ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ  
آمَنَتْ مِنْ قَبْلِ قِيَامِهِ بِالسَّيْفِ وَإِنْ آمَنَتْ بِمَنْ تَقَدَّمَهُ مِنْ آبَائِهِ  
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

### [ اللہ کی نشانیوں سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں ]

علی بن رباب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ”جس روز  
آپ کے رب کی بعض نشانیاں آجائیں گی تو کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان فائدہ  
نہیں دے گا جو پہلے ایمان نہ لاپکا ہو۔“ کے بارے میں فرمایا: آیات (نشانوں)  
سے مراد آئمہ علیہ السلام ہیں اور آیت منتظرہ امام قائم علیہ السلام ہیں پس اس دن کسی کا ایمان  
اسے فائدہ نہیں دے گا جو آپ علیہ السلام کے تلوار کے ساتھ قیام سے پہلے ایمان نہ لایا  
ہوگا اگرچہ وہ پہلے آپ علیہ السلام کے آباء علیہ السلام پر ایمان رکھتا ہو ﴿۱﴾۔

[44] عنه: قَالَ حَدَّثَنَا الْمُظْفَرُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الْمُظْفَرِ الْعَلَوِيُّ  
السَّمَرَقَنْدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مَسْعُودٍ  
وَ حَيْدَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَعْبِجِ السَّمَرَقَنْدِيِّ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
مَسْعُودِ الْعَيَّاشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَجَاعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
عَبْدِ بْنِ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ عَنْ أَبِي  
بَصِيرٍ قَالَ قَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي قَوْلِ اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ: يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ  
آمَنَتْ مِنْ قَبْلِ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا يَعْنِي خُرُوجَ الْقَائِمِ  
الْمُنْتَظَرِ مِمَّا تُنَمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا أَبَا بَصِيرٍ طُوبَى لِشَيْعَةِ  
قَائِمِنَا الْمُنْتَظَرِينَ لظُهُورِهِ فِي غَيْبَتِهِ وَ الْمَطِيعِينَ لَهُ فِي ظُهُورِهِ  
أُولَئِكَ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ الَّذِينَ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ.

ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ”جس روز آپ کے رب کی بعض آیات آجائیں گی تو کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا حالت ایمان میں اس نے کوئی کار خیر انجام نہ دیا ہو۔“ کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد ہمارے قائم علیہ السلام کا خروج ہے۔

پھر فرمایا: اے ابو بصیر! طوبیٰ ہے ہمارے قائم کے شیعوں کے لیے جو ان کی غیبت میں ان کے ظہور کے منتظر ہوں گے اور ظہور کے وقت ان کے مطیع ہوں گے یہی اللہ کے اولیاء ہیں جن کے اوپر نہ کوئی خوف اور نہ حزن ہوگا ﴿۱﴾۔

## سُورَةُ الْاَعْرَافِ

[آیت نمبر ۱۶]

(المص).

الف، لام، میم، ص (الاعراف: ۱)

[45] العیاشی: بإسنادہ عن حَیْمَةَ {الْجَعْفَرِيِّ} عَنْ أَبِي لَبِيدٍ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا بَالِبِيدٍ إِنَّهُ يَمْلِكُ مِنْ وُلْدِ الْعَبَّاسِ اثْنَا عَشَرَ، يُقْتَلُ بَعْدَ الثَّامِنِ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ فَتُصِيبُ أَحَدَهُمُ الذُّبْحَةُ فَتَذْبَحُهُ، هُمْ فِتْنَةٌ قَصِيرَةٌ أَعْمَارُهُمْ، قَلِيلَةٌ مُدَّتُّهُمْ، خَبِيئَةٌ سِيرَتُهُمْ مِنْهُمْ الْفُؤُوسُ الْمَلْقُوبُ بِالْهَادِي، وَ النَّاطِقُ وَالْغَاوِي، يَا بَالِبِيدٍ إِنَّ فِي حُرُوفِ الْقُرْآنِ الْمَقْطَعَةَ لَعَلَّمَا جَمًّا، إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْزَلَ (الم ذَلِكَ الْكِتَابُ)، فَقَامَ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ حَتَّى ظَهَرَ نُورُهُ وَتَبَتَّتْ كَلِمَتُهُ، وَوُلِدَ يَوْمَ وُلِدَ، وَقَدْ مَضَى مِنَ الْأَلْفِ السَّابِعِ مِائَةِ سَنَةٍ وَثَلَاثِ سِنِينَ، ثُمَّ قَالَ: وَتَبَيَّنَتْ فِي



كِتَابِ اللَّهِ (فِي) الْحُرُوفِ الْمُقَطَّعَةِ إِذَا عَدَدْتُمُهَا مِنْ غَيْرِ تَكَرَّرٍ، وَ  
 لَيْسَ مِنْ حُرُوفٍ مُقَطَّعَةٍ حَرْفٌ يَنْقُضِي أَيَّامَهُ إِلَّا وَالْقَائِمُ  
 مِنْ بَنِي هَاشِمٍ عِنْدَ انْقِضَائِهِ. ثُمَّ قَالَ: أَلْأَلْفُ وَاحِدٌ. وَاللَّامُ  
 ثَلَاثُونَ، وَالْمِيمُ أَرْبَعُونَ، وَالضَّادُ تِسْعُونَ، فَذَلِكَ مِائَةٌ وَإِحْدَى وَ  
 سِتُّونَ، ثُمَّ كَانَ بُدُوُ خُرُوجِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ (الم)  
 اللَّهُ، فَلَمَّا بَلَغَتْ مُدَّتُهُ قَامَ قَائِمٌ وُلِدَ الْعَبَّاسُ عِنْدَ (الْمَص) ، وَ  
 يَقُومُ قَائِمًا عِنْدَ انْقِضَائِهَا بِ (الْر) فَافْهَمُ ذَلِكَ وَعِوَاهُ وَأَكْتُمُهُ.

### [ حروف مقطعات کا فلسفہ ]

ابی لبید مخزومی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے ابولبید! اولاد  
 عباس میں سے بارہ اشخاص حکمران ہوں گے ان میں سے آٹھ کے بعد چار قتل ہوں گے، ان  
 میں سے ایک کو خناق کی بیماری لاحق ہوگی جو اس کے لیے مہلک ثابت ہوگی ان کی  
 عمریں تھوڑی اور مدت مختصر ہوگی، ان کی سیرت انتہائی خراب ہوگی، ان میں سے وہ فاسق بھی  
 ہوگا جسے ہادی اور ناطق اور غاوی (گمراہ) بھی کہا جائے گا۔

اے ابولبید! یقیناً قرآن کے حروف مقطعات میں بہت زیادہ علم ہے۔ اللہ تعالیٰ  
 نے ”الم ذلک الکتاب“ نازل فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا حتیٰ کہ آپ  
 کا نور ظاہر ہوا اور آپ کا کلمہ ثابت ہوا اور آپ کی ولادت ہوئی جس دن آپ کی ولادت ہونا  
 تھی اور اس وقت ساتویں ہزار میں سے ایک سو تین برس گزر چکے تھے۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کا بیان کتاب خدا کے حروف مقطعات میں موجود ہے  
 بشرطیکہ کہ تم ان کے مکرات کو حذف کر کے انھیں شمار کرو اور حروف مقطعات میں سے جس  
 کے دن بھی پورے ہوتے ہیں تو اسکے اختتام پر بنی ہاشم میں سے کوئی نہ کوئی قیام کرنے والا  
 قیام کرتا ہے۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: الف کا عدد ایک ہے، لام کے تیس، میم کے چالیس  
 اور صاد (ص) کے نوے عدد ہیں پس یہ ایک سو اسی بنتے ہیں۔ امام حسین علیہ السلام کے خروج کی

ابتداءً ”الم اللہ“ سے ہوئی تھی اور جب اس کی مدت تمام ہوئی تو ”المص“ کے وقت بنی عباس میں سے قیام کرنے والے نے قیام کیا اور ہمارے قائم آل محمد علیہ السلام اس کے اختتام پر ”الر“ کے وقت ظہور کریں گے۔ پس اسے اچھی طرح سے سمجھ لو، ذہن نشین کر لو اور اسے اپنے پاس چھپا کر رکھو ﴿۱﴾۔



### [ آیت نمبر ۱ ]

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُ يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلَهُ يَقُولُ الَّذِينَ نَسُوهُ مِنْ قَبْلُ  
قَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَلْ لَنَا مِنْ شَفَعَاءَ فَبِشَفْعِئِنَا أَوْ نَزِدُّ  
فَتَعْمَلْ غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ قَدْ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مآ  
كَانُوا يُفْتَرُونَ

”کیا یہ لوگ اس کے انجام کار (تاویل) کے منتظر ہیں؟

جس روز وہ انجام کار دن سامنے آئے گا جو لوگ اس سے پہلے اسے بھولے ہوئے تھے وہ کہیں گے: ہمارے پروردگار کے پیغمبر حق لے کر آئے تھے کیا ہمارے لیے کچھ سفارشی ہیں جو ہماری شفاعت کریں یا ہمیں (دنیا میں) واپس کر دیا جائے تا کہ جو عمل (بد) ہم کرتے تھے اس کا غیر (عمل صالح) بجالائیں۔ یقیناً انہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال دیا اور جو جھوٹ وہ گھڑتے رہے تھے وہ ان سے ناپید ہو گئے۔ (الاعراف: ۵۳)۔“

[46] علی بن ابراہیم: فی تفسیرہ المنسوب الی الصادق علیہ السلام:

قال فهو من الآيات التي تأويلها بعد تنزيلها. (قال) قال: ذلك في  
(يوم) القائم عليه السلام، ويوم القيامة: (يقول الذين نسوه

﴿۱﴾ العياشي: ۲/ ۸ ح ۳؛ بحار الانوار: ۱۹/ ۹۴؛ البرهان: ۳/ ۵ ح ۵؛ تفسیر الصافی: ۱/ ۵۷؛ تفسیر نور الثقلین:

مِنْ قَبْلِ) اُی تر کوہ: (قَدْ جَاءَتْ رُسُلٌ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَاءٍ فَيَشْفَعُوا لَنَا) قال: قال هذا يوم القيامة: (أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلْ غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ قَدْ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ) اُی بطل عنہم (ما كانوا يفتنون).

### [ قیامت کے دن واپسی کی خواہش کرنے والا گروہ ]

علی بن ابراہیم (قی) نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے منسوب تفسیر میں کہا ہے کہ: یہ آیت ان آیات میں سے ایک ہے جن کی تنزیل ظاہر ہو چکی ہے اور ابھی ان کی تاویل آنا باقی ہے اور اس کی تاویل قائم آل محمد علیہم السلام کے ظہور کے وقت منظر عام پر آئے گی۔ اور قیامت کے دن: ”جو لوگ اس سے پہلے اسے بھولے ہوئے تھے وہ کہیں گے“ یعنی وہ اسے ترک کر چکے تھے: ”ہمارے پروردگار کے پیغمبر حق لے کر آئے تھے کیا ہمارے لیے کچھ سفارشی ہیں جو ہماری شفاعت کریں؟“

اور امام نے فرمایا: یہ قیامت کے دن ہوگا: ”یا ہمیں واپس کر دیا جائے تاکہ جو عمل (بد) ہم کرتے تھے اس کا غیر (عمل صالح) بجالائیں یقیناً انہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال دیا جو ان سے ناپید ہو گیا ہے۔“ یعنی ان سے باطل ہو گیا ہے۔ ”جو یہ جھوٹ گھڑتے رہے ہیں۔“



### [ آیت نمبر ۱۸ ]

(قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ).

موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: اللہ سے مدد طلب کرو اور صبر کرو بے

شک یہ سرزمین اللہ کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے اور نیک انجام اہل تقویٰ کے لیے ہے۔  
(الاعراف: ۱۲۸)

[47] مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ: بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: (إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ) أَنَا وَ أَهْلُ بَيْتِي الَّذِينَ أَوْرَثْنَا الْأَرْضَ وَ نَحْنُ الْمُتَّقُونَ وَ الْأَرْضُ كُلُّهَا لَنَا فَمَنْ أَحْيَا أَرْضًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلْيَعْمُرْهَا وَ لِيُؤَدِّ خَرَجَهَا إِلَى الْإِمَامِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي وَ لَهُ مَا أَكَلَ مِنْهَا فَإِنْ تَرَكَهَا أَوْ أُخْرِجَهَا فَأَخَذَهَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ بَعْدِهِ فَعَمَرَهَا وَ أَحْيَاهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مِنَ الَّذِي تَرَكَهَا فَلْيُؤَدِّ خَرَجَهَا إِلَى الْإِمَامِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي وَ لَهُ مَا أَكَلَ حَتَّى يَنْظُرَ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي بِالسَّيْفِ فَيُحْوِيهَا وَ يَمْنَعَهَا وَ يُخْرِجَهُمْ مِنْهَا كَمَا حَوَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ مَنْعَهَا إِلَّا مَا كَانَ فِي أَيْدِي شِيعَتِنَا فَإِنَّهُ يُقَاطِعُهُمْ عَلَى مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَ يَتْرُكُ الْأَرْضَ فِي أَيْدِيهِمْ.

[ امام قائم علیہ السلام لوگوں سے زمین کا قبضہ لے لیں گے ]

ابو خالد کلبی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہم نے حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں پایا کہ اگر زمین خدا کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے اور نیک انجام اہل تقویٰ کے لیے ہے۔ “میں اور میرے اہلبیت علیہم السلام ہی وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے زمین کا وارث بنایا ہے اور ہم ہی متقی ہیں اور تمام زمین ہماری ہے پس مسلمانوں میں سے جو شخص اسے آباد کرے، وہ اس کے حاصل سے فائدہ اٹھائے اور

کھائے اور اس کا خراج میرے اہلبیت علیہم السلام میں سے امام (وقت) کو ادا کرے اور وہ اگر اس زمین کو چھوڑ کر کہیں چلا جائے اور اس طرح زمین خراب ہو جائے اور کوئی دوسرا مسلمان اسے آکر آباد کرے تو وہ سابقہ شخص سے اس کا زیادہ حقدار ہے لہذا وہ اس سے کھائے اور فائدہ اٹھائے مگر اس کا خراج امام (زمانہ) کو ادا کرے یہاں تک کہ میرے اہلبیت علیہم السلام میں سے قائم آل محمد علیہم السلام کا تلوار کے ساتھ ظہور ہو تو وہ اس وقت زمین کو اپنے قبضے میں لے لیں گے اور لوگوں کو اس سے نکال دیں گے جس طرح رسول اللہ نے اسے اپنے قبضے میں لے لیا تو سوائے اس زمین کے جو ہمارے شیعوں کے قبضے میں ہوگی کیونکہ وہ ان کا معاملہ طے کریں گے اور زمین ان کے قبضہ میں رہے گی۔ ﴿۱۹﴾

[48] ورواہ العیاشی: فی تفسیرہ یاسنادہ عن ابی خالد الکابلی عن ابی جعفر علیہ السلام.

عیاشی نے بھی اسے اپنے اسناد سے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کیا ہے ﴿۱۹﴾

### [آیت نمبر ۱۹]

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا  
عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ  
الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ  
إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۗ فَاَلَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ  
وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ ۗ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

جو لوگ اس رسول کی پیروی کرتے ہیں جو نبی امی کہلاتے ہیں جن کا ذکر وہ اپنے

﴿۱۹﴾ اصول کافی: ۲/۴۹۰: باب ۱۰۴: ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۵۲: ح ۶۷۴؛ الاستبصار: ۳/۱۰۸:

ح ۳۸۳؛ البرہان: ۳/۱۹۳: ح ۱۰؛ الوافی: ۱۰/۲۸۵: ح ۹۵۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۵/۴۱۴: ح ۳۲۲۲۲:

نور الثقلین: ۳/۴۲۶؛ تفسیر صافی: ۳/۳۱۰؛ بحار الانوار: ۲۱/۱۰۷:

﴿۱۹﴾ العیاشی: ۲/۲۸: ح ۶۶

ہاں تو ریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ انھیں نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور پاکیزہ چیزیں ان کے لیے حلال اور ناپاک چیزیں ان پر حرام کرتے ہیں اور ان پر لائے ہوئے بوجھ اور (گلے کے) طوق اتارتے ہیں پس جو ان پر ایمان لاتے ہیں ان کی حمایت اور ان کی مدد اور اس نور کی پیروی کرتے ہیں جو ان کے ساتھ نازل کیا گیا ہے وہی فلاح پانے والے ہیں۔ (الاعراف: ۱۵۷)

[48] مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ : عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّاءِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامَ عَنِ الْإِسْتِطَاعَةِ وَ قَوْلِ النَّاسِ فَقَالَ وَ تَلَا هَذِهِ آيَةَ (وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ) يَا أَبَا عُبَيْدَةَ النَّاسُ مُخْتَلِفُونَ فِي إِصَابَةِ الْقَوْلِ وَ كُلُّهُمْ هَالِكٌ قَالَ قُلْتُ قَوْلُهُ (إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ) قَالَ هُمْ شَبِيعَتُنَا وَ لِرَحْمَتِهِ خَلَقَهُمْ وَ هُوَ قَوْلُهُ (وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ) يَقُولُ لِطَاعَةِ الْإِمَامِ الرَّحْمَةِ الَّتِي يَقُولُ : (وَ رَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ) يَقُولُ عِلْمُ الْإِمَامِ وَ وَسِعَ عَلَيْهِ الَّذِي هُوَ مِنْ عَلَيْهِ كُلُّ شَيْءٍ هُمْ شَبِيعَتُنَا ثُمَّ قَالَ (فَسَأَلْتُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ) يَعْنِي وَ آيَةَ غَيْرِ الْإِمَامِ وَ طَاعَتُهُ ثُمَّ قَالَ (بِحُدُونِهِ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَ الْإِنْجِيلِ) يَعْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ الْوَصِيِّ وَ الْقَائِمِ (يَأْمُرُهُمُ بِالْمَعْرُوفِ) إِذَا قَامَ (وَ يَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ) وَ الْمُنْكَرُ مَنْ أَنْكَرَ فَضْلَ الْإِمَامِ وَ بَحْدَهُ: (وَ يُجِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ) أَخَذَ الْعِلْمَ مِنْ أَهْلِهِ (وَ يُجَزِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ) وَ الْخَبَائِثُ قَوْلٌ مَنْ خَالَفَ: (وَ يَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ) وَ هِيَ الذُّنُوبُ الَّتِي كَانُوا فِيهَا قَبْلَ مَعْرِفَتِهِمْ فَضْلَ الْإِمَامِ: (وَ الْأَعْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ) وَ الْأَعْلَالُ مَا كَانُوا يَقُولُونَ هَذَا لَمْ يَكُونُوا أُمْرًا بِهِ مِنْ تَرْكِ فَضْلِ الْإِمَامِ فَلَبَّأَ عَرَفُوا فَضْلَ الْإِمَامِ وَ ضَعَّ عَنْهُمْ

إِصْرَهُمْ وَالْإِصْرَ الذَّنْبَ وَهِيَ الْأَصَارُ ثُمَّ نَسَبَهُمْ فَقَالَ (فَالَّذِينَ  
 آمَنُوا بِهِ) يَعْنِي بِالْإِمَامِ (وَعَزَّزُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي  
 أَنْزَلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ) يَعْنِي الَّذِينَ اجْتَنَبُوا الْجِبْتِ وَ  
 (الظَّالِمِينَ أَنْ يَعْبُدُوهَا) وَالْجِبْتِ وَالظَّالِمِينَ فَلَانَّ وَفُلَانَّ وَ  
 فَلَانَّ وَالْعِبَادَةَ طَاعَةَ النَّاسِ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ (أَنِيبُوا إِلَى رَبِّكُمْ وَ  
 أَسْأَلُوا آلَهُ) ثُمَّ جَزَاهُمْ فَقَالَ (لَهُمُ الْبَشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي  
 الْآخِرَةِ) وَالْإِمَامَ يُبَشِّرُهُمْ بِقِيَامِ الْقَائِمِ وَالظَّالِمِينَ وَبِظُهُورِهِ وَيَقْتُلِ  
 أَعْدَاءَهُمْ وَبِالنَّجَاةِ فِي الْآخِرَةِ وَالنُّورُودِ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ  
 وَآلِهِ الصَّادِقِينَ عَلَى الْحَوْضِ.

### [سورة اعراف آیت ۱۵ کی تاویل]

ابوعبیدہ الخدّاء سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے استطاعت اور لوگ  
 کے قول کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اور یہ آیت تلاوت کی: ”اور وہ  
 اختلاف کرتے رہیں گے۔ سوائے ان کے جن پر آپ کے پروردگار نے رحم فرمایا ہے اور  
 اسی کے لیے اللہ انہیں پیدا کیا ہے۔ (ہود: ۱۱۸، ۱۱۹)۔“

اے ابوعبیدہ! اصابتِ قول میں لوگوں کا اختلاف ہے اور وہ ہلاکت میں ہیں۔  
 راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے قول: ”جس پر تیرے رب نے رحم کیا“

سے کیا مراد ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ ہمارے شیعہ ہیں اور اس کی رحمت کے لیے ہی یہ خلق کیے  
 گئے ہیں اور یہی اس کا قول ہے کہ: ”اور اسی کے لیے انہیں پیدا کیا گیا ہے۔ (ہود:  
 ۱۱۹)۔“

وہ کہتا ہے کہ امام کی اطاعت ہی وہ رحمت ہے جس کے بارے میں اللہ کا قول  
 ہے: ”میری رحمت ہر شے سے وسعت رکھتی ہے (الاعراف: ۱۵۶)۔“ وہ کہتا ہے کہ یہ امام

کا علم ہے اور یہ وہ وسیع علم ہے جو اس کے ہر شے کے علم سے ہے وہ ہمارے شیعہ میں پھر فرمایا: ”پس اسے میں ان لوگوں کے لیے لکھ دوں گا جو تقویٰ رکھتے ہیں۔ (الاعراف: ۱۵۶)۔“ یعنی غیر امام کی ولایت اور اس کی اطاعت کو۔

پھر فرمایا: ”وہ جن کا ذکر اپنے ہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ (الاعراف: ۱۵۷)۔“ یعنی نبیؑ، ان کے وصی اور قائم آل محمد ﷺ کا ذکر۔ ”جو ان کو معروف کا حکم کرنے والے ہیں۔“ (الاعراف: ۱۵۷)۔ ”جب وہ قیام کریں گے۔“ اور ان کو منکر سے منع کرنے والے ہیں۔ (الاعراف: ۱۵۷)۔ ”اور منکر وہ ہے جو امام کی فضیلت سے انکار کرے اور اس کی دشمنی کرنے والا ہو۔“ اور پاکیزہ چیزیں ان کے لیے حلال کرتے ہیں۔ (الاعراف: ۱۵۷)۔ ”یعنی علم کو اسکے اہل سے اخذ کیا جائے۔“ اور ان پر ناپاک چیزیں حرام کرتے ہیں۔ (الاعراف: ۱۵۷)۔ ”اور خباث (ناپاک چیزوں) سے مراد مخالف کا قول ہے“ اور ان پر لدئے ہوئے بوجھ اتارتے ہیں۔ (الاعراف: ۱۵۷)۔“ اور اس سے مراد وہ گناہ ہیں جو فضیلت امام کی معرفت سے پہلے ان کے تھے۔

”اور ان کے طوق اتارتے ہیں۔ (الاعراف: ۱۵۷)۔“ اور اغلال (گلے کے طوق) سے مراد ان کی وہ باتیں ہیں جو یہ کہتے تھے کہ انہیں ترک فضیلت امام کے خلاف حکم نہیں دیا گیا پھر جب انہوں نے فضیلت امام کی معرفت حاصل کر لی تو یہ گناہ ان سے ہٹا دیا گیا۔ اور ”الاصغر“ سے مراد گناہ ہے اور یہی وہ گناہ ہیں۔ پھر وہ مناسب ہو گئے۔

پھر فرمایا: ”پس جو ان پر ایمان لاتے ہیں۔“ یعنی امام پر ”اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد اور اس نور کی پیروی کرتے ہیں جو ان کے ساتھ نازل کیا گیا ہے وہی فلاح پانے والے ہیں۔ (الاعراف: ۱۵۷)۔“ یعنی جو لوگ جنت اور طاغوت کی عبادت کرنے سے بچنے والے ہیں۔ اور جنت اور طاغوت سے مراد فلاں، فلاں اور فلاں ہیں۔



اور عبادت سے مراد ان کے لیے لوگوں کی اطاعت ہے۔  
 پھر فرمایا: ”اور اپنے رب کی طرف پلٹ آؤ اور اس کے فرمانبردار بن جاؤ۔  
 (الزمر: ۵۴)“ پھر ان کو جزا ددی اور فرمایا: ”ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے  
 اور آخرت میں بھی“۔ (یونس: ۶۴)۔ اور امام ان کو بشارت دیتا ہے قائم آل محمد ﷺ اور  
 آپ ﷺ کے ظہور کی، ان کے دشمنوں کو قتل کرنے کی، آخرت میں نجات کی اور حوض کوثر پر  
 رسول اللہ ﷺ اور آپ کی آل صادقین علیہم السلام کے پاس وارد ہونے کی ﴿۱﴾۔



### [ آیت نمبر ۲۰ ]

(وَمِنْ قَوْمِ مُوسَى أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ).  
 اور قوم موسیٰ علیہ السلام میں ایک جماعت ایسی تھی جو حق کے مطابق رہنمائی اور اسی کے  
 مطابق عدل کرتی تھی۔ (الاعراف: ۱۵۹)۔“

[50] أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبْرِيُّ، فِي كِتَابِهِ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
 الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْكُرْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ هَارُونَ بْنُ مُوسَى  
 (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ هَمَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا  
 جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّبْرِيُّ،  
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْغَزَالِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عِمْرَانُ الرَّعْفَرِيُّ، عَنِ  
 الْفَضْلِ بْنِ عَمْرٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): إِذَا ظَهَرَ  
 الْقَائِمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) مِنْ ظَهْرِ هَذَا الْبَيْتِ، بَعَثَ اللَّهُ مَعَهُ سَبْعَةَ  
 وَعِشْرِينَ رَجُلًا، مِنْهُمْ أَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِ مُوسَى (عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ)، وَهُمْ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ (تَعَالَى): وَمِنْ قَوْمِ مُوسَى أُمَّةٌ

﴿۱﴾ الکافی کلینی: ۱/۴۲۹: ۱۱۷۰؛ الوافی: ۳/۹۱۱: ۱۵۸۸؛ وسائل الغیب: ۲۷/۶۷: ۳۳۲۱۸ (مختصر)

بحار الانوار: ۵/۱۹۵: ۱۱ (مختصر) اور: ۲۴/۳۵۳: ۷۳؛ البرهان: ۳/۲۲۲: ۲۷

يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ، وَأَصْحَابِ الْكَهْفِ ثَمَانِيَةَ، وَالْمِقْدَادُ وَ  
جَارِيُّ الْأَنْصَارِيِّ، وَمُؤْمِنُ آلِ فِرْعَوْنَ، وَيُوشَعَ بْنِ نُونٍ وَصِئِيُّ مُوسَى  
(عَلَيْهِمَا السَّلَامُ).

[ قوم موسیٰ کے ستائیس افراد اور کچھ اصحاب رسولؐ ]

امام قائمؑ کے ہمراہ آئیں گے ]

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: جب قائم آل محمدؑ بیت اللہ کی پشت سے ظہور فرمائیں گے تو اللہ آپؑ کے ہمراہ ستائیس افراد کو بھیجے گا۔ ان میں سے چودہ افراد قوم موسیٰؑ میں سے ہوں گے جن کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے! ”اور موسیٰ کی قوم سے ایک جماعت ایسی ہے جو حق کے مطابق رہنمائی اور اسکے مطابق عدل کرتی ہے۔“

اور آپؑ کے ہمراہ اصحاب کہف کے آٹھ افراد اور حضرت مقدادؓ، حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری، مؤمن آل فرعون اور حضرت موسیٰؑ کے وصی جناب یوشع بن نون بھی ہوں گے ﴿۱۱﴾۔

[51] ابن الفارسی فی رَوْضَةِ الْأَوْعَظِيْنَ قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ :  
يَخْرُجُ مَعَ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ ظَهْرِ الْكَعْبَةِ سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ  
رَجُلًا، خَمْسَةَ عَشَرَ مِنْ قَوْمِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، الَّذِينَ كَانُوا  
يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ، وَسَبْعَةَ مِنْ أَهْلِ الْكَهْفِ، وَيُوشَعَ بْنِ  
نُونٍ وَ أَبَا دَجَانَةَ الْأَنْصَارِيِّ، وَمِقْدَادُ وَمَالِكُ الْأَشْتَرِ، فَيَكُونُونَ  
بَيْنَ يَدَيْهِ أَنْصَارًا وَحُكَّامًا.

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: جب قائم آل محمدؑ پشت کعبہ سے ظہور فرمائیں

گے تو آپ ﷺ کے ساتھ ستائیس مرد ہوں گے ان میں سے پندرہ افراد قوم موسیٰ ﷺ میں سے ہوں اور یہ وہی ہیں جو حق کے ساتھ رہنمائی کرتے ہیں اور اسی کے مطابق عدل کرتے ہیں اور سات افراد اصحاب کہف کے ہوں گے اور یوشع بن نون، سلمان رضی اللہ عنہ (محمدی)۔ ابودجانہ انصاری رضی اللہ عنہ، مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ اور مالک اشتر رضی اللہ عنہ بھی ہوں گے پس یہ آپ ﷺ کے سامنے انصار اور حکام ہوں گے ﴿۱﴾۔

[52] والذی رواہ العیاشی فی تفسیرہ: یاسنادہ عن المفضل بن عمر عن ابي عبد الله عليه السلام قال: إذا قام قائم آل محمد صلى الله عليه وآله استخرج من ظهر الكعبة سبعة وعشرين رجلاً، خمسة عشر من قوم موسى الذين يقضون بالحق وبه يعدلون، و سبعة من أصحاب الكهف و يوشع وصي موسى، و مؤمن آل فرعون و سلمان الفارسي، و أبا دجانة الأنصاري، و مالك الأشتر.

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق ﷺ نے فرمایا: جب قائم ﷺ آل محمد ﷺ پشت کعبہ سے ظہور فرمائیں گے تو آپ ﷺ کے ساتھ ستائیس افراد ہوں گے۔ پندرہ قوم موسیٰ ﷺ سے وہ ہوں گے جو حق کے ساتھ فیصلے کرتے ہیں اور اسی کے ساتھ عدل کرتے ہیں، سات اصحاب کہف، یوشع بن نون وصی موسیٰ ﷺ، مؤمن آل فرعون، سلیمان فارسیؑ (محمدی)، ابودجانہ انصاریؑ اور مالک اشتر بھی ہوں گے ﴿۱﴾۔

﴿۱﴾ روضة الواعظین: ۲/ ۲۲ ح ۵۸۶؛ الارشاد: ۲/ ۳۸۶؛ اعلام الوری: ۲/ ۲۹۲؛ بحار الانوار: ۵۲/ ۳۳۶:

﴿۲﴾ العیاشی: ۲/ ۳۵ ح ۹۰؛ بحار الانوار: ۳/ ۱۹۰ اور ۲۲۳؛ البرہان: ۳/ ۲۲۵ ح ۲؛ تفسیر الصافی: ۱/ ۶۱۸؛

## سُورَةُ الْأَنْفَالِ

[ آیت نمبر ۲۱ ]

(وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ).

اور تم لوگ کافروں سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارا اللہ کے لیے خاص ہو جائے۔ (الانفال: ۳۹)

[53] محمد بن یعقوب: عن عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدِيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ) فَقَالَ لَمْ يَجِبْ تَأْوِيلُ هَذِهِ الْآيَةِ بَعْدَ إِنْ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ رَخَّصَ لَهُمْ بِحَاجَتِهِ وَحَاجَةِ أَصْحَابِهِ فَلَوْ قَدْ جَاءَ تَأْوِيلُهَا لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُمْ لَكِنَّهُمْ يُفْتَلُونَ حَتَّى يُؤَخِّدَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ حَتَّى لَا يَكُونَ شِرْكٌ.

[ سارا دین اللہ کے لیے خاص کب ہوگا؟ ]

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے خدا کے قول: ”اور تم لوگ کافروں سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارا اللہ کے لیے خاص ہو جائے۔“ کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس آیت کے تاویل ابھی نہیں آئی بعد اس کے کہ رسول اللہ نے اپنی ضرورت اور اپنے صحابہ کرام کی ضرورت کی وجہ سے (ان سے جزیہ لے کر) ان کو رخصت دے دی اور اگر اس کی تاویل آجائے تو پھر ان سے یہ قبول نہیں کیا جائے گا اور لیکن ان کو قتل کیا جائے گا

یہاں تک کہ وہ اللہ کو ایک مان لیں اور یہاں تک کہ وہ شرک نہ کریں ﴿۱﴾۔

[54] العیاشی: بإسنادہ عن زرارة، قال: قال أبي جعفر عليه السلام سئل (أبو عبد الله عليه السلام سئل أبي) عن قول الله: (قاتلوا المشركين كافة كما يقاتلونكم كافة) (حتى لا تكون فتناً و يكون الدين كله لله) فقال: إنه أتأويل لم يجي تأويل هذه الآية، ولو قد قام قائمنا بعدك سيؤي من يدركه ما يكون من تأويل هذه الآية، وليبلغن دين محمد صلى الله عليه وآله ما بلغ الليل حتى لا يكون شركك مشركك على ظهر الأرض كما قال الله.

زراره سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام [امام جعفر صادق علیہ السلام] سے خدا کے قول: ”اور تم لوگ کافروں سے جنگ کرو حتیٰ کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارا اللہ کے لیے خاص ہو جائے“ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس آیت کی تاویل ابھی تک رونما نہیں ہوئی اور اگر ہمارے قائم علیہ السلام کا ظہور ہو جائے گا تو دیکھنے والے دیکھیں گے جو اس کی تاویل رونما ہوگی۔ کہ راتوں رات دین محمد ﷺ کا راج قائم ہو جائے گا حتیٰ کہ زمین پر شرک کا نام و نشان تک نہیں ہوگا جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے۔ ﴿۲﴾

[55] الطبرسی: في مجمع البيان: قال روى زرارة و غيره عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال: لم يجيء تأويل هذه الآية، ولو قد قام قائمنا بعدك سيؤي من يدركه ما يكون من تأويل هذه الآية، وليبلغن دين محمد صلى الله عليه وآله ما بلغ الليل حتى لا يكون شركك على ظهر الأرض.

﴿۱﴾ روضة الكافي: ص ۲۰۱ ح ۲۳۳؛ وسائل الشيعية: ۱۵/ ۱۲۷ ح ۲۰۱۳؛ الوافي: ۲۶/ ۳۳۲ ح ۲۵۵۱؛ بحار

الانوار: ۵۲/ ۵۸ ح ۱۸۱؛ نور الثقلين: ۳/ ۵۸۲؛ البرهان: ۳/ ۳۱۷

﴿۲﴾ العیاشی: ۲/ ۶۰ ح ۳۸؛ اثبات الهداه: ۷/ ۹۹؛ تفسیر مجمع البیان: ۲/ ۵۳۳؛ نور الثقلين: ۳/ ۵۸۵؛ تفسیر

البرهان: ۳/ ۳۲۲ ح ۴ تفسیر الصافی: ۳/ ۴۵۴

بفرق اسناد و بفرق الفاظ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے ﴿

[56] العیاشی: بإسناده عن عَبْدِ الْأَعْلَى الْجَبَلِيِّ الْحَلَبِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَكُونُ لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ عَيْبَةٌ فِي بَعْضِ هَذِهِ الشَّعَابِ، ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدَيْهِ إِلَى تَاجِيَةِ ذِي طَوَى، حَتَّى إِذَا كَانَ قَبْلَ خُرُوجِهِ بِلَيْلَتَيْنِ انْتَهَى الْمَوْلَى الَّذِي يَكُونُ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَلْقَى بَعْضَ أَصْحَابِهِ، فَيَقُولُ: كَمْ أَنْتُمْ هَاهُنَا فَيَقُولُونَ نَحْوُ مِنْ أَرْبَعِينَ رَجُلًا، فَيَقُولُ: كَيْفَ أَنْتُمْ لَوْ قَدْ رَأَيْتُمْ صَاحِبَكُمْ فَيَقُولُونَ: وَ اللَّهُ لَوْ يَاوَى بِنَا الْجِبَالِ لَا وَبِنَاهَا مَعَهُ، ثُمَّ يَأْتِيهِمْ مِنَ الْقَابِلَةِ الْقَابِلُ فَيَقُولُ لَهُمْ أَشِيرُوا إِلَى ذَوِي أَسْنَانِكُمْ وَ أَخْيَارِكُمْ عَشِيرَةً فَيُشِيرُونَ لَهُ إِلَيْهِمْ فَيَنْطَلِقُ بِهِمْ حَتَّى يَأْتُونَ صَاحِبَهُمْ، وَ يَعُدُّهُمْ إِلَى اللَّيْلَةِ الَّتِي تَلِيهَا، ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: وَ اللَّهُ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَ قَدْ أَسْنَدَ ظَهْرَهُ إِلَى الْحَجَرِ، ثُمَّ يُنْشِدُ اللَّهَ حَقَّهُ ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ يُجَاجِبُنِي فِي اللَّهِ فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ وَ مَنْ يُجَاجِبُنِي فِي آدَمَ فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِآدَمَ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ يُجَاجِبُنِي فِي نُوحٍ فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِنُوحٍ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ يُجَاجِبُنِي فِي إِبْرَاهِيمَ، فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ يُجَاجِبُنِي فِي مُوسَى فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِمُوسَى، يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ يُجَاجِبُنِي فِي عِيسَى فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى، يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ يُجَاجِبُنِي فِي مُحَمَّدٍ فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ يُجَاجِبُنِي فِي كِتَابِ اللَّهِ فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِكِتَابِ اللَّهِ، ثُمَّ يَنْتَهِي إِلَى الْمَقَامِ فَيُصَلِّي (عِنْدَهُ) رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ يُنْشِدُ اللَّهَ حَقَّهُ. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: هُوَ وَ

﴿ العیاشی: ۲/۶۰: ح ۳۸۸؛ اثبات الهداه: ۷/۹۹؛ تفسیر مجمع البیان: ۴/۵۳۳؛ نور ثقلین: ۳/۵۸۵؛ تفسیر

البرهان: ۳/۳۲۲: ح ۴ تفسیر الصافی: ۳/۴۵۴

اللَّهُ الْمُضْطَرُّ فِي كِتَابِ اللَّهِ، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ: (أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا  
 دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ) وَجَبْرِئِيلُ عَلَى  
 الْمِيزَابِ فِي صُورَةِ طَائِرٍ أَبْيَضٍ فَيَكُونُ أَوَّلَ خَلْقِ اللَّهِ يُبَايِعُهُ  
 جَبْرِئِيلُ، وَيُبَايِعُهُ الثَّلَاثُمِائَةِ وَالْبِضْعَةَ الْعَشْرَ رَجُلًا، قَالَ: قَالَ  
 أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَمَنْ أُبْتُلَ فِي الْمَسِيرِ وَافَاهُ فِي تِلْكَ  
 السَّاعَةِ، وَمَنْ لَمْ يُبْتُلْ بِالْمَسِيرِ فَقَدْ عَنَ فِرَاشِهِ، ثُمَّ قَالَ: هُوَ وَاللَّهُ  
 قَوْلُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْمَفْقُودُونَ عَنَ فَرَشِهِمْ، وَ  
 هُوَ قَوْلُ اللَّهِ: (فَاسْتَبِقُوا الْحِزَابَ الَّذِينَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ  
 جَمِيعًا) أَصْحَابُ الْقَائِمِ الثَّلَاثُمِائَةِ وَبِضْعَةَ عَشْرَ رَجُلًا، قَالَ: هُمْ وَ  
 اللَّهُ الْأُمَّةُ الْمَعْدُودَةُ الَّتِي قَالَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ: (وَلَيُنَ أَخْرَجْنَا عَنْهُمْ  
 الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ) قَالَ: يَجْمَعُونَ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ قِرَاعًا  
 كَقِرَاعِ الْحَرْبِ فَيُضْبِحُ بِمَكَّةَ فَيَدْعُو النَّاسَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ  
 نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، فَيُجِيبُهُ نَفَرٌ يَسِيرٌ وَيَسْتَعْمِلُ عَلَى مَكَّةَ،  
 ثُمَّ يَسِيرُ فَيَبْلُغُهُ أَنْ قَدْ قُتِلَ عَامِلُهُ، فَيَرْجِعُ إِلَيْهِمْ فَيَقْتُلُ  
 الْمُقَاتِلَةَ لَا يَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا يَعْنِي السَّبْحَ، ثُمَّ يَنْطَلِقُ فَيَدْعُو  
 النَّاسَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامَ، وَالْوَلَايَةَ  
 لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامَ، وَالْبِرَاءَةَ مِنْ عَدُوِّهِ وَلَا يُسَبِّحُ  
 أَحَدًا حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى الْبَيْدَاءِ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ جَيْشُ الشُّفْيَانِيِّ فَيَأْمُرُ  
 اللَّهُ الْأَرْضَ فَيَأْخُذُهُمْ مِنْ تَحْتِ أَقْدَامِهِمْ، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ: (وَلَوْ  
 تَرَى إِذْ فَرَغُوا فَلَا قُوَّةَ وَأُخِذُوا مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ)  
 يَعْنِي (بِقَائِمِ آلِ مُحَمَّدٍ وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ) يَعْنِي بِقَائِمِ آلِ مُحَمَّدٍ إِلَى  
 آخِرِ السُّورَةِ، وَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ إِلَّا رَجُلَانِ يُقَالُ لَهُمَا وَتَرٌّ وَوَتِيرٌ مِنْ  
 مُرَادٍ: وَجُوهُهُمَا فِي أَقْفَيْتَيْهِمَا بِمَشِيَانِ الْقَهْقَرَى، يُخْبِرَانِ النَّاسَ بِمَا

فَعَلَ بِأَصْحَابِهِمَا، ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ فَتَغِيبُ عَنْهُمْ عِنْدَ ذَلِكَ قُرَيْشٌ، وَهُوَ قَوْلُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَاللَّهِ لَوَدِدْتُ قُرَيْشٌ أُمِّي عِنْدَهَا مَوْقِفًا وَاحِدًا جَزَرَ جَزُورِ بَكْلِ مَا مَلَكَتْ وَكُلِّ مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ غَرَبَتْ، ثُمَّ يُحَدِّثُ حَدَثًا فَإِذَا هُوَ فَعَلَ ذَلِكَ، قَالَتْ: قُرَيْشٌ أُخْرَجُوا بِنَا إِلَى هَذِهِ الطَّاغِيَةِ، فَوَاللَّهِ أَنْ لَوْ كَانَ مُحَدِّثًا مَا فَعَلَ، وَلَوْ كَانَ عَلَوِيًّا مَا فَعَلَ، وَلَوْ كَانَ فَاطِمِيًّا مَا فَعَلَ، فَيَمْنَحُهُ اللَّهُ أَكْتَابَهُمْ، فَيَقْتُلُ الْمُقَاتِلَةَ وَ يَسْبِي الدَّرِيَّةَ، ثُمَّ يَنْطَلِقُ حَتَّى يَنْزِلَ الشُّقْرَةَ فَيَبْلُغُهُ أَنَّهُمْ قَدْ قَتَلُوا عَامِلَهُ فَيَرْجِعُ إِلَيْهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ مَقْتَلَةَ لَيْسَ قَتْلُ الْحَرَّةِ إِلَيْهَا بِشَيْءٍ، ثُمَّ يَنْطَلِقُ يَدْعُو النَّاسَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ وَالْوَلَايَةِ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْبِرَاءَةِ مِنْ عَدُوِّهِ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ إِلَى الْعُغْلَبِيَّةِ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ صُلْبِ أَبِيهِ وَ هُوَ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ بِيَدَنِهِ وَ أَشَجَعِهِمْ بِقَلْبِهِ، مَا خَلَا صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ، فَيَقُولُ: يَا هَذَا مَا تَصْنَعُ فَوَاللَّهِ إِنَّكَ لَتَجْفِلُ النَّاسَ إِجْفَالَ النَّعِيمِ أَمْ فَبِعَهْدٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَمْ بِمَاذَا فَيَقُولُ الْمَوْلَى الَّذِي وَرِثُ الْبَيْعَةِ: وَاللَّهِ لَتَسْكُنَنَّ أَوْ لِأَضْرِبَنَّ الَّذِي فِيهِ عَيْنَاكَ، فَيَقُولُ لَهُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَسْكُتْ يَا فُلَانُ، إِي وَاللَّهِ إِنَّ مَعِيَ عَهْدًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، هَاتِ لِي يَا فُلَانُ الْعَيْبَةَ أَوْ الظَّيْبَةَ أَوْ الرِّنْفَلِيحَةَ فَيَأْتِيهِ بِهَا فَيَفْرُوهُ الْعَهْدَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، فَيَقُولُ: جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ أَعْطَيْتِي رَأْسَكَ أَوْ قَبْلَهُ فَيُعْطِيهِ رَأْسَهُ فَيُقْبِلُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ: جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ جَدِّدْ لَنَا بَيْعَةَ، فَيُجَدِّدُ لَهُمْ بَيْعَةَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ مُضْعِدِينَ مِنْ نَجْفِ الْكُوفَةِ ثَلَاثِمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا،



كَأَنَّ قُلُوبَهُمْ زُبُرُ الْحَدِيدِ، جَبْرُئِيلُ عَنْ يَمِينِهِ وَ مِيكَائِيلُ عَنْ  
يَسَارِهِ يَسِيرُ الرَّعْبُ أَمَامَهُ شَهْرًا وَ خَلْفَهُ شَهْرًا، أَمَدَهُ اللَّهُ (بِحَسَبِ  
أَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ ) حَتَّى إِذَا صَعِدَ النَّجْفَ، قَالَ  
لِأَصْحَابِهِ: تَعَبُدُوا لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ فَيَبِيئُونَ بَيْنَ رَاكِعٍ وَ سَاجِدٍ  
يَتَصَرَّعُونَ إِلَى اللَّهِ حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ، قَالَ: خُذُوا بِنَا طَرِيقَ النَّخِيلَةِ وَ  
عَلَى الْكُوفَةِ جُنْدٌ مُجَنَّدٌ قُلْتُ: جُنْدٌ مُجَنَّدٌ قَالَ: إِي وَ اللَّهُ حَتَّى يَنْتَهِي  
إِلَى مَسْجِدِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالنَّخِيلَةِ، فَيُصَلِّي فِيهِ رَكَعَتَيْنِ  
فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ مَنْ كَانَ بِالْكَوفَةِ مِنْ مُرَجِّئِهَا وَ غَيْرِهِمْ مِنْ جَبَشِ  
السُّفْيَانِيِّ، فَيَقُولُ لِأَصْحَابِهِ: اسْتَظِرُّدُوا لَهُمْ ثُمَّ يَقُولُ كَرُّوا  
عَلَيْهِمْ. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَ لَا يَجُوزُوا إِلَهُ الْخُنْدَاقِ  
مِنْهُمْ مُحْبِرٌ ثُمَّ يَدْخُلُ الْكُوفَةَ فَلَا يَبْقَى مُؤْمِنٌ إِلَّا كَانَ فِيهَا أَوْ حَنَّ  
إِلَيْهَا وَ هُوَ قَوْلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ يَقُولُ  
لِأَصْحَابِهِ سِيرُوا إِلَى هَذِهِ الطَّاغِيَةِ، فَيَدْعُوهُ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَ سُنَّةِ  
نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَيُعْطِيهِ، السُّفْيَانِيُّ مِنَ الْبَيْعَةِ سَلْمًا  
فَيَقُولُ لَهُ كَلْبٌ: وَ هُمْ أَحْوَالُهُ [مَا] هَذَا مَا صَنَعْتَ وَ اللَّهُ مَا  
نُبَايَعَكَ عَلَى هَذَا أَبَدًا، فَيَقُولُ: مَا أَصْنَعُ فَيَقُولُونَ: اسْتَقْبَلْهُ  
فَيَسْتَقْبَلُهُ، ثُمَّ يَقُولُ لَهُ الْقَائِمُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ: خُذْ جَذْرَكَ  
فَإِنِّي أَذَيْتُ إِلَيْكَ وَ أَنَا مُقَاتِلُكَ، فَيُضْبِحُ فَيَقَاتِلُهُمْ فَيَمْنَحُهُ اللَّهُ  
أَكْتَا فَهُمْ. وَ يَأْخُذُ السُّفْيَانِيُّ أَسِيرًا، فَيَنْطَلِقُ بِهِ وَ يَذْجُحُ بِيَدِهِ، ثُمَّ  
يُرْسِلُ جَرِيدَةَ خَيْلٍ إِلَى الرُّومِ فَيَسْتَحْضِرُونَ بَقِيَّةَ بَنِي أُمَيَّةَ، فَإِذَا  
انْتَهَوْا إِلَى الرُّومِ قَالُوا: أَخْرِجُوا إِلَيْنَا أَهْلَ مَلَّتِنَا عِنْدَكُمْ، فَيَأْتُونَ  
وَ يَقُولُونَ وَ اللَّهُ لَا نَفْعَ، فَيَقُولُ الْجَرِيدَةُ: وَ اللَّهُ لَوْ أَمَرْنَا لَقَاتَلْنَاكُمْ،  
ثُمَّ يَنْطَلِقُونَ إِلَى صَاحِبِهِمْ فَيَعْرِضُونَ ذَلِكَ عَلَيْهِ، فَيَقُولُ:

انْطَلِقُوا فَأَخْرِجُوا إِلَيْهِمْ أَصْحَابَهُمْ، فَإِنَّ هَؤُلَاءِ قَدْ أَتَوْا بِسُلْطَانٍ  
 عَظِيمٍ، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ: (فَلَمَّا أَحْسَسُوا بِأَسْنَانِنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ  
 لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسَاكِينِكُمْ لَعَلَّكُمْ  
 تُسْتَلُونَ) قَالَ: يَعْنِي الْكُنُوزَ الَّتِي كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ. (قَالُوا يَا وَيْلَنَا  
 إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ) فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا  
 خَامِدِينَ) لَا يَبْقَىٰ مِنْهُمْ هُجَيْرٌ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَىٰ الْكُوفَةِ فَيَبْعَثُ  
 الثَّلَاثِمَائَةَ وَالْبِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا إِلَىٰ الْآفَاقِ كُلِّهَا، فَيَمْسَحُ بِيَدَيْهِمْ  
 أَلَّا يُدْعَىٰ فِيهَا شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا  
 رَسُولُ اللَّهِ، وَهُوَ قَوْلُهُ: (وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ  
 طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ) وَلَا يَقْبَلُ صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ الْهَجْرِيَّةَ  
 كَمَا قَبِلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ: (وَ  
 قَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ). قَالَ أَبُو  
 جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يُقَاتِلُونَ وَاللَّهُ حَتَّىٰ يُوَحِّدَ اللَّهُ وَلَا يُشْرَكَ بِهِ  
 شَيْئًا، وَحَتَّىٰ تَخْرُجَ الْعَجُوزُ الضَّعِيفَةُ مِنَ الْمَشْرِقِ تُرِيدُ الْمَغْرِبَ وَ  
 لَا يَنْهَاهَا أَحَدٌ، وَيُخْرِجَ اللَّهُ مِنَ الْأَرْضِ بَدْرَهَا، وَيُنْزِلَ مِنَ السَّمَاءِ  
 قَطْرَهَا، وَيُخْرِجَ النَّاسَ خَرَابَهُمْ عَلَىٰ رِقَابِهِمْ إِلَىٰ الْمَهْدِيِّ عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ، وَيُوبِّحُ اللَّهُ عَلَىٰ شِيعَتِنَا وَلَوْلَا مَا يَدْرِكُهُمْ يُنْجِزُ لَهُمْ.  
 مِنَ السَّعَادَةِ لَبَغُوا، فَبَيَّنَّا صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ قَدْ حَكَمَ بِبَعْضِ  
 الْأَحْكَامِ وَتَكَلَّمَ بِبَعْضِ السُّنَنِ، إِذْ خَرَجَتْ خَارِجَةٌ مِنَ الْمَسْجِدِ  
 يُرِيدُونَ الْخُرُوجَ عَلَيْهِ، فَيَقُولُ لِأَصْحَابِهِ: انْطَلِقُوا فَتَلَحُّقُوا بِهِمْ فِي  
 النَّهَارِينَ فَيَأْتُونَهُ بِهِمْ أَسْرَىٰ لِيَأْمُرَ بِهِمْ فَيُدْجُونَ وَهِيَ آخِرُ خَارِجَةٍ  
 تَخْرُجُ عَلَىٰ قَائِمِ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

## [ ظہور کے فوراً بعد کیا ہوگا؟ ]

عبدالاعلیٰ حلبی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امام صاحب الامر علیہ السلام ان ہی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں غیبت اختیار کریں گے۔ یہ فرما کر آپ علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے ذی طوی کی طرف اشارہ کیا۔

پھر فرمایا: جب آپ علیہ السلام کے ظہور میں دوراتیں باقی رہ جائیں گی تو آپ علیہ السلام کا ایک خاص ملازم آپ علیہ السلام کے کسی صحابی کے پاس آئے گا اور پوچھے گا کہ آپ لوگ یہاں کتنے افراد ہیں؟ وہ جواب دے گا کہ ہم لوگ چالیس آدمی ہیں۔ پھر وہ پوچھے گا کہ اگر آپ لوگ اپنے صاحب الامر علیہ السلام کو دیکھ لیں تو کیا کریں گے؟

وہ جواب دیں گے: واللہ! اگر وہ حضرت یہاں سے چل کر کسی پہاڑ میں پناہ لیں گے تو ہم بھی آپ علیہ السلام کے ساتھ ہی ہوں گے پھر دوسری شب کو وہ دوبارہ ان کے پاس آ کر کہے گا: آپ لوگ اپنے تمام ساتھیوں سے مشورہ کر لیں۔ چنانچہ وہ لوگ آپس میں مشورہ کرنے آئیں گے تو وہ ملازم انھیں لے کر صاحب الامر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوگا اور آپ علیہ السلام ان لوگوں سے آئندہ شب کا وعدہ کریں گے پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: واللہ! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام اپنی پشت حجر اسود سے ٹپکے ہوئے کھڑے ہیں اور اللہ کے حق کا واسطہ دے کر لوگوں سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں: اے لوگو! جو کوئی مجھ سے اللہ کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں اللہ کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو! جو کوئی مجھ سے حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت آدم علیہ السلام کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔  
اے لوگو! جو کوئی مجھ سے حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت نوح علیہ السلام کا حقدار ہوں۔

اے لوگو! جو کوئی مجھ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت

کردوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زیادہ حقدار ہوں۔  
 اے لوگو! جو کوئی مجھ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت  
 کردوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔  
 اے لوگو! جو کوئی مجھ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت  
 کردوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔  
 اے لوگو! جو کوئی مجھ سے حضرت محمد ﷺ کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت  
 کردوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت محمد ﷺ کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔  
 اے لوگو! جو کوئی مجھ سے کتاب خدا کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت کردوں گا  
 کہ میں تمام لوگوں میں کتاب خدا کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

الغرض یہ خطبہ دے کر آپ ﷺ مقام ابراہیم پر آئیں گے اور وہاں دو رکعت نماز ادا  
 کریں گے۔ اس کے بعد پھر لوگوں کو اللہ کے حق کا واسطہ دیں گے۔  
 پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم! کتاب خدا میں اس آیت: ”بھلا وہ کون  
 ہے جو مضطر کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور مصیبت کو دور کرتا ہے اور جو  
 تمہیں زمین پر خلیفہ بناتا ہے۔“

(اس آیت) میں ”مضطر“ کا ذکر ہے اس سے مراد یہی صاحب الامر علیہ السلام ہیں۔  
 حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک سفید طائر کی شکل میں میزاب پر بیٹھے ہوں گے اور مخلوق خدا  
 میں سب سے پہلے آپ ہی بیعت کریں گے پھر تین سو کچھ آدمی آپ ﷺ کی بیعت  
 کریں گے۔

پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: پس جو شخص چل کر آسکتا ہے وہ فوراً اسی وقت آپ  
 ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہو جائے گا اور جو نہیں آسکتا تو وہ شب کو اپنے بستر سے اٹھا لیا  
 جائے گا۔ انہیں لوگوں کے متعلق امیر المؤمنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ”وہ اپنے بستروں سے  
 غائب ہو جائیں گے۔“

اور انھیں کے بارے قرآن میں اللہ کا ارشادِ گرامی ہے:  
 ”اور نیکوں میں سبقت کرو تم جہاں بھی ہو گے اللہ تم سب کو لے آئے  
 گا۔ (البقرہ: ۱۳۸)“

یعنی امام قائم علیہ السلام کے جملہ اصحاب تین سو تیرہ ہوں گے بخدا یہی امت معدودہ  
 ہیں جن کے متعلق اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے:

”اور اگر ہم ان سے ایک معین مدت تک عذاب کو ملتوی کر دیں۔ (ہود: ۸)۔“  
 آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ سب کے سب ایک ساعت میں اس طرح جمع ہو  
 جائیں گے جس طرح برسات کے موسم میں بادلوں کے بکھرے ہوئے ٹکڑے جمع ہو جاتے  
 ہیں اور یہ لوگ مکہ میں صبح کریں گے پھر آپ علیہ السلام لوگوں کو کتابِ خدا اور سنتِ رسولؐ پر عمل کی  
 دعوت دیں گے مگر آپ علیہ السلام کی اس دعوت پر بہت کم لوگ لبیک کہیں گے اور آپ علیہ السلام مکہ  
 میں ایک شخص کو عامل مقرر فرما کر وہاں سے روانہ ہوں گے مگر دورانِ راہ ہی اس کے قتل کر  
 دیئے جانے کی اطلاع ملے گی چنانچہ آپ علیہ السلام واپس مکہ پہنچیں گے اور اہل مکہ سے جنگ  
 کریں گے مگر کسی کو قیدی نہ بنائیں گے۔ اس کے بعد پھر آپ علیہ السلام روانہ ہوں گے اور کتاب  
 ِ خدا، سنتِ رسولؐ اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت اور آپ علیہ السلام کے دشمنوں سے برات و  
 بیزاری کی طرف لوگوں کو دعوت دیں گے مگر کسی کا نام نہیں لیں گے۔ اس طرح آپ مقام  
 بیداء مدینہ پہنچیں گے۔ وہاں لشکرِ سفیانی آپ علیہ السلام کے مقابل آئے گا تو اللہ تعالیٰ زمین کو  
 حکم دے گا اور زمین شق ہو جائے گی اور اس کا سارا لشکر اس میں سما جائے گا۔ چنانچہ اللہ  
 تعالیٰ کا قول ہے:

”اور کاش کہ تم دیکھتے ان کو جب کہ وہ گھبرائے ہوئے پھریں گے اور قریب ہی سے  
 لے لیے جائیں گے اور کہیں گے کہ ہم ایمان لے آئے۔ (سباء: ۵۱)“ یعنی قائم  
 آل محمد علیہ السلام پر ایمان لے آئے۔

”حالانکہ اس سے قبل وہ اس کا انکار کر چکے تھے۔ (سباء: ۵۱) یعنی قائم آل محمد علیہ السلام

کا انکار کر چکے تھے۔۔۔۔۔ آخر سورۃ تک۔

اس لشکر میں سے وتر اور وتیرہ دو آدمیوں کے سوا کوئی نہ بچے گا اور ان کے بھی منہ پشت کے طرف پھر جائیں گے اور وہ لوگوں کو جا کر بتائیں گے کہ ہمارے ساتھیوں کے ساتھ کیا پیش آیا۔

اس کے بعد امام صاحب الامر علیہ السلام مدینہ میں داخل ہوں گے تو قریش اہل مدینہ سے کہیں گے کہ ہمارے ساتھ اس سرکش سے جنگ کے لیے چلو۔ خدا کی قسم! اگر یہ محمدی ہوتا تو ہرگز ایسا نہ کرتا، اگر علوی ہوتا تو ہرگز ایسا نہ کرتا۔ اگر فاطمی ہوتا تب بھی ایسا نہ کرتا۔ تب آپ علیہ السلام ان لوگوں سے جنگ کریں گے ان کی اولادوں کو قید کر لیں گے۔ اس کے بعد آپ علیہ السلام وہاں سے چل کر مقام شقرہ پہنچیں گے۔ تو اطلاع ملے گی کہ آپ علیہ السلام کے عامل کو لوگوں نے قتل کر دیا ہے۔ لہذا آپ علیہ السلام واپس آئیں گے اور ایسا قتل عام کریں گے کہ واقعہ حرہ بھی اس کے سامنے کچھ نہ ہوگا۔ اس کے بعد پھر کتاب خدا، سنت رسول ﷺ اور علی بن ابیطالب کی ولدیت اور آپ کے دشمنوں سے بیزاری کی طرف لوگوں کو دعوت دیں گے۔ وہاں سے چل کر آپ منزل ثعلبہ پر پہنچیں گے تو آپ علیہ السلام کے پدر بزرگوار علیہ السلام کے صلب سے پیدا ہونے والا ایک شخص آپ علیہ السلام کے سامنے آئے گا جو جسمانی طور پر بڑا طاقتور ہوگا، بڑا شجاع و بہادر ہوگا۔ وہ کہے گا: یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ واللہ! آپ تو انہیں جانوروں کی طرح شکار ہے ہیں کیا آپ علیہ السلام کے پاس رسول اللہ کا کوئی عہد نامہ یا کوئی اور چیز ہے؟

پس آپ علیہ السلام کا مکرّم خاص خاص کہے گا: خاموش ہو جاؤ نہ تیرا سر توڑ دوں گا لیکن آپ علیہ السلام اپنے ملازم خاص سے کہیں گے: اے فلاں! خاموش رہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ کا عہد نامہ موجود ہے جو فلاں تھیلے میں رکھا ہوا ہے پس جا کر اسے لے آؤ۔ جب ملازم خاص لے کر آئے گا تو آپ علیہ السلام اس شخص کے سامنے وہ عہد نامہ پیش کریں گے، وہ اس کو لے کر پڑھے گا اور کہے گا: میں آپ علیہ السلام پر قربان! ذرا آپ علیہ السلام اپنا

سراقدس میری طرف کیجیے تاکہ میں بوسہ دے لوں۔ آپ ﷺ اپنا سراقدس اس کی طرف بڑھائیں گے تو وہ آپ ﷺ کی پیشانی مبارک کا بوسہ لے گا۔ پھر کہے گا: میں آپ ﷺ پر قربان! میں تجدید بیعت کا خواہاں ہوں اور آپ ﷺ اس سے بیعت لیں گے۔

امام محمد باقر ﷺ نے فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ تین سو تیرہ اصحاب کے لشکر کے ساتھ، جن کے دل گویا فولاد کے بنے ہوں گے، جبرئیل ﷺ آپ ﷺ کے داہنے طرف اور میکائیل ﷺ بائیں جانب، سوئے نجف کو فروانہ ہیں اور آپ ﷺ کا رعب و بدبہ ایک ماہ کی مسافت تک آگے آگے اور ایک ماہ کی مسافت تک عقب میں لوگوں پر چھایا ہوا ہوگا اور اللہ آپ ﷺ کی مدد کے لیے پانچ ہزار فرشتے ساتھ کر دے گا۔ جب آپ ﷺ نجف اشرف وارد ہوں گے تو اپنے اصحاب سے فرمائیں گے: اس شب میں تم لوگ یہاں عبادت کرو۔ تو وہ سب لوگ وہاں شب پھر رکوع اور سجود میں بسر کریں گے۔ جب صبح ہوگی تو آپ ﷺ انھیں نخیلہ چلنے کا حکم دیں گے اور سب لوگ وہاں سے نخیلہ میں مسجد ابراہیم ﷺ پہنچیں گے، وہاں دو رکعت نماز پڑھیں گے کہ اتنے میں کوفہ سے کچھ مرجئی اور کچھ سفیانی کے لشکری آپ ﷺ کی طرف بڑھیں گے تو آپ ﷺ اپنے اصحاب سے فرمائیں گے تم لوگ ان کی گھات میں رہو۔ پھر حملہ کرنے کا حکم دیں گے بالآخر آپ ﷺ کوفہ میں داخل ہوں گے، سفیانی سے جنگ ہوگی اور سفیانی گرفتار کر کے آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا جائے گا آپ ﷺ خود اپنے ہاتھ سے اسے ذبح کریں گے۔

اس کے بعد آپ ﷺ کچھ سواروں کا دستہ روم کے لیے روانہ کریں گے (جہاں بنی امیہ کے بقیہ لوگ بھاگ کر پناہ لیے ہوں گے) کہ انھیں ہمارے حوالے کر دو۔ جب وہ انھیں آپ ﷺ کی تحویل میں دینے سے انکار کریں گے تو آپ ﷺ خود اپنے اصحاب کے ساتھ وہاں پہنچیں گے اور ان کو گھاس کی طرح کاٹ کر رکھ دیں گے۔ چنانچہ اللہ کا ارشاد ہے!

”پس جب انھیں ہمارے عذاب کا احساس ہوا تو وہ وہاں سے بھاگ

کھڑے ہوئے۔ مت بھاگو، لوٹ آؤ، اپنے مساکن اور اس عیش

وراحت کی طرف جو تمہیں مہیا کیا گیا تھا تاکہ تمہاری جواب طلبی کی جائے۔ کہنے لگے ہائے افسوس ہم پر بے شک ہم ظالم تھے اور ان کی یہ پکار جاری رہی یہاں تک کہ ہم نے انہیں کئی ہوئی کھیتی اور بجھی ہوئی راکھ بنا دیا۔ (الانبیاء: ۱۲ تا ۱۵)۔“

حتیٰ کہ ان میں کوئی خبر دینے والا بھی نہیں بچے گا۔ پھر آپ ﷺ کو فہ واپس آئیں گے اور اپنے تین سو تیرہ اصحاب کو دنیا کے مختلف حصوں میں روانہ کریں گے اور ان کے شانوں اور سینوں پر ہاتھ پھریں گے تو انھیں کسی اور کے فیصلے میں کوئی دقت پیش نہ آئے گی اور پھر زمین کے ہر حصے اور ہر خطے میں یہ کلمہ شہادت ہوگا کہ: لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمد الرسول اللہ۔ حضرت صاحب الامر ﷺ کسی کافر سے کوئی جزیہ قبول نہیں کریں گے۔ جس طرح رسول اللہ نے قبول کر لیا تھا اور کافروں سے صلح کر لی تھی بلکہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے اس قول پر عمل کریں گے۔

”اور ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے اور دین اللہ کے لیے (خالص) ہو جائے۔ (البقرہ: ۱۹۳)“

امام محمد باقر ﷺ نے فرمایا: بخدا! وہ لوگ اس قدر جنگ کریں گے کہ سب اللہ کی توحید کا اقرار کرنے لگیں گے، کوئی مشرک باقی نہیں رہے گا اور دنیا میں ایسا امن و امان ہوگا کہ ایک بوڑھی عورت مشرق سے مغرب کا سفر اختیار کرنا چاہے تو اسکے لیے کوئی رکاوٹ یا دقت نہ ہوگی۔ اللہ زمین سے ہر بیج کو اُگا دے گا اور آسمان سے بارش برسائے گا، لوگ اپنے اپنے خروج کی رقوم وغیرہ اپنے کاندھوں پر رکھ کر امام مہدی ﷺ کے پاس خود حاضر ہوں گے اور اس وقت اللہ ہمارے شیعوں کو خوشحالی نصیب فرمائے گا۔ پھر ایک مرتبہ امام صاحب الزمان ﷺ اپنے احکامات لوگوں میں جاری کریں گے اور بعض سنتوں کے متعلق گفتگو فرما رہے ہوں گے کہ بیرون مسجد سے ایک شور و غوغا بلند ہوگا، کچھ لوگ حملہ آور ہونا چاہیں گے لیکن آپ اپنے اصحاب سے فرمائیں گے: ان کی سرکوبی کرو۔ آپ ﷺ کے اصحاب



انہیں راستے میں ہی جالیں گے اور گرفتار کر کے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کریں گے چنانچہ آپ ﷺ کے حکم سے ان سب کو قتل کر دیا جائے گا اور یہ آخری خروج ہوگا جو آپ ﷺ پر کیا جائے گا۔ ﴿

## سُورَةُ التَّوْبَةِ

[آیت نمبر ۲۲]

(هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ  
وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ).

”اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ اسی نے بھیجا ہے تاکہ  
اسے پر دین ہر غالب کر دے اگرچہ مشرکین کو برا ہی لگے۔ (التوبہ:  
۳۳)۔“

[57] ابن بابویہ: قال: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمَتَوَكِّلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ  
الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَمِيرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي  
بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ  
الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ  
كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا نَزَلَ تَأْوِيلُهَا بَعْدَ وَلَا يَنْزِلُ تَأْوِيلُهَا  
حَتَّى يَخْرُجَ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا خَرَجَ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
لَمْ يَبْقَ كَافِرٌ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَلَا مُشْرِكٌ بِالْإِمَامِ إِلَّا كَرِهَ خُرُوجَهُ

﴿ العياشي: ۲/۶۱ ج ۹؛ الغيبة نعمانی: ۱۸۱ باب ۱۰ ج ۳۰؛ بحار الانوار: ۵۲/۳۱ ج ۳؛ البرهان: ۳/۳۱۸

حَتَّىٰ أَنْ لَوْ كَانَ كَافِرًا أَوْ مُشْرِكًا فِي بَطْنِ صَخْرَةٍ لَقَالَتْ يَا مُؤْمِنُ فِي  
بَطْنِي كَافِرٌ فَاصْبِرْ لِي وَأَقْبِلْهُ.

## [اسلام تمام ادیان پر غالب ہوگا چاہے مشرکین کو برا لگے]

ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے خدا کے قول: ”اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ اسی نے بھیجا ہے تاکہ اسے ہر دین پر غالب کر دے اگرچہ مشرکین کو برا ہی لگے۔“ کے بارے میں فرمایا! خدا کی قسم! اس آیت کی تاویل ابھی تک نازل نہیں ہوئی اور نہ اس وقت تک ہوگی جب تک کہ قائم آل محمد ﷺ خروج نہ کر لیں پھر کوئی اور مشرک باقی نہ رہے گا یہاں تک کہ اگر کوئی کافر یا مشرک پہاڑ کے اندر بھی پناہ لے گا تو وہ پہاڑ آواز دے گا کہ اے مومن! میرے پیٹ میں کافر (چھپا) ہے اس کو باہر نکال کر قتل کر دو۔ ﴿

[58] العیاشی: یاسنادہ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: (هُوَ  
الَّذِي أُرْسِلَ رَسُولُهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ  
كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ) قَالَ: إِذَا خَرَجَ الْقَائِمُ لَمْ يَبْقَ مُشْرِكٌ بِاللَّهِ  
الْعَظِيمِ وَلَا كَافِرٌ إِلَّا كَرِهَ خُرُوجَهُ.

سماہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے (خدا کے قول) ”وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے ہر دین پر غالب کر دے چاہے مشرک ناپسند کریں۔“ کے بارے میں فرمایا: جب قائم آل محمد ﷺ کا خروج ہوگا تو اللہ عظیم سے شرک کرنے والا کوئی مشرک اور کوئی کافر نہیں بچے گا مگر یہ

﴿ کمال الدین وتمام النعمہ: ۲/۲۷۷ باب ۵۸ ج ۱۶؛ البرہان: ۳/۴۰۷ ج ۱؛ نور الثقلین: ۴/۷۳؛ تاویل  
الآیات: ۶۸۸ ج ۷؛ بحار الانوار: ۵۱/۶۰ ج ۵۸؛ اثبات الہدایہ: ۷/۱۳۰ ج ۶۵؛ تفسیر القرأت: ۱۸۴﴾  
مختصر (۱)

کہ وہ آپ ﷺ کے خروج کو ناپسند کرے گا ﴿۱۶﴾۔

[59] مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ: قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ هُوْدَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ وَ اللَّهُ مَا نَزَلَ تَأْوِيلُهَا بَعْدُ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ مَتَى يَنْزِلُ تَأْوِيلُهَا قَالَ حِينَ يَقُومُ الْقَائِمُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَإِذَا خَرَجَ الْقَائِمُ لَمْ يَبْقَ كَافِرٌ وَ لَا مُشْرِكٌ إِلَّا كَرِهَ خُرُوجَهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ كَافِرًا أَوْ مُشْرِكًا فِي بَطْنٍ صَخْرَةٌ لَقَالَتْ الصَّخْرَةُ يَا مُؤْمِنٌ فِي بَطْنِي كَافِرٌ أَوْ مُشْرِكٌ فَاقْتُلْهُ قَالَ فَيَجِيئُهُ فَيَقْتُلُهُ.

ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق ﷺ خدا کی کتاب میں اس کے قول: ”اور وہ وہی ہے جس نے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے ہر دین پر غالب کر دے اور اگرچہ مشرکوں کو ناپسند ہو۔“

کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم! اس کی تاویل ابھی نازل نہیں ہوئی۔

میں نے عرض کیا: میں آپ ﷺ پر فدا ہوں! اس کی تاویل کب نازل ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قائم آل محمد ﷺ کے قیام کے وقت ان شاء اللہ۔ پس امام قائم ﷺ خروج کریں گے تو کوئی کافر اور کوئی مشرک نہیں بچے گا جو اس خروج کو ناپسند نہ کرے حتیٰ کہ اگر کوئی کافر یا مشرک پہاڑ کے پیٹ میں بھی ہوگا تو وہ آواز دے کر کہے گا: اے مومن! میرے پیٹ میں کافر یا مشرک ہے تو تم اسے قتل کر دو پس وہ آکر اسے قتل کر دے گا ﴿۱۶﴾۔

[60] عَنْهُ: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ

﴿۱۶﴾ العیاشی: ۱/۹۳ ح: ۵۲؛ تفسیر الصافی: ۱/۶۹۷؛ بحار الانوار: ۵۲/۳۴۶ ح: ۹۴؛ البرہان: ۳/۴۰۷ ح: ۴

﴿۱۶﴾ حوالہ جات کے لیے حدیث نمبر ۵۷ کی طرف رجوع کریں۔

يَحْيَىٰ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شَعْبِيٍّ عَنْ عَمْرَانَ بْنِ مِيثَمٍ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رَبِيعٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: هُوَ الَّذِي أُرْسِلَ رَسُولُهُ بِالْهُدَىٰ وَ دِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ أَ ظَهَرَ ذَلِكَ بَعْدَ كَلَّا وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى لَا يَبْقَىٰ قَرْيَةٌ إِلَّا وَ نُودِيَ فِيهَا بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ بَكْرَةً وَ عَشِيْبًا.

عبادہ بن ربیع سے روایت ہے کہ میں نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے سنا، آپ علیہ السلام فرماتے تھے: ”وہ وہی ہے جس نے رسول کو ہدایت اور حق کے ساتھ بھیجتا تھا کہ اُسے ہر دین پر غالب کر دے چاہے مشرک ناپسند ہی کریں۔“

یہ غلبہ بعد میں ہوگا، مجھے اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یہاں تک کہ کوئی قریہ ایسا نہ بچے گا جس میں صبح و شام اس گواہی کی ندا نہیں آئے گی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔

[61] عنہ قال: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْمُقْرِي عَنْ نُعَيْمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ لَيْثِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ قَالَ لَا يَكُونُ ذَلِكَ حَتَّى لَا يَبْقَىٰ يَهُودِيٌّ وَ لَا نَصْرَانِيٌّ وَ لَا صَاحِبُ مِلَّةٍ إِلَّا الْإِسْلَامُ حَتَّى تَأْمَنَ الشَّاةُ وَ الدُّبُّ وَ البَقْرَةُ وَ الْأَسَدُ وَ الْإِنْسَانُ وَ الْحَيَّةُ وَ حَتَّى لَا تَقْرَضَ فَارَّةٌ جَرَابًا وَ حَتَّى تُوَضَعَ الْحِزْبَةُ وَ يُكْسَرَ الصَّلِيبُ وَ يُقْتَلَ الْخَنْزِيرُ وَ هُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ وَ ذَلِكَ يَكُونُ عِنْدَ قِيَامِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

مجاہد سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خدا کے قول: ”تا کہ اسے ہر دین پر غالب کر دے اگرچہ مشرکوں کو ناپسند ہو۔“ کے بارے میں فرمایا: یہ نہیں ہوگا

یہاں تک کہ کوئی یہودی اور کوئی نصرانی نہیں بچے گا مگر اسلام قبول کرے گا حتیٰ کہ بکری، بھیڑیا، گائے، شیر، انسان، جاندار حتیٰ کہ چوہے کو بھی کوئی تکلیف نہ ہوگی اور یہاں تک کہ جزیہ وضع کیا جائے گا اور صلیب کو توڑ دیا جائے گا اور خنزیر کو قتل کیا جائے گا اور اسی لیے اللہ کا یہ ارشاد ہے: ”تا کہ اسے ہر دین پر غالب کر دے چاہے مشرکوں کو ناپسند ہو۔“  
اور امام قائم علیہ السلام کے قیام کے وقت ہوگا ﴿۱﴾۔

[62] محمد بن یعقوب: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضِيلِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْمَاضِي عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ: (هُوَ الَّذِي أُرْسِلَ رَسُولُهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ) قَالَ هُوَ الَّذِي أَمَرَ رَسُولَهُ بِالْوَلَايَةِ لِوَصِيَّتِهِ وَ الْوَلَايَةُ هِيَ دِينِ الْحَقِّ قُلْتُ (لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ) قَالَ يُظْهِرُهُ عَلَىٰ جَمِيعِ الْأَدْيَانِ عِنْدَ قِيَامِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

”محمد بن فضیل سے روایت ہے کہ ابو الحسن الماضی علیہ السلام (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے میں نے خدا کے قول: ”وہ وہی ہے جس ہدایت اور دین حق کے ساتھ رسول کو بھیجا۔“ کے بارے میں عرض کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: (اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ وہی ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو آپ کے وصی کی ولایت کا حکم دیا اور ولایت ہی دین حق ہے۔“

میں نے عرض کیا: ”تا کہ اس کو ہر دین پر غالب کر دے۔“ سے کیا مراد ہے؟  
آپ علیہ السلام نے فرمایا: (اس کا مطلب یہ ہے کہ) اس کو قائم آل محمد علیہ السلام کے قیام کے وقت تمام ادیان پر غالب کر دے۔ ﴿۱﴾

﴿۱﴾ تاویل الآیات: ۲/ ۶۸۹ ج ۹؛ بحار الانوار: ۵۱/ ۶۱ ج ۵۹؛ البرہان: ۴/ ۳۲۹ ج ۲؛ اثبات الہدایہ: ۷/ ۱۳۰؛

[63] أبو على الطبرسي: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ ذَلِكَ يَكُونُ عِنْدَ خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَقْرَبَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: یقیناً ایسا آل محمد علیہ السلام میں سے امام قائم علیہ السلام کے خروج کے وقت ہوگا پس کوئی ایک بھی نہیں بچے گا مگر یہ کہ وہ حضرت محمد کا اقرار کرے گا ﴿۱﴾۔

[64] علی بن ابراہیم: فی تفسیرہ فی الآیة اِنَّهَا تَزَكَّتْ فِي الْقَائِمِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، وَهُوَ الَّذِي ذَكَرْنَا هُنَا ذَكَرْنَا اَنَّ تَأْوِيلَهُ بَعْدَ تَنْزِيلِهِ.

علی بن ابراہیم (متی) نے اپنی تفسیر میں اس آیت کے ضمن میں کہا ہے کہ یہ آیت آل محمد علیہ السلام سے امام قائم علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور یہ وہ ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے کہ اس تاویل تنزیل کے بعد ظاہر ہوگی ﴿۱﴾۔

[65] العیاشی: بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي قَوْلِ اللَّهِ: (لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ) يَكُونُ أَنْ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَقْرَبَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

ابومقدام سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے قول: ”تا کہ اسے ہر دین پر غالب کر دے اگرچہ مشرکوں کو برا لگے“ کی تفسیر میں فرمایا: یہ ہوگا حتیٰ کہ کوئی ایک بھی نہیں بچے گا جو حضرت محمدؐ کی نبوت کا اقرار نہ کرے ﴿۱﴾۔

### [ آیت نمبر ۲۳ ]

(وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

﴿۱﴾ تفسیر مجمع البیان: ۶۰۵/۲۵؛ تفسیر الصافی: ۳/۵۳۰؛ تفسیر البرہان: ۳/۳۰۷ ح: ۵

﴿۲﴾ تفسیر التلمی: ۱/۲۸۹؛ بحار الانوار: ۵۱/۲۲ ح: ۵۰/۲۲؛ البرہان: ۳/۳۰۸ ح: ۶

﴿۳﴾ العیاشی: ۲/۹۳ ح: ۵۰؛ تفسیر الصافی: ۳/۵۳۰؛ نور الثقلین: ۴/۷۲؛ البرہان: ۳/۳۰۷ ح: ۲؛ بحار الانوار:

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ).

”اور جو لوگ سونا اور چاندی ذخیرہ کرتے ہیں اور اسے راہ  
خدا میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا  
دیتے۔ (التوبہ: ۳۴)۔“

[66] محمد بن یعقوب: عن مُحَمَّدِ بْنِ بَجِيْبٍ عَنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ  
سِنَانٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
يَقُولُ: مُوسَى عَلَى شِيعَتِنَا أَنْ يُنْفِقُوا مِمَّا فِي أَيْدِيهِمْ بِالْمَعْرُوفِ  
فَإِذَا قَامَ قَائِمُنَا حَرَّمَ عَلَى كُلِّ ذِي كَنْزٍ كَنْزَهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ بِهِ  
فَبَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى عَدُوِّهِ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ  
الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ  
أَلِيمٍ).

### [امام قائمؑ ذخیرہ اندوزی ختم کر دیں گے]

معاذ بن کثیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو سنا، آپ علیہ السلام فرماتے تھے: ہمارے شیعوں کو اختیار ہے کہ جو کچھ ان کے ہاتھ میں ہے اسے اچھے طریقے سے خرچ کریں پس جب ہمارے قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو وہ ہر ذخیرہ اندوز پر اس کا ذخیرہ حرام کر دیں گے اور اسے حاضر کرنے کا حکم دیں گے اور اس کے ذریعہ سے دشمن کے خلاف مدد حاصل کریں گے اور اللہ کی کتاب میں اس کا فرمان اسی کے متعلق ہے۔ ”اور جو لوگ سونا اور چاندی ذخیرہ کرتے ہیں اور اسے راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے۔“

☆ الکافی کلینی: ۴/۶۱: ح: ۶۲۵۰؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۴۳: ح: ۴۰۲؛ وسائل الشیعة: ۹/۵۴۷: ح:

۱۲۶۸۵؛ الوافی: ۱۰/۳۴۱: ح: ۹۶۷۳؛ البرہان: ۳/---: ح: ---؛ نور الثقلین: ۴/۷۵؛ العیاشی: ۲/

۹۳: ح: ۵۴؛ تفسیر الصافی: ۳/۵۴۴؛ بحار الانوار: ۱۵/۱۰۲

[67] العياشي: في تفسيره بإسناده عن مُعَاذِ بْنِ كَثِيرٍ صَاحِبِ الْأَكْبَسَةِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُولُ: (مَوْسَعٌ عَلَى شِيَعَتِنَا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ).

(تفسیر العیاشی میں بھی یہ حدیث اسی طرح نقل ہے۔)

[68] عنہ: بإسناده عنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلْوَانَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَلْمُؤْمِنُ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ مَا شَاءَ ثُمَّ إِذَا قَامَ الْقَائِمُ فَيُحْمَلُ إِلَيْهِ مَا عِنْدَهُ، فَمَا بَقِيَ مِنْ ذَلِكَ يَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى أَمْرِهِ فَقَدْ آذَى مَا يَجِبُ عَلَيْهِ.

حسین بن علوان نے ایک شخص کا ذکر کر کے روایت کیا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن کے پاس جو کچھ بھی ہوتا ہے اس میں سے جو چاہتا ہے اپنے بچوں (اہل و عیال) پر خرچ کرتا ہے پھر جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو پ علیہ السلام سے اس کی طرف محمول کریں گے اور جو اس میں سے بچے گا اسکو اپنے امر کی استعانت کریں گے اور ویسے ہی ہو اور جو ان پر واجب تھا۔



### [ آیت نمبر ۲۴ ]

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرْمٌ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ).

کتاب خدا میں مہینوں کی تعداد اللہ کے نزدیک یقیناً بارہ مہینے ہے

⊗ الکافی کلینی: ۲/ ۶۱: ح ۶۲۵۰؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۱۳۳: ح ۴۰۲؛ وسائل الشیعة: ۹/ ۵۳: ح

۱۲۶۸۵؛ الوافی: ۱۰/ ۳۴۱: ح ۹۶۴۳؛ البرہان: ۳/ ---: ح ---؛ نور الثقلین: ۴/ ۷۵: العیاشی: ۲/

۹۳: ح ۵۴؛ تفسیر الصافی: ۳/ ۵۴۴؛ بحار الانوار: ۱۵/ ۱۰۲

⊗ العیاشی: ۲/ ۹۳: ح ۵۵؛ بحار الانوار: ۳/ ۷۳: ح ۱۷۳؛ البرہان: ۳/ ۴۰۹: ح ۷



جب سے اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے ان میں سے چار  
مہینے حرمت کے ہیں، یہی مستحکم دین ہے لہذا ان (چار مہینوں) میں تم  
اپنے آپ پر ظلم نہ کرو۔ (التوبہ: ۳۶)۔“

[69] مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّعْمَانِيُّ فِي الْغَيْبَةِ: قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ  
قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ  
الرَّازِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ  
فُضَيْلِ بْنِ الرَّسَّانِ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ التَّمَالِي قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ  
بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمَّا تَفَرَّقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ  
قَالَ لِي: يَا أَبَا حَمْرَةَ مِنَ الْمُخْتَوِمِ الَّذِي لَا تَبْدِيلَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ قِيَامُ  
قَائِمِنَا، فَمَنْ شَكَ فِيهَا أَقُولُ لِقِي اللَّهِ وَهُوَ بِهِ كَأْوَدٌ وَ لَهُ جَاحِدٌ، ثُمَّ  
قَالَ: يَا بِي وَأُمِّي أَلْمَسْتَنِي بِاسْمِي وَالْمَكِّي بِكُنْيَتِي، السَّابِعُ مِنْ بَعْدِي  
يَأْتِي مَنْ يَهْلُ الْأَرْضَ قِسْطاً وَعَدلاً كَمَا مَلَيْتَ ظُلماً وَجوراً، ثُمَّ  
قَالَ: يَا أَبَا حَمْرَةَ مَنْ أَدْرَكَهُ فَلَمْ يُسَلِّمْ لَهُ فَمَا سَلَّمَ لِمُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ  
فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَثْوَاهُ النَّارُ وَبَيْتُ مَثْوَى الظَّالِمِينَ، وَ  
أَوْضَحَ مِنْ هَذَا يَحْمَدُ اللَّهُ وَأَنْوَرُ وَأَبْيَنُ وَأَزْهَرُ لِمَنْ هَدَاهُ اللَّهُ وَأَحْسَنُ  
إِلَيْهِ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ  
إِثْنَا عَشَرَ شَهراً فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا  
أَرْبَعَةٌ حُرْمٌ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ وَ  
مَعْرِفَةُ الشُّهُورِ: الْمُحَرَّمُ وَصَفَرٌ وَرَبِيعٌ وَمَا بَعْدَهُ، وَالْحُرْمُ مِنْهَا وَ  
هِيَ رَجَبٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ، وَ الْمُحَرَّمُ لَا يَكُونُ دِيناً قِيماً؛  
لِأَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسَ وَسَائِرَ الْهَيْلِ وَالنَّاسِ جَمِيعاً  
مِنَ الْمُؤَافِقِينَ وَ الْمُخَالِفِينَ يَعْرِفُونَ هَذِهِ الشُّهُورَ وَيَعُدُّونَهَا

بِأَسْمَائِهَا، وَإِنَّمَا هُمُ الْأَرْبَعَةُ الْقَوَّامُونَ بِدِينِ اللَّهِ، وَالْحُرْمُ مِنْهَا أَمِيرُ  
 الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ الَّذِي إِشْتَقَّ اللَّهُ لَهُ اسْمًا مِنْ اسْمِهِ الْعَلِيِّ، كَمَا إِشْتَقَّ  
 لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اسْمًا مِنْ اسْمِهِ الْمَحْمُودِ، وَثَلَاثَةٌ مِنْ  
 وَلَدِهِ وَأَسْمَاؤُهُمْ عَلِيُّ، ابْنُهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، وَعَلِيُّ بْنُ مُوسَى، وَعَلِيُّ  
 بْنُ مُحَمَّدٍ، فَصَارَ هَذَا الْإِسْمُ الْمَشْتَقُّ مِنْ اسْمِ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ حُرْمَةً لَهُ،  
 صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْمَكْرُمِينَ الْمُحْتَرَمِينَ بِهِ.

### [ حتمی امر اور مہینوں کی تعداد ]

ابوحزہ ثمالی سے روایت ہے کہ میں ایک دن امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر  
 تھا۔ جب سب لوگ چلے گئے تو آپ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابوحزہ! وہ حتمی امور کہ جن  
 کو اللہ نے حتمی کیا ہے، ان میں سے ایک ہمارے قائم علیہ السلام کا قیام بھی ہے پس جو  
 شخص میرے اس قول میں شک کرے وہ جب مرے گا تو کافر مرے گا۔

پھر فرمایا: میرے باپ اور ماں فدا ہوں اس پر جس کا نام میرا ہوگا اور جس کی کنیت  
 میری کنیت ہوگی، میرے بعد وہ ساتواں ہوگا اور وہی زمین کو عدل و انصاف سے  
 اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

اے ابوحزہ! جو شخص ان کو پائے اور انھیں بھی اسی طرح تسلیم کرے جس طرح اس  
 نے حضرت محمد اور حضرت علی علیہ السلام کو تسلیم کیا ہے تو اس پر جنت واجب ہے اور جو انھیں تسلیم  
 نہیں کرے گا تو اس پر جنت حرام ہے، اس کی بازگشت جہنم ہے اور ظالموں کی سب سے بری  
 جائے بازگشت ہے اور وہ لوگ جن کو اللہ نے ہدایت دی ہے ان کے لیے اس سے بھی زیادہ  
 واضح اور روشن و احسن اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: ”مہینوں کی تعداد اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہے  
 ، کتاب جب سے اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، ان میں سے چار مہینے حرمت کے  
 ہیں، یہی مستحکم دین ہے لہذا ان (چار مہینوں) میں تم اپنے آپ پر ظلم نہ کرو۔“  
 اور مہینوں کے نام محرم، صفر، ربیع الاول وغیرہ وغیرہ ہیں جن میں رجب، ذوالقعدہ،

ذوالحجہ اور محرم ہیں مگر یہ دینِ قیم نہیں ہوں گے کیونکہ یہود اور نصاریٰ و مجوس بلکہ ساری قومیں اور تمام لوگ خواہ موافقین میں سے ہوں یا مخالفین میں سے ہوں، ان مہینوں کو پہچانتے ہیں، ان کو ان ہی ناموں سے شمار کرتے ہیں لہذا اللہ کے نزدیک یہ نام نہیں بلکہ کچھ اور ہیں اور وہ ہیں آئمہ طاہرین علیہم السلام جو دین کو قائم رکھنے والے ہیں اور ان میں سے محترم چار ہیں۔ امیر المؤمنین علیہ السلام جن کا نام اللہ کے نام سے مشتق ہو کر علی علیہ السلام ہے جیسے محمد مشتق ہوا ہے محمود سے۔ پھر تین اور ہیں جو آپ علیہ السلام ہی کی اولاد میں اپنے ہمنام ہیں علی بن حسن علیہ السلام و علی بن موسیٰ علیہ السلام و علی بن محمد علیہ السلام پس ان کے نام بھی اللہ کے نام سے مشتق ہیں اور ان کی حرمت ہے اور صلوة ہو اللہ کی حضرت محمد اور آپ علیہ السلام کی آل علیہ السلام پر جو حکرم و محترم ہیں۔

❖

[70] عنہ: قَالَ أَخْبَرَنَا سَلَامَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْمَعْرُوفِ بِالْحَاجِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَزَةُ بْنُ الْقَاسِمِ الْعَلَوِيُّ الْعَبَّاسِيُّ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ مُوسَى الْأَسَدِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرَّزِّيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لِي مَا الَّذِي أَبْطَأَ بِكَ يَا دَاوُدُ عَنَّا فَقُلْتُ حَاجَةٌ عَرَضَتْ بِالْكَوْفَةِ فَقَالَ مَنْ خَلَّفْتَ بِهَا فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ خَلَّفْتُ بِهَا عَمَّكَ زَيْدًا تَرَ كُنْهُ رَاكِبًا عَلَى فَرَسٍ مُتَقَلِّدًا سَيْفًا يُعَادِي بِأَعْمَلِي صَوْتَهُ سَلُونِي سَلُونِي قَبْلَ أَنْ تَفْقِدُونِي فَبَيْنَ جَوَانِحِي عِلْمٌ بِمَنْ قَدْ عَرَفْتُ النَّاسِخَ مِنَ الْمَنْسُوحِ وَالْمُهَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ وَإِنِّي أَلْعَلُّمُ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَكُمْ فَقَالَ لِي يَا دَاوُدُ لَقَدْ ذَهَبَتْ بِكَ الْمَذَاهِبُ ثُمَّ تَأَدَى يَا سَمَاعَةَ بْنُ مِهْرَانَ ابْنَتِي بِسَلَّةِ الرُّطَبِ

❖ الغيبة نعمانی: ۱۷۷ ج ۸۸؛ بحار الانوار: ۲۴/۲۴۱ ح ۳۶ اور ۳۶۹۳ ح ۹ اور ۵۱/۱۳۹ ح ۱۳؛ عوالم العلوم

: ۱۵/۳ ح ۲۶۷؛ تاویل الآیات: ۱/۸۹؛ تفسیر البرهان: ۳/۳۱۰ ح ۱؛

فَأَتَاهُ بِسَلَّةٍ فِيهَا رُطْبٌ فَتَنَاوَلَ مِنْهَا رُطْبَةً فَأَكَلَهَا وَاسْتَخْرَجَ  
 النَّوَاةَ مِنْ فِيهِ فَعَرَسَهَا فِي الْأَرْضِ فَفَلَقَتْ وَأُنْبَتَتْ وَأُظْلَعَتْ وَ  
 أَغْدَقَتْ فَصَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى بُسْرَةٍ مِنْ عَدَنٍ فَشَقَّقَهَا وَاسْتَخْرَجَ مِنْهَا  
 رَقًّا أَبْيَضَ فَفَضَّضَهُ وَدَفَعَهُ إِلَيْهِ وَقَالَ اقْرَأْهُ فَقَرَأْتَهُ وَإِذَا فِيهِ سَطْرَانِ  
 السَّطْرُ الْأَوَّلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالثَّانِي إِنَّ عِدَّةَ  
 الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ  
 السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرْمٌ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ أَمِيرُ  
 الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلِيُّ بْنُ  
 الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى  
 مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلْفُ الْخَلْفَةُ ثُمَّ قَالَ يَا  
 دَاوُدُ أَتَدْرِي مَتَى كُتِبَ هَذَا فِي هَذَا قُلْتُ اللَّهُ أَعْلَمُ وَرَسُولُهُ وَأَنْتُمْ  
 فَقَالَ قَبِلَ أَنْ يَخْلُقَ اللَّهُ آدَمَ بِالْفَقْرِ عَامِرًا.

(وروی الشیخ المفید ہذین الخبرین فی کتاب الغیبة).

### [ حرمت والے مہینے ]

داؤد بن کثیر سے روایت ہے کہ میں امام جعفر بن محمد علیہ السلام (صادق علیہ السلام) کے پاس  
 مدینہ گیا تو آپ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے داؤد! تمہیں کون سی چیز ہمارے پاس  
 لے آئی ہے؟

میں نے عرض کیا: کوفہ سے ایک حاجت لے آئی ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم نے پیچھے کس کو چھوڑا ہے؟

میں نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! آپ علیہ السلام کے بچا زید کو، وہ گھوڑے پر  
 سوار مصحف کو لٹکائے ہوئے بلند آواز سے کہہ رہے تھے: مجھ سے پوچھ لو، مجھ سے  
 پوچھ لو قبل اس کے کہ مجھ کو کھودو میں ناخ و منسوخ، المثنیٰ و القرآن العظیم کو جانتا

ہوں، میں تمہارے اور اللہ کے درمیان علم ہوں۔

آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے داؤد! تم بہت سے مذاہب دیکھتے ہو اور ان میں دعوے کرنے والے بھی۔

پھر فرمایا: اے سماعہ بن مہران! مجھے کھجوروں کا ٹوکرا لاکر دو۔ پھر آپ ﷺ نے اس میں سے ایک کھجور نوش فرمائی اور اس کی گٹھلی نکال کر اسے زمین میں کاشت کیا تو وہ اُگ آئی۔ پھر اپنے ہاتھوں سے اسے چیرا، اس میں سے ایک سفید رقعہ نکالا، اس پر دو سطریں تحریر تھیں، پہلی سطر میں تھا: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ اور دوسری سطر میں تھا: ”بے شک اللہ کے ہاں مہینوں کی تعداد بارہ مہینے ہے یہ اللہ کی کتاب میں اس دن سے ہے جس دن سے زمین و آسمان کو پیدا کیا، ان میں سے چار حرمت والے ہیں یہی سیدھا دین ہے۔“ امیر المومنین علی بن ابی طالب ﷺ، الحسن بن علی ﷺ، الحسین بن علی ﷺ، علی بن الحسین ﷺ، محمد بن علی ﷺ، جعفر بن محمد ﷺ، موسیٰ بن جعفر ﷺ، علی بن موسیٰ ﷺ، محمد بن علی ﷺ، علی بن محمد ﷺ، الحسن بن علی ﷺ، الخلف الحججہ ﷺ۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے داؤد! جانتے ہو یہ اس میں کب لکھا گیا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ اور آپ ﷺ جانتے ہیں۔  
آپ ﷺ نے فرمایا: آدم ﷺ کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے ﴿۱﴾۔

قول مؤلف:

(وروی الشیخ المفید ہذین الخبرین فی کتاب الغیبة).

ان دونوں خبروں کو شیخ مفید نے اپنی کتاب ”الغیبة“ میں روایت کیا ہے۔

[71] وعنه: أَخْبَرَنَا سَلَامَةُ بْنُ هَمْدَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَهْزَبَانَ

﴿۱﴾ الغیبة: ۸۹: ۱۸ ح؛ مقتضب الاثر: ۳۰: ۳۰؛ تاویل الآیات: ۱/ ۸۹؛ مناقب ابن شہر آشوب: ۱/ ۳۰۷؛ بحار

الانوار: ۳۶/ ۳۰۰ ح؛ البرہان: ۳/ ۳۱۱ ح؛

قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّيَّارِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ قَالَ وَ  
 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخُبَائِيُّ الْجُبَّائِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ  
 هِلَالٍ عَنْ أُمِّيَّةَ بْنِ مَيْمُونٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ زِيَادِ الْقُنْدَبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ  
 أَبَا إِبْرَاهِيمَ مُوسَى بْنَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ  
 عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ بَيْنَنَا مِنْ نُورٍ جَعَلَ قَوَائِمَهُ أَرْبَعَةَ أَرْكَانٍ كَتَبَ عَلَيْهَا  
 أَرْبَعَةَ أَسْمَاءٍ تَبَارَكَ وَ سُبْحَانَ وَ الْحَمْدَ وَ اللَّهُ ثُمَّ خَلَقَ مِنَ الْأَرْبَعَةِ  
 أَرْبَعَةً وَ مِنَ الْأَرْبَعَةِ أَرْبَعَةً ثُمَّ قَالَ جَلَّ وَ عَزَّ- إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ  
 اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا.

### [ چار میں سے چار کی خلقت ]

زیاد القندی سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو سنا، آپ علیہ السلام فرماتے تھے: اللہ نے بیت (گھر) کو نور سے خلق کیا اور چار ارکان پر قائم کیا پھر اس پر چار نام لکھے: تبارک، سبحان، الحمد اور اللہ۔ پھر چار میں سے چار کو خلق کیا اور (پھر) چار میں سے چار کو خلق کیا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بے شک اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ مہینے ہے۔“ ﴿۱﴾

[72] الشيخ الطوسي في الغيبة: رواه بحذف الاسناد عن جَابِرٍ الْجَعْفَرِيِّ  
 قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:  
 إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ  
 السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرْمٌ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ فَلَا  
 تَطْلُبُوا فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ قَالَ فَتَنَفَّسَ سَيِّدِي الصُّعْدَاءُ ثُمَّ قَالَ يَا  
 جَابِرُ أَمَّا السَّنَةُ فَهِيَ جَدِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ  
 شُهُورُهَا اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فَهُوَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ إِلَى ابْنِي

جَعْفَرٍ وَابْنِهِ مُوسَى وَابْنِهِ عَلِيٍّ وَابْنِهِ مُحَمَّدٍ وَابْنِهِ عَلِيٍّ وَإِلَى ابْنِهِ  
 الْحَسَنِ وَإِلَى ابْنِهِ مُحَمَّدٍ الْهَادِي الْمَهْدِيِّ إِنَّا عَشَرٌ إِمَامًا مَحْجَجٌ اللَّهُ فِي  
 خَلْقِهِ وَأَمَنَّا وَهُوَ عَلَى وَحْيِهِ وَعَلَيْهِ وَالْأَرْبَعَةُ الْخَيْرُ الَّذِينَ هُمْ الَّذِينَ  
 الْقَيِّمَةُ أَرْبَعَةٌ مِنْهُمْ يَخْرُجُونَ بِاسْمِهِ وَاحِدٍ عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَابْنُ  
 عَلِيٍّ بِنُ الْحَسَنِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 فَإِلَّا فَرَارٌ يَهْوُلَاءِ هُوَ الَّذِينَ الْقَيِّمَةُ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِمْ أَنْفُسَكُمْ أَمْي  
 قُولُوا بِهِمْ بِجَمِيعٍ تَهْتَدُوا.

### [ بارہ مہینوں سے کیا مراد ہے؟ ]

جابر جعفی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے خدا کے قول: ”کتاب  
 خدا میں مہینوں کی تعداد اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہے جب سے اللہ نے آسمانوں اور زمین کو  
 پیدا کیا ہے ان میں سے چار مہینے حرمت کے ہیں یہی مستحکم دین ہے لہذا ان (چار مہینوں)  
 میں تم اپنے آپ پر ظلم نہ کرو۔“ کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے ٹھنڈی سانس بھری  
 اور فرمایا: اے جابر! سال میرے جد بزرگوار رسول اللہ ہیں اور اس کے مہینے بارہ ہیں پس وہ  
 امیر المؤمنین علیہ السلام سے مجھ تک پھر میرے بیٹے جعفر علیہ السلام، پھر ان کے بیٹے موسیٰ علیہ السلام، پھر ان  
 کے بیٹے علی علیہ السلام، پھر ان کے بیٹے محمد علیہ السلام، پھر ان کے بیٹے علی علیہ السلام، پھر ان کے بیٹے حسن اور  
 پھر ان کے بیٹے محمد الہادی المہدی علیہ السلام ہیں۔ یہ بارہ امام اللہ کی خلق پر اس کی جنتیں ہیں اور  
 اس کی وحی اور اس کے علم کے امین ہیں، چار ان میں سے محترم ہیں اور وہی دین قیام ہیں، ان  
 میں سے چار ایک ہی اسم سے نکلے ہیں، علی امیر المؤمنین علیہ السلام، میرے والد بزرگوار علی بن  
 حسین علیہ السلام، علی بن موسیٰ علیہ السلام اور علی بن محمد ع پس ان کا اقرار ہی اس آیت کا اقرار ہے  
 کہ: یہی مستحکم دین ہے پس ان (چار مہینوں) میں تم اپنے آپ پر ظلم نہ کرو۔“

يعني ان سب كما اقراركرونا كتم هدايت يافتة بنو ﴿

[73] الشيخ شرف الدين النجفي في تأويل الآيات الباهرة في العترة الطاهرة: عن أبي بكر بن غالب بن الحسن رحمه الله عن رجاله بإسناد متصل إلى عبد الله بن سنان الأسدي عن جعفر بن محمد عليه السلام قال: قال أبي يعنى محمد الباقر عليه السلام لجابر بن عبد الله لي إليك حاجة أخلو بك فيها فلما خلا به قال يا جابر أخبرني عن اللوح الذي رأيته عند أبي فاطمة عليها السلام فقال جابر أشهد بالله لقد دخلت على سيدتي فاطمة عليها السلام لأهنتها بولدها الحسين فإذا بيدها لوح أخضر من زمرودة خضراء فيه كتابة أنور من الشمس وأطيب رائحة من المسك الأذفر فقلت ما هذا يا بنت رسول الله صلى الله عليه وآله فقالت هذا لوح أنزله الله عز وجل على أبي وقال لي أبي إحفظيه فقرأت فإذا فيه اسم أبي وبعلی وإسم ابنتي والأوصياء من بعد ولدي الحسين فسألتهما أن تدفعا إلي لأنسخه ففعلت فقال له أبي ما فعلت بنسختك فقال هي عندي فقال فهل لك أن تعارضني عليها قال فمضى جابر إلى منزله فأتاه بقطعة جلد أحمر فقال له أنظر في صحيفتك حتى أقرأها عليك فكان في صحيفته بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من الله العزيز العليم أنزله الروح الأمين على محمد خاتم النبيين يا محمد إن عدّة الشهور عند الله اثنا عشر شهراً في كتاب الله يوم خلق السماوات والأرض ومنها أربعة حرم ذلك الدين القيم فلا تظلموا فيهن أنفسكم يا محمد

﴿ كتاب الغيبة طوسي ١٣٩: ح ١١٠؛ اثبات الهداة ١: ٥٣٩؛ ح ٤٥٣؛ منتخب الاثر ٤: ١٣٨؛ بحار الانوار:

٢٣٠/٢٣؛ ح ٢٣٠؛ البرهان ٣: ٣١٢؛ ح ٣؛ تفسير نور الثقلين ٢: ٨٦



عَظْمَ أَسْمَائِي وَ أَشْكُرُ نِعْمَائِي وَلَا تَجْعُدْ أَلَايِي وَلَا تَرُجْ سِوَائِي وَلَا  
تَخْشَ غَيْرِي فَإِنَّهُ مَنْ يَرُجْ سِوَائِي وَ يَخْشَ غَيْرِي أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَا  
أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَ  
اصْطَفَيْتُكَ وَصِيًّا عَلَى الْأَوْصِيَاءِ جَعَلْتُكَ الْحَسَنَ عَيْبَةَ عَلِيِّ  
بَعْدَ انْقِضَاءِ مُدَّةِ أَبِيهِ وَ الْحُسَيْنَ خَيْرَ أَوْلَادِ الْأَوْلِيَيْنِ وَ الْأَخِيرِينَ فِيهِ  
تَغَبُّتُ الْإِمَامَةَ وَ مِنْهُ الْعَقَبُ وَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ زَيْنُ الْعَابِدِينَ وَ  
الْبَاقِرُ الْعَلِمُ الدَّاعِي إِلَى سَبِيلِي عَلَى مِنْهَاجِ الْحَقِّ وَ جَعَفَرُ الصَّادِقُ  
فِي الْقَوْلِ وَ الْعَمَلِ تَلَبَّسَ مِنْ بَعْدِهِ فِتْنَةٌ صَمَاءُ فَالْوَيْلُ كُلُّ الْوَيْلِ  
لِمَنْ كَذَّبَ عِزَّةَ نَبِيِّ وَ خَيْرَةَ خَلْقِي وَ مُوسَى الْكَاطِمُ الْغَيْظِ وَ عَلِيُّ  
الرِّضَا يَقْتُلُهُ عِفْرِيَّتُكَ كَافِرٌ يُدْفَنُ بِالْمَدِينَةِ الَّتِي بَنَاهَا الْعَبْدُ  
الصَّالِحُ إِلَى جَنَبِ شَرِّ خَلْقِ اللَّهِ وَ مُحَمَّدُ الْهَادِي شَيْبُهُ جَدِّهِ الْمَيْمُونِ  
وَ عَلِيُّ الدَّاعِي إِلَى سَبِيلِي وَ الدَّائِبُ عَنْ حَرَمِي وَ الْقَائِمُ فِي رَعِيَّتِي وَ  
الْحَسَنُ الْأَعَزُّ يُخْرُجُ مِنْهُ ذُو الْأَسْمَانِ خَلْفَ مُحَمَّدٍ يُخْرُجُ فِي آخِرِ  
الزَّمَانِ وَ عَلَى رَأْسِهِ عِمَامَةٌ بَيْضَاءُ تُظِلُّهُ مِنَ الشَّمْسِ وَ يُنَادِي مُنَادٍ  
بِلِسَانٍ فَصِيحٍ يَسْمَعُهُ الثَّقَلَانِ وَ مِنْ بَيْنِ الْخَافِقِينَ هَذَا الْمُهَدِيُّ  
مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ فَيَهْلِكُ الْأَرْضَ عَذَابًا كَمَا مَلِكْتُ جَوْرًا .

### [ لوح فاطمه عليها السلام کی حدیث ]

عبداللہ بن سنان اسدی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میرے  
والد گرامی یعنی امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر بن عبد اللہ سے فرمایا: مجھے تم سے تنہائی میں کچھ کام  
ہے۔ پس جب وہ آپ علیہ السلام سے تنہائی میں گئے تو فرمایا: اے جابر! مجھے اس لوح کے بارے  
میں بتاؤ جو تم نے میری والدہ گرامی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس دیکھی تھی؟ جابر نے  
کہا: میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں اپنی آقا زادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو ان کے بیٹے امام

حسن علیہ السلام کی ولادت باسعادت کی مبارکباد دینے کے لیے گیا تو دیکھا ان کے ہاتھ میں زمرہ سے زیادہ سبز لوح تھی، اس میں سورج سے زیادہ چمک دار اور مشک و عنبر سے زیادہ خوشبودار لکھا ہوا تھا۔

میں نے عرض کیا: اے بنت رسول اللہ! یہ کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ لوح ہے جسے اللہ نے میرے والد بزرگوار پر نازل کیا ہے۔ پس انہوں نے مجھے فرمایا کہ اسے یاد کر لو تو میں نے اسے یاد کر لیا۔ اس میں میرے والد بزرگوار کا نام، اور علی علیہ السلام کا نام اور میرے بیٹوں کے نام اور اوصیاء کے نام ہیں اور بعد میں میرے بیٹے حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوں گے۔ میں نے سیدہ علیہ السلام سے عرض کیا: اسے مجھے دیجیے تاکہ میں اسے اپنے پاس نقل کر لوں پس میں نے کر لیا۔

میرے والد گرامی علیہ السلام نے جابر سے کہا: تمہارا وہ نسخہ کہاں ہے؟

جابر نے کہا: وہ میرے پاس ہے۔

انہوں نے کہا: کیا تم مجھے دکھا سکتے ہو؟

پس جابر رضی اللہ عنہ اپنے گھر گئے اور ایک سرخ کھال لے آئے اور کہا:

اس پر نظر کیجیے۔

پس جب انہوں نے اسے پڑھا تو اس صحیفہ میں تھا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ: یہ کتاب اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے جو بڑا عزیز اور علم والا ہے، اسے روح الامین لے کر حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین پر لے کر نازل ہوئے۔

اے محمد ﷺ! بے شک اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ مہینے ہے اللہ کی کتاب ہے جب سے آسمانوں اور زمین کو خلق کیا گیا ہے ان میں سے چار حرمت والے ہیں یہی دینِ قیم ہے پس ان میں اپنے آپ پر ظلم نہ کرو۔“

اے محمد ﷺ! میرے اسماء کی عظمت بیان کرو، میری نعمتوں کا شکر ادا کرو،



”اور تم سب مشرکین سے لڑو جیسا کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں۔  
(التوبہ: ۳۶)۔“

[74] العیاشی: یاسنادہ عن زرارۃ قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: سئل أبي عن قول الله: (قاتلوا المشركين كافة كما يقاتلونكم كافة) (حتى لا تكون فتناً و يكون الدين كله لله) فقال: إنّه أتأويلٌ له يوجب تأويل هذه الآية. ولو قد قام قائماً بعد سبب من يدرّكه ما يكون من تأويل هذه الآية، وليبلغن دين محمد صلى الله عليه وآله ما بلغ اللئيل حتى لا يكون شركاً [مُشركاً] على ظهر الأرض كما قال الله.

### [ دین راتوں رات غالب آئے گا ]

زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: تم سب مشرکین سے لڑو جیسا کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں، حتیٰ کہ شرک کا فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارا اللہ کے لیے ہو جائے۔ (یونس: ۲۰)۔“

پس آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس آیت کی تاویل ابھی ظاہر نہیں ہوئی اور ہمارے قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو جو ان کو پائے گا وہ دیکھے گا تو اس کی تاویل ظاہر ہوگی اور رات رات میں ہی حضرت محمد کا دین غالب آجائے گا حتیٰ کہ زمین کے اوپر کوئی ایک مشرک بھی نہیں رہے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔“ ﴿۱﴾



☆ العیاشی: ۲/ ۶۰ ح ۴۸؛ اثبات الہدایہ: ۷/ ۹۹؛ الصافی: ۳/ ۵۴؛ تفسیر مجمع البیان: ۴/ ۵۴۳؛ نور الثقلین: ۳/ ۵۸۵؛ البرہان: ۳/ ۳۲۲ ح ۴؛

## سُورَةُ يُوسُفَ

[آیت نمبر ۲۶]

(وَيَقُولُونَ لَوْ لَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَقُلْ إِيَّامًا الْغَيْبِ لِلَّهِ فَانْتَظِرُوا وَإِيَّايَ مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ).

”اور کہتے ہیں اس (نبی) پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی؟ پس کہہ دیجیے غیب تو صرف اللہ کے ساتھ مختص ہے پس تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ (یونس: ۲۰)۔“

[75] ابن بابویہ: قال حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الدَّقَاقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ النَّخَعِيُّ عَنْ عَمِّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ: سَأَلْتُ الصَّادِقَ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (الْمُرَادُ ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ) فَقَالَ: الْمُرَادُ شَيْعَةَ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْغَيْبُ هُوَ حُجَّةُ الْغَايِبِ. وَشَاهِدُ ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ (يَقُولُونَ لَوْ لَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَقُلْ إِيَّامًا الْغَيْبِ لِلَّهِ فَانْتَظِرُوا وَإِيَّايَ مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ)

ترجمہ وہی ہے جو حدیث نمبر ۱ میں گزر چکا ہے ﴿﴾۔



## [ آیت نمبر ۲ ]

حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرٌ نَّالِيًا أَوْ نَهَارًا... الآية.

”حتیٰ کہ جب زمین سبزے سے خوش نما اور آراستہ ہوگئی اور زمین کے مالک یہ خیال کرنے لگے کہ اب وہ اس پر قابو پاچکے ہیں تو (ناگہاں) رات کے وقت یا دن کے وقت اس پر ہمارا حکم آپڑا تو ہم نے اسے کاٹ کر ایسا صاف کر ڈالا کہ گویا کل وہاں کچھ بھی موجود نہ تھا۔ (یونس: ۲۴)۔“

[76] أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبْرِيُّ. قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّهَائِيُّ. قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْقَاشَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عَمْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَ: (نَزَلَتْ فِي بَنِي فُلَانٍ ثَلَاثَ آيَاتٍ: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرٌ نَّالِيًا أَوْ نَهَارًا يَعْنِي الْقَائِمَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) بِالسَّيْفِ فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَن لَّمْ تَعْنِ بِالْأُمِّسِ، وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: فَتَحْنَا عَلَيْهِمُ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ فَقُطِعَ دَابِرَ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) - بِالسَّيْفِ وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: فَلَمَّا أَحْسُوا بَأْسَنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يِرْ كُضُونَ لَا تُرْ كُضُوا وَإِزْجَعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسَا كِرْنُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَسْئَلُونَ يَعْنِي الْقَائِمَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَسْأَلُ بَنِي فُلَانٍ عَنْ كُنُوزِ بَنِي أُمِّيَّةَ).

## [ بنو امیہ کے بارے تین آیات کا نزول ]

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین آیات بنو فلاں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: ”حتیٰ کہ جب زمین سبزے سے خوش نما اور آراستہ ہوگئی اور زمین کے مالک یہ خیال کرنے لگے کہ اب وہ اس پر قابو پا چکے ہیں تو (ناگہاں) رات کے وقت یا دن کے وقت اس پر ہمارا حکم آ پڑا۔ (یعنی تلوار کے ساتھ قائم آل محمد علیہم السلام کا قیام ہو جائے گا)۔ تو ہم نے اسے کاٹ کر ایسا صاف کر ڈالا کہ گویا کل وہاں کچھ موجود نہ تھا۔“

اور ارشاد ہوتا ہے: ”پس ہم نے ان کے اوپر ہر طرح کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ وہ ان بخششوں پر خوب خوش ہو رہے تھے ہم نے اچانک انہیں اپنی گرفت میں لے لیا پھر وہ مایوس ہو کر رہ گئے پس اس طرح ظالموں کی جڑ کاٹ دی گئی اور نشانے کامل اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ (الانعام: ۴۴، ۴۵)۔“

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: یعنی تلوار سے جڑیں کاٹیں گے۔

اور ارشاد ہوتا ہے: ”پس جب انہوں نے ہمارے عذاب کو محسوس کیا تب وہ وہاں سے بھاگنے لگے۔ بھاگو نہیں، اپنی عیش پرستی میں اور اپنے گھروں کی طرف لوٹ جاؤ شاید تم سے پوچھا جائے۔ (الانبیاء: ۱۲، ۱۳)۔“

یعنی قائم آل محمد علیہم السلام بنی فلاں سے بنو امیہ کے خزانوں کے بارے میں پوچھ گچھ کریں گے۔ ﴿۱﴾



## [ آیت نمبر ۲۸ ]

(قُلْ هَلْ مِنْ شَرِّكُمْ مَنْ يَبْدُوهُ الْخَلْقُ ثُمَّ يُعِيدُهُ قُلِ اللَّهُ يَبْدُوهُ)

الْحَلْقُ ثُمَّ يُعِيدُهُ فَأَنْتَ تُوَفِّكُونَ. قُلْ هَلْ مِنْ شَرِّكُمْ مَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ قُلْ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ أَفَمَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمْ مَنْ لَا يَهْدِي إِلَّا أَنْ يَهْدِي فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ).

”کہہ دیجیے: کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ایسا ہے جو حق کی طرف ہدایت کرے؟ کہہ دیجیے: حق کی طرف صرف اللہ ہدایت کرتا ہے تو پھر (بتاؤ کہ) جو حق کی راہ دکھاتا ہے وہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ جو خود اپنی راہ نہیں پاتا جب تک اس کی رہنمائی نہ کی جائے؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کر رہے ہو؟۔ (یونس: ۳۵)۔“

[77] محمد بن يعقوب: عن أبي علي الأشعري عن محمد بن عبد الجبار عن ابن فضالٍ و الحجاج جميعاً عن ثعلبة عن عبد الرحمن بن مسلمة الجريسي قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام يؤخوننا و يكذبوننا أنا نقول إن صيحتين تكونان يقولون من أين تعرف الحقيقة من المبطله إذا كانتا قال فما ذا تردون عليهم قلت ما تردون عليهم شيئاً قال قولوا يصدق بها إذا كان من يؤمن بها من قبل إن الله عز وجل يقول: (أفمن يهدي إلى الحق أحق أن يتبع أم من لا يهدي إلا أن يهدي فما لكم كيف تحكمون).

[بوقت ظہور حق اور باطل کی آواز کیسے پہچانی جائے گی؟]

عبدالرحمن بن مسلمہ جریری سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: دشمن ہماری سرزنش کرتے ہیں اور جھوٹا جانتے ہیں (جب) ہم کہتے ہیں کہ دو (آسانی) آوازیں آئیں گی تو وہ کہتے ہیں جب یہ ہوگا تو حق کی آواز باطل کی آواز سے کیسے پہچانی جائے گی؟



آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے ان کو کیا جواب دیا؟  
میں نے عرض کیا: میرے پاس جواب کے لیے کچھ نہیں ہے۔  
آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو جواب دو کہ جب ایسا ہوگا تو جو شخص اس سے قبل اس پر  
ایمان لایا وہ اسکی تصدیق کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ”پس جو حق کی راہ دکھاتا ہے  
وہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ جو خود اپنی راہ نہیں پاتا جب  
تک اس کی رہنمائی نہ کی جائے؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کر رہے ہو؟“ ﴿۱۸﴾

[78] مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النُّعْمَانِيُّ فِي كِتَابِ الْغَيْبَةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الثَّقِيفِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
خَالِدٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْجَرِيرِيِّ  
قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ النَّاسَ يُؤْتَوُونَ... وَذَكَرَ  
الْحَدِيثَ.

محمد بن ابراہیم نعمانی نے اپنی کتاب الغیبة میں عبد الرحمن بن مسلمہ جریری سے  
روایت کیا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق ﷺ سے عرض کیا: لوگ ہماری سرزنش کرتے  
ہیں۔۔۔۔۔ (اور پھر حدیث مکمل ذکر کی)۔ ﴿۱۸﴾

[79] مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ: عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ابْنِ فَضَالٍ وَ  
الْحَجَّالِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقِدٍ قَالَ: سَمِعَ رَجُلٌ مِنَ الْعَجَلِيِّينَ هَذَا  
الْحَدِيثَ قَوْلَهُ يُنَادِي مُنَادٍ أَلَا إِنَّ فُلَانًا بَنَ فُلَانٍ وَ شَيْعَتُهُ هُمْ  
الْفَائِزُونَ أَوَّلَ النَّهَارِ وَ يُنَادِي آخِرَ النَّهَارِ أَلَا إِنَّ عُمَانَ وَ شَيْعَتَهُ  
هُمْ الْفَائِزُونَ قَالَ وَ يُنَادِي أَوَّلَ النَّهَارِ مُنَادٍ آخِرَ النَّهَارِ فَقَالَ

﴿۱۸﴾ روضة الكافي كليني: ۲۰۸ ج ۲، ۲۵۲؛ الوافي: ۲/ ۳۴۶ ج ۱، ۹۶۱؛ بحار الانوار: ۵۲/ ۲۹۹ ج ۶۳؛ البرهان: ۳/

﴿۱۹﴾ الغيبة نعمانی: ۳۲ ج ۲، ۳۲؛ بحار الانوار: ۵۲/ ۲۹۶ ج ۵۰؛ البرهان: ۳/ ۲۶ ج ۸؛ مجمع احادیث امام المہدی

الرَّجُلُ فَمَا يُدْرِينَا أَيُّهَا الصَّادِقُ مِنَ الْكَاذِبِ فَقَالَ يُصَدِّقُهُ عَلَيْهَا  
مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِهَا قَبْلَ أَنْ يُنَادِيَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ (أَفَمَنْ  
يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمْ مَنْ لَا يَهْدِي إِلَّا أَنْ يَهْدِيَ) فَمَا لَكُمْ  
كَيْفَ تَحْكُمُونَ.

داؤد بن فرقہ سے روایت ہے کہ عجلیہ کے ایک شخص نے اس حدیث کو سنا، اس کا  
قول ہے: منادی دن کے اول وقت میں ندا دے گا کہ خبردار ہو جاؤ! فلاں بن فلاں اور اس  
کے شیعہ نجات یافتہ ہیں اور منادی دن کے آخری وقت میں ندا دے گا کہ خبردار ہو جاؤ! عثمان  
اور اس کے شیعہ نجات یافتہ ہیں۔

[اس نے کہا: اول وقت میں بھی ندا دی جائے گی اور آخر وقت میں بھی  
ندا دی جائے گی]۔

اس شخص نے کہا: ہم جھوٹے کو سچے سے کیسے پہنچائیں گے؟  
فرمایا: جو اس ندا کے آنے سے پہلے اس پر ایمان رکھتا ہوگا وہ اس کی تصدیق کرے  
گا۔ بے شک اللہ کا ارشاد ہے:

”پس جو حق کی راہ دکھاتا ہے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کی  
پیروی کی جائے یا وہ جو کہ خود اپنی راہ نہیں پاتا جب تک اس کی  
رہنمائی نہ کی جائے؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کر رہے ہو؟“

[80] إِبْنُ أَبِي يُونَيْسٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبَانَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ  
عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ يَحْيَى الْخَلْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ  
الْبَصْرِيِّ عَنِ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي عَجْفَرٍ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ فِي فُسْطَاطِهِ فَرَفَعَ جَانِبَ الْفُسْطَاطِ فَقَالَ إِنَّ أَمْرًا قَدْ كَانَ

أَبَيْنَ مِنْ هَذِهِ الشَّمْسِ ثُمَّ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ فَلَانِ بْنِ  
فُلَانٍ هُوَ الْإِمَامُ بِاسْمِهِ وَيُنَادِي إِبْلِيسُ لَعْنَةُ اللَّهِ مِنَ الْأَرْضِ كَمَا  
نَادَى بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ.

میںون البان سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ ان کے خیمے  
میں تھا، آپ علیہ السلام نے خیمہ کا پردہ اٹھایا اور فرمایا: ہمارا امر سورج سے زیادہ واضح ہے۔  
پھر فرمایا: (ظہور کے وقت) آسمانوں سے ایک منادی ندا دے گا: فلاں بن  
فلاں اپنے نام کے ساتھ امام ہے۔

اور ابلیس لعنة اللہ زمین سے ندا دے گا جیسے اس نے رسول اللہ ﷺ کے لیے  
لیلة العقبة کو ندا دی تھی۔ ﴿

[81] عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْكَظَّابِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ  
عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
قَالَ: يُنَادِي مُنَادٍ بِاسْمِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قُلْتُ خَاصُّ أَوْ عَامُّ  
قَالَ عَامُّ يَسْمَعُ كُلُّ قَوْمٍ يَلْسَانِهِمْ قُلْتُ فَمَنْ يُخَالِفُ الْقَائِمَ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ وَ قَدْ نُودِيَ بِاسْمِهِ قَالَ لَا يَدْعُهُمْ إِبْلِيسُ حَتَّى يُنَادِيَ فِي  
آخِرِ اللَّيْلِ وَيُشَكِّكَ النَّاسَ.

### [ آسمانی ندا کو ہر کوئی اپنی زبان میں سنے گا ]

زرارہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: منادی امام قائم علیہ السلام کا  
نام لے کر ندا دے گا؟

میں نے عرض کیا: یہ ندا خاص ہوگی یا عام؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ عام ہوگی اور ہر قوم اسے اپنی اپنی زبانوں میں سنے گی۔

میں نے عرض کیا: جو کوئی امام قائم علیہ السلام کا مخالف ہوگا اس کے لیے بھی یہ ندا نام لے کر دی جائے گی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں، ان کو صدا دینے والا ابلیس ہوگا حتیٰ کہ وہ [آخر شب] میں ندا دے گا اور لوگوں کو مشکوک کرے گا۔ ﴿۱﴾

[82] وَ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَا جِئَلُوهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عَدِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْمَعْرَاءِ عَنِ الْمَعْلِيِّ بْنِ خُنَيْسٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: صَوْتُ جَنْزَيْلٍ مِنَ السَّمَاءِ وَ صَوْتُ إِبْلِيسَ مِنَ الْأَرْضِ فَاتَّبِعُوا الصَّوْتِ الْأَوَّلَ وَإِيَّاكُمْ وَالْآخِرَ أَنْ تَفْتِنْتُمْوَابِهِ.

### [پہلی ندا کی اتباع کرنا]

معلیٰ بن خنیش سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا! جرنیل علیہ السلام کی آواز آسمان سے آئے گی اور ابلیس کی زمین سے۔ پس تم پہلی آواز کی اتباع کرنا اور دوسری آواز پر کان نہ دھرنا کیونکہ وہ فتنہ پھیلانے کے لیے ہوگی۔ ﴿۱﴾

قلت: الأحادیث فی المنادین مستفیضة جداً، وذكر منها بن بابويه في آخر كتاب كمال الدين وتمام النعمة، الغيبة، ومحمد بن إبراهيم في آخر كتاب الغيبة، وسيأتي من ذلك إن شاء الله تعالى في قوله تعالى: (إِنَّ نَاشِئًا نُنزِّلُ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ) من

### قول مولف:

میں کہتا ہوں کہ یہ ندا آنے والی حدیثیں بہت مفید ہیں اور ان کا ذکر ابن بابویہ

﴿۱﴾ کمال الدین وتمام النعمة ۲/ ۶۸۸؛ باب ۵۷؛ ح ۸؛ تفسیر البرہان: ج ۴؛ ص ۲۶؛ حدیث ۶

﴿۲﴾ کمال الدین وتمام النعمة ۲/ ۶۹۱؛ باب ۵۷؛ ح ۱۳؛ تفسیر البرہان: ج ۴؛ ص ۲۶؛ حدیث ۷

صدق نے کمال الدین کے آخر میں اور محمد بن ابراہیم نعمانی نے الغیبیہ کے آخر میں کیا ہے اور یہ حدیثیں ہم سورہ شعراء کی آیت کے ذیل میں کریں گے۔

## سُورَةُ هُودٍ

[آیت نمبر ۲۹]

وَلَيْنَ أَخْرَجْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ إِلَّا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَفْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِدِيَارِهِمْ يَنْسِفُونَ.

”اگر ہم ایک مدت تک ان سے عذاب کو ٹال دیں تو وہ کہنے لگتے ہیں کہ اسے کس چیز نے روک رکھا ہے آگاہ رہو کہ جس دن ان پر عذاب واقع ہوگا اس سے ٹالنا نہیں جائے گا۔ (سورہ ہود: ۸)۔“

[83] مُحَمَّدُ بْنُ إِبرَاهِيمَ النُّعْمَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَطَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ إِبرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى - وَلَيْنَ أَخْرَجْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ قَالَ الْعَذَابُ خُرُوجُ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ الْأُمَّةُ الْمَعْدُودَةُ عِدَّةُ أَهْلِ بَدْرٍ وَأَصْحَابِهِ.

[”امت محدودہ“ سے کیا مراد ہے؟]

اسحاق بن عبد العزیز سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق عليه السلام نے خدا کے

قول: ”اور اگر ہم ایک مدت تک ان سے عذاب کو ٹال دیں۔“ کے بارے میں فرمایا: عذاب قائم آل علیہ کا خروج ہے اور ”امۃ معدودہ“ (یعنی ایک خاص مدت تک) سے مراد اہل بدر اور آپ علیہ کے صحابہ ہیں۔ ﴿

[84] عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ( وَ لَئِن أَخَّرْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ - لَيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ ) قَالَ الْأُمَّةُ الْمَعْدُودَةُ أَصْحَابُ الْقَائِمِ الثَّلَاثُمِائَةِ وَالْبِضْعَةُ عَشْرَ .

ہشام بن عمار نے اپنے والد سے روایت کیا، جو امیر المومنین علیہ کے اصحاب میں سے تھے، انہوں نے حضرت امیر المومنین علیہ سے روایت کیا کہ آپ علیہ نے خدا کے قول: ”اور اگر ہم ایک مدت تک ان سے عذاب کو ٹال دیں تو وہ کہنے لگتے ہیں کہ اسے کس چیز نے روک رکھا ہے۔“ کے بارے میں فرمایا: امۃ معدودہ سے مراد امام قائم علیہ کے تین سو تیرہ اصحاب ہیں۔ ﴿

[85] مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ: عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: ( فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا ) قَالَ الْخَيْرَاتُ الْوَلَايَةُ وَقَوْلُهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ( أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا ) يَعْنِي أَصْحَابَ

﴿ الغيبة نعمانی: ص ۲۴۷ ج ۳۶؛ تاویل الآيات ج ۱ ص ۲۲۳ ج ۳؛ اثبات الهداه: ج ۳ ص ۵۴۱؛ بحار الانوار:

ج ۵۱ ص ۵۱؛ تفسیر البرهان: ج ۴ ص ۸۰ ج ۱؛ مجمع احادیث الامام المہدی: ج ۵ ص ۱۶۸ ج ۱۵۹۴

﴿ تفسیر القمی: ج ۱ ص ۳۲۳؛ بحار الانوار: ج ۵ ص ۴۴ ج ۱؛ تفسیر البرهان: ج ۴ ص ۸۰؛ تفسیر نور الثقلین: ج

۳ ص ۲۵۸ ج ۲۹؛ اثبات الهداه: ج ۷ ص ۴۵۰ ج ۴۱۸

الْقَائِمِ الثَّلَاثِمِائَةِ وَالْبِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا قَالَ وَهُمْ وَاللَّهِ الْأُمَّةُ  
الْمَعْدُودَةُ قَالَ يَجْتَمِعُونَ وَاللَّهُ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ فَزَعُ كَفَزَعُ  
الْخَرِيفِ.

ترجمہ وہی ہے جو حدیث نمبر ۵ میں گزر چکا ہے ﴿

[86] عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ  
يُونُسَ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَلْبِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَ  
اللَّهُ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدْ أَسْنَدَ ظَهْرَهُ إِلَى الْحَجَرِ  
ثُمَّ يَنْشُدُ اللَّهَ حَقَّهُ ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ يُحَاجِّبُنِي فِي اللَّهِ فَأَنَا  
أَوْلَى بِاللَّهِ، أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ يُحَاجِّبُنِي فِي آدَمَ فَأَنَا أَوْلَى بِآدَمَ، أَيُّهَا  
النَّاسُ مَنْ يُحَاجِّبُنِي فِي نُوحٍ فَأَنَا أَوْلَى بِنُوحٍ، أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ يُحَاجِّبُنِي  
فِي إِبْرَاهِيمَ فَأَنَا أَوْلَى بِإِبْرَاهِيمَ، أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ يُحَاجِّبُنِي فِي مُوسَى  
فَأَنَا أَوْلَى بِمُوسَى، أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ يُحَاجِّبُنِي فِي عِيسَى فَأَنَا أَوْلَى بِعِيسَى  
، أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ يُحَاجِّبُنِي فِي مُحَمَّدٍ فَأَنَا أَوْلَى بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
آلِهِ، أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ يُحَاجِّبُنِي فِي كِتَابِ اللَّهِ فَأَنَا أَوْلَى بِكِتَابِ اللَّهِ، ثُمَّ  
يَنْتَهِي إِلَى الْمَقَامِ فَيُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ وَيَنْشُدُ اللَّهَ حَقَّهُ، ثُمَّ قَالَ أَبُو  
جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: هُوَ وَاللَّهُ الْمُضْطَرُّ فِي كِتَابِ اللَّهِ فِي قَوْلِهِ (الَّذِينَ  
يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ  
الْأَرْضِ) فَيَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَبَايَعُهُ جَبْرِئِيلُ ثُمَّ الثَّلَاثِمِائَةِ وَ  
الثَّلَاثَةِ عَشَرَ رَجُلًا فَمَنْ كَانَ أُبْتَلِيَ بِالْمَسِيرِ وَافَاهُ وَمَنْ لَمْ يُبْتَلِ  
بِالْمَسِيرِ فَقَدْ عَنَ فِرَاشَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ هُمْ الْمَفْقُودُونَ  
عَنْ فُرُشِهِمْ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ: (فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُوا  
يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا) قَالَ: الْخَيْرَاتُ الْوَالِيَةُ.

﴿ حوالہ جات کے لیے حدیث نمبر ۵ کی طرف رجوع کریں۔

ترجمہ وہی ہے جو حدیث نمبر ۴ میں گزر چکا ہے۔ ﴿

وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ: (وَلَيْنَ أَخْرَجْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ وَهُمْ وَ اللَّهُ أَصْحَابُ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَجْتَبِعُونَ وَ اللَّهُ إِلَيْهِ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ فَإِذَا جَاءَ إِلَى الْبَيْدَاءِ يَخْرُجُ إِلَيْهِ جَيْشُ السُّفْيَانِيِّ فَيَأْمُرُ اللَّهُ الْأَرْضَ فَتَأْخُذُ أَقْدَامَهُمْ وَ هُوَ قَوْلُهُ (وَلَوْ تَرَى إِذْ فَرَغُوا فَلَا قُوَّةَ وَ أُخِذُوا مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ وَ قَالُوا آمَنَّا بِهِ) يَعْنِي بِالْقَائِمِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ .

(وَ أَيْ لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ) (الِ قَوْلِهِ): (وَ حِيلَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ) (يعني) (ألا يعذبوا) (كَمَا فَعَلَ بِأَشْيَاءِهِمْ مِنْ قَبْلُ) (يعني من كان قبلهم من المكذبين هلكوا).

[87] أَلْعِيَاثِيُّ : بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي بَنٍ مُسَافِرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فِي قَوْلِ اللَّهِ: (وَلَيْنَ أَخْرَجْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ) (يعني عِدَّةٌ كَعِدَّةِ بَدْرٍ) (لِيَقُولَنَّ مَا يَجْبِسُهُ إِلَّا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ) قَالَ: الْعَذَابُ.

ابان بن مسافر سے روایات ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ”اور اگر ایک مدت تک ہم ان سے عذاب کو روک دیں۔“ کے بارے میں فرمایا: کہ امتہ معدودہ سے مراد اصحاب بدر کی تعداد ہے۔ اور ”وہ کہنے لگتے ہیں کہ اسے کسی چیز نے روک رکھا ہے آگاہ رہو کہ جس دن ان پر (عذاب) واقع ہوگا ان سے ٹالائیں جائے گا۔“ کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد ان پر عذاب کا واقع ہونا ہے۔ ﴿

[88] عَنْهُ: بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى الْحَلَبِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَصْحَابُ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الثَّلَاثُمِائَةِ وَ الْبِضْعَةَ

﴿ حوالہ جات کے لیے حدیث نمبر ۴ کی طرف رجوع کریں۔

﴿ تفسیر العیاشی: ج ۲ ص ۱۵۰؛ بحار الانوار: ج ۵۱ ص ۵۵۵؛ تفسیر البرہان: ج ۳ ص ۸۱ ح ۴



عَشْرَ رَجُلًا، هُمْ وَاللَّهُ الْأُمَّةَ الْمَعْدُودَةَ الَّتِي قَالَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ: (وَ  
لَئِن أَخَّرْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ) قَالَ: يُجْتَمِعُونَ لَهُ فِي  
سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ قَزَعًا كَقَزَعِ الْخَرِيفِ.

عبدالاعلیٰ حلبي سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امام قائم علیہ السلام کے  
اصحاب تین سو تیرہ افراد ہیں اور وہی امت معدودہ ہے جس کے بارے میں اللہ نے اپنی  
کتاب میں فرمایا ہے: ”اور اگر ہم ایک مدت تک ان سے عذاب کو ٹال دیں۔“  
پھر فرمایا: وہ ایک ساعت میں جمع ہو جائیں گے جسے خریف میں بادل کے ٹکڑے جمع  
ہو جاتے ہیں۔

[89] وَ عَنهُ: بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ: (وَ لَئِن أَخَّرْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ) قَالَ: هُوَ  
الْقَائِمُ وَأَصْحَابُهُ.

خزاز سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ”اور اگر ہم ایک  
مدت تک ان سے عذاب کو ٹال دیں۔“ سے مراد امام قائم علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے اصحاب  
ہیں۔

[90] أَبُو عَلِيٍّ الطَّبْرِيِّ: فِي مَجْمَعِ الْبَيَانِ قِيلَ: إِنَّ الْأُمَّةَ الْمَعْدُودَةَ هُمْ  
أَصْحَابُ الْمَهْدِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَ بَضْعَةٌ  
عَشْرَ رَجُلًا كَعِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ يُجْتَمِعُونَ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ كَمَا يُجْتَمِعُ  
قَزَعُ الْخَرِيفِ. قَالَ: وَ هُوَ الْمَرْوِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ  
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ.

ابوعلیٰ طبرسی نے مجمع البیان میں کہا ہے کہ امت معدودہ آخری زمانے میں امام

تفسیر العیاشی: ج ۲ ص ۱۵۰ ح ۸؛ تفسیر نور الثقلین: ج ۲ ص ۳۴۱ ح ۳۶؛ تفسیر البرہان: ج ۲ ص ۸۱ ح ۵  
تفسیر العیاشی: ج ۲ ص ۱۵۱ ح ۹؛ تفسیر البرہان: ج ۲ ص ۸۲ ح ۹؛ تفسیر الصافی: ج ۱ ص ۶۶۸؛ اثبات  
الهداة: ج ۷ ص ۱۰۰؛ بحار الانوار: ج ۵۱ ص ۵۵ ح ۴۳

مہدی علیہ السلام کے اصحاب ہیں جو اہل بدر کی تعداد کے موافق تین سو تیرہ ہیں، وہ ایک ساعت میں ایسے اکٹھے ہو جائیں گے جیسے خریف میں بادلوں کے ٹکڑے اکٹھے ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا: امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ مروی ہے۔ ﴿۱﴾

[91] قَالَ شَرَفُ الدِّينِ النَّجْفِيُّ: وَيُؤَيِّدُهُ مَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ جُمُهورٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى عَنْ حَرِيزٍ قَالَ رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَ لَئِن أَخَّرْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ قَالَ الْعَذَابُ هُوَ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ عَذَابٌ عَلَى أَعْدَائِهِ وَالْأُمَّةُ الْمَعْدُودَةُ هُمُ الَّذِينَ يَقُومُونَ مَعَهُ بِعَدَدِ أَهْلِ بَدْرٍ.

حریز سے روایت ہے کہ ہمارے بعض اصحاب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ”اور اگر ہم ایک مدت تک ان سے عذاب کو ٹال دیں۔“ کے بارے میں روایت کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: عذاب سے مراد قائم آل محمد علیہ السلام ہیں اور وہ عذاب آپؑ کے دشمنوں کے لیے ہوگا اور امتہ المعدودہ وہ لوگ ہیں جو اہل بدر کی تعداد کے موافق آپؑ کے ساتھ قیام کریں گے۔ ﴿۲﴾

[92] عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: فِي تَفْسِيرِهِ الْمَنَسُوبِ إِلَى الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: وَ لَئِن أَخَّرْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ قَالَ إِنَّ مَتَّعْنَا هُمْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا إِلَى خُرُوجِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَرَدُّهُمْ وَ نُعَذِّبُهُمْ لِيَقُولُوا مَا يَجِبُ لَهُ أَنْ يَقُولُوا لِمَ لَا يَقُومُ الْقَائِمُ وَلَا يَخْرُجُ عَلَى حَدِّ الْإِسْتِهْزَاءِ فَقَالَ اللَّهُ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَ حَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِؤْنَ.

علی بن ابراہیم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے منسوب اپنی تفسیر میں کہا ہے کہ اللہ

﴿۱﴾ تفسیر مجمع البیان: ج ۵ ص ۱۴۴؛ تفسیر البرہان: ج ۴ ص ۸۲ ح ۸

﴿۲﴾ تاویل الآیات: ج ۱ ص ۲۲۳؛ تفسیر البرہان: ج ۴ ص ۸۲ ح ۹؛ بحار الانوار: ج ۵۱ ص ۵۸ ح ۵۱؛ اثبات

الهداه: ج ۷ ص ۸۱ ح ۵۱۳

کے قول: ”اور اگر ہم ایک مدت تک ان سے عذاب کو روک لیں۔“ سے مراد ہے کہ خروج قائم علیہم تک انھیں دنیا سے فائدہ اٹھانے دیں اور دوبارہ واپس لا کر ان کے اوپر عذاب نازل کریں۔ ”تو وہ ضرور کہیں گے کہ کس چیز نے اس کو روک رکھا ہے۔“ یعنی وہ بر بنائے مذاق و استہزاء کہیں گے کہ قیام قائم علیہم اور ان کے خروج میں کیا امر مانع تھا کیوں نہیں آگئے؟

اللہ تعالیٰ ارشاد فرمایا ہے: ”وہ لوگ یاد رکھیں کہ جس وقت وہ آئے گا (یعنی عذاب) تو ان سے ٹالائیں جائے گا اور جس کا مذاق اڑاتے تھے وہ آگھرے گا۔ (ہود: ۸)

”۔“

### [ آیت نمبر ۳۰ ]

(قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ).

”لو ط علیہم نے کہا: اے کاش! مجھ میں (تمہیں روکنے کی) طاقت

ہوتی یا میں کسی مضبوط سہارے کی پناہ لے سکتا۔ (ہود: ۸۰)۔“

[93] أَلْعَيَّاشِيُّ: يَأْسِنَادُه: عَنْ صَالِحِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ

السَّلَامُ: فِي قَوْلِ اللَّهِ: (لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ) (قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ

) قَالَ: قُوَّةُ الْقَائِمِ وَالرُّكْنُ الشَّدِيدُ الثَّلَاثُمِائَةِ وَثَلَاثَةُ عَشَرَ

أَصْحَابُهُ.

### [ قوت اور مضبوط سہارا سے کیا مراد ہے؟ ]

صالح بن سعید سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: اگر مجھ میں (تمہیں روکنے کی) قوت ہوتی یا میں کسی مضبوط سہارے کی پناہ لے سکتا، کے بارے

تفسیر النبی: ج ۲/ ۳۲۲ ص ۳۲۲؛ تفسیر البرہان: ج ۴ ص ۸۲ ح ۱۰؛ بحار الانوار: ج ۹ ص ۲۱۳ ح ۹۲ اور ج

۵۱ ص ۴۴ ح ۱؛ تفسیر نور الثقلین: ج ۳/ ۲۵۸ ح ۲۹

میں فرمایا: قوت سے مراد قائم آل محمد ﷺ ہیں اور مضبوط سہارے سے مراد وہ تین سوتیرہ افراد ہیں جو آپ کے اصحاب ہیں۔ ﴿

[94] إِبْنُ بَابُوَيْهٍ: بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا كَانَ قَوْلُ لُوطٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِقَوْلِهِ: لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةٌ أَوْ آوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ إِلَّا تَمَنِّيًّا لِقُوَّةِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا ذَكَرَ إِلَّا شِدَّةَ أَصْحَابِهِ وَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ لَيُعْطَى قُوَّةَ أَرْبَعِينَ رَجُلًا وَإِنَّ قَلْبَهُ لَأَشَدُّ مِنْ زُبْرِ الْحَدِيدِ وَلَوْ مَرُّوا بِجِبَالِ الْحَدِيدِ لَقَلَعُوهَا وَلَا يَكْفُونَ سُيُوفَهُمْ حَتَّى يَرْضَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق ﷺ نے فرمایا: حضرت لوط علیہ السلام کا اپنی قوم سے فرمانا کہ: ”کاش مجھ میں (تمہیں روکنے کی) طاقت ہوتی یا میں کسی مضبوط سہارے کی پناہ لے سکتا۔“ دراصل اس خواہش کا اظہار ہے کہ انہیں وہ قوت حاصل ہو جاتی جو امام قائم علیہ السلام کو حاصل ہوگی اور اس میں اس شدت کا اظہار جو امام قائم علیہ السلام کے اصحاب کے لیے ہے۔ امام کے اصحاب میں ہر شخص کو چالیس افراد کے برابر قوت جسمانی حاصل ہوگی اور ان کے دل لوہے سے زیادہ مضبوط ہوں گے، وہ لوہے کے پہاڑ کو اکھاڑ پھینکیں گے اور اس وقت تک اپنی تلوار نہیں روکیں گے جب تک اللہ راضی نہ ہو جائے۔ ﴿

## سُورَةُ يُوسُفَ

[ آیت نمبر ۳۱ ]

﴿ تفسیر العیاشی: ج ۲ ص ۱۶۶ ح ۵۵؛ تفسیر القمی: ج ۱ ص ۳۳۵؛ بحار الانوار: ج ۱۲ ص ۱۷۰ ح ۳۰؛ تفسیر

البرہان: ج ۴ ص ۱۲۷ ح ۸

﴿ کمال الدین وتمام الععمہ: ج ۲ ص ۳۳۳ باب ۵۸ ح ۲؛ تفسیر البرہان: ج ۴ ص ۱۳۳ ح ۲؛

(حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا جَاءَهُمْ نَصْرُنَا).  
 ”یہاں تک کہ جب انبیاء مایوس ہو گئے اور لوگ بھی یہ خیال کرنے  
 لگے کہ ان سے جھوٹ بولا گیا تھا تو ان کے لیے ہماری نصرت پہنچ گئی۔  
 (یوسف: ۱۱۰)۔“

[95] أَبُو جَعْفَرِ بْنِ جَرِيرِ الطَّبْرِيِّ: فِي بَابِ وَجوب معرفة الْقَائِمِ عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ وَأَنه لَا بَدَأَ أَن يَكُونَ مِنْ كِتَابِهِ مَسْنَدَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا  
 السَّلَامُ:

بإسنادة أَبُو عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمِيُّ (يعنى محمد بن أحمد  
 القاسمي) قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ  
 سَيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ حُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ) قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَشَكَا  
 إِلَيْهِ طَوْلَ دَوْلَةِ الْجَوْرِ، فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ: وَاللَّهِ، لَا يَكُونُ مَا  
 تَأْمَلُونَ حَتَّى يَهْلِكَ الْمُبْطِلُونَ، وَ يَضْمَحِلَّ الْجَاهِلُونَ، وَ يَأْمَنَ  
 الْمُتَّقُونَ، وَ قَلِيلٌ مَا يَكُونُ حَتَّى لَا يَكُونَ لِأَحَدِكُمْ مَوْضِعُ قَدَمِهِ، وَ  
 حَتَّى تَكُونُوا عَلَى النَّاسِ أَهْوَنَ مِنَ الْمَبِيْتَةِ عِنْدَ صَاحِبِهَا، فَبَيْنَا  
 أَنْتُمْ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَ الْفَتْحُ، وَ هُوَ قَوْلُ رَبِّي (عَزَّ وَ جَلَّ) فِي  
 كِتَابِهِ: حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا جَاءَهُمْ  
 نَصْرُنَا.

### [ مایوسی کی بعد اللہ کی نصرت پہنچ جائے گی ]

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا! ایک شخص نے  
 امیرالمومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر ظلم کی طویل حکومت کا شکوہ کیا تو آپ علیہ السلام نے  
 فرمایا: اللہ کی قسم! یہ واقعہ نہیں ہوگا جب تک باطل پرستوں کو ہلاک اور جہلاء کو کمزور اور متقی و

پر ہیڑگار لوگوں کو مطمئن نہیں کیا جائے گا اور سب سے کم یہ ہے کہ اس وقت تم میں سے کسی کے پیر رکھنے کی جگہ بھی نہ ہوگی حتیٰ کہ لوگوں کے لیے یہ دنیا ایک مردار سے زیادہ پست اور حقیر ہوگی۔ پس جب تم ایسے حالات میں گھر گئے تو پھر اللہ کی نصرت اور فتح آپہنچے گی جیسا کہ میرے رب کا اپنی کتاب میں ارشاد ہوتا ہے۔ ”یہاں تک کہ جب انبیاء مایوس ہو گئے اور لوگ بھی یہ خیال کرنے لگے کہ ان سے جھوٹ بولا گیا تھا تو ان کے لیے ہماری نصرت پہنچ گئی۔“ ﴿۱۰﴾

### [ آیت نمبر ۳۲ ]

(وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ).

”اور انہیں ایام اللہ یاد دلاؤ۔ (ابراہیم: ۵)۔“

[96] إِبْنُ أَبِي يُوَيْبٍ: قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْمُبَيْمِيِّ عَنْ مُثَنَّى الْحَنَاطِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: أَيَّامُ اللَّهِ ثَلَاثَةٌ: يَوْمُ قِيَامِ الْقَائِمِ وَ يَوْمُ الْكُرَّةِ وَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ.

### [ ایام اللہ سے کیا مراد ہے؟ ]

مثنیٰ الحنطاط سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام (امام محمد باقر علیہ السلام) سے روایت کیا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایام اللہ سے تین دن مراد ہیں؛ امام قائم علیہ السلام کے ظہور کا دن، رجعت کا دن اور قیامت کا دن۔ ﴿۱۰﴾

﴿۱۰﴾ دلائل الامتنة: ج ۱ ص ۴۱ ح ۴۶۲؛ تفسیر البرہان: ج ۴ ص ۲۴۰ ح ۸

﴿۱۱﴾ الخصال: ج ۱ ص ۱۹۸ باب ۳ ح ۱۷۵؛ مختصر بصائر الدرجات: ج ۱ ص ۱۱۷ ح ۵۶؛ معانی الاخبار: ج ۲ ص ۱۶۶

باب ۸ ح ۴۰۸؛ میزان الحکمت: ج ۷ ص ۱۵۰ ح ۱۴۴۸۸؛ بحار الانوار: ج ۷ ص ۶۱ ح ۱۱۳ اور ج ۵۳ ص

۶۳؛ ح ۵۳؛ روضة الواعظین: ج ۳ ص ۳۹۲؛ المختصر: ج ۲ ص ۲۹۲ ح ۲۵۲؛ تاویل الآیات: ج ۲ ص ۵۷۶ ح ۳؛

تفسیر الصافی: ج ۴ ص ۲۹۶؛ تفسیر نور الثقلین: ج ۴ ص ۵۷۱؛ تفسیر البرہان: ج ۴ ص ۷۰ ح ۱

[97] عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي رَجَمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ  
الْحَمِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ  
مُتَنَّى الْخَطَّابِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَيَّامُ  
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثَةٌ يَوْمٌ يَقُومُ الْقَائِمُ وَيَوْمُ الْكَرَّةِ وَيَوْمُ الْقِيَامَةِ

بفرق اسناد ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

[98] سعد بن عبد الله: عن مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ وَيَعْقُوبُ بْنُ  
يَزِيدَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْيَبْتِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي بَانٍ  
عُمَانَ عَنْ مُوسَى الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
يَقُولُ: أَيَّامُ اللَّهِ ثَلَاثَةٌ: يَوْمٌ يَقُومُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَيَوْمُ  
الْكَرَّةِ، وَيَوْمُ الْقِيَامَةِ.

بفرق اسناد ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

### [ آیت نمبر ۳۳ ]

[99] (قَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ،  
نُحِبُّ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعُ الرَّسُولَ).

”کہنے لگے: اے ہمارے رب! تو نے ہم پر قتال کیوں فرض کیا

ہمیں تھوڑی مہلت کیوں نہ دی؟ (النساء: ۷۷)۔“

”ہم تیری دعوت پر لبیک کہیں گے اور رسولوں کی اتباع کریں گے۔“

(ابراہیم: ۴۴)۔“

مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَىٰ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

☆ اوپر والے حاشیہ ہے۔

☆ حدیث نمبر ۹۶ کا حاشیہ دیکھیے۔

سِنَانٍ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: وَاللَّهِ الَّذِي صَنَعَهُ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ خَيْرًا لِهَذِهِ الْأُمَّةِ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَاللَّهُ لَقَدْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: (أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ) إِنَّمَا هِيَ طَاعَةُ الْإِمَامِ وَطَلَبُوا الْقِتَالَ (فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ) مَعَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ (فَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ) ... (نُحِبُّ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعُ الرَّسُولَ) أَرَادُوا تَأْخِيرَ ذَلِكَ إِلَى الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

### قول مترجم:

مؤلف نے کتاب میں دونوں آیات کو ایک جگہ ملا کر لکھا ہے لیکن ہم نے الگ الگ کر کے لکھا ہے تاکہ قارئین اور محققین کو دشواری نہ پیش آئے۔

۹۹ کا ترجمہ وہی ہے جو حدیث نمبر ۳۳ میں گزر چکا ہے۔ ﴿۱﴾

[100] أَلْعِيَاثِيُّ: بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: وَاللَّهِ الَّذِي صَنَعَهُ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ خَيْرًا لِهَذِهِ الْأُمَّةِ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَاللَّهُ لَفِيهِ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ - أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ إِنَّمَا هِيَ طَاعَةُ الْإِمَامِ فَطَلَبُوا الْقِتَالَ - فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ مَعَ الْحُسَيْنِ - فَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ وَقَوْلُهُ - رَبَّنَا أَخَّرْنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ نُحِبُّ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعُ الرَّسُولَ أَرَادُوا تَأْخِيرَ ذَلِكَ إِلَى الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

﴿۱﴾ حوالہ جات کے لیے حدیث نمبر ۳۳ کی طرف رجوع کریں۔



بفرق اسناد ترجمہ وہی ہے جو حدیث نمبر ۳۳ میں گزر چکا ہے۔ ﴿

[ آیت نمبر ۳۴ ]

وَسَكَنْتُمْ فِي مَسْكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ  
فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمْ الْأَمْثَالَ.  
”حالانکہ تم ان لوگوں کے گھروں میں آباد تھے جو اپنے آپ پر ظلم  
کرتے تھے۔“ (ابراہیم: ۴۵)۔

[101] أَلْعَيَّاشِيُّ: بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُمَرَ: عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ حَضَرَ أَبَا  
عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَجُلٍ يَقُولُ قَدْ تَبَت دَارُ صَالِحٍ وَدَارُ  
عَيْسَى بْنِ عَلِيٍّ ذَكَرَ دُورَ الْعَبَّاسِيِّينَ فَقَالَ رَجُلٌ: أَرَأَيْتَ اللَّهُ خَرَّ أَبَا  
أَوْ حَرَّ بِهَا بِأَيْدِينَا فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا تَقُلْ هَكَذَا  
بَلْ يَكُونُ مَسَاكِينَ الْقَائِمِ وَأَصْحَابِهِ أَمَا سَمِعْتَ اللَّهَ يَقُولُ: (وَ  
سَكَنْتُمْ فِي مَسَاكِينِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ).

[ امام قائمؑ اور ان کے اصحاب کو مسکن؟ ]

سعد بن عمر ایک شخص کے حوالے سے روایت کرتے ہیں جو امام جعفر صادق علیہ السلام کی  
خدمت میں حاضر تھا، اس شخص نے کہا کہ صالح اور عیسیٰ بن علی کا گھرا بھی بھی صحیح و سالم ہے  
اور وہ دور بنو عباس کا ذکر کر رہا تھا تو دوسرے شخص نے کہا کہ اللہ اس کو برباد کرے یا ہمارے  
ہاتھوں برباد کرادے۔

پس امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس سے فرمایا: ایسا نہ کہو۔ یہ تو قائم آل محمد علیہ السلام اور  
آپ علیہ السلام کے اصحاب کا مسکن ہوگا کیا تم نے خدا کا قول نہیں سنا کہ: ”اور تم ان  
لوگوں کے گھروں میں آباد ہوئے جو اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔“ ﴿

﴿ حوالہ جات کے لیے حدیث نمبر ۳۳ کی طرف رجوع کریں۔

﴿ تفسیر العیاشی: ج ۲ ص ۲۳۵ ح ۴۹؛ بحار الانوار: ج ۵۲ ص ۷۵ ح ۹۵؛ تفسیر البرہان: ج ۴ ص ۴۳ ح ۸

## [ آیت نمبر ۳۵ ]

(وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِيَتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ).

”اگرچہ ان کی مکاریاں ایسی تھیں کہ جن سے پہاڑ بھی ٹل جائیں۔

(ابراہیم: ۴۶)۔“

[102] الْعَيْشِيُّ: بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَمِيلِ بْنِ كَرَّاجٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: (إِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِيَتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ) وَإِنْ كَانَ مَكْرُ آلِ الْعَبَّاسِ بِالْقَائِمِ لِيَتَزُولَ مِنْهُ قُلُوبُ الرِّجَالِ.

## [ بنو عباس کی مکاریاں ]

جمیل بن دراج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: ”اگرچہ ان کی مکاریاں ایسی تھیں کہ جن سے پہاڑ بھی ٹل جائیں۔“ سے مراد قائم آل محمد علیہ السلام سے بنو عباس کی مکاریاں ہیں جن سے وہ لوگوں کے دلوں کو متزلزل کریں گے۔<sup>①</sup>

[103] الشَّيْخُ فِي حَجَّالِيهِ: قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقَزْوِينِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ حَبِشِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي غُنْدَرٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُولُ: (اتَّقُوا اللَّهَ، وَعَلَيْكُمْ بِالطَّاعَةِ لِأُمَّتِكُمْ، قُولُوا مَا يَقُولُونَ، وَأَصْمَتُوا عَمَّا صَمَتُوا، فَإِنَّكُمْ فِي سُلْطَانٍ مَنْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِيَتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ - يَعْنِي بِذَلِكَ وَلَدَ

① تفسیر العیاشی: ج ۲ ص ۲۵۳ ح ۵۰؛ تفسیر البرہان: ج ۲ ص ۳۳۳ ح ۹؛ تفسیر نور الثقلین: ج ۲ ص ۵۵۳ ح

الْعَبَّاسِ - فَاتَّقُوا اللَّهَ فَإِنَّكُمْ فِي هُدًى، صَلُّوا فِي عَشَائِهِمْ، وَ  
 إِشْهَدُوا جَنَائِزَهُمْ، وَ أَدُوا الْأَمَانَةَ إِلَيْهِمْ، وَ عَلَيْكُمْ بِحَجِّ هَذَا  
 الْبَيْتِ فَأَدِّمُوهُ، فَإِنَّ فِي إِدْمَانِكُمْ الْحَجَّ دَفْعَ مَكَارِهِ الدُّنْيَا عَنْكُمْ وَ  
 أَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ).

### [ آئمہ علیہم السلام کی اطاعت لازم ہے ]

ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور تمہارے اوپر تمہارے آئمہ علیہم السلام کی اطاعت لازم ہے، وہی کہو جو تمہارے آئمہ علیہم السلام کہتے ہیں اور جہاں وہ خاموش ہوں خاموشی اختیار کرو اس لیے کہ تم لوگ اس شخص کی حکومت میں ہو جس کے لیے اللہ کا ارشاد ہے: ”اگرچہ ان کی چالیں ایسی تھیں کہ جن سے پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جاتے۔“ یعنی اس سے مراد بنی عباس کی حکومت ہے پس اللہ سے ڈرو۔ تم ایسے دور میں ہو جس میں نہ صلح ہے نہ جنگ، اپنے قبیلے اور عشیرے میں نماز پڑھو، ان لوگوں کے جنازوں میں شریک ہو اور ان کی امانتوں کو ادا کرو اور تمہارے اوپر اس گھر کا حج لازم ہے پس اسے ادا کرو اور تمہارے لیے تمہارے حج کی ادائیگی (پاسداری) دنیا کی مکاریوں اور قیامت کی ہولناکیوں کو دور کرتی ہے۔<sup>❦</sup>

### سُورَةُ الْحَجِّ

#### [ آیت نمبر ۳۶ ]

قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ○ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ○

❦ امالی شیخ طوسی: ص ۶۶۸؛ مجلس: ۳۶؛ ج ۱۳۹۸؛ بحار الانوار: ج ۳۱ ص ۵۶۶ ح ۵۳ اور ج ۴ ص ۱۶۲ ح ۱؛

تفسیر البرہان: جلد ۴ ص ۴۳ ح ۱۱

إلى يوم الوقت المعلوم).

”کہنے لگا: پروردگار! پھر مجھے لوگوں کے اٹھائے جانے کے دن تک مہلت دے دے۔ فرمایا: تو مہلت ملنے والوں میں ہے، معین وقت کے دن تک۔ (الحجر: ۳۶-۳۸)۔“

[104] أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُطَفَّرُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الْمُطَفَّرِ الْعَلَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فَضَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ جَبِيحٍ مَوْلَى إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَنْ إِبْلِيسَ، قَوْلِهِ: رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمٍ يُبْعَثُونَ، قَالَ: فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ، إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ أَمْ يَوْمٍ هُوَ؟ قَالَ: يَا وَهْبُ، أَتَحْسَبُ أَنَّ يَوْمَ يَبْعَثُ اللَّهُ (تَعَالَى) النَّاسَ؟ لَا، وَلَكِنَّ اللَّهَ (عَزَّ وَجَلَّ) أَنْظَرَكَ إِلَى يَوْمٍ يَبْعَثُ اللَّهُ (عَزَّ وَجَلَّ) قَائِمَنَا، فَإِذَا بَعَثَ اللَّهُ (عَزَّ وَجَلَّ) قَائِمَنَا، فَيَأْخُذُ بِنَاصِيَتِهِ، وَيَضْرِبُ عُنُقَهُ، فَذَلِكَ يَوْمُ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ.

### [ ابلیس کو مہلت کس دن تک دی گئی ہے؟ ]

اسحاق بن عمار کے غلام وہب بن جمیع سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ابلیس کے قول: ”پروردگار! پھر مجھے لوگوں کے اٹھائے جانے کے دن تک مہلت دے دے۔ فرمایا: تو مہلت ملنے والوں میں ہے، معین وقت کے دن تک۔“ کے بارے میں سوال کیا کہ اس سے کون سا دن مراد ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے وہب! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ وہ دن مراد ہے جس میں اللہ لوگوں کو دوبارہ اٹھائے گا؟ نہیں! بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے اسے ہمارے قائم علیہ السلام کے ظہور کے دن تک مہلت دی ہے پھر جب

اللہ ہمارے قائم علیہ السلام کو مبعوث کرے گا تو وہ اس کو پیشانی کے بالوں سے پکڑیں گے اور اس کی گردن اڑادیں گے پس اس سے مراد یہی معین وقت کا دن ہے۔ ﴿

[105] ورواهُ أَلْعَيْشِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ جَمِيحٍ مَوْلَى إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ إِبْلِيسَ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

(وفیہ روایۃ: یقتله رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، والروایات مذکورۃ فی کتاب البرہان فی تفسیر ہذا الآیۃ). ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ ﴿

قول مولف:

اور اس میں ایک روایت ہے جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابلیس کو قتل کریں گے اور اس طرح کی روایات اس آیت کی تفسیر میں کتاب البرہان میں ذکر کر دی گئی ہیں۔

[ آیت نمبر ۷۳ ]

(وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ).

”اور تحقیق ہم نے آپ کو سبعا مثنائی (بار بار دہرائی جانے والی سات) اور عظیم قرآن عطا کیا ہے۔ (الحجر: ۸۷)۔“

[106] أَلْعَيْشِيُّ: بِإِسْنَادِهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ رَفَعَهُ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ: (وَلَقَدْ

﴿ دلائل الامتہ: ص ۴۵۳ ح ۴۳۰؛ تفسیر العیاشی: ج ۲ ص ۲۴۲ ح ۱۴؛ حلیۃ الاررار: ج ۲ ص ۶۸۱؛ تاویل

الآیات: ج ۲ ص ۵۰۹ ح ۱۲؛ بحار الانوار: ج ۶۳ ص ۲۵۴ ح ۱۱۹؛ تفسیر نور الثقلین: ج ۴ ص ۶۳۴؛ تفسیر

البرہان: ج ۴ ص ۳۹۱ ح ۶

﴿ ایضاً

آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ( قَالَ: إِنَّ ظَاهِرَهَا  
الْمُحَمَّدُ وَبَاطِنَهَا وَلِدُ الْوَلَدِ وَالسَّبْعُ مِنْهَا الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

### [ سبع مثانی اور عظیم قرآن سے کیا مراد ہے؟ ]

یونس بن عبد الرحمن سے مرفوعاً روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ”اور تحقیق ہم نے آپ کو سبع مثانی اور عظیم قرآن عطا کیا“ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: اس سے ظاہری طور پر سورہ الحمد مراد ہے اور باطنی طور پر وہ اولاد مراد ہے جن کا ساتواں قائم علیہ السلام ہے۔ ﴿۱﴾

[107] عَنْهُ: بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي  
قَوْلِ اللَّهِ: (وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ)  
قَالَ: سَبْعَةَ أُمَّتَةٍ وَالْقَائِمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

قاسم بن عروہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے قول: ”اور تحقیق ہم نے آپ کو سبع مثانی اور عظیم قرآن عطا کیا۔“

کے متعلق فرمایا: اس سے مراد ائمہ علیہم السلام میں سے سات امام اور قائم آل محمد علیہم السلام ہیں۔ ﴿۲﴾

[108] وَعَنْهُ: بِإِسْنَادِهِ قَالَ حَسَّانُ الْعَامِرِيُّ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ  
السَّلَامَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ: (وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ  
الْعَظِيمَ) قَالَ: لَيْسَ هَكَذَا تَنْزِيلُهَا، إِنَّمَا هِيَ (وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا  
مِنَ الْمَثَانِي) نَحْنُ هُمْ (وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ) وَلِدُ الْوَلَدِ.

حسان العابد عامری سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے خدا کے

﴿۱﴾ تفسیر العیاشی: ج ۲ ص ۲۷۰ ح ۲۷۰؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/ ۶۵۲؛ بحار الانوار: ۲۴؛ ص ۱۷۷ ح ۱۶ اور ج ۹۲

ص ۲۳۶ ح ۲۶؛ تفسیر البرہان: ج ۴ ص ۱۴ ح ۸

﴿۲﴾ تفسیر العیاشی: ج ۲ ص ۲۷۰ ح ۲۷۰؛ بحار الانوار: ج ۷ ص ۱۱۵؛ اثبات الہدایة: ج ۳ ص ۵۲؛ تفسیر البرہان: ج

قول: ”اور تحقیق ہم نے آپ کو سبع مثانی اور عظیم قرآن عطا کیا ہے۔“ کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی تنزیل اسی طرح نہیں ہے (جو تم سمجھتے ہو) بلکہ اس کی تنزیل یہ ہے: ”ہم نے آپ کو سبع مثانی عطا کیا“ سے مراد ہم ہیں اور ”قرآن العظیم“ سے مراد ولد الولد ہیں۔ ﴿۱﴾

[109] وَ عَنْهُ: بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ( وَ لَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَ الْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ) قَالَ: لَمْ يُعْطِ الْأَنْبِيَاءَ إِلَّا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ هُمُ السَّبْعَةُ الْأَمْثَلَةُ الَّذِينَ يَدُورُ عَلَيْهِمْ الْفَلَكَ، وَ الْقُرْآنُ الْعَظِيمُ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ وَ آلِهِ السَّلَامُ.

سامع سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم ﷺ نے فرمایا: ”اور تحقیق ہم نے آپ کو سبع مثانی اور عظیم قرآن عطا کیا۔“ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے سوائے رسول اللہ ﷺ کے کسی نبی کو سات امام عطا نہیں کیے جن امامت کی چکی گردش کرتی ہے اور قرآن عظیم سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ ﴿۱﴾

### [ آیت نمبر ۳۸ ]

(أَتَى أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ).

”اللہ کا امر آگیا پس تم اس میں عجلت نہ کرو وہ پاک اور بالاتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔ (النحل: ۱)۔“

[110] إِبْنُ أَبِي يُونَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيانِ بْنِ تَعْلَبٍ قَالَ

﴿۱﴾ تفسیر العیاشی: ج ۲ ص ۲۷۰ ح ۳۸۲؛ بحار الانوار: ج ۷ ص ۱۱۵؛ تفسیر البرہان: ج ۴ ص ۴۱۴ ح ۹۷

﴿۲﴾ تفسیر العیاشی: ج ۲ ص ۲۷۰ ح ۳۸۲؛ بحار الانوار: ج ۷ ص ۱۱۵؛ اثبات الہدایۃ: ج ۳ ص ۵۲؛ تفسیر البرہان

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَوَّلُ مَنْ يُبَايِعُ الْقَائِمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَبْرَيْلُ يَنْزِلُ فِي صُورَةِ طَيْرٍ أَبْيَضٍ فَيُبَايِعُهُ ثُمَّ يَضَعُ رِجْلًا عَلَى بَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ وَرِجْلًا عَلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ يُنَادِي بِصَوْتٍ طَلِقٍ تَسْمَعُهُ الْخَلَائِقُ أُنَى أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ.

[حضرت جبرئیلؑ سب سے پہلے امام قائمؑ علیہ السلام

کی بیعت کریں گے]

ایان بن تغلب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: امام قائمؑ علیہ السلام کی بیعت سب سے پہلے جبرئیلؑ کریں گے وہ سفید طائر کی صورت میں نازل ہوں گے اور بیعت کریں گے پھر ایک شخص کو بیت اللہ الحرام پر اور ایک کو بیعت المقدس پر چڑھایا جائے گا اور فصیح زبان میں ندادی جائے گی جسے تمام خلائق سنے گی: ”اللہ کا امر آگیا پس تم اس میں عجلت نہ کرو۔“ ﴿۱۱۱﴾

[111] ورواه العياشي: بإسنادة عن أبان بن تغلب عن أبي عبد الله عليه السلام: أن أول من يبایع القائم جبرئيل عليه السلام ينزل عليه في صورة طير أبيض فيبایعه، وساق الحديث الى آخره. وهي ترجمه ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔ ﴿۱۱۱﴾

[112] ثم قال العياشي عقيب الحديث: وفي رواية أخرى عن أبي جعفر عليه السلام.

پھر اس حدیث کے بعد علامہ عیاشی نے کہا ہے کہ دوسری روایت ابان نے امام محمد

﴿۱﴾ کمال الدین وتمام النعمه: ج ۲ ص ۲۹ باب ۵۸ ج ۱۹؛ تفسیر البرہان: ج ۴ ص ۲۸ ج ۳؛ تفسیر العیاشی: ج

۲ ص ۲۵ ج ۳ بحار انوار ج ۱۳ ص ۱۵۵

﴿۲﴾ اوپر والا حاشیہ ہے۔



باقر علیہ السلام سے بیان کی ہے۔ ﴿

[113] مُحَمَّدُ بْنُ إِبرَاهِيمَ النُّعْمَانِيُّ فِي الْغَيْبَةِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى الْعَلَوِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ. قَالَ: (هُوَ أَمْرُنَا، أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُسْتَعْجَلَ بِهِ حَتَّى يُؤَيِّدَهُ اللَّهُ بِثَلَاثَةِ أَجْنَادٍ: الْمَلَائِكَةِ، وَالْمُؤْمِنِينَ، وَالرُّعْبَ، وَخُرُوجَهُ كَخُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ)، وَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ) وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ.

### [ اللہ امر کی مدد کیسے کرے گا؟ ]

عبدالرحمن بن کثیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ”اللہ کا امر آگیا پس تم اس میں عجلت نہ کرو۔“ کے متعلق فرمایا: یہی ہمارا امر ہے جو اللہ کا امر ہے پس اس میں عجلت نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ اس (امر یعنی امام قائم علیہ السلام) کی مدد افواج فرشتگان اور مومنین اور رعب و دبدبہ سے کرے گا۔ ان کا خروج بھی رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کے خروج کے طرح ہوگا اور یہی اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”جس طرح تیرے پروردگار نے تجھے آپ کو آپ کے گھر سے حق

کے ساتھ نکالا حالانکہ مومنین میں سے ایک گروہ اسے بہت زیادہ

ناپسند کرتا تھا۔ (الانفال: ۵)۔“ ﴿

﴿ تفسیر العیاشی: ج ۲ ص ۲۷۶ ح ۴؛ تفسیر البرہان: ج ۴ ص ۴۲۹ ح ۷

﴿ الغیبۃ نعمانی: ص ۲۰۴ باب ۱۱ ح ۹؛ تاویل الآیات: ج ۱ ص ۲۵۲ ح ۱؛ اثبات الہدایہ: ج ۳ ص ۵۶۲

ح ۶۳۵ حلیۃ الابرار: ج ۲ ص ۶۲۶ بحار الانوار: ج ۵۲ ص ۵۶ ح ۱۱۹؛ مجمع احادیث امام المہدی: ج ۵

ص ۲۰۹ ح ۱۶۳۳؛ تفسیر البرہان: ج ۴ ص ۴۲۷ ح ۱

[114] وَرَوَاهُ الْمُفِيدُ فِي كِتَابِ الْغَيْبَةِ : بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) .

شیخ مفید نے کتاب الغیبہ میں اسی طرح روایت کیا ہے۔

[115] أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبْرِيُّ : قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو الْمُفَضَّلِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَمَّامٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يُونُسَ الْحَزَّازُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللَّهُ قِيَامَهُ الْقَائِمِ بَعَثَ جَبْرَائِيلَ فِي صُورَةٍ طَائِرٍ أبيضَ ، فَيَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْكَعْبَةِ ، وَالأُخْرَى عَلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، ثُمَّ يُنَادِي بِأَعْلَى صَوْتِهِ : أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ . قَالَ : فَيَحْضُرُ الْقَائِمُ فَيُصَلِّي عِنْدَ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) رُكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ ، وَحَوْلَيْهِ أَصْحَابُهُ ، وَهُمْ ثَلَاثُمِائَةٍ وَثَلَاثَةٌ عَشَرَ رَجُلًا ، إِنَّ فِيهِمْ لَمَنْ يَسْرَى مِنْ فِرَاشِهِ لَيْلًا ، فَيَخْرُجُ وَمَعَهُ الْحَجَرُ ، فَيُلْقِيهِ فَيَتَعَشَّبُ الأَرْضُ .

[ حضرت جبرئیل علیہ السلام ظہور امام قائم علیہ السلام کی ندا دیں گے ]

ابان نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب اللہ قائم آل محمد علیہ السلام کو ظاہر کرنے کا ارادہ فرمائے گا تو جبرئیل علیہ السلام کو سفید طائر کی صورت میں بھیجے گا جبکہ جبرئیل اپنا ایک پاؤں خانہ کعبہ اور ایک پاؤں بیت المقدس پر رکھے ہوں گے، پھر بلند آواز میں ندا دیں گے: ”اللہ کا امر آگیا پس تم اس میں عجلت نہ کرو۔“ پھر قائم آل محمد علیہ السلام ظہور فرمائیں گے اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز ادا کریں گے پھر وہ واپس مڑیں گے تو آپ علیہ السلام کے ارد گرد آپ علیہ السلام کے تین سو تیرہ اصحاب

الغیبہ شیخ مفید ہمیں دستیاب نہیں ہو سکی ہے۔

ہوں گے۔ ان اصحاب میں ایسے افراد ہوں گے جو رات کے وقت ہی اپنے بستر سے اٹھ کر آپ ﷺ کی طرف چل پڑیں گے اور ان کے پاس پتھر ہوگا جسے وہ زمین پر ڈالیں گے تو زمین کے تمام فاصلے سمٹ جائیں گے۔ ﴿۱﴾

### [ آیت نمبر ۳۹ ]

(وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَاعِدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ).

”اور یہ لوگ اللہ کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو مر جاتا ہے اسے اللہ زندہ کر کے نہیں اٹھائے گا، کیوں نہیں (اٹھائے گا)؟ یہ ایسا برحق وعدہ ہے جو اللہ کے ذمے ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں۔“  
(النحل: ۳۸)۔“

[116] مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بِإِسْنَادِهِ سَهْلٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: (وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَاعِدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ) قَالَ فَقَالَ لِي يَا أَبَا بَصِيرٍ مَا تَقُولُ فِي هَذِهِ آيَةِ قَالَ قُلْتُ إِنَّ الْمُسْرِكِينَ يُزْعَمُونَ وَيُخْلَفُونَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَنَّ اللَّهَ لَا يَبْعَثُ الْمَوْتَى قَالَ فَقَالَ تَبَّأَ لِمَنْ قَالَ هَذَا سَلُّهُمْ هَلْ كَانَ الْمُسْرِكُونَ يَخْلَفُونَ بِاللَّهِ أَمْ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى قَالَ قُلْتُ جَعَلْتُ فِدَاكَ فَأَوْجِدْنِيهِ قَالَ فَقَالَ لِي يَا أَبَا بَصِيرٍ لَوْ قَدْ قَامَ قَائِمُنَا بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِ قَوْمًا مِنْ شِبَعَتِنَا قِبَاعٌ سَيُوفِيهِمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ فَيَبْلُغُ ذَلِكَ قَوْمًا مِنْ شِبَعَتِنَا لَمْ يَمُوتُوا

﴿۱﴾ دلائل الامامة: ص ۲۲ ح ۳۶۴؛ اثبات الهداة: ج ۷ ص ۱۳۸ ح ۷۱؛ حلیۃ الابرار: ج ۲ ص ۶۱۵؛ تفسیر

فَيَقُولُونَ بَعْثَ فُلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ مِنْ قَبُورِهِمْ وَهُمْ مَعَ الْقَائِمِ  
فَيَبْلُغُ ذَلِكَ قَوْمًا مِنْ عَدُوِّ قَائِمٍ قَالُوا يَا مَعْشَرَ الشَّيْبَعَةِ مَا أَكْذَبَكُمْ  
هَذِهِ دَوْلَتُكُمْ وَأَنْتُمْ تَقُولُونَ فِيهَا الْكُذِبَ لَا وَاللَّهِ مَا عَاشَ هَؤُلَاءِ  
وَلَا يَعْبُشُونَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَحَكَى اللَّهُ قَوْلَهُمْ فَقَالَ (و)  
أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ).

### [ظہور کے بعد زندہ کیا جانے والا گروہ؟]

ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ”اور یہ لوگ اللہ کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو مر جاتا ہے اسے اللہ زندہ کر کے نہیں اٹھائے گا، کیوں نہیں؟ یہ ایسا برحق وعدہ ہے جو اللہ کے ذمے ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔“ کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے ابو بصیر! تم اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

میں نے عرض کیا: مشرکین کا خیال تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حلف سے کہتے تھے کہ اللہ مردوں کو ہرگز معبوث نہیں کرے گا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: افسوس ہے جو اس کا قائل ہے، ان سے پوچھو کہ کیا مشرکین اللہ کی قسمیں کھاتے تھے یا لات وعزی کی؟ میں نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! آپ علیہ السلام ہی بیان کیجیے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے ابو بصیر! جب ہمارا قائم علیہ السلام ظہور کرے گا تو اللہ ان کے پاس ہمارے شیعوں میں سے ایک گروہ کو زندہ کر کے بھیجے گا جو اپنی تلواروں کا قبضہ اپنے اپنے کاندھوں پر رکھے ہوئے ہوں گے پس یہ خبر ہمارے ان شیعوں کو پہنچے گی جو ابھی مرے نہیں ہوں گے، وہ کہیں گے کہ وہ فلاں، فلاں اور فلاں اپنی قبروں سے باہر آگئے ہیں اور امام قائم علیہ السلام کے ساتھ ہیں اور اسی طرح یہ خبر ہمارے دشمنوں کے ایک گروہ کو پہنچے گی تو وہ کہیں گے: اے قوم شیعہ! تم کس قدر جھوٹ بولتے ہو؟ یہ تو تم لوگوں کی بھی حکومت ہے اس میں بھی یہ جھوٹ؟ خدا کی قسم! نہیں، یہ لوگ قیامت تک زندہ نہ

ہوں گے۔ پس اللہ نے اس آیت میں ان کی بات کو بیان کیا ہے اور فرمایا ہے: ”یہ لوگ اللہ کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو مر جاتا ہے اللہ اسے نہیں اٹھائے گا۔“

[117] رواہ الْعَيَّاشِيُّ: بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي قَوْلِهِ: (وَاقْسُمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ) قَالَ: مَا يَقُولُونَ فِيهَا قُلْتُ: يَزْعُمُونَ أَنَّ الْمَشْرُكِينَ كَانُوا يَخْلِفُونَ لِرَسُولِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَبْعَثُ الْمَوْتَى قَالَ: تَبَّأ لِمَنْ قَالَ هَذَا وَيَلْهَمُهُمْ هَلْ كَانَ الْمَشْرُكُونَ يَخْلِفُونَ بِاللَّهِ أَمْ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَوْجِدِيهِ أَعْرِفُهُ قَالَ: لَوْ قَدْ قَامَ قَائِمُنَا بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِ قَوْمًا مِنْ شِيعَتِنَا قَبَائِعُ سُيُوفِهِمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ فَيَبْلُغُ ذَلِكَ قَوْمًا مِنْ شِيعَتِنَا لَمْ يَمُوتُوا، فَيَقُولُونَ: بُعِثَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ مِنْ قُبُورِهِمْ مَعَ الْقَائِمِ فَيَبْلُغُ ذَلِكَ قَوْمًا مِنْ أَعْدَائِنَا فَيَقُولُونَ: يَا مَعْشَرَ الشَّيْبَعَةِ مَا أَكْذَبَكُمْ، هَذِهِ دَوْلَتُكُمْ وَأَنْتُمْ تَكْذِبُونَ فِيهَا، لَا وَاللَّهِ مَا عَاشُوا وَلَا تَعْبَثُوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَخَكِي اللَّهُ قَوْلَهُمْ فَقَالَ: (وَاقْسُمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ).

وہی ترجمہ ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔

[118] الْعَيَّاشِيُّ: بِإِسْنَادِهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ مَيْثَمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ: وَ لَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَ كَرْهًا. قَالَ: (ذَلِكَ حِينَ يَقُولُ عَلِيُّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهَذِهِ الْآيَةِ وَاقْسُمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ

روضۃ الکافی: ص ۵۰ ح ۱۳؛ تفسیر العیاشی: ج ۲ ص ۲۵۹ ح ۲۶؛ بحار الانوار: ج ۵۳ ص ۹۲ ح ۱۰۲؛ الوافی: ج

۳ ص ۹۳ ح ۱۶۱۹ تفسیر البرہان: ج ۴ / ۴ ص ۴۶۱ ح ۱؛ تفسیر نور الثقلین: ج ۶۱۵؛ سعد السعود سید علی بن

طاووس: ص ۱۱۶

سابقہ حوالہ جات دیکھیے۔

لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ إِلَىٰ قَوْلِهِ: كَاذِبِينَ).

(والروايات في قوله تعالى: (وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا.. الآية)، عند قيام القائم عليه السلام.

صالح بن میثم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے خدا کے قول: ”حالانکہ“ آسمانوں اور زمین کی موجودات نے چار و چار اللہ کے آگے سر تسلیم خم کیے ہیں۔ (آل عمران: ۸۳)۔“ کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت اس آیت سے متعلق ہے: ”اور یہ لوگ اللہ کی سخت قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو مر جاتا ہے اسے اللہ زندہ کر کے نہیں اٹھائے گا، کیوں نہیں؟ یہ ایک ایسی برحق وعدہ ہے جو اللہ کے ذمے ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ تا کہ اللہ ان کے لیے وہ بات واضح طور پر بیان کرے جس میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں اور کافر لوگ بھی جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے۔ (النحل: ۳۸: ۳۹)“

قول مولف:

اللہ کے قول: ”حالانکہ زمین و آسمان کی موجودات نے چار و چار۔۔۔ الخ۔“ سے متعلق روایات کا تعلق امام قائم علیہ السلام کے ظہور کے وقت سے ہے۔

[119] وَ عَنهُ: بِإِسْنَادِهِ عَنْ سِيرِينَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ قَالَ: مَا يَقُولُ النَّاسُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: (وَ أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ) قَالَ: يَقُولُونَ: لَا قِيَامَةَ وَ لَا بَعْثَ وَ لَا نُشُورَ. فَقَالَ: كَذَبُوا وَ اللَّهُ إِيَّامًا ذَلِكَ إِذَا قَامَ الْقَائِمُ وَ كَرَّمَ مَعَهُ الْمُكْرُورَ فَقَالَ: أَهْلُ خِلَافِكُمْ قَدْ ظَهَرَتْ دَوْلَتُكُمْ يَا

تفسیر العیاشی: ج ۲ ص ۲۸۰ ح ۲۷؛ بحار الانوار: ج ۱۳ ص ۲۱۲؛ تفسیر البرہان: ج ۴ ص ۴۴۷ ح ۴؛ نور

مَعَشَرَ الشَّيْعَةِ وَ هَذَا مِنْ كَذِبِكُمْ، يَقُولُونَ رَجَعَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ لَأَ وَ اللَّهُ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ أَلَا تَرَى أَنَّهُمْ قَالُوا: (وَ أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ) كَانَتْ الْمَشْرُكُونَ أَشَدَّ تَعْظِيمًا بِاللَّاتِ وَ الْعُزَّى مِنْ أَنْ يُقْسِمُوا بِغَيْرِهَا فَقَالَ اللَّهُ: (بَلَى وَ عُدَا عَلَيْهِ حَقًّا) لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يُخْتَلِفُونَ فِيهِ وَ لِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَا أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ).

سیرین سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: لوگ اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہیں: ”اور یہ لوگ اللہ کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو مر جاتا ہے اسے اللہ زندہ کر کے مبعوث نہیں کرتا۔“ میں نے عرض کیا: لوگ کہتے ہیں کہ نہ کوئی قیامت ہے، نہ کوئی بعث (مبعوث ہونا) ہے اور نہ کوئی نشور (حشر نشر) ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ لوگ جھوٹے ہیں۔ اللہ کی قسم! یہ اس وقت ہوگا جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے اور رجعت کرنے والے رجعت کریں گے تو تمہارے مخالفین کہیں گے: اے گروہ شیعہ! لو تمہاری حکومت تو آگئی اور تم لوگوں کا یہ جھوٹ کھل گیا کہ فلاں فلاں رجعت کریں گے۔ واللہ! جو مر گیا اسے اللہ کبھی دوبارہ زندہ نہ کرے گا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ۔ ”وہ لوگ اللہ کی سخت قسمیں کھا کر کہتے ہیں اور مشرک لوگ لات اور عزیٰ کا بڑا احترام کرتے تھے اور ان کے سوا کسی اور کی قسم نہیں کھاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی اسی کے متعلق ہے کہ: ”کیوں نہیں؟ یہ ایک ایسا برحق وعدہ ہے جو اللہ کے ذمے ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ تاکہ اللہ ان کے لیے وہ بات واضح طور پر بیان کرے جس میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں اور کافر لوگ بھی جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے۔ بے شک ہم جب کسی چیز کا ارادہ کر لیتے ہیں تو ہمیں اس سے یہی کہنا ہوتا ہے کہ ہو جا پس وہ جاتی ہے۔

(النحل: ۳۸:۴۰)۔

[120] أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبْرِيُّ: قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْسَنٍ عَلِيُّ بْنُ هَبَةَ اللَّهِ: قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ أَحْسَنٍ بْنِ مُوسَى بْنِ بَابُوِيهِ الْقُمِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): إِنَّ حَرَجَ السُّفْيَانِيِّ مَا تَأْمُرُنِي؛ قَالَ: إِذَا كَانَ ذَلِكَ كَتَبْتُ إِلَيْكَ. قُلْتُ: فَكَيْفَ أَعْلَمُ أَنَّهُ كِتَابُكَ؟ قَالَ: أَكْتُبُ إِلَيْكَ بِعَلَامَةٍ كَذَا وَكَذَا. وَقَرَأَ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ. قَالَ: فَقُلْتُ لِفُضَيْلٍ: مَا تِلْكَ الْآيَةُ؟ قَالَ: مَا حَدَّثْتُ بِهَا أَحَدًا غَيْرَ بُرَيْدٍ الْعَجَلِيِّ. قَالَ زُرَّارَةُ: أَنَا أَحَدُ ثَلَاثَةٍ فِيهَا، هِيَ وَ أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ بَلَى وَعَدًّا عَلَيْهِ حَقًّا. قَالَ: فَسَكَتَ الْفُضَيْلُ، وَلَمْ يَقُلْ لَأَنْ نَعَمْ.

فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: اگر سفیانی کا خروج ہو جائے تو آپ علیہ السلام مجھے کیا حکم دیں گے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب ایسا ہوا تو میں تمہیں خط لکھ کر آگاہ کر دوں گا۔ میں نے عرض کیا: مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ خط آپ علیہ السلام ہی کی طرف سے ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں تمہیں خط میں فلاں فلاں نشانی بتاؤں گا پھر آپ علیہ السلام نے قرآن کی آیت تلاوت فرمائی۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے فضیل نے پوچھا: وہ کون سی آیت ہے؟ اس نے کہا: میں نے بريد علی کے علاوہ کسی سے اس آیت کو بیان نہیں کیا۔ اس پر زرارہ نے کہا: میں تمہیں وہ آیت بیان کرتا ہوں اور وہ یہ ہے: ”وہ اللہ کی پکی قسمیں کھا کر



کہتے ہیں کہ جو مر جاتا ہے اللہ اسے زندہ کر کے نہیں اٹھائے گا۔ کیوں نہیں؟ یہ ایسا برحق وعدہ ہے جو اللہ کے ذمے ہے۔“

راوی کہتا ہے: پس فضیل خاموش ہو گیا اور اس نے ہاں یا ناں کچھ بھی نہیں کہا۔<sup>❦</sup>

[121] الْعَيَّاشِيُّ: بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْفَضِيلِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ: أَعَلَيْنِي آيَةٌ كِتَابِكَ، قَالَ: أُنْتُبُ بِعَلَامَةٍ كَذَا وَكَذَا، وَقُلْ آيَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ، قُلْتُ لِفَضِيلٍ: وَمَا تِلْكَ الْآيَةُ قَالَ: مَا حَدَّثْتُ أَحَدًا بِهَا غَيْرَ بَرِيْدِ الْعَجَلِيِّ قَالَ زُرَّارَةُ: أَنَا أَحَدٌ تُكِّبُهَا (وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ: فَسَكَتَ الْفَضِيلُ وَلَمْ يَقُلْ لَوْ لَا نَعَمْ.

وہی ترجمہ ہے جو اوپر گزرا فقط شروع حدیث کے کچھ الفاظ اس میں نقل نہیں ہیں۔<sup>❦</sup>

### [ آیت نمبر ۴۰ ]

(أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ)

”جو بدترین مکاریاں کرتے ہیں کیا وہ اس بات سے بے خوف ہیں کہ اللہ انھیں زمین میں دھنسا دے یا ان پر ایسی جگہ سے عذاب آئے کہ جہاں سے انھیں خیر ہی نہ ہو۔ یا انہیں آتے جاتے ہوئے پکڑ لے پس وہ اللہ کو عاجز تو کر نہیں سکتے۔ (النحل: ۴۵؛ ۴۶)۔“

[122] الْعَيَّاشِيُّ: بِإِسْنَادِهِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ، عَمَّنْ سَمِعَ أَبَا جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُولُ: (إِنَّ عَهْدَ نَبِيِّ اللَّهِ صَارَ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، ثُمَّ صَارَ عِنْدَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، ثُمَّ يَفْعَلُ

❦ دلائل الامامة: ص ۲۶۵ ج ۴۴۹؛ تفسیر نور الثقلین: ج ۳ ص ۵۲ ح ۸۲؛ تفسیر العیاشی: ج ۲ ص ۲۸۱ ح ۲۹۶؛

تفسیر البرہان: ج ۴ ص ۴۴۸ ح ۶۷۶،

❦ سابقہ حوالہ جات دیکھیے۔

اللَّهُ مَا يَشَاءُ، فَالزَّمْ هُوَ لَاءٌ، فَإِذَا خَرَجَ رَجُلٌ مِنْهُمْ مَعَهُ ثَلَاثُمِائَةٍ  
رَجُلًا، وَمَعَهُ رَايَةٌ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ)، عَامِدًا إِلَى  
الْمَدِينَةِ حَتَّى يَمُرَّ بِالْبَيْدَاءِ فَيَقُولُ: هَذَا مَكَانُ الْقَوْمِ الَّذِينَ خَسِفَ  
بِهِمْ، وَهِيَ الْآيَةُ الَّتِي قَالَ اللَّهُ: أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ  
يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ  
أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقْلِبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ).

### [امام کا قائم کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا پرچم ہوگا]

ابراہیم بن عمر نے ایک شخص سے سن کر روایت کیا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا عہد امام علی بن حسین علیہ السلام تک پہنچا پھر امام محمد بن علی علیہ السلام تک پہنچا پھر اس کے بعد اللہ جو چاہے گا انجام دے گا پس تم اس سے وابستہ رہو۔ پس جب ان میں سے ایک شخص خروج کرے گا اور اس کے ساتھ تین سو افراد ہوں گے اور اس کے ساتھ رسول اللہ کا پرچم ہوگا۔ وہ مدینہ کی طرف جا رہا ہوں گا اور جب میدان بیداء میں پہنچے گا تو وہ اپنے ساتھیوں سے کہے گا کہ اس مقام پر اللہ نے ہمارے دشمنوں کو دھنسا یا ہے اور یہ آیت اس کی طرف اشارہ ہے جس میں خدا فرماتا ہے:

”جو بدترین مکاریاں کرتے ہیں کیا وہ اس بات سے بے خوف ہیں کہ اللہ انھیں زمین میں دھنسا دے یا ان پر ایسی جگہ سے عذاب آئے کہ جہاں سے انھیں خبر ہی نہ ہو یا انہیں آتے جاتے ہوئے پکڑے پس وہ اللہ کو عاجز تو کر نہیں سکتے۔“

[123] عنہ: باسنادہ عن جَابِرِ الْجَعْفِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) - فِي حَدِيثِ طَوِيلٍ - قَالَ لَهُ: (وَإِيَّاكُمْ وَشُدَّادًا مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ، فَإِنَّ لِآلِ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ) رَايَةً، وَلِغَيْرِهِمْ رَايَاتٍ إِفْالزَّمْ

حوالہ جات حدیث نمبر ۱۲ میں دیکھیے وہاں یہ حدیث مکمل نقل ہوئی۔

الْأَرْضِ، وَلَا تَتَّبِعْ مِنْهُمْ رَجُلًا أَبَدًا حَتَّى تَرَى رَجُلًا مِنْ وُلْدِ  
الْحُسَيْنِ، مَعَهُ عَهْدُ نَبِيِّ اللَّهِ وَرَايَتُهُ وَسِلَاحُهُ، فَإِنَّ عَهْدَ نَبِيِّ اللَّهِ صَارَ  
عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ صَارَ عِنْدَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا  
يَشَاءُ، فَالزَّمْ هَؤُلَاءِ أَبَدًا، وَإِيَّاكَ وَمَنْ ذَكَرْتُ لَكَ، فَإِذَا خَرَجَ رَجُلٌ  
مِنْهُمْ مَعَهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا، وَمَعَهُ رَايَةُ رَسُولِ اللَّهِ  
(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) عَامِدًا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يَمُرَّ بِالْبَيْدَاءِ، حَتَّى  
يَقُولَ: هَذَا مَكَانُ الْقَوْمِ الَّذِينَ خُسِفَ بِهِمْ، وَهِيَ الْآيَةُ الَّتِي قَالَ  
اللَّهُ تَعَالَى: أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمْ  
الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي  
تَقْلِبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ).

[حضرات محمد ﷺ اور علی علیہ السلام کا پرچم ایک ہی ہے]

جابر جعفی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک طویل حدیث کے ضمن  
میں فرمایا: اور آل محمد علیہم السلام میں سے شاذ شاذ لوگوں سے خود کو بچانا کیونکہ  
محمد ﷺ اور علی علیہ السلام کی آل کا پرچم ایک ہوگا اور ان کے علاوہ دوسروں کے  
مختلف پرچم ہونگے لہذا تم کو زمین پکڑے رہنا لازم ہے اور ان لوگوں سے بچنا  
جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ پس جب ان میں کوئی ایسا شخص خروج کرے جس  
کے ساتھ ۳۱۳ آدمی ہوں اور اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا پرچم ہو اور  
وہ مدینے کا قصد کرے اور بیداء سے گزرے اور کہے کہ جگہ ان لوگوں کی ہے جو  
زمین میں دھنس جائیں گے اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ یہی ارشاد فرما رہا ہے جو  
”بدترین مکاریاں کرتے ہیں کیا وہ اس بات سے بے خوف ہیں کہ اللہ  
انہیں زمین میں دھنسا دے یا ان پر ایسی جگہ سے عذاب آئے کہ جہاں سے  
انہیں خبر ہی نہ ہو یا انہیں آتے جاتے ہوئے پکڑے وہ اللہ کو عاجز تو کر

نہیں سکتے۔

[124] وعنه: بأسناده عن ابن سنان عن أبي عبد الله عليه السلام: سئل عن قول الله (أفأمن الذين مكروا السيئات أن يحسب الله بهم الأرض) قال: هم أعداء الله وهم يمسحون ويقدفون ويسبون في الأرض.

### [ اللہ کے دشمنوں کا مسخ ہوگا ]

سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ”جو بدترین مکاریاں کرتے ہیں کیا وہ اس بات سے بے خوف ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے۔“ کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے مراد اللہ کے دشمن ہیں اور ان کو مسخ کر دیا جائے گا اور سنگ سار کیے جائیں گے اور زمین میں مارے مارے پھرتے رہیں گے۔

### سُورَةُ الْاِسْرَاءِ

[ آیت نمبر ۴۱ ]

(وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّةً ثَلَاثِينَ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا، أَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَاتُنَا مَا بَدَلْنَاهُمْ سُلُوكَهُمْ فِي السُّبُلِ إِلَّا لِئَلَّا يَكْفُرُوا بِالْحَقِّ وَالْحَقَّ كَذَّبُوا وَإِذَا كَانُوا عَلَىٰ سُلُوكٍ صَالِحٍ بَدَّلْنَاهُمْ سُلُوكَهُمْ فِي السُّبُلِ لِئَلَّا يَكْفُرُوا بِالْحَقِّ وَالْحَقَّ كَذَّبُوا وَإِذَا كَانُوا عَلَىٰ سُلُوكٍ صَالِحٍ بَدَّلْنَاهُمْ سُلُوكَهُمْ فِي السُّبُلِ لِئَلَّا يَكْفُرُوا بِالْحَقِّ وَالْحَقَّ كَذَّبُوا وَإِذَا كَانُوا عَلَىٰ سُلُوكٍ صَالِحٍ بَدَّلْنَاهُمْ سُلُوكَهُمْ فِي السُّبُلِ لِئَلَّا يَكْفُرُوا بِالْحَقِّ وَالْحَقَّ كَذَّبُوا)

”اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب میں آگاہ کر دیا تھا کہ تم زمین میں دو مرتبہ ضرور فساد برپا کرو گے اور ضرور بڑی طغیانی دکھاؤ گے۔ پس جب

تفسیر العیاشی: ج ۲ ص ۲۸۲ ح ۳۳۵؛ تفسیر الصافی: ج ۴ ص ۴۱۷؛ تفسیر البرہان: ج ۴ ص ۵۶ ح ۲؛ تفسیر

نور الثقلین: ج ۵ ص ۷۶

دونوں میں سے پہلے وعدے کا وقت آیا تو ہم نے اپنے زبردست  
طاقتور جنگجو بندوں کو تم پر مسلط کیا پھر وہ گھر گھر گھس گئے اور یہ پورا  
ہونے والا وعدہ تھا۔ پھر دوسری بار ہم نے تمہیں ان پر غالب کر دیا اور  
اموال اور اولاد سے تمہاری مدد کی اور تمہاری تعداد بڑھا دی۔ (بنی  
اسرائیل: ۶۳)۔“

[125] مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْبَظَلِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فِي قَوْلِهِ  
تَعَالَى: (وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ  
مَرَّةً ثَلَاثِينَ) قَالَ قَتْلُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَظَعْنُ الْحُسَيْنِ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ : (وَلَتَعْلَنَ عُلُوًّا كَبِيرًا) قَالَ قَتْلُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ (فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا) فَإِذَا جَاءَ نَصْرُ دَمِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ (بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَنَا أُولَى بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ  
الدِّيَارِ) قَوْمٌ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ قَبْلَ خُرُوجِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَا  
يَدْعُونَ وَثَرًا لِأَلِ مُحَمَّدٍ إِلَّا قَتَلُوهُ (وَكَانَ وَعْدًا مَفْعُولًا) خُرُوجِ  
الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ (ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكُرَّةَ عَلَيْهِمْ) خُرُوجِ  
الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِهِ عَلَيْهِمُ الْبَيْضُ  
الْمُدَّهَبُ لِكُلِّ بَيْضَةٍ وَجْهَانِ الْمُؤَدُّونَ إِلَى النَّاسِ أَنَّ هَذَا الْحُسَيْنِ  
قَدْ خَرَجَ حَتَّى لَا يَشَاكَ الْمُؤْمِنُونَ فِيهِ وَ أَنَّهُ لَيْسَ بِدَجَالٍ وَلَا  
شَيْطَانٍ وَ الْحُجَّةُ الْقَائِمُ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ فَإِذَا اسْتَقَرَّتِ الْمَعْرِفَةُ فِي  
قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَ الْحُجَّةُ الْمَوْتُ  
فَيَكُونُ الَّذِي يُغْسَلُهُ وَيُكْفِنُهُ وَيُحْنِطُهُ وَيَلْحُدُّهُ فِي حُفْرَتِهِ الْحُسَيْنِ  
بْنِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا يَبِي الْأَوْصِيَّ إِلَّا الْأَوْصِيَّ

عبداللہ بن قاسم البطل سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ”اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب میں آگاہ کر دیا تھا کہ تم زمین میں دو مرتبہ ضرور فساد برپا کرو گے۔“

کے بارے میں فرمایا: یعنی حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کا قتل کرو گے اور امام حسن علیہ السلام کو طعن کرو گے۔ اور ضرور بڑی طغیانی دیکھاؤ گے یعنی امام حسین علیہ السلام کو قتل کرو گے۔

”پھر جب دونوں میں سے پہلے وعدے کا وقت آیا۔“ یعنی جب خون

حسین علیہ السلام کے انتقام کا وقت آئے گا۔“

”ہم نے اپنے زبردست طاقتور جنگجو، بندوں کو تم پر مسلط کیا پھر وہ گھر گھر گھس گئے۔“ یعنی یہ وہ قوم ہوگی جس کو قبل خروج امام قائم علیہ السلام اللہ بھیجے گا اور وہ آل محمد علیہ السلام کے دشمنوں میں سے کسی ایک کو بھی قتل کیے بغیر نہیں چھوڑیں گے۔

”اور یہ پورا ہونے والا وعدہ تھا۔“ یعنی وہ خروج قائم علیہ السلام ہے۔

”پھر دوسری بار ہم نے تم کو ان پر غالب کر دیا۔“ یعنی امام حسین علیہ السلام اپنے ستر اصحاب کے ساتھ خروج فرمائیں گے جن کے سروں پر سونے کے خود ہوں گے اور وہ لوگوں کو بتائیں گے کہ یہ امام حسین علیہ السلام ہیں جنہوں نے رجعت کی ہے اور مومنین کو اس میں کوئی شک نہ رہے گا اور یہ کہ نہ دجال ہیں اور نہ شیطان۔ اور حجت قائم علیہ السلام ان لوگوں کے سامنے ہوں گے جب تمام مومنین کے دلوں میں یہ پختہ یقین ہو جائے گا کہ یہ واقعی امام حسین علیہ السلام ہیں تو پھر حضرت حجت علیہ السلام کا وصال ہو جائے گا اور یہی ان کو غسل دیں گے۔ کفن پہنچائیں گے، حنوط کریں گے اور یہی قبر حسین علیہ السلام میں انہیں دفن کریں گے اس لیے کہ وصی کی تجہیز و تکفین وغیرہ وصی کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا۔ ﴿﴾

﴿﴾ روضۃ الکافی: ص ۲۰۶ ح ۲۵۰؛ الوافی: ج ۲ ص ۲۵۹ ح ۸۷۹؛ بحار الانوار: ج ۵۳ ص ۹۳ ح ۱۰۳؛ تفسیر

البرہان: ج ۴ ص ۵۳۱ ح ۱۷؛ تفسیر الصافی: ج ۴ ص ۴۹۴

[126] أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ قَوْلَوَيْهِ فِي كَامِلِ الزِّيَارَاتِ قَالَ:  
 حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ الْقُرَشِيِّ الرَّزَّازُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ  
 الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ الْكُتَّابِ، عَنْ عَبْدِ  
 اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْخَطَرِيِّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ): فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَ قَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي  
 الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ. قَالَ: (قَتَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
 (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، وَ طَعَنَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَ لَتَعَلَّنَ  
 عَلُوًا كَبِيرًا - قَالَ - قَتَلَ الْحُسَيْنَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ  
 أَوْلَاهُمَا - قَالَ - إِذَا جَاءَ نَصْرُ الْحُسَيْنِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): بَعَثْنَا  
 عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَنَا أَوْلَىٰ بِأُسِّ شَدِيدٍ فَنَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ قَوْمًا  
 يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ قَبْلَ قِيَامِ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) لَا يَدْعُونَ لِإِلَهِ  
 مُحَمَّدٍ وَثَرًّا إِلَّا (لَا أَخَذُوهُ وَ كَانَ وَعْدًا مَفْعُولًا).

### [ اللہ ظہور سے کون سی قوم مبعوث کرے گا؟ ]

”صالح بن سہل سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول:

”ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب میں آگاہ کر دیا تھا کہ تم زمین میں دو مرتبہ فساد برپا کرو  
 گے۔“ کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ پہلی بار جب امیر المؤمنین علیہ السلام کو قتل کیا  
 گیا اور دوسری مرتبہ جب امام حسن بن علی علیہ السلام پر طعن کیا گیا۔

”اور تم ضرور بڑی طغیانی دکھاؤ گے۔“ تو اس سے مراد امام حسین علیہ السلام کا قتل ہے۔

”پھر جب دونوں میں سے پہلے وعدے کا وقت آئے گا۔“ یعنی جب امام حسین

علیہ السلام کی نصرت کا وقت آ گیا۔

”ہم نے زبردست طاقتور جنگجو بندوں کو تم پر مسلط کیا پھر وہ گھر گھر گس گئے۔“ یعنی

اللہ امام قائم علیہ السلام کے ظہور سے پہلے ایک قوم کو مبعوث کرے گا جو روئے زمین پر کسی دشمن

اہلبیت علیہم السلام کو نہیں چھوڑے گی مگر یہ کہ اسے آگ میں ڈال دے گی۔ ”اور یہ پورا ہونے والا وعدہ تھا۔“ ﴿۱۲۷﴾

[127] وَ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْكُوْفِيُّ الرَّزَّازُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ الْخَضْرَمِيِّ عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى- وَ قَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَنُفْسِدَنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ قَالَ قَتْلُ عَلِيٍّ وَ طَعْنُ الْحُسَيْنِ وَ لَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا قَالَ قَتْلُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

### [ دو مرتبہ فساد اور بڑی طغیانی سے کیا مراد ہے؟ ]

صالح بن سہل سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ”ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب میں آگاہ کر دیا تھا کہ تم زمین میں دو مرتبہ فساد برپا کرو گے“ کے متعلق فرمایا: اسے سے مراد حضرت علی علیہ السلام کا قتل اور امام حسن علیہ السلام پر طعن ہے۔ اور ”تم ضرور بڑی طغیانی دکھاؤ گے۔“ سے مراد امام حسین علیہ السلام کا قتل ہے۔ ﴿۱۲۸﴾

[128] أَلْعَيَّاشِيُّ: بِاسْنَادِهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي قَوْلِهِ: ( وَ قَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَنُفْسِدَنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ ) قَتْلُ عَلِيٍّ، وَ طَعْنُ الْحُسَيْنِ ( وَ لَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا ) قَتْلُ الْحُسَيْنِ ( فَإِذَا جَاءَ وَعَدَاؤُهُمَا ) إِذَا جَاءَ نَصْرُ دِمْرِ الْحُسَيْنِ ( بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَنَا أُولَى بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا

﴿۱﴾ کامل الزیارات: ص ۱۵۰ باب ۱۸ ح ۱؛ بحار الانوار: ج ۴۵ ص ۲۹۷ ح ۱۔ تاویل الآیات: ج ۲۷۸؛ مختصر

بصار الدرجات: ص ۴۸؛ تفسیر البرہان: ج ۴ ص ۵۳۳ ح ۳

﴿۲﴾ کامل الزیارات: ص ۱۵۳ باب ۱۸ ح ۲؛ بحار الانوار: ج ۴۵ ص ۲۹۷ ح ۲۔۔۔ تفسیر البرہان: ج ۴ ص



خِلَالَ الدِّيَارِ ) قَوْمٌ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ قَبْلَ خُرُوجِ الْقَائِمِ لَا يَدْعُونَ  
 وَثَرًا لِأَلِ مُحَمَّدٍ إِلَّا حَرْقُوهُ ( وَ كَانَ وَعْدًا مَفْعُولًا ) قَبْلَ قِيَامِ  
 الْقَائِمِ ( ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمْ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ  
 وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا ) خُرُوجِ الْحُسَيْنِ فِي الْكَرَّةِ سَبْعِينَ رَجُلًا  
 مِنْ أَصْحَابِهِ الَّذِينَ قُتِلُوا مَعَهُ، عَلَيْهِمُ الْبَيْضُ الْمُدْهَبُ لِكُلِّ بَيْضَةٍ  
 وَجْهَانِ الْمُؤَدَّى إِلَى النَّاسِ أَنَّ الْحُسَيْنِ قَدْ خَرَجَ فِي أَصْحَابِهِ حَتَّى لَا  
 يَشُكَّ فِيهِ الْمُؤْمِنُونَ وَ أَنَّهُ لَيْسَ بِدَجَالٍ وَلَا شَيْطَانٍ، الْإِمَامُ  
 الَّذِي بَيْنَ أَظْهَرِ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ، فَإِذَا اسْتَقَرَّ عِنْدَ الْمُؤْمِنِ  
 الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهُ الْحُسَيْنُ لَا يَشْكُونَ فِيهِ، وَ بَلَغَ عَنِ الْحُسَيْنِ الْحُجَّةُ  
 الْقَائِمُ بَيْنَ أَظْهَرِ النَّاسِ وَ صَدَقَهُ الْمُؤْمِنُونَ بِذَلِكَ، جَاءَ الْحُجَّةُ  
 الْمَوْتُ فَيَكُونُ الَّذِي آيِلُ غُسْلُهُ، وَ كَفَنُهُ وَ حَنْطُهُ (حَنْوَطُهُ) وَ  
 إِبْلَاجُهُ فِي حُفْرَتِهِ الْحُسَيْنِ وَ لَا يَلِي الْوَصِيَّ إِلَّا الْوَصِيُّ وَ زَادَ إِتْرَاهِيمُ  
 فِي حَدِيثِهِ ثُمَّ يَمْلِكُهُمُ الْحُسَيْنُ حَتَّى يَقَعَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ.

[ امام حسین علیہ السلام اپنے ستر ساتھیوں کے ساتھ

رجعت کریں گے ]

صالح بن سہل سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول:  
 ”ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب میں آگاہ کر دیا تھا کہ تم زمین میں دو مرتبہ فساد کرو۔“  
 کے متعلق فرمایا: اس سے مراد حضرت علی علیہ السلام کا قتل اور امام حسن علیہ السلام پر طعن ہے۔  
 اور۔۔ ”بڑی طغیانی دکھاؤ گے۔“ سے مراد امام حسین علیہ السلام کا قتل ہے۔ اور ”جب  
 دونوں میں سے پہلا وعدہ آگیا۔“ سے مراد یہ ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام کے خون کا بدلہ  
 لینے کا وقت آیا۔  
 ”بڑی طغیانی دکھاؤ گے۔“ سے مراد امام حسین علیہ السلام کا قتل ہے۔ اور ”جب

دونوں میاں سے پہلا وعدہ آگیا۔“ سے مراد یہ ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام کے خون کا بدلہ لینے کا وقت آیا۔

”ہم نے اپنے زبردست طاقتور جنگجو بندوں کو تم پر مسلط کیا پھر وہ گھر گھر گھس گئے۔“ یعنی اللہ امام قائم علیہ السلام کے ظہور سے قبل ایک قوم مبعوث کرے گا جو آل محمد علیہ السلام کے دشمنوں کو چلا کر خاک کر دے گی۔

”یہ وہ پورا ہونے والا وعدہ ہے۔“ یعنی قیام قائم علیہ السلام سے پہلے۔ ”پھر دوسری بار ہم نے تمہیں ان پر غالب کر دیا اور اموال اور اولاد سے تمہاری مدد کی اور تمہاری تعداد بڑھا دی۔“ یعنی امام حسین علیہ السلام اپنے ان ستر ساتھیوں کے ساتھ رجعت کریں گے جو آپ علیہ السلام کے ساتھ قتل ہوئے تھے، ان کے سروں پر سنہرا خود ہوگا جس کے دورخ ہوں گے اور لوگوں کو مطلع کر دیا جائے گا کہ امام حسین علیہ السلام اپنے اصحاب کے ساتھ رجعت کر چکے ہیں حتیٰ کہ مومنین کو اس میں شک نہیں رہے گا (یقین ہو جائے گا) کہ وہ نہ دجال ہے اور نہ شیطان اور امام علیہ السلام اس دن لوگوں کے سامنے ہوں گے اور جب مومنین کو یقین ہو جائے گا کہ یہ امام حسین علیہ السلام ہیں اس میں شک نہیں ہے تو امام حسین علیہ السلام لوگوں کو بتائیں گے کہ یہ قائم آل محمد علیہ السلام ہیں تو مومنین اس کی تصدیق کریں گے پھر حضرت حجت کا وصال ہو جائے گا تو امام حسین علیہ السلام ان کے لیے غسل و کفن و حنوط وغیرہ کا کام انجام دیں گے کیونکہ وصی کی تجمیز و تکفین وصی ہی کر سکتا ہے۔

اور ابراہیم نے اپنی روایت میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ پھر امام حسین علیہ السلام اتنے عرصے تک حکومت کریں گے کہ ان کے ابرو لٹک کر آنکھوں پر آجائیں گے۔ ﴿

[129] عَنْهُ: بِاسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ يَقْرَأُ (بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَنَا أُولَى بَابِئِشٍ شَدِيدٍ) ثُمَّ قَالَ: وَهُوَ

﴿ تفسیر العیاشی: ج ۲ ص ۲۰۴ ح ۲۰۳؛ اثبات الہدایہ: ج ۴ ص ۱۰۲ (مختصر)؛ تفسیر الصافی: ج ۱ ص ۹۵۹ بحار

الانوار: ج ۵۱ ص ۵۶ ح ۴۶؛ تفسیر البرہان: ج ۳ ص ۵۳۵ ح ۶۷

القائم وأصحابه أولى بأس شديد.

### [ جنگجو بندوں کے تسلط سے کیا مراد ہے؟ ]

حمران نے امام جعفر صادق عليه السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ عليه السلام نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: ”ہم نے اپنے زبردست طاقتور جنگجو بندوں کو تم پر مسلط کیا۔“ پھر فرمایا: اس سے مراد امام قائم عليه السلام اور ان کے اصحاب ہیں جو سخت جنگجو ہوں گے۔ ﴿۱﴾

[130] أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبْرِيُّ فِي مُسْنَدِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ قَالَ: رَوَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ الْجَلُودِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَبِيبِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ الطَّائِيُّ الْكُوفِيُّ فِي مَسْجِدِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يَحْيَى الْحَارِثِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَّارٍ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: خَرَجْتُ فِي بَعْضِ السِّنِينَ حَاجًّا إِذْ دَخَلْتُ الْمَدِينَةَ وَأَقَمْتُ بِهَا أَيَّامًا، أَسْأَلُ وَاسْتَبْحِثُ عَنْ صَاحِبِ الزَّمَانِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، فَمَا عَرَفْتُ لَهُ خَبْرًا، وَلَا وَقَعْتُ لِي عَلَيْهِ عَيْنٌ، فَاعْتَمَمْتُ حَمًّا شَدِيدًا وَخَشِيتُ أَنْ يَفُوتَنِي مَا أَمَلْتُهُ مِنْ طَلَبِ صَاحِبِ الزَّمَانِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، فَخَرَجْتُ حَتَّى أَتَيْتُ مَكَّةَ، فَفَضَيْتُ حَجَّتِي وَإِعْتَمَزْتُ بِهَا أُسْبُوعًا، كُلَّ ذَلِكَ أَطْلُبُ، فَبَيْنَا أَنَا أَفَكِّرُ إِذْ انْكَشَفَ لِي بَابُ الْكَعْبَةِ، فَإِذَا أَنَا بِإِنْسَانٍ كَأَنَّهُ غُضُنُ بَانٍ، مُتَّزِرٌ بِبُرْدَةٍ، مُتَّشِحٌ بِأُخْرَى، قَدْ كَشَفَ عَظْفَ بُرْدَتِهِ عَلَى عَاتِقِهِ، فَارْتَاخَ قَلْبِي وَبَادَرْتُ لِقْصِدِهِ، فَأَنْتَيْتُ إِلَيْهِ، وَقَالَ: مَنْ أَيْنَ الرَّجُلُ؟ قُلْتُ: مِنَ الْعِرَاقِ. قَالَ: مَنْ أَبِي الْعِرَاقِ؟ قُلْتُ: مِنَ الْأَهْوَازِ، فَقَالَ: أَتَعْرِفُ الْخُصْبِيَّ. قُلْتُ: نَعَمْ.

﴿۱﴾ تفسیر العیاشی: ج ۲ ص ۳۰۵؛ ج ۲۱ ص ۲۱؛ تفسیر الصافی: ج ۱ ص ۹۵۹؛ بحار الانوار: ج ۵۱ ص ۷۵۷؛ تفسیر

قَالَ: رَحِمَهُ اللَّهُ، فَمَا كَانَ أَطْوَلَ لَيْلَهُ، وَأَكْثَرَ نَيْلَهُ، وَأَعَزَّ رَدْمَعَتَهُ!  
 قَالَ: فابن ألبهزيار. قُلْتُ: أَمَا هُوَ. قَالَ: حَيَّاكَ اللَّهُ بِالسَّلَامِ أَبَا  
 الْحَسَنِ. ثُمَّ صَافِحِي وَعَانَقِي، وَ قَالَ: يَا أَبَا الْحَسَنِ، مَا فَعَلْتَ  
 الْعَلَامَةَ الَّتِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْهَاضِي أَبِي مُحَمَّدٍ نَصَرَ اللَّهُ وَجْهَهُ؛ قُلْتُ:  
 مَعِيَ. وَأَدْخَلْتُ يَدِي إِلَى جَنَابِي وَأَخْرَجْتُ خَاتَمًا عَلَيْهِ (مُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ)  
 فَلَمَّا قَرَأَهُ اسْتَعْبَرَ حَتَّى بَلَ طَمْرُةُ الَّذِي كَانَ عَلَى يَدَيْهِ، وَ قَالَ: يَزْحَمُكَ  
 اللَّهُ أَبَا مُحَمَّدٍ، فَإِنَّكَ زَيْنُ الْأُمَمَةِ، شَرَّفَكَ اللَّهُ بِالْإِمَامَةِ، وَ تَوَجَّكَ بِتَاجِ  
 الْعِلْمِ وَ الْمَعْرِفَةِ، فَإِنَّا إِلَيْكُمْ صَائِرُونَ. ثُمَّ صَافِحِي وَعَانَقِي، ثُمَّ  
 قَالَ: مَا الَّذِي تُرِيدُ يَا أَبَا الْحَسَنِ؟ قُلْتُ: الْإِمَامَةَ الْمَحْجُوبَةَ عَنِ  
 الْعَالَمِ. قَالَ: مَا هُوَ مَحْجُوبٌ عَنْكُمْ وَ لَكِنْ حَجَبَهُ سُوءُ أَعْمَالِكُمْ، ثُمَّ  
 إِلَى رَحْلِكَ، وَ كُنْ عَلَى أَهْبَتِهِ مِنْ لِقَائِهِ، إِذَا انْحَطَّتِ الْجُوزَاءُ، وَ أَزْهَرَتْ  
 نُجُومُ السَّمَاءِ، فَهَذَا أَنَا لَكَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ الصَّفَا. فَطَابَتْ نَفْسِي وَ  
 تَيَقَّنْتُ أَنَّ اللَّهَ فَضَّلَنِي، فَمَا زِلْتُ أَرْقُبُ الْوَقْتَ حَتَّى حَانَ، وَ خَرَجْتُ  
 إِلَى مَطِيئَتِي، وَ اسْتَوَيْتُ عَلَى رَحْلِي، وَ اسْتَوَيْتُ عَلَى ظَهْرِيهَا، فَإِذَا أَنَا  
 بِصَاحِبِي يُعَادِي إِلَيَّ: يَا أَبَا الْحَسَنِ، فَخَرَجْتُ فَلَحِقْتُ بِهِ، فَحَيَّانِي  
 بِالسَّلَامِ، وَ قَالَ: بِيْرُ بِنَا يَا أَخ. فَمَا زَالَ يَهْبِطُ وَادِيًا وَيَزِقِي ذُرْوَةَ جَبَلٍ  
 إِلَى أَنْ عَلِقْنَا عَلَى الطَّائِفِ، فَقَالَ: يَا أَبَا الْحَسَنِ انزُلْ بِنَا نُصَلِّ بِأَقْبِ  
 صَلَاةِ اللَّيْلِ، فَانزَلْتُ فَصَلَّى بِنَا الْفَجْرَ رُكْعَتَيْنِ، قُلْتُ: فَالرُّكْعَتَيْنِ  
 الْأُولَيَيْنِ؟ قَالَ: هُمَا مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ، وَ أَوْتَرَ فِيهِمَا، وَ الْقُنُوتِ فِي  
 كُلِّ صَلَاةٍ جَائِزٌ. وَ قَالَ: بِيْرُ بِنَا يَا أَخ. فَلَمَّ يَزَلْ يَهْبِطُ وَادِيًا وَيَزِقِي  
 فِي ذُرْوَةِ جَبَلٍ حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى وَادٍ عَظِيمٍ مِثْلِ الْكَافُورِ، فَأَمَدُّ عَيْنِي  
 فَإِذَا بِبَيْتٍ مِنَ الشَّعْرِ يَتَوَقَّدُ نُورًا، قَالَ: الْبَحْ هَلْ تَرَى شَيْعًا؟  
 قُلْتُ: أَرَى بَيْتًا مِنَ الشَّعْرِ. فَقَالَ: الْأَمَلُ. وَ انْحَطَّ فِي الْوَادِي وَ

اتَّبَعْتُ الْأَنْزَارَ حَتَّى إِذَا صِرْتُ بِنَاصِيَةِ الْوَادِي نَزَلَ عَنِّي رَاحِلَتُهُ وَخَلَّاهَا،  
وَنَزَلْتُ عَنِّي مَطِيئَتِي، وَقَالَ لِي: دَعَّهَا. قُلْتُ: فَإِنْ تَاهَتْ؟ قَالَ: هَذَا  
وَادٍ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ. ثُمَّ سَبَقَنِي وَ  
دَخَلَ الْخُبَاءَ وَخَرَجَ إِلَيَّ مُسْرِعًا، وَقَالَ: أَبَشِّرْ، فَقَدْ أُذِنَ لَكَ  
بِالدُّخُولِ. فَدَخَلْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ يَسْطَعُ مِنْ جَانِبِهِ النَّوْرُ، فَسَلَّمْتُ  
عَلَيْهِ بِالْإِمَامَةِ، فَقَالَ لِي: يَا أَبَا الْحَسَنِ، قَدْ كُنَّا نَتَوَقَّعُكَ لَيْلًا وَنَهَارًا،  
فَمَا الَّذِي أَبْطَأَ بِكَ عَلَيْنَا؟ قُلْتُ: يَا سَيِّدِي، لَمْ أَجِدْ مَنْ يَدُلُّنِي إِلَى  
الْآنَ. قَالَ لِي: لَمْ نَجِدْ أَحَدًا يَدُلُّكَ؟ ثُمَّ نَكَتْ بِاصْبَعِهِ فِي الْأَرْضِ،  
ثُمَّ قَالَ: لَا وَ لَكِنَّكُمْ كَثَرْتُمْ الْأَمْوَالَ، وَ تَجَزَّيْتُمْ عَلَى ضَعْفَاءِ  
الْمُؤْمِنِينَ، وَ قَطَعْتُمْ الرَّحِمَ الَّتِي بَيْنَكُمْ، فَأَمْسَى عَدُوًّا لَكُمْ الْآنَ؛  
فَقُلْتُ: التَّوْبَةُ التَّوْبَةُ، الْإِقَالَةَ الْإِقَالَةَ. ثُمَّ قَالَ: يَا ابْنَ الْمُهَازِبِ، لَوْ  
لَا اسْتِغْفَارُ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ لَهَلَكَ مَنْ عَلَيْهَا إِلَّا خَوَاصُّ الشَّيْبَعَةِ  
الَّذِينَ تُشْبِهُ أَقْوَالَهُمْ أَفْعَالَهُمْ. ثُمَّ قَالَ: يَا ابْنَ الْمُهَازِبِ - وَمَدَّ  
يَدَهُ - أَلَا أَنْبِئُكَ الْخَبْرَ أَنَّهُ إِذَا قَعَدَ الصَّيْبِيُّ، وَ تَحَرَّكَ الْمَغْرِبِيُّ، وَ سَارَ  
الْعُمَانِيُّ، وَ بُويعَ الشُّفِيَانِيُّ يَأْكُذُنُ لِيُؤَيِّبَ اللَّهَ، فَأَخْرُجَ بَيْنَ الصَّفَا وَ  
الْمَرْوَةِ فِي ثَلَاثِمِائَةٍ وَ ثَلَاثَةِ عَشَرَ رَجُلًا سِوَاءً، فَأَجِيءُ إِلَى الْكُوفَةِ وَ  
أَهْدِمُ مَسْجِدَهَا وَ أَبْنِيهِ عَلَى بَنَائِهِ الْأَوَّلِ، وَ أَهْدِمُ مَا حَوْلَهُ مِنْ  
بِنَاءِ الْجَبَابِرَةِ، وَ أُحْجِجُ بِالنَّاسِ حِجَّةَ الْإِسْلَامِ، وَ أَجِيءُ إِلَى يَثْرِبَ فَأَهْدِمُ  
الْحُجْرَةَ، وَ أَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا وَ هُمَا طَرِيْقَانِ، فَأَمُرُ بِبَيْتَيْهَا نَجَاهُ الْبَقِيْعِ، وَ أَمُرُ  
بِحَشْبَتَيْنِ يُضَلَّبَانِ عَلَيْهِمَا، فَتُورَقُ مِنْ تَحْتِهِمَا، فَيَفْتَتِنُ النَّاسَ  
بِهِمَا أَشَدَّ مِنَ الْفِتْنَةِ الْأُولَى، فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: (يَا سَمَاءُ  
أَبِيْدِي، وَ يَا أَرْضُ حُدَيْ) فَيَوْمِئِذٍ لَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ إِلَّا  
مُؤْمِنٌ قَدْ أَخْلَصَ قَلْبَهُ لِلَّيْمَانِ. قُلْتُ: يَا سَيِّدِي، مَا يَكُونُ بَعْدَ

ذَلِكَ. قَالَ: أَلَكَّرَةُ أَلَكَّرَةُ، أَلرَّجَعَةُ أَلرَّجَعَةُ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ آيَةَ: ثُمَّ  
رَدَدْنَا لَكُمْ أَلَكَّرَةَ عَلَيْهِمْ وَأَمَدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ  
أَكْثَرَ نَفِيرًا.

### [علی بن مہزیار کی امام زمانہ سے ملاقات کی کہانی]

علی بن ابراہیم مہزیار اہوازی سے روایت ہے کہ میں ایک سال حج کے لیے روانہ ہوا۔ میں پہلے مدینہ گیا اور وہاں کئی دنوں تک قیام کیا اور امام زمانہ علیہ السلام کی تلاش اور جستجو میں لگا رہا جب کہ مجھے وہاں آپ علیہ السلام کے بارے میں کوئی خبر اور نشانی نہ ملی۔ میں اس سے سخت پریشان اور غمزدہ ہوا اور مجھے یہ ڈر لگا کہ کہیں مجھے امام زمانہ علیہ السلام کی زیارت نصیب نہ ہو جو میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش اور منزل ہے پھر میں مدینہ سے مکہ آیا اور وہاں میں نے ایک ہفتہ تک حج و عمرہ کے مناسک ادا کیے اور اس کے ساتھ ساتھ ہر وقت اس سوچ میں ڈوبا رہتا کہ مجھے کسی وقت امام زمانہ علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوگی۔ پس ایک میرے سامنے خانہ کعبہ کا دروازہ کھلا اور اس کے اندر سے ایک جوان نمودار ہوا جس کا چہرہ روشن اور خوبصورت تھا۔ اس نے احرام کی ایک چادر باندھ رکھی تھی اور دوسری شانوں پر اوڑھ رکھی تھی۔ اس شخص کو دیکھ کر میرے دل کو راحت اور سکون ملا۔ پھر میں اٹھ کر اس کی جانب چل پڑا جب اس نے مجھے اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تو مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا!

اے مرد! تم کہاں کے رہنے والے ہو؟

میں نے کہا: اہوازی کا رہنے والا ہوں۔

اس نے کہا: کیا تم خضینی کو جانتے ہو؟

میں نے کہا: جی ہاں! جانتا ہوں۔

اس نے کہا: اللہ اس پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ وہ راتوں کو جاگ کر عبادت

کرنے والے اور خوف خدا کی وجہ سے بہت زیادہ گریہ کرنے والے تھے۔

پھر اس نے کہا: کیا تم مہز یار کے بیٹے کو جانتے ہو؟  
میں نے کہا: جی ہاں! وہ میں ہی ہوں۔

اس نے کہا: اے ابوالحسن! اللہ تمہیں امن و سلامتی کے ساتھ طولی عمر عطا فرمائے۔  
پھر اس نے مجھ سے مصافحہ کیا اور گلے ملے اور کہا: اے ابوالحسن! کیا تمہارے پاس  
وہ نشانی موجود ہے جو ابو محمد (امام حسن عسکری علیہ السلام) نے تمہیں عطا کی تھی؟  
میں نے کہا: جی ہاں! وہ میرے پاس موجود ہے۔

پھر میں نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نشانی کو باہر نکالا جس پر حضرت  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام کے نام کے مہر لگی ہوئی تھی جب اس نے یہ نام پڑھے تو اس  
کی آنکھوں میں آنسو آگئے یہاں تک کہ اس کا گریبان آنسوؤں سے بھیگ گیا اور اس نے  
کہا: اللہ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ اے ابو محمد علیہ السلام (امام حسن عسکری علیہ السلام)! بے شک  
آپ علیہ السلام اس امت کی زینت ہیں اور اللہ نے آپ علیہ السلام کو امامت کے ذریعے عزت و  
شرف عطا فرمایا اور اس نے آپ علیہ السلام کو علم و معرفت کا تاج پہنایا۔ یقیناً ہم بھی آپ علیہ السلام  
کے پاس آنے والے ہیں۔

اس کے بعد اس نے مجھ سے مصافحہ کیا اور گلے ملے اور کہا: اے ابوالحسن! تم کیا  
چاہتے ہو؟

میں نے کہا: میں اپنے امام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اس وقت امام زمانہ علیہ السلام  
کائنات کی نظروں سے پوشیدہ ہیں۔

اس نے کہا: وہ تم لوگوں سے پوشیدہ نہیں ہیں بلکہ تم لوگوں کے برے اعمال نے  
انہیں تمہاری نظروں سے اوجھل کر رکھا ہے۔ اب تم اٹھو اور اپنی قیام گاہ پر جاؤ اور اپنے  
امام علیہ السلام سے ملاقات کی تیاری کرو لہذا جب جو زاء ستارہ ڈوب جانے لگے اور آسمان کے  
تارے چمکنے لگیں تو میں مقام رکن اور صفا کے درمیان تمہارا انتظار کروں گا۔

یہ سن کر میں خوش ہو گیا اور مجھ یقین ہو گیا کہ اللہ نے مجھ پر یہ فضل و انعام کر دیا ہے

کہ میں اپنے وقت کے امام علیؑ کی زیارت کا شرف حاصل کر سکوں گا پس میں اس وقت کا انتظار کرنے لگا جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا تھا یہاں تک کہ وہ وقت قریب آ گیا تو میں اپنی سواری کے جانور کے پاس گیا اور اس کو آمادہ سفر کیا اور اس کی پشت پر بیٹھ کر اس جگہ پر پہنچ گیا جہاں کا مجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ مجھ سے پہلے وہاں موجود تھے اور انہوں نے مجھے آواز دیتے ہوئے کہا: اے ابوالحسن! اور مجھے سلام کیا۔ پھر اپنے ساتھ چلنے کو کہا تو میں ان کے ساتھ چل پڑا۔ ہم مختلف وادیوں سے اترتے اور پہاڑ کی چوٹیوں کو عبور کرتے ہوئے طائف پہنچے تو انہوں نے کہا: اے ابوالحسن! نیچے اترو، ہم نماز شب ادا کریں۔ پھر ہم نے نماز تہجد اور نماز وتر ادا کی پھر ہم نے دعا وغیرہ پڑھی اور انہوں نے کہا: اے میرے بھائی! اب ہم یہاں سے آگے بڑھتے ہیں تو ہم نے وہاں سے دوبارہ سفر شروع کیا اور مختلف وادیوں اور پہاڑ کی چوٹیوں کو عبور کرتے ہوئے ایک عظیم و عالی شان وادی میں پہنچے جہاں کا فور کی طرح خوشبو چار سو پھیلی ہوئی تھی۔ جب میں نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو مجھے بالوں کا بنا ہوا ایک گھر نظر آیا جس میں سے نور کی شعاعیں نکل رہی تھیں۔

انہوں نے مجھ سے کہا: کیا تمہیں کوئی چیز نظر آرہی ہے؟

میں نے جواب دیا: میں بالوں کا بنا ہوا ایک گھر دیکھ رہا ہوں۔

انہوں نے فرمایا: یہی ہماری امید گاہ، جائے پناہ اور منزل ہے۔ پھر وہ اس وادی میں نیچے اترنے لگے تو میں بھی ان کی پیچھے اپنی سواری پر چلنے لگا یہاں تک کہ ہم وادی کے درمیان (مرکز میں) پہنچ گئے تو وہ اپنی سواری سے نیچے اتر آئے اور سواری کو آزاد چھوڑ دیا۔ پھر میں بھی اپنی سواری سے نیچے اترا۔

انہوں نے مجھ سے کہا: اپنے ناقہ کی مہار چھوڑ دو۔

میں نے کہا: اگر اسے یوں ہی چھوڑ دوں تو یہ گم ہو جائے گی تو میں کیا کروں گا؟ اس پر انہوں نے کہا: تم اس بات کا خوف نہ کھاؤ۔ اس وادی میں صرف مومن ہی داخل اور خارج ہو سکتا ہے۔ پھر وہ مجھ سے آگے بڑھ کر ایک خیمہ میں داخل ہوئے اور پھر جلد ہی باہر آ گئے اور



فرمایا: تمہیں مبارک ہو، تمہیں اندر جانے کی اجازت عنایت کر دی گئی ہے۔  
پس میں اس خیمہ کے اندر داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ اس خیمے کے ہر طرف نور ہی نور ہے۔ میں نے آپ ﷺ کو امام کہہ کر سلام پیش کیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوالحسن! ہم تو ہردن اور رات تمہارے انتظار میں تھے، کس بات نے تمہیں ہمارے پاس جلد آنے سے روک دیا تھا؟

میں نے عرض کیا: میرے سید و سردار! مجھے آپ ﷺ تک پہنچانے والا ہی کوئی نہ ملا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں ایسا کوئی شخص نہیں ملا جو تمہیں ہم تک پہنچا دیتا؟  
پھر آپ ﷺ نے اپنی انگشت مبارک سے زمین پر ایک خط کھینچتے ہوئے فرمایا: دراصل بات یہ نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تم لوگ مال جمع کرنے اور بڑھانے میں مصروف ہو اور تم لوگ کمزور مومنین پر ظلم اور آپس میں قطع رحمی کرتے ہو، اس وجہ سے اپنے امام تک نہیں پہنچ سکتے پس تم لوگوں کے پاس کیا عذر موجود ہے؟ میں نے عرض کیا: میں اپنی کوتاہیوں اور غلطیوں پر توبہ اور معافی کا خواستگار ہوں۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن مہزیار! اگر تم میں ایسے لوگ موجود نہ ہوتے جو ایک دوسرے کے لیے طلب بخشش اور استغفار کرتے تو تم سب ہلاک ہو جاتے اور اس ہلاکت سے وہ خاص شیعہ محفوظ رہتے جن کے اقوال اور افعال میں کوئی تضاد نہیں ہے بلکہ ان کے قول و فعل ایک جیسے ہیں۔

پھر آپ ﷺ نے مزید یہ فرمایا: اے ابن مہزیار! (یہ کہہ کر آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک آگے بڑھایا) کیا میں تمہیں اس خبر سے آگاہ نہ کر دوں؟ یاد رکھو! جب ایک بچہ برسر اقتدار آئے گا اور مغربی پیش قدمی کرے گا اور عمانی چل پڑے گا اور سفیانی کی بیعت ہو چکی ہوگی تو اس وقت اللہ اپنے ولی (امام زمانہ ﷺ) کو اذن ظہور عطا فرمائے گا۔ چنانچہ میں صفاد مروہ کے درمیان تین سو تیرہ افراد کے ہمراہ خروج کروں گا، میں مکہ سے کوفہ آؤں گا اور وہاں مسجد کوفہ کو منہدم کر کے اسے پہلی بنیادوں پر تعمیر کروں گا اور اس کے ارد گرد ظالم و جابر

حکمرانوں کی تعمیر کردہ عمارتیں گرا دوں گا۔ پھر لوگوں کے ہمراہ حج بیت اللہ کے مناسک ادا کروں گا، پھر بیثرب (مدینہ منورہ) جاؤں گا اور اس حجرے کو منہدم کروں گا جہاں دو ظالم موجود ہیں اور ان کو وہاں سے نکال کر جنت البقیع لے جاؤں گا اور دو لکڑیاں گاڑ کر انہیں ان پر سولی دوں گا۔ اس پر لوگ پہلے سے زیادہ بڑا فتنہ برپا کر دیں گے تو آسمان سے آواز آئے گی: ”اے آسمان! ظالموں کو تباہ و برباد کر دے۔ اے زمین! ظالموں کو اپنی گرفت میں لے لے۔“

اس وقت روئے زمین پر صرف وہ مومن باقی بچے گا جس کا دل ایمان کے لیے خالص ہوگا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: پھر غلبہ ہوگا (اور) غلبہ ہوگا، رجعت ہوگی (اور) رجعت ہوگی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

”پھر دوسری بار ہم نے تمہیں ان پر غالب کر دیا اور اموال اور اولاد سے تمہاری مدد کی اور تمہاری تعداد بڑھادی۔“ ﴿۱۱﴾

### [ آیت نمبر ۴۲ ]

(عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يَبْعَثَكُمْ فِي تِلْكَ الْأَرْضِ الَّتِي كَفَرْتُمْ فِيهَا وَابْتَغُوا فِيهَا لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ حَسَنًا بِمَا كَفَرْتُمْ فِيهَا وَرَجَعْتُمْ فِيهَا إِلَى الْفِتْنِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمَكِيدُونَ)

”امید ہے کہ تمہارا پروردگار تم پر رحم کرے گا اور اگر تم نے (شرارت) دہرائی تو ہم بھی دہرائیں گے۔ (بنی اسرائیل: ۸)۔“

[131] علی بن ابراہیم: فی تفسیرہ المنسوب الی الصادق علیہ السلام  
 قَالَ: عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يَبْعَثَكُمْ فِي تِلْكَ الْأَرْضِ الَّتِي كَفَرْتُمْ فِيهَا وَابْتَغُوا فِيهَا لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ حَسَنًا بِمَا كَفَرْتُمْ فِيهَا وَرَجَعْتُمْ فِيهَا إِلَى الْفِتْنِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمَكِيدُونَ

❦ دلائل الامامة: ص ۵۳۹ ح ۵۲۲؛ تفسیر البرہان: ج ۴ ص ۵۳۴ ح ۵ (مختصراً)؛ بحار الانوار: ج ۵۲ ص ۱۰ ح ۶  
 کتاب الغیبة طوسی: ص ۲۶۳ رقم ۲۲۸ (بفرق الفاظ)

”وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ حَصِيرًا“ ای: حسباً یحصرون فیہا۔

### [ تم اعادہ کرو گے تو ہم بھی اعادہ کریں گے؟ ]

علی بن ابراہیم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے منسوب اپنی تفسیر میں کہا ہے: ”امید ہے کہ تمہارا پروردگار تم پر رحم کرے گا۔“ سے مراد یہ ہے کہ تمہارے دشمنوں کے خلاف تمہاری مدد کرے گا۔ پھر بنی امیہ کو مخاطب کیا ہے اور فرمایا ہے: ”اور اگر تم نے (شرارت) دہرائی تو ہم بھی دہرائیں گے۔“ یعنی اگر تم سفیانی کے ساتھ مل کر اعادہ کرو گے تو ہم قائم آل محمد علیہم السلام کے ذریعے اعادہ کریں گے۔

”اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لیے قید خانہ بنا رکھا ہے۔“ یعنی وہ اس میں محصور کر کے مجبوس کر دیئے جائیں گے۔ ﴿

### [ آیت نمبر ۴۳ ]

(وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيٍّ سُلْطَانًا فَلْيُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا).  
”اور جو شخص مظلوم مارا جائے تو ہم نے اس کے ولی کو اختیار دیا ہے پس اسے بھی قتل میں حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے یقیناً نصرت اسی کی ہوگی۔ (بنی اسرائیل: ۳۳)۔“

[132] أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ قَوْلِيهِ فِي كَامِلِ الزِّيَارَاتِ قَالَ:  
حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الضُّفَّارِ عَنِ  
الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: سَأَلْتُ  
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا

﴿ تفسیر الطی: ج ۲ ص ۱۲؛ بحار الانوار: ۵۱ ص ۴۵ ح ۳؛ تفسیر نور الثقلین: ج ۲ ص ۱۵۷ ح ۱۷۷ اور ص ۱۵۸

ح ۹۱؛ تفسیر البرہان: ج ۳ ص ۵۳۸ ح ۲

فَقَدْ جَعَلْنَا لِيُولِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا  
 قَالَ ذَلِكَ قَائِمٌ آلِ مُحَمَّدٍ يَخْرُجُ فَيَقْتُلُ بِدَمِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 فَلَوْ قَتَلَ أَهْلَ الْأَرْضِ لَمْ يَكُنْ مُسْرِفًا وَقَوْلُهُ فَلَا يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ  
 لَمْ يَكُنْ لِيَبْضَعْ شَيْئًا يَكُونُ سِرْفًا ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ يَقْتُلُ وَاللَّهُ ذَرَارِيَّ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِفَعَالٍ  
 آبَائِهَا .

### [ امام زمانہ امام حسینؑ کے خون کا بدلہ لیں گے ]

محمد بن سنان نے ایک شخص سے روایت کی ہے، اس نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ”اور جو شخص مظلوم مارا جائے تو ہم نے اس کے ولی کو اختیار دیا ہے پس اسے بھی قتل میں حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے یقیناً نصرت اسی کی ہوگی۔“ کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کا تعلق قائم آل محمد علیہ السلام سے ہے کہ جب وہ خروج کریں گے تو پس وہ امام حسین علیہ السلام کے خون کے بدلے میں قتل کریں گے اور اگر وہ تمام اہل زمین کو بھی قتل کر دیں تو وہ حد سے بڑھنے والے نہیں ہوں گے اور خدا کے قول: ”پس اسے بھی قتل میں حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔“ کا مطلب یہی ہے کہ وہ کوئی چیز ایسی نہیں کریں گے جس سے وہ حد سے بڑھنے والے بنیں۔

پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ (امام قائم علیہ السلام) امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کی اولادوں کو ان کے آباؤ کے افعال کی وجہ سے قتل کریں گے۔ ﴿۱۳۳﴾

[133] ابن بابویہ: قال: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرِ الْهَمْدَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ صَالِحِ الْهَرَوِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحُسَيْنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي حَدِيثِ رُوِيَ عَنِ الصَّادِقِ

﴿۱۳۳﴾ کامل الزیارات: ص ۱۵۲ باب ۱۸ ح ۵؛ تفسیر البرہان: ج ۳ ص ۵۵۹ ح ۶؛ بحار الانوار: ج ۴ ص ۲۹۸ ح ۷

عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ إِذَا خَرَجَ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَتَلَ ذُرَارِيَّ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِفِعَالٍ أَبَائِهِمْ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ كَذَلِكَ فَقُلْتُ وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ مَا مَعْنَاهُ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ فِي جَمِيعِ أَقْوَالِهِ وَلَكِنْ ذُرَارِيَّ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَزْضُونَ بِأَفْعَالٍ أَبَائِهِمْ وَيَفْتَنُونَ بِهَا وَمَنْ رَضِيَ شَيْئاً كَانَ كَمَنْ أَتَاهُ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ بِالسُّمِّ فِي فَرْصِي بِقَتْلِهِ رَجُلٌ فِي الْمَغْرِبِ لَكَانَ الرَّاضِي عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شَرِيكَ الْقَاتِلِ وَإِنَّمَا يَفْتُلُهُمُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا خَرَجَ لِرِضَاهُمْ بِفِعَالٍ أَبَائِهِمْ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا بِي شَيْءٌ يَبْدَأُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْكُمْ إِذَا قَامَ قَالَ يَبْدَأُ بِبَنِي شَيْبَةَ فَيَقَاطِعُ أَيْدِيَهُمْ لِأَنَّهُمْ سُرَّاقُ بَيْتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

## [ امام حسینؑ کے قاتلوں کی اولادیں کیوں قتل ہوں گی ]

عبدالسلام بن صالح بروی سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضاؑ سے پوچھا: اے فرزند رسولؐ! آپؑ امام جعفر صادقؑ کی اس حدیث کے متعلق کیا فرماتے ہیں جس میں انہوں نے فرمایا کہ: ”جب قائم آل محمدؑ کا ظہور ہوگا تو وہ قاتلان حسینؑ کی اولاد کو ان کے آباء کے افعال کی وجہ سے قتل کریں گے۔“

امام (علی رضاؑ) نے فرمایا: وہ ایسا ہی کریں گے۔

میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”کوئی کسی دوسرے کا بوجھ

نہیں اٹھائے گا۔ (بنی اسرائیل: ۱۵)“ تو اس کا کیا مطلب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اللہ کے تمام فرمان برحق ہیں اور قاتلان حسینؑ کی نسل کے قتل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے آباء کے اس فعل پر راضی ہیں اور اس (ظلم) پر فخر

کرتے ہیں اور جو شخص کسی کے فعل پر راضی ہو تو وہ اس کے فعل میں شریک تصور کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص مشرق میں کسی کو قتل کرے اور مغرب میں رہنے والا شخص اس کے فعل پر اپنی رضا مندی کا اظہار کرے تو وہ بھی اس قتل میں شریک سمجھا جائے گا پس قائم آل محمد علیہ السلام پہلا کام کون سا کریں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ سب سے پہلے بنی شیبہ کے ہاتھ کاٹیں گے کیونکہ وہ بیت اللہ کے چور ہیں۔ ﴿

[134] محمد بن یعقوب: عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ الْحَجَّالِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيٍّ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ) قَالَ: نَزَلَتْ فِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوْ قُتِلَ أَهْلُ الْأَرْضِ بِهِ مَا كَانَ سَرَفًا.

### [قتل میں اسراف سے کیا مراد ہے؟]

حجال نے اپنے بعض اصحاب سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ”جو شخص مظلوم مارا جائے تو ہم نے اس کے ولی کو اختیار دیا ہے پس اسے بھی قتل میں حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔“ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ امام حسین علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی کہ اگر ان کے بدلے تمام اہل زمین کو قتل کر دیا جائے تو بھی اسراف نہیں ہوگا۔ ﴿

[135] عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ

﴿عیون اخبار الرضا﴾: ج ۱ ص ۲۶۲ باب ۵۲۸؛ تفسیر البرہان: ج ۳ ص ۵۵۹ ح ۷

﴿روضۃ الکافی﴾: ج ۲ ص ۳۶۴؛ بحار الانوار: ج ۴ ص ۲۱۹ ح ۱۰؛ الوافی: ج ۳ ص ۹۰۴؛ ح ۱۵۷؛ تفسیر

البرہان: ج ۳ ص ۵۵۸ ح ۴

جَلَّ: وَ مَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيَّيْهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفُ فِي  
الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا ، قَالَ: (نَزَلَتْ فِي قَتْلِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ).

جابر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے قول: ”جو شخص مظلوم مارا جائے  
تو ہم نے اس کے ولی کو اختیار دیا پس اسے بھی قتل میں حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔“ کے  
بارے میں فرمایا: یہ آیت امام حسین علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

[136] العیاشی: باسنادہ عَنْ سَلَامِ بْنِ الْمُسْتَعِيرِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ: فِي قَوْلِهِ: (وَ مَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيَّيْهِ سُلْطَانًا  
فَلَا يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا) قَالَ: هُوَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ قُتِلَ مَظْلُومًا وَ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُهُ، وَ الْقَائِمُ مِنَّا إِذَا قَامَ  
مِنَّا طَلَبَ بِنَارِ الْحُسَيْنِ، فَيَقْتُلُ حَتَّى يُقَالَ قَدْ أَشْرَفَ فِي الْقَتْلِ، وَ  
قَالَ: [المسي] الْمَقْتُولُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ وَلِيُّهُ الْقَائِمُ، وَ  
الْإِشْرَافُ فِي الْقَتْلِ أَنْ يَقْتُلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ (إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا)، فَإِنَّهُ  
لَا يَذْهَبُ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى يُنْتَصَرَ بِرَجُلٍ مِنَ آلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَ آلِهِ، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَ عَدْلًا كَمَا مَلَأَتْ جَوْرًا وَ ظُلْمًا.

سلام بن مستعیر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے قول: ”اور جو  
شخص مظلوم مارا جائے تو ہم نے اس کے ولی کو اختیار دیا ہے پس اسے بھی قتل میں حد سے  
تجاوز نہیں کرنا چاہیے یقیناً نصرت اس کی ہوگی۔“ کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد حسین  
بن علی علیہ السلام ہیں کہ جو مظلوم مارے گئے اور ہم اس کے وارث ہیں اور امام قائم علیہ السلام ہم  
میں سے ہیں جو قیام کریں گے اور خون حسن علیہ السلام کا بدلہ طلب کریں گے اور سب قاتلوں کو قتل  
کر دیں گے حتیٰ کہ لوگ کہیں گے: امام علیہ السلام نے قتل کرنے میں اسراف کیا ہے۔ پھر

مؤلف نے اسے تفسیر علی بن ابراہیم قمی سے نقل کیا ہے لیکن ہمیں اس کتاب میں یہ روایت نہیں مل سکی ہے؛ تفسیر

فرمایا: مقتول امام حسین علیہ السلام ہیں اور ان کے وارث امام قائم علیہ السلام ہیں اور قتل میں اسراف سے مراد قاتل کے علاوہ قتل کرنا ہے اور ”یقیناً نصرت اسی کی ہوگی۔“ سے مراد کہ دنیا ختم نہیں ہوگی حتیٰ کہ آل رسول علیہ السلام میں سے ایک شخص قیام کرے گا جس کی نصرت کی جائے گی اور وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ ﴿۱۳۷﴾

[137] عنہ: باسنادہ عن جابر عن أبي جعفر عليه السلام قال: نزلت هذه الآية في الحسين عليه السلام (وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيٍّ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ) قَاتَلَ الْحُسَيْنَ (إِنَّهُ كَانَ مَنصُورًا) قَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

جابر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت امام حسین علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ”اور جو شخص مظلوم مارا جائے تو ہم نے اس کے ولی کو اختیار دیا ہے پس اسے بھی قتل میں حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔“ یعنی اس سے مراد امام حسین علیہ السلام کے قاتل ہیں۔ ”یقیناً نصرت اسی کی ہوگی۔“ سے مراد امام حسین علیہ السلام ہیں۔ ﴿۱۳۸﴾

[138] وعنه: باسنادہ عن حمران عن أبي جعفر عليه السلام قال: قلت له: يا ابن رسول الله صلى الله عليه وآله رعمه ولد الحسين عليه السلام أن القائمه منهم وأئمتهم أصحاب الأئمة، ويؤعمه ولد ابن الحنفية مثل ذلك، فقال: رحم الله عمي الحسين عليه السلام لقد عمّد الحسين عليه السلام أربعين ألف سيف حين أصيب أمير المؤمنين عليه السلام، وأسلمها إلى معاوية و محمد بن علي سبعين ألف سيف قاتلة، لو خطر عليهم خطر ما خرجوا منها

﴿۱﴾ تفسیر العیاشی: ج ۲ ص ۳۱۳ ح ۶۷؛ تفسیر البرہان: ج ۴ ص ۵۶۰ ح ۱۲؛ بحار الانوار: ج ۴ ص ۲۱۸ ح ۷؛

عوالم العلوم: ج ۱ ص ۲۹۶ ح ۲؛ مقتل سید الصابرين زبان چہارده معصومين (از مترجم) ص ۲۲۴ ح ۲

﴿۲﴾ تفسیر العیاشی: ج ۲ ص ۳۱۳ ح ۶۵؛ تفسیر البرہان: ج ۴ ص ۵۶۰ ح ۱۰؛ بحار الانوار: ج ۴ ص ۲۱۸ ح ۶



حَتَّى يَمُوتُوا بَجْمِيعاً، وَخَرَجَ الْحُسَيْنُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَعَرَضَ نَفْسَهُ  
عَلَى اللَّهِ فِي سَبْعِينَ رَجُلًا مَنَ أَحَقُّ بِدَمِهِ مِنَّا، نَحْنُ وَ اللَّهُ أَصْحَابُ  
الْأَمْرِ وَفِينَا الْقَائِمُ وَ مِنَّا السَّقَّاحُ وَ الْمَنْصُورُ وَ قَدْ قَالَ اللَّهُ (وَ  
مَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيَّهِ سُلْطَانًا) نَحْنُ أَوْلِيَاءُ الْحُسَيْنِ  
بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ عَلَى دِينِهِ.

### [ حمران کا امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال؟ ]

حمران نے امام محمد علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا: اے  
فرزند رسول علیہ السلام! امام حسین علیہ السلام کی اولاد گمان کرتی ہے کہ قائم علیہ السلام ان میں سے ہیں اور  
وہی صاحب الامر ہیں اور ابن حنفیہ کی اولاد کا بھی اسی کے مثل خیال ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ میرے چچا امام حسن علیہ السلام پر رحم کرے جنہوں نے بیس  
ہزار تلواروں کو نیام میں رکھا اور معاویہ سے صلح کر لی اور محمد بن علی (پر بھی رحم کرے) جن کی  
ستر ہزار تلواریں قاتل تھیں اور اگر وہ اس کو خطرہ سمجھتے تو اس سے باہر نہ نکلتے حتیٰ کہ سب  
مارے گئے اور امام حسین علیہ السلام نے اپنی جان اللہ کے سپرد کی اور ستر آدمیوں کے ساتھ خروج  
کیا۔ ان کے خون کا بدلہ لینے میں ہم سے کون حق بجانب ہے؟ اللہ کی قسم! ہم صاحب الامر  
ہیں اور قائم ہم میں سے ہیں اور منصور اور سفاح بھی ہم میں سے ہی ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا  
ہے: ”اور جو شخص مظلوم مارا جائے تو ہم نے اس کے ولی کو اختیار دیا ہے۔“ (یعنی) ہم حسین  
بن علی علیہ السلام کے ولی ہیں اور ان کے دین پر ہیں۔ ﴿

[139] شَرَفَ الدِّينِ النَّجْفِيُّ، قَالَ: رَوَى بَعْضُ الثَّقَاتِ، بِإِسْنَادِهِ عَنْ بَعْضِ  
أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ: وَ مَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيَّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفُ  
فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا . قَالَ: (نَزَلَتْ فِي الْحُسَيْنِ (عَلَيْهِ

السَّلَامُ، لَوْ قَتَلَ وَلِيُّهُ أَهْلَ الْأَرْضِ [بِهِ] مَا كَانَ مُسْرِفًا، وَوَلِيُّهُ  
الْقَائِمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ).

### [ امام زمانہ امام حسینؑ کے وارث ہیں ]

شرف الدین نجفی کہتے ہیں کہ ہمارے بعض ثقہ راویوں نے اپنے اسناد سے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کیا ہے، انہوں نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کیا ہے کہ آپؑ سے خدا کے قول: ”اگر جو شخص مظلوم مارا جائے تو ہم نے اس کے ولی کو اختیار دیا ہے پس اسے بھی قتل میں حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے یقیناً نصرت اسی کی ہوگی۔“ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؑ کے ولی نے تمام اہل زمین کو بھی قتل کر دیا تو یہ اسراف نہیں ہوگا اور آپؑ کے ولی (وارث) قائم آل محمدؑ ہیں۔ ﴿﴾

### [ آیت نمبر ۴۴ ]

(وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا).

[140] مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ: عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا، قَالَ: (إِذَا قَامَ الْقَائِمُ أَذْهَبَ دَوْلَةَ الْبَاطِلِ).  
”اور کہہ دیجیے کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا اور باطل کو تو یقیناً مٹنا ہی تھا۔ (بنی اسرائیل: ۸۱)۔“

### [ باطل کی حکومت مٹ جائے گی ]

ابوحزہ سے روایت کہ امام محمد باقرؑ نے خدا کے قول: ”اور کہہ دیجیے کہ حق آگیا

﴿﴾ تاویل الآيات: ج ۱ ص ۲۸۰ ح ۱۰؛ حلیۃ الابرار: ج ۲ ص ۶۷۸؛ تفسیر البرہان: ج ۴ ص ۵۶۱ ح ۱۵؛ مقتل

سید الصابرين بزبان چہارہ معصومین از مترجم: ص ۶۲ ح ۳ مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور۔

اور باطل مٹ گیا اور باطل کو تو یقیناً مٹنا ہی تھا۔“ کے بارے میں فرمایا: جب قائم آل محمد ﷺ کا ظہور ہوگا تو باطل کی حکومت مٹ جائے گی۔ ﴿

### ﴿سورة مریم﴾ [آیت نمبر ۴۵]

(فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ).

”مگر فرقوں نے باہم اختلاف کیا پس تباہی ان کافروں کے لیے ہوگی

بڑے دن کے حاضر ہونے سے۔ (مریم: ۴۵)۔“

[141] أَلْعِبَّاشِيُّ: بِاسْنَادِهِ عَنْ جَابِرِ الْجَعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: الزَّوْمُ الْأَرْضُ لَا تُحْرَكَنَّ يَدَكَ وَلَا رِجْلَكَ أَبَدًا حَتَّى تَرَى عَلَامَاتٍ أَذْكُرُهَا لَكَ فِي سَنَةٍ، وَ تَرَى مُتَادِيًا يُنَادِي بِدِمَشْقٍ، وَ حُسَيْفٍ بِقَرِيَّةٍ مِنْ قُرَاهَا، وَ يَسْقُطُ طَائِفَةٌ مِنْ مَسْجِدِهَا، فَإِذَا رَأَيْتَ الْأَثْرُكَ جَاؤَهَا فَأَقْبَلْتِ الْأَثْرُكَ حَتَّى نَزَلَتْ الْجَزِيرَةَ وَأَقْبَلْتِ الرُّومَ حَتَّى نَزَلَتْ الرَّمْلَةَ، وَ هِيَ سَنَةٌ اخْتِلَافٍ فِي كُلِّ أَرْضٍ مِنْ أَرْضِ الْعَرَبِ، وَإِنَّ أَهْلَ الشَّامِ يَخْتَلِفُونَ عِنْدَ ذَلِكَ عَلَى ثَلَاثِ رَأْيَاتٍ الْأَصْهَبُ وَ الْأَبْقَعُ وَ السُّفْيَانِيُّ، مَعَ بَنِي ذَنْبِ الْجِمَارِ مُصَرَّ، وَ مَعَ السُّفْيَانِيِّ أَخْوَالُهُ مِنْ كَلْبٍ فَيَظْهَرُ السُّفْيَانِيُّ وَ مَنْ مَعَهُ عَلَى بَنِي ذَنْبِ الْجِمَارِ حَتَّى يَقْتُلُوا قَتْلًا، لَمْ يَقْتُلْهُ شَيْءٌ قَطُّ وَ يَحْضُرُ رَجُلٌ بِدِمَشْقٍ فَيَقْتُلُ هُوَ وَ مَنْ مَعَهُ قَتْلًا لَمْ يَقْتُلْهُ شَيْءٌ قَطُّ وَ هُوَ مِنْ بَنِي ذَنْبِ الْجِمَارِ، وَ هِيَ الْآيَةُ الَّتِي يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى (فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ) (والحدیث طویل تقدم بتمامه فی قوله تعالى: (فاستبقوا الخیرات

روضۃ الکافی: ص ۲۸۶ ج ۲۳۲؛ بحار الانوار: ج ۲۴ ص ۳۱۳ ج ۱۱۸ اور ج ۵۱ ص ۶۲ ج ۶۲؛ الوافی: ج ۲۶؛

ص ۴۴۰ ج ۲۵۵۲؛ تفسیر البرہان: ج ۴ ص ۶۱۰ ج ۱

ایمانا تكونوا یاات بكم الله جميعاً من سورة البقرة وان هذه الاية:  
 (فاستبقوا الخيرات) نزلت في القائم عليه السلام واصحابه  
 وسياتي ان شاء الله تعالى حديث في الاية في قوله تعالى: (ان نشأ  
 نازل عليهم من السماء اية فظلت اعناقهم لها خاضعين) من  
 سورة الشعراء.

### [ ظہور امام قائم کی علامات ]

جابر جعفی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: زمین پکڑے رہنا اور  
 زہار کبھی اپنے ہاتھ پاؤں کو حرکت میں نہ لانا جب تک وہ علامات نہ دیکھ لو جن کی  
 میں نشاندہی کر رہا ہوں۔ پس ایک سال تم دیکھو گے کہ دمشق میں ایک منادی ندا دے رہا  
 ہے اور اس کا ایک قریب زمین میں دھنس گیا ہے، اس کی مسجد کا ایک حصہ گر پڑا ہے، جب تم  
 دیکھو کہ لوگ آگے بڑھ گئے ہیں اور جزیرے میں اترے ہیں اور اہل روم بھی بڑھے ہیں،  
 انہوں نے رملہ میں اپنا پڑاؤ ڈالا ہے اور اس سال سرزمین عرب کے ہر حصے میں اختلاف ہی  
 اختلاف پیدا ہو گیا ہے اور یہ کہ اہل شام تین مختلف جھنڈوں تلے جمع ہوں گے۔ ایک جھنڈا تو  
 چنگبر ہوگا دوسرا سرخ اور تیسرا سفیانی کا۔ اور سفیانی کے ساتھ بھی بنی مکب کے لوگ ہوں  
 گے جو اس کے ماموں لگتے ہوں گے سفیانی اور اس کے ساتھی بنی ذنب الحمار کا جو شخص دمشق  
 میں آئے گا تو وہ مع اپنے ساتھیوں کے قتل ہو جائے گا چنانچہ یہ آیت اسی کے متعلق ہے جس  
 میں اللہ فرماتا ہے: مگر فرقوں نے باہم اختلاف کیا پس تباہی ان کافروں کے لیے ہوگی  
 بڑے دن کے حاضر ہونے سے۔“ ﴿۱﴾

قول مولف:

یہ طویل حدیث ہے جو سورہ بقرہ کی آیت ۱۴۸ کے ضمن میں (حدیث نمبر ۱۲)

﴿۱﴾ تفسیر العیاشی: ج ۱ ص ۶۳ ح ۱۱۷؛ بحار الانوار: ج ۵۲ ص ۲۲۲ ح ۸۷؛ تفسیر البرہان: ج ۱ ص ۵۲ ح ۱۰

میں گزر چکی ہے اور مذکورہ آیت قائم آل محمد علیہم السلام اور آپ علیہ السلام کے اصحاب کے متعلق نازل ہوئی ہے اور انشاء اللہ یہ حدیث سورہ الشعراء کی آیت ۴ کے ضمن میں بھی ذکر ہوگی۔

### [ آیت نمبر ۴۶ ]

(حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ  
مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضْعَفُ جُنْدًا).

”حتیٰ کہ جب وہ اس کا مشاہدہ کریں گے جس کا وعدہ ہوا تھا خواہ وہ  
عذاب ہو یا قیامت تو اس وقت انھیں معلوم ہوگا کہ کس کا مقام زیادہ  
براہ ہے اور کس کا لاؤ لشکر زیادہ ہے۔ (مریم: ۷۵)۔“

[142] مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْحَطَّابِ ، عَنِ  
الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي  
عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) : فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَإِذَا تُنْفِىَ عَلَيْهِمْ  
آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ  
مَقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيًّا . قَالَ : (كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ)  
دَعَا قُرَيْشًا إِلَىٰ وَلايَتِنَا ، فَتَفَرُّوا وَانْكَرُوا ، قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ  
قُرَيْشٍ لِلَّذِينَ آمَنُوا ، الَّذِينَ أَقْرَبُوا لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ  
السَّلَامُ) وَلَنَا أَهْلُ الْبَيْتِ أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيًّا  
، تَعْيِيرًا مِنْهُمْ ، فَقَالَ اللَّهُ رَدًّا عَلَيْهِمْ : وَ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ  
قَرْنٍ مِنْ الْأُمَمِ السَّالِفَةِ هُمْ أَحْسَنُ أَثَانًا وَرِعْيًا ) . قُلْتُ : قَوْلُهُ : قُلْ  
مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَهْدِ لَهُ الرَّحْمَنُ مَدًّا ؛ قَالَ : (كُلُّهُمْ كَانُوا فِي  
الضَّلَالَةِ لَا يُؤْمِنُونَ بِوِلايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) ، وَلا  
بِوِلايَتِنَا ، فَكَانُوا ضَالِّينَ مُضِلِّينَ ، فَيَهْدِي لَهُمْ فِي ضَلَالَتِهِمْ وَ  
طُغْيَانِهِمْ حَتَّى يَمُوتُوا ، فَيُصِيبُهُمْ شَرًّا مَكَانًا وَ أَضْعَفُ جُنْدًا) .  
قُلْتُ : قَوْلُهُ : حَتَّى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ

فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضْعَفُ جُنْدًا؟ قَالَ: (أَمَّا قَوْلُهُ حَتَّى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَهُوَ حُرُوجُ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) ، وَ السَّاعَةِ، فَسَيَعْلَمُونَ ذَلِكَ الْيَوْمَ، وَمَا نَزَلَ بِهِمْ مِنَ اللَّهِ عَلَى يَدَيِّ وَلِيِّهِ ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ: مَنْ هُوَ شَرٌّ مَكَانًا يَعْنِي عِنْدَ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَأَضْعَفُ جُنْدًا). قُلْتُ: قَوْلُهُ: وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى؟ قَالَ: (يَزِيدُهُمْ ذَلِكَ الْيَوْمَ هُدًى عَلَى هُدًى، بِاتِّبَاعِهِمْ الْقَائِمَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) حَيْثُ لَا يَجْحَدُونَ، وَلَا يُنْكِرُونَ). قُلْتُ: قَوْلُهُ تَعَالَى لَا يَهْدِيكَ إِلَّا مَنْ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا؟ قَالَ: (إِلَّا مَنْ دَانَ اللَّهُ بِوِلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) ، وَ الْأُمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ، فَهُوَ الْعَهْدُ عِنْدَ اللَّهِ). قُلْتُ: قَوْلُهُ: إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا؟ قَالَ: (وِلَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) هِيَ الْوُدُّ الَّذِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى). قُلْتُ: قَوْلُهُ: فَإِنَّمَا يَسَّرْنَا بِلِسَانِكَ لِيُذَيَّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنذَرُ بِهِ قَوْمًا لَدْنَا؟ قَالَ: (إِنَّمَا يَسَّرَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِهِ حِينَ أَقَامَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَلِمًا، فَبَشَّرَ بِهِ الْمُؤْمِنِينَ، وَ أَنْذَرَ بِهِ الْكَافِرِينَ، وَ هُمْ الَّذِينَ ذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ لَدْنَا، أَمْحَى كُفْرًا).

### [چند آیات کی تاویل]

ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ”اور جب انھیں صریح آیات سنائی جاتی ہیں تو کفار اہل ایمان سے کہتے ہیں کہ دونوں فریقوں میں سے کون بہتر مقام پر ہے اور کس کی محفلیں زیادہ بارونق ہیں؟ (مریم: ۷۳)۔“ کے بارے میں فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو ہماری ولایت کی طرف بلا یا پس انہوں نے اظہار نفرت کیا اور انکار کر دیا۔

”پس کافر کہنے لگے۔“ یعنی قریش سے ”جو لوگ ایمان لائے ان کو (کہنے لگے)۔“  
یعنی وہ لوگ امیر المؤمنین علیؑ اور ہم اہلبیت علیہم السلام کی ولایت کا اقرار کیا (سے کہنے لگے)۔  
”دونوں فریقوں میں سے کون بہتر مقام پر ہے اور کس کی محفلیں زیادہ بارونق ہیں؟“ ان  
میں سے عیب نکالے۔ پس اللہ نے ان کی رد میں فرمایا: ”اور ان سے پہلے کتنی ایسی قوموں کو  
ہلاک کر چکے ہیں۔ (مریم: ۷۴)۔“

یعنی پہلی امتوں میں سے۔ ”اور وہ سامان زندگی اور نمود میں اس سے کہیں بہتر  
تھیں۔ (مریم: ۷۴)۔“

میں نے عرض کیا: اللہ کے قول: ”جو شخص گمراہی میں ہے اسے خدائے رحمان لمبی  
مدت دیتا ہے۔ (مریم: ۷۵)۔“ سے کیا مراد ہے؟

آپ علیؑ نے فرمایا: وہ سب لوگ گمراہی میں تھے اور ولایت امیر المؤمنین علیؑ اور  
ہماری ولایت پر ایمان نہیں لائے تو یہ لوگ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا پس  
یہ اپنی گمراہی اور سرکشی کی بدولت گمراہی میں پڑ گئے اور اسی حالت میں مرے۔ خدانے اس  
طرح ان کو بدترین مقام میں پہنچا دیا اور ان کے شکر کو کمزور بنا دیا۔

میں نے عرض کیا: خدائے رحمان کے قول: ”حتیٰ کہ وہ اس کا مشاہدہ کریں گے جس کا وعدہ ہوا  
تھا۔ (مریم: ۷۵)۔“ سے کیا مراد ہے؟

فرمایا: اس سے مراد قائم آل محمد علیہم السلام کا خروج ہے اور یہی وہ ساعت ہے جس کے  
بارے میں ان کو اس دن معلوم ہوگا جس طرح اللہ اپنے ولی (قائم علیہم السلام) کے ہاتھوں ان پر  
عذاب نازل کرے گا۔ اور اللہ کا یہ قول اسی بارے میں ہے: ”کس کا مقام زیادہ برا ہے۔“  
(مریم: ۷۵)۔“

یعنی خروج قائم علیہم السلام کے وقت۔ ”اور کس کا لشکر زیادہ ہے۔ (مریم: ۷۵)  
”میں نے عرض کیا: خدائے رحمان کے قول: ”اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں اللہ ان کی ہدایت  
میں اضافہ فرماتا ہے۔ (مریم: ۷۶)۔“ سے کیا مراد ہے؟

فرمایا: ان کی ہدایت میں اس دن اضافہ ہوگا جس دن قائم آل محمد علیہ السلام کی ہدایت کی اتباع کریں گے پھر یہ نہ مخالفت کریں گے اور نہ انکار۔

میں نے عرض کیا: خدا کے قول: ”کسی کو شفاعت کا اختیار نہ ہوگا سوائے اس کے جس نے رحمن سے عہد لیا ہو۔ (مریم: ۸۷)۔“ سے کیا مراد ہے؟

فرمایا: جان لو کہ جس نے امیر المؤمنین علیہ السلام اور ان کی اولاد میں سے آئمہ علیہ السلام کی ولایت کے ذریعے تقرب خدا حاصل کیا تو یہ اللہ کی طرف سے عہد ہے۔

میں نے عرض کیا: خدا کے قول: ”جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال بجالائے ہیں ان کے لیے رحمن عنقریب دلوں میں محبت پیدا کرے گا۔ (مریم: ۹۴)۔“ سے کیا مراد ہے؟

فرمایا: امیر المؤمنین علیہ السلام کی ولایت ہی وہ ”وہ“ (یعنی محبت) ہے جس کا ذکر اللہ نے کیا ہے۔

میں نے عرض کیا: خدا کے قول: ”پس ہم نے یہ قرآن آپ کی زبان میں یقیناً آسان کیا ہے تاکہ آپ اس سے صاحبان تقویٰ کو بشارت دیں اور جھگڑا قوم کی تشبیہ کریں۔ (مریم: ۹۷)۔“ سے کیا مراد ہے؟

فرمایا: اللہ نے اسے آسانی سے آپ کی زبان پر جاری کیا جب امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنا پرچم بلند کیا پس مؤمنین کو اس سے بشارت دی گئی اور کافرین (انکار کرنے والوں) کو ڈرایا گیا اور وہ لوگ جن کا ذکر اللہ نے اپنی کتاب میں ”لڈا“ (جھگڑا قوم) سے کیا ہے تو اس سے یہی کافر مراد ہیں۔ ﴿﴾



﴿﴾ کافی کلینی: ج ۱ ص ۳۳۱ ح ۹۰؛ الوافی: ج ۳ ص ۹۱۲ ح ۱۵۸۹؛ تفسیر البرہان: ج ۵ ص ۷۱۳ ح ۱؛ بحار

الانوار: ج ۲۴ ص ۳۳۲ ح ۱۵۸ اور ج ۵۱ ص ۶۳ ح ۶۳؛ تفسیر الصافی: ج ۴ ص ۷۰



## سُوْرَةُ ظُلْمًا

[ آیت نمبر ۷۷ ]

(يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا.  
 ”اور وہ لوگوں کے سامنے اور پیچھے کی سب باتیں جانتا ہے اور وہ کسی  
 کے احاطہ علم میں نہیں آسکتا۔ (طہ: ۱۱۰)۔“

[143] علی بن ابراہیم: فی تفسیرہ المنسوب الی الصادق علیہ السلام  
 قال: قال: (ما بین ایدیہم) ما مضی من اخبار الانبیاء (وما  
 خلفہم) من اخبار القائم علیہ السلام.

[ لوگوں کے سامنے اور پیچھے سے کیا مراد ہے؟ ]

علی بن ابراہیم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے منسوب اپنی تفسیر میں کہا ہے: ”جو  
 لوگوں کے سامنے ہے۔“ سے مراد انبیاء کی وہ خبریں ہیں جو گزر چکی ہیں اور ”جو لوگوں کے  
 پیچھے ہے۔“ سے مراد امام قائم علیہ السلام کی خبریں ہیں۔ ﴿

[ آیت نمبر ۸۸ ]

(وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلِ فَتَنِ إِبْلِيسَ وَلَمَّا نُجِدْ لَهُ عَزْمًا.  
 ”اور تحقیق ہم نے اس سے پہلے آدم سے عہد لیا تھا لیکن وہ بھول گئے  
 اور ہم نے ان میں عزم نہیں پایا۔ (سورہ طہ: ۱۱۵)۔“

مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ: عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ  
 جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى الْقُتَيْبِيِّ، عَنِ مُحَمَّدِ  
 بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ

﴿ تفسیر القمی: ج ۲ ص ۶۵؛ تفسیر نور الثقلین: ج ۴ ص ۴۳۳ ح ۱۲۳؛ تفسیر البرہان: ج ۵ ص ۱۸۸ ح

السَّلَامُ): فِي قَوْلِهِ: (وَلَقَدْ عَاهَدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلِ، كَلِمَاتٍ فِي مُحَمَّدٍ  
وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالحَسَنَ وَالحُسَيْنَ وَالأَئِمَّةَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمْ (عَلَيْهِمُ  
السَّلَامُ) فَنَسِيَ وَ لَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْماً. هَكَذَا وَ اللهُ تَوَلَّىٰ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ  
(صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ)).

## [ آیت عہد کیسے نازل ہوئی تھی؟ ]

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ”اور  
بتحقیق ہم نے اس سے پہلے آدم سے عہد لیا تھا لیکن وہ بھول گئے اور ہم نے ان میں عزم  
نہیں پایا۔“ کے متعلق فرمایا: خدا کی قسم! یہ آیت حضرت محمد ﷺ پر اس طرح نازل  
ہوئی تھی:

”بتحقیق ہم نے اس سے پہلے آدم سے حضرت محمد ﷺ اور حضرت علی علیہ السلام اور  
حضرت حسن علیہ السلام اور حضرت حسین علیہ السلام اور ان کی اولاد میں سے حضرات آئمہ علیہم السلام کے  
کلمات سے عہد لیا لیکن وہ بھول گئے اور ہم نے ان میں عزم نہیں پایا۔“

[145] عنہ: عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ  
مُفَضَّلِ بْنِ صَلَاحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي قَوْلِ اللهِ  
عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَقَدْ عَاهَدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلِ فَنَسِيَ وَ لَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْماً)  
قَالَ عَاهَدْنَا إِلَيْهِ فِي مُحَمَّدٍ وَ الأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ فَتَرَكَ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَزْماً  
أَتَتْهُمْ هَكَذَا وَ إِتْمَا سُمِّيَ أُولُو العَزْمِ لِأَنَّهُ عَاهَدَ إِلَيْهِمْ فِي  
مُحَمَّدٍ وَ الأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ وَ المَهْدِيِّ وَ سِبْرِيَّتِهِ وَ أَجْمَعَ عَزْمُهُمْ عَلَىٰ

الکافی کلینی: ج ۱ ص ۱۶ ح ۲۳؛ بصائر الدرجات: ص ۷ ح ۱۳؛ اثبات الہدایہ: ج ۲ ص ۲۶ ح ۲۶؛  
عوالم العلوم: ج ۱۲ / ص ۶۵ ح ۳؛ تاویل الآیات: ج ۱ ص ۱۷ ح ۱۷؛ الوافی: ج ۳ ص ۸۸۹ ح ۲۲؛  
مناقب ابن شہر آشوب: ج ۳ ص ۳۰؛ بحار الانوار: ج ۱۱ ص ۱۹۵ ح ۱۹۵ اور ج ۲ ص ۱۷ ح ۱۷ اور ص ۳۵۱  
ح ۶۶؛ تفسیر البرہان: ج ۵ ص ۱۹۱ ح ۳؛ تفسیر نور الثقلین: ج ۳ ص ۲۰۲ ح ۱۵۸

أَنَّ ذَلِكَ كَذَلِكَ وَالْإِقْرَارِ بِهِ.

### [اولی العزم کسے کہتے ہیں؟]

جابر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے خدا کے قول: ”اور تحقیق ہم نے اس سے پہلے آدم سے عہد لیا لیکن وہ بھول گئے اور ہم نے ان میں عزم نہیں پایا۔“ کے متعلق فرمایا: یعنی ہم نے اس سے حضرت محمد ﷺ اور آپ کے بعد آئمہ علیہم السلام کے بارے میں عہد لیا جسے انہوں نے ترک کر دیا اور ہم نے ان میں اس بارے میں عزم نہیں پایا اور اولی العزم کو اولی العزم اسی لیے کہتے ہیں کہ ان سے حضرت محمد ﷺ اور آپ کے بعد اوصیاء اور امام مہدی علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کی سیرت کے متعلق عہد لیا گیا پس انہوں نے اس پر اسی طرح عزم کیا اور اس کا اقرار کیا۔ ❁

[146] وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) مِنْهُ.

بفرق اسناد وہی ترجمہ ہے جو اوپر گزارا۔ ❁

[147] وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَابُوَيْهٍ: عَنْ أَبِيهِ (رَحِمَهُ اللَّهُ)، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَلَقَدْ عَاهَدْنَا إِلَى آدَمَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ.

بفرق اسناد وہی ترجمہ ہے جو اوپر گزارا۔ ❁

❁ الکافی کلینی: ج ۱ ص ۳۱۶ ح ۲۲؛ اثبات الہدایہ: ج ۲ ص ۲۹۳ ح ۳۲۸؛ تاویل الآیات: ج ۱ ص ۳۱۸ ح ۱۶  
تفسیر النبی: ج ۲ ص ۳۹؛ علل الشرائع: ج ۱ ص ۱۲۲؛ تفسیر البرہان: ج ۵ ص ۱۹۰؛ بحار الانوار: ج ۱۱ ص ۱۱۲  
ح ۱۳۰ ج ۲۶ ص ۲۸۷ ح ۲۱۲؛ عوالم العلوم: ج ۱۲ ص ۲ / ۲۶۵ ح ۲

❁ ایضاً

❁ ایضاً

[148] الشيخ المفيد: بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدَانَ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ: أَخَذَ اللَّهُ الْمِيثَاقَ عَلَى النَّبِيِّينَ، وَقَالَ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ، وَأَنَّ هَذَا مُحَمَّدٌ رَسُولِي وَأَنَّ عَلِيًّا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ؛ قَالُوا: بَلَى فَثَبَّتَتْ لَهُمُ النُّبُوءَةُ. ثُمَّ أَخَذَ الْمِيثَاقَ عَلَى أُولَى الْعَزْمِ أَيْ رَبِّكُمْ وَمُحَمَّدًا رَسُولِي وَعَلِيَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَوْصِيَاءَ مِنْ بَعْدِهِ وَوَلَاةَ أَمْرِي وَخُزَّانَ عِلْمِي، وَأَنَّ الْمَهْدِيَّ أَنْتَصِرُ بِهِ لِإِبْنِي، وَأُظْهِرُ بِهِ دَوْلَتِي، وَأَنْتَقِمُ بِهِ مِنْ أَعْدَائِي، وَأُعْبُدُ بِهِ طَوْعًا أَوْ كَرْهًا. قَالُوا: أَفَرَرْنَا- يَا رَبَّنَا- وَشَهِدْنَا. لَمْ يَجْحَدْ آدَمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، وَلَمْ يُقِرَّ، فَخَبَّتِ الْعَزِيمَةُ لَهُوَ لِأَيِّ الْخَنَسَةِ فِي الْمَهْدِيِّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، وَلَمْ يَكُنْ لِآدَمَ عَزِيمَةٌ عَلَى الْإِقْرَارِ، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلِ فَنَسِيَ، وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا).

### [ انبیاء علیہم السلام سے خدا نے کیا میثاق لیا؟ ]

ابوحزہ نے روایت کیا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ نے انبیاء سے میثاق لیا اور کہا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔  
(اور کہا) یہ محمد ﷺ میرا رسول اور علی علیہ السلام میرا امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں اور ان کے بعد اوصیاء علیہم السلام میرے امر کے والی، میرے علم کے خازن ہیں اور مہدی علیہ السلام کے ذریعے میں اپنے دین کو غالب کروں گا اور اس کے ذریعے اپنا رعب ظاہر کروں گا اور اس کے ذریعے اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا اور اس کے ذریعے چاروتا چار میری عبادت کی جائے گی۔

انہوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہم اقرار کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں اور آدم نے نہ اقرار کیا نہ انکار تو امام مہدی علیہ السلام کے متعلق ان پانچ انبیاء کے نام عزیمت ثبت کر دی گئی اور آدم نے اس کے اقرار کا عزم نہ کیا تھا اور اسی بارے اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے کہ: ”او

رہتے تھے ہم نے اس سے پہلے آدم سے عہد لیا لیکن وہ بھول گئے اور ہم نے ان میں عزم نہیں پایا۔“

[149] إِبْنُ شَهْرٍ أَشُوبٍ : عَنِ الْبَاقِرِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) : فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : وَ لَقَدْ عَاهَدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلِ قَالَ : (كَلِمَاتٌ فِي مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحُسَيْنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ الْأَئِمَّةِ مِنْ دُرِّيَّتِهِمْ . كَذَا نَزَلَتْ عَلَى مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ)).

ابن شہر آشوب نے امام محمد باقر علیہ السلام سے (حدیث نمبر ۱۳۴) کے مثل روایت ہے۔

### [ آیت نمبر ۴۹ ]

فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدَى .  
 ”پھر عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ راہِ راست پر چلنے والے کون ہیں اور ہدایت پانے والے کون ہیں۔ (طہ: ۱۳۵)۔“

[150] محمد بن العباس بن المہیار: فی تفسیرہ فیما نزل فی أهل البيت عليهم السلام: قال: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَمَّامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْعَلَوِيِّ عَنْ عَيْسَى بْنِ دَاوُدَ النَّجَّارِ عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُ أَبِي عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدَى قَالَ

مؤلف نے شیخ مفید سے نقل کیا ہے لیکن ہمیں ان سے ایسی روایت نہیں مل سکی؟

بصائر الدرجات: ص ۱۳۷ ح ۲۸۷؛ الکافی کلینی: ج ۲ ص ۸۱ ح ۱؛ اثبات الہدایہ: ج ۲ ص ۳۰۰ ح ۸۹ تا ویل الآیات: ج ۱ ص ۳۱۹ ح ۱۸ (مختصراً)؛ تفسیر البرہان: ج ۵ ص ۱۹۰ ح ۱؛ تفسیر نور الثقلین: ج ۲ ص ۹۳ ح ۳۳۴؛ الوافی: ج ۴ ص ۴۱ ح ۱۵؛ بحار الانوار: ج ۲۶ ص ۲۷۹ ح ۲۲ اور ج ۶ ص ۱۱۳ ح ۲۳؛ عوالم العلوم: ج ۱۲ / ص ۶۵ ح ۲؛ مختصر بصائر الدرجات: ص ۸۹ ح ۵۸۹ حدیث نمبر ۱۳۴ کے حوالہ جات کی طرف رجوع کریں۔

الصِّرَاطُ السَّوِيُّ هُوَ الْقَائِمُ وَالْمَهْدِيُّ مَنِ اهْتَدَى إِلَى طَاعَتِهِ وَ  
مِثْلُهَا فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنِّي لَعَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ  
صَالِحاً ثُمَّ اهْتَدَى قَالَ إِلَى وَلَايَتِنَا.

(وفی کثیر من الروایات انہا فی الأئمة وولايتهم علیہم السلام،  
والروایات مذکورہ فی کتاب البرہان).

### [الصراط السوي سے کون مراد ہے؟]

عیسیٰ بن داؤد نجار سے روایت ہے، انہوں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کیا،  
آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اپنے والد گرامی علیہ السلام سے خدا کے قول: پھر تم عنقریب جان  
جاؤ گے کہ راہ راست پر چلنے والے کون ہیں اور ہدایت پانے والے کون ہیں۔“ کے بارے  
میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: الصراط السوي (راہ راست) سے مراد امام قائم علیہ السلام  
ہیں اور ہدایت یافتہ سے مراد وہ ہے جس کی ہدایت آپ (یعنی امام قائم علیہ السلام) کی اطاعت کی  
طرف ہوگئی اور اسی کے مثل اللہ کی کتاب میں ہے:

”بے شک جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل انجام دے پھر ہدایت پا  
جائے گا۔ (طہ: ۸۲)۔“ آپ علیہ السلام نے فرمایا: یعنی ہماری ولایت کی طرف ہدایت پا جائے  
گا۔ ﴿۱﴾

قول مولف:

کثیر روایات میں ہے کہ یہ آیت آئمہ علیہم السلام اور ان کی ولایت کے بارے  
میں نازل ہوئی ہے اور یہ روایات کتاب البرہان میں موجود ہیں۔

### ﴿سورة الانبياء﴾ [آیت نمبر ۵۰]

(وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَأَنْشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا آخَرِينَ \*

﴿۱﴾ تاویل الآیات: ج ۱ ص ۲۳ ح ۲۶؛ بحار الانوار: ج ۲۴ ص ۱۵۰ ح ۳؛ تفسیر البرہان: ج ۵ ص ۲۰۳ ح ۱۰

فَلَمَّا أَحْسَبُوا بَأْسَنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرُكُضُونَ ۝ لَا تَرُكُضُوا وَارْجِعُوا  
إِلَى مَا أُتِرْتُمْ فِيهِ وَمَسَاكِينَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْتَلُونَ ۝ قَالُوا يَا وَيْلَنَا  
إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝ فَمَا زِلْنَا تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّى جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا  
خَامِدِينَ).

”اور ہم نے کتنی ظالم بستیوں کو درہم برہم کر کے رکھ دیا اور ان کے بعد  
دوسری قوم کو پیدا کیا۔ پس جب انہوں نے ہمارے عذاب کو محسوس کیا  
تب وہ وہاں سے بھاگنے لگے۔ بھاگو نہیں۔ اپنی عیش پرستی میں اور  
اپنے گھروں کی طرف لوٹ جاؤ شاید تم سے پوچھا جائے۔ کہنے لگے  
ہائے ہماری تباہی! بے شک ہم ظالم لوگ تھے۔ اور وہ فریاد کر رہے  
ہیں یہاں تک کہ ہم نے انہیں کاٹ کر خاموش کر دیا۔ (الانبیاء: ۱۱ تا  
۱۵)۔“

[151] مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ: عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ فَضَالٍ عَنْ  
ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ بَدْرِ بْنِ الْحَلِيلِ الْأَسَدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا  
جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (فَلَمَّا أَحْسَبُوا  
بَأْسَنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرُكُضُونَ) لَا تَرُكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَى مَا أُتِرْتُمْ  
فِيهِ وَمَسَاكِينَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْتَلُونَ) قَالَ إِذَا قَامَ الْقَائِمُ وَبَعَثَ  
إِلَى بَنِي أُمَيَّةَ بِالشَّامِ فَهَرَبُوا إِلَى الرُّومِ فَيَقُولُ لَهُمُ الرُّومُ لَا  
نُدْخِلَنَّكُمْ حَتَّى تَتَنَصَّرُوا فَيَعْلِقُونَ فِي أَعْنَاقِهِمُ الصُّلْبَانَ  
فَيَدْخُلُونَهُمْ فَإِذَا نَزَلَ بِحَضْرَتِهِمْ أَصْحَابُ الْقَائِمِ طَلَبُوا الْأَمَانَ وَ  
الصُّلْحَ فَيَقُولُ أَصْحَابُ الْقَائِمِ لَا تَفْعَلْ حَتَّى تَدْفَعُوا إِلَيْنَا مَنْ  
قَبَلَكُمْ مِمَّا قَالَ فَيَدْفَعُونَهُمْ إِلَيْهِمْ فَذَلِكَ قَوْلُهُ: (لَا تَرُكُضُوا وَ  
ارْجِعُوا إِلَى مَا أُتِرْتُمْ فِيهِ وَمَسَاكِينَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْتَلُونَ) قَالَ  
يَسْأَلُهُمُ الْكُفُوزَ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهَا قَالَ فَيَقُولُونَ (يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا

ظَالِمِينَ. فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّى جَعَلْنَاهُمْ حَصِيداً خَامِدِينَ  
(بِالسَّيْفِ).

(وہم سعید بن عبد الملک الاموی صاحب سعید بالرحبۃ).

[بنو امیہ کا روم بھاگ جانے والا گروہ پکڑا جائے گا۔]

بدر بن خلیل اسدی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ علیہ السلام نے خدا کے قول: ”پس جب انہوں نے ہمارے عذاب کو محسوس کیا تب وہ وہاں سے بھاگنے لگے۔ بھاگو نہیں، اپنی عیش پرستی میں اور اپنے گھروں کی طرف لوٹ جاؤ شاید تم سے پوچھا جائے۔“ کے بارے میں فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے اور اپنی فوج بنی امیہ کے لیے شام بھیجیں گے تو وہ روم بھاگ جائیں گے مگر اہل روم ان سے کہیں گے کہ جب تک تم نصرانی نہ بن جاؤ گے ہمارے ملک میں داخل نہیں ہو سکتے ہو چنانچہ وہ اپنے گلے میں صلیب لٹکا لیں گے اور داخل ہو جائیں گے مگر جب امام قائم علیہ السلام کے اصحاب وہاں اتریں گے تو وہ ان سے امان اور صلح چاہیں گے۔ پس امام قائم علیہ السلام کے اصحاب کہیں گے: جو لوگ بھاگ کر یہاں آئے ہیں جب تک تم ان کو ہمارے حوالے نہیں کرتے ہم ایسا نہیں کریں گے۔ چنانچہ وہ لوگ ان کو واپس کر دیں گے۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”بھاگو نہیں، اپنی عیش پرستی میں اور اپنے گھروں کی طرف لوٹ جاؤ شاید تم سے پوچھا جائے۔“

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یعنی ان سے خزانوں کے متعلق پوچھا جائے اور وہ اس سے واقف ہوں گے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پھر وہ لوگ کہیں گے: ”ہائے ہماری تباہی! بے شک ہم ظالم لوگ تھے اور وہ فریاد کر رہے ہیں یہاں تک کہ ہم نے انہیں کاٹ کر خاموش کر دیا۔“ یعنی تلوار سے کاٹ دیں گے۔ ﴿﴾

﴿﴾ روضۃ الکافی: ص ۵۲ ح ۱۵؛ بحار الانوار: ج ۵۲ ص ۷۷ ح ۱۸۰؛ الوافی: ج ۳ ص ۳۱ ح ۱۶۲۰؛ تفسیر القمی: ج ۲ ص ۶۸؛ تفسیر نور الثقلین: ج ۴ ص ۵۴ ح ۱۱۵؛ الزام الناصب: ج ۸۲؛ تفسیر البرہان: ج ۵ ص ۲۰۸ ح ۱



[152] مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَيْدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَشَّارٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ الْخَطَرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: فَلَمَّا أَحْسُوا بَأْسَنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرُكُضُونَ، قَالَ: ذَلِكَ عِنْدَ قِيَامِ الْقَائِمِ (عَجَّلَ اللَّهُ فَرَجَهُ).

### [ عذاب کو محسوس کیا اور بھاگنے لگے کی تاویل؟ ]

جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے خدا کے قول: ”پس جب انہوں نے ہمارے عذاب کو محسوس کیا تب وہ وہاں سے بھاگنے لگے۔“ کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ قائم آل محمد علیہم السلام کے ظہور کے وقت ہوگا۔

[153] عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: فَلَمَّا أَحْسُوا بَأْسَنَا، قَالَ: (وَذَلِكَ عِنْدَ قِيَامِ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرُكُضُونَ. قَالَ: (الْكُؤُوزُ الَّتِي كَانُوا يَكْنُزُونَ فَأَلَوْا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ. فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّى جَعَلْنَاهُمْ حَصِيداً. بِالسَّيْفِ خَامِدِينَ لَا تَبْقَى مِنْهُمْ عَيْنٌ تَطْرُقُ).

اسماعیل بن جابر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ کے قول: ”پس جب انہوں نے ہمارے عذاب کو محسوس کیا۔“ کے بارے میں فرمایا: یعنی قیام قائم علیہ السلام کے وقت۔

”تب وہ وہاں سے بھاگنے لگے۔“ یعنی ان خزانوں کی وجہ سے جو انہوں نے چھپا کر رکھے تھے۔

”کہنے لگے: ہائے ہماری تباہی! بے شک ہم ظالم لوگ تھے اور وہ فریاد کر رہے ہیں یہاں تک کہ ہم نے انھیں کاٹ کر خاموش کر دیا۔“ یعنی ان میں سے ایک بھی نہیں بچے گا۔ ❁

[154] الْعَيَّاشِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى الْحَلَبِيِّ، قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): فِي حَدِيثٍ يَذْكُرُ فِيهِ خُرُوجَ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): (لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ - يَعْنِي الْقَائِمَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَ أَصْحَابَهُ - مُصْعِدِينَ مِنْ نَجْفِ الْكُوفَةِ ثَلَاثِمِائَةٍ وَ بِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا كَأَنَّ قُلُوبَهُمْ زُبُرُ الْحَدِيدِ، جَبْرُئِيلُ عَنْ يَمِينِهِ وَ مِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِهِ، يَسِيرُ الرُّعْبَ أَمَامَهُ شَهْرًا وَ خَلْفَهُ شَهْرًا، أَمَدُهُ اللَّهُ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ، حَتَّى إِذَا صَعِدَ النَّجْفَ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: تَعَبَّدُوا لِيَلْتَكُمُ هَذِهِ، فَيَبْيُتُونَ بَيْنَ رَاكِعٍ وَ سَاجِدٍ يَتَطَرَّعُونَ إِلَى اللَّهِ، حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: خُذُوا بِنَا طَرِيقَ النَّخِيلَةِ، وَ عَلَى الْكُوفَةِ جُنْدٌ مُجَنَّدَةٌ قُلْتُ: وَ جُنْدٌ مُجَنَّدَةٌ؟ قَالَ: (إِي وَ اللَّهِ، حَتَّى يَنْتَهِي إِلَى مَسْجِدِ إِبْرَاهِيمَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) بِالنَّخِيلَةِ، فَيُصَلِّي فِيهِ رُكْعَتَيْنِ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ مَنْ كَانَ بِالْكُوفَةِ مِنْ مُرْجِيئِيهَا وَ غَيْرِهِمْ مِنْ جَبَشِ السُّفْيَانِيِّ، فَيَقُولُ لِأَصْحَابِهِ: اسْتَظِرُّدُوا لَهُمْ، ثُمَّ يَقُولُ: كُرُّوا عَلَيْهِمْ، - قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) - وَ لَا يَجُوزُ - وَ اللَّهُ - الْخُنْدَقِ مِنْهُمْ مُحْبِرٌ، ثُمَّ يَدْخُلُ الْكُوفَةَ فَلَا يَبْقَى مُؤْمِنٌ إِلَّا كَانَ فِيهَا، أَوْ حَنَّ إِلَيْهَا، وَ هُوَ قَوْلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، ثُمَّ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ: سِيرُوا إِلَى هَذَا الطَّاغِيَةِ، فَيَدْعُوهُ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) فَيُعْطِيهِ السُّفْيَانِيُّ مِنَ الْبَيْعَةِ مُسْلِمًا، فَيَقُولُ لَهُ كَلْبٌ، وَ هُمْ أَحْوَالُهُ: مَا هَذَا الَّذِي صَنَعْتَ؟ وَ اللَّهُ مَا

نُبَايَعَكَ عَلَى هَذَا أَبَدًا. فَيَقُولُ مَا أَصْنَعُ؟ فَيَقُولُونَ: اسْتَقْبِلْهُ  
فَيَسْتَقْبِلْهُ. ثُمَّ يَقُولُ لَهُ الْقَائِمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): خُذْ جِدْرَكَ  
فَاتَّبِعْنِي أَدْبَيْتُ إِلَيْكَ، وَأَنَا مُقَاتِلُكَ. فَيُصْبِحُ فَيُقَاتِلُهُمْ فَيَبْنِعُهُ اللَّهُ  
أَكْتَفَهُمْ، وَيَأْخُذُ السُّفْيَانِيَّ أَسِيرًا، فَيَنْطَلِقُ بِهِ وَيَذْبُحُهُ بِيَدِهِ. ثُمَّ  
يُرْسِلُ جَرِيدَةَ خَيْلٍ إِلَى الرُّومِ فَيَسْتَحْذِرُونَ بَغِيَّةَ بَنِي أُمَيَّةَ، فَإِذَا  
إِنْتَهَوْا إِلَى الرُّومِ قَالُوا: أَخْرِجُوا إِلَيْنَا أَهْلَ مِلَّتِنَا عِنْدَكُمْ -  
فَيَأْبُونَ، وَيَقُولُونَ: وَاللَّهِ لَا نَفْعَلُ: فَيَقُولُ الْحَجْرِيَّةُ: وَاللَّهِ لَوْ أَمَرْنَا  
لَقَاتَلْنَاكُمْ، ثُمَّ يَنْطَلِقُونَ إِلَى صَاحِبِهِمْ فَيَعْرِضُونَ ذَلِكَ عَلَيْهِ،  
فَيَقُولُ انْطَلِقُوا فَأَخْرِجُوا إِلَيْهِمْ أَصْحَابَهُمْ، فَإِنَّ هَؤُلَاءِ قَدْ أَتَوْا  
بِسُلْطَانٍ، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: فَلَمَّا أَحْسَسُوا بِأَسْنَانِ إِذَا هُمْ مِنْهَا  
يَرِي كُضُوبًا لَا تَرَ كُضُوبًا وَارْجِعُوا إِلَى مَا أَثْرَفْتُمْ فِيهِ وَامْسَا كَيْدَكُمْ  
لَعَلَّكُمْ تُسْتَلُونَ قَالَ: يَعْنِي الْكُنُوزَ الَّتِي كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ، قَالُوا يَا  
وَيْلَنَا إِثْنَا كُنَّا ظَالِمِينَ فَمَا زَأَلْتَ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّى جَعَلْنَاهُمْ  
حَصِيدًا خَامِدِينَ لَا يَبْقَى مِنْهُمْ هُجْرًا).

(والحديث طويل تقدم بطوله في قوله تعالى: (وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا  
تَكُونَ فِتْنَةً) من سورة الأنفال).

## [ امام قائم علیہ السلام کے اصحاب کے فضائل اور ظہور

### کے فوراً بعد حالات؟ ]

عبدالاعلیٰ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک حدیث میں خروج قائم علیہ السلام  
کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: گویا میں (امام قائم علیہ السلام اور آپ کے اصحاب کو) دیکھ رہا ہوں کہ  
آپ تین سو تیرہ اصحاب کے لشکر کے ساتھ، جن کے دل فولاد کے بنے ہوئے ہوں گے،  
جبرئیل علیہ السلام آپ علیہ السلام کے دائیں جانب اور میکائیل علیہ السلام بائیں جانب، سوئے نجف کو فوج

روانہ ہیں اور آپ ﷺ کا رعب و بدیہ ایک ماہ کی مسافت تک آگے آگے اور ایک ماہ کی مسافت تک عقب میں لوگوں پر چھایا ہوا ہوگا اور اللہ آپ ﷺ کی مدد کے لیے پانچ ہزار فرشتے ساتھ کر دے گا جب آپ ﷺ نجف اشرف وارد ہوں گے تو اپنے اصحاب سے فرمائیں گے: اس شب میں تم لوگ یہاں عبادت کرو تو وہ سب لوگ وہاں شب بھر رکوع اور سجد میں بسر کریں گے۔ جب صبح ہوگی تو آپ انھیں نخیلہ چلنے کا حکم دیں گے اور سب لوگ وہاں سے نخیلہ میں مسجد ابراہیم پہنچیں گے، وہاں دو رکعت نماز پڑھیں گے کہ اتنے میں کوفہ سے کچھ مرجئی اور کچھ سفیانی کے لشکری آپ ﷺ کی طرف بڑھیں گے تو آپ ﷺ اپنے اصحاب سے فرمائیں گے کہ تم لوگ ان کی گھات میں رہو پھر حملہ کرنے کا حکم دیں گے۔

امام محمد باقر ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم! ان میں سے کوئی ایک بھی زندہ نہیں بچے گا پھر آپ ﷺ کوفہ میں داخل ہوں گے اور ہر مومن آپ کے پیچھے کوفہ جائے گا اور یہی امیر المؤمنین ﷺ کا قول ہے۔ پھر آپ ﷺ اپنے اصحاب کو طاعتوں کی طرف جانے کا حکم دیں گے اور وہ ان کو اللہ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت کی طرف دعوت دیں گے پس سفیانی آپ ﷺ کی بیعت کرے گا اور اطاعت تسلیم کرے گا تاہم بنی کلب، جو سفیانی کے ماموں ہیں، سفیانی سے کہیں گے: یہ تم نے کیا کر دیا؟ ہم تمہاری بیعت کبھی نہیں کریں گے۔ وہ ان سے کہے گا: مجھے کیا کرنا چاہیے؟

وہ اس کو قائم ﷺ کے ساتھ مایوسی سے لڑنے کا بتائیں گے۔ پس سفیانی امام قائم ﷺ سے لڑنے کے لیے فوج تیار کرے گا۔

امام قائم ﷺ فرمائیں گے: خبردار ہو جاؤ کہ تم پہلے میری بیعت کر چکے ہو پس (اگر اسے توڑا تو) میں تمہیں قتل کروں گا۔ پس وہ صبح تک لڑیں گے اور امام ﷺ ان کو قتل کر دیں گے اور اللہ آپ ﷺ کو فتح دے گا اور آپ ﷺ سفیانی کو قید کر لیں گے پھر اپنے ہاتھوں سے اسے ذبح کر دیں گے۔

پھر آپ ﷺ کچھ سواروں کا دستہ روم کے لیے روانہ کریں گے جہاں بنو امیہ کے

بقیہ لوگ پناہ لیے ہوں گے۔ جب وہ روم پہنچیں گے تو کہیں گے: جو ہماری ملت کے لوگ تمہاری طرف بھاگ کر آئے ہیں۔ انہیں اپنے شہر سے نکال دو اور ہمارے حوالے کرو۔ وہ کہیں گے: خدا کی قسم ہم ایسا نہیں کریں گے۔

پس امام کا لشکر انہیں کہے گا: خدا کی قسم! ہم تمہیں قتل کر دیں گے۔ پھر اپنے سردار کے پاس آئیں گے اور اسے اس کی خبر دیں گے تو وہ کہے گا: ان کو نکال دو اور ان کے حوالے کر دو کیونکہ وہ بہت بڑی طاقت کے ساتھ آئے ہیں اور اسی بارے اللہ کا یہ قول ہے: ”پس جب انہوں نے ہمارے عذاب کو محسوس کیا تب وہاں سے بھاگنے لگے بھاگو نہیں، اپنی عیش پرستی میں اور اپنے گھروں کی طرف لوٹ جاؤ شاید تم سے پوچھا جائے۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: یعنی ان خزانوں کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی جو تم چھپاتے تھے۔ ”کہنے لگے: ہائے ہماری تباہی! بے شک ہم ظالم لوگ تھے۔ اور وہ فریاد کر رہے ہیں حتیٰ کہ ہم نے انہیں کاٹ کر خاموش کر دیا۔“ پس ان میں سے کوئی خبر دینے والا بھی نہیں باقی بچا۔ ﴿۱۰۵﴾

قول مولف:

یہ طویل حدیث ہے جو پہلے سورہ انفال آیت ۳۹ (حدیث ۵۶) کے ذیل میں گزر چکی ہے۔

### [ آیت نمبر ۵۱ ]

(وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرْثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ).

”اور ہم نے زبور میں ذکر کے بعد لکھ دیا ہے کہ زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے۔ (الانبیاء: ۱۰۵)۔“

﴿۱۰۵﴾ العیاشی: ۲ / ۶۱: ح ۴۹؛ الغیۃ نعمانی: ۱۸۱ باب ۱۰ حدیث ۳۰؛ بحار الانوار: ۵۲ / ۳۳۲۱ ح ۹۱؛

البرہان: ۳ / ۳۱۸ ح ۳

[155] علی بن ابراہیم: فی تفسیرہ المنسوب إلی الصادق علیہ السلام فی معنی الآیة قال: قال: أَلَكْتُبُ كُلُّهَا ذِكْرٌ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِيهَا عِبَادِي الصَّالِحُونَ قَالَ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَصْحَابُهُ

### [ زمین کے وارث؟ ]

علی بن ابراہیم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے منسوب اپنی تفسیر میں اس آیت کے معنی میں کہا ہے: تمام کتب (اللہ کا) ذکر ہیں (اور) ”زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے۔“ سے مراد امام قائم علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے اصحاب ہیں۔<sup>❖</sup>

[156] محمد بن العباس: قال حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِيهَا عِبَادِي الصَّالِحُونَ هُمْ أَصْحَابُ الْمَهْدِيِّ فِي آخِرِ الزَّمَانِ.

حسین بن محمد بن عبد اللہ بن حسن نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے قول: ”زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے۔“ کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد آخری زمانے میں امام قائم علیہ السلام کے اصحاب ہیں۔<sup>❖</sup>

[157] الطبرسی: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: هُمْ أَصْحَابُ الْمَهْدِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ.

(ومن معنی الآیة أيضاً: هم آل محمد عليهم السلام والرواية به)

❖ تفسیر القمی: ج ۲ ص ۷۷؛ بحار الانوار: ج ۱۳ ص ۷۳؛ ج ۱۱۲ اور ج ۵۱ ص ۷۷؛ ج ۶؛ تفسیر نور الثقلین: ج ۴ ص

۷۰؛ ج ۱۸۹؛ تفسیر البرہان: ج ۵ ص ۷۷؛ ج ۶؛ الايقاظ من الحجج: ص ۲۵؛ ج ۴

❖ تاویل الآیات: ج ۱ ص ۳۳۲؛ اثبات الهداة: ج ۷ ص ۱۳۵؛ الزام الناصب: ج ۱ ص ۷۵

تفسیر البرہان: ج ۵ ص ۷۷؛ ج ۵؛ مجمع البیان: ج ۷ ص ۱۲۰

فی کتاب البرہان).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

قول مولف:

اس آیت کے یہی معنی ہیں کہ اس سے مراد آل محمد علیہم السلام اور اس بارے میں روایت کتاب البرہان میں موجود ہے۔

### ﴿سورة الحج﴾ [آیت نمبر ۵۲]

(أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظَلَمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ).  
 ”جن لوگوں پر جنگ مسلط کی جائے انہیں اجازت دی گئی ہے کیونکہ وہ  
 مظلوم واقع ہوئے اور اللہ ان کی مدد کرنے پر یقیناً قدرت رکھتا ہے۔  
 (الحج: ۳۹)۔“

[158] مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ: قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمَلِيُّ،  
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُشَيْبِ بْنِ الْحَنَاطِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 جَعْفَرِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: أُذِنَ  
 لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظَلَمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ، قَالَ:  
 (هِيَ فِي الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَأَصْحَابِهِ.

### [جن پر جنگ مسلط کی جائے ان کو اجازت ہے؟]

عبداللہ بن عجلان سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے قول: ”جن لوگوں پر جنگ مسلط کی جائے انہیں اجازت دی گئی ہے کیونکہ وہ مظلوم واقع ہوئے اور اللہ ان کی مدد کرنے پر یقیناً قدرت رکھتا ہے۔“ کے بارے میں فرمایا! یہ آیت امام قائم علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے اصحاب کے بارے میں ہے۔

❦ ایضاً

❦ تاویل الآیات: ج ۱ ص ۳۳۸ ح ۱۶؛ بحار الانوار: ج ۲۴ ص ۲۲۷ ح ۲۳؛ اثبات الہدایہ: ج ۷ ص ۱۲۵ ح ۶۳۰؛ تفسیر البرہان: ج ۵ ص ۲۹۸ ح ۴

[159] عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): فِي قَوْلِهِ: أُذِنَ لِلَّذِينَ يُفَاتِلُونَ بَأْتَهُمْ ظُلْمًا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ. قَالَ: (إِنَّ الْعَامَّةَ يَقُولُونَ: نَزَلَتْ فِي رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) لَمَّا أَخْرَجْتُهُ قُرَيْشٌ مِنْ مَكَّةَ، وَإِنَّمَا هُوَ الْقَائِمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) إِذَا خَرَجَ يَطْلُبُ بِدَمِ الْحُسَيْنِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، وَهُوَ قَوْلُهُ: نَحْنُ أَوْلِيَاءُ الدَّمِ، وَطَلَبُ الدِّيَةِ.

(روى أيضاً ان الآية في آل محمد عليهم السلام وفي علي والحسن والحسين عليهم السلام والروايات في كتاب البرهان).

ابن مسکان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ”جن لوگوں پر جنگ مسلط کی جائے انہیں اجازت دی گئی ہے کیونکہ وہ مظلوم واقع ہوئے اور اللہ ان کی مدد کرنے پر یقیناً قادر ہے۔“ کے بارے میں فرمایا: عام لوگ (اہلسنت) کہتے ہیں کہ یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نازل ہوئی تھی جبکہ آپ تو فریش والوں نے مکہ سے نکال دیا تھا۔ حالانکہ یہ آیت امام قائم علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے جب آپ ظہور کریں گے تو امام حسین علیہ السلام کے خون کا بدلہ طلب کریں گے اور اس بارے میں آپ کا قول ہے کہ جس میں آپ نے فرمایا: ہم خون کے وارث اور دیت کو طلب کرنے والے ہیں۔

قول مولف:

اسی طرح یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ یہ آیت آل محمد علیہم السلام اور حضرت علی علیہ السلام اور حضرت حسین علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور اس طرح کی روایات کتاب برہان میں درج کی گئی ہیں۔

☆ تفسیر القمی: ج ۲ ص ۸۴؛ بحار الانوار: ج ۲۲ ص ۲۲۲ ح ۱۳ اور ج ۵۱ ص ۷۷ ح ۷؛ تفسیر نور الثقلین: ج ۵

ص ۱۵۲ ح ۱۵۲؛ اثبات الہداه: ج ۷ ص ۱۰۳ ح ۵۷؛ تفسیر البرہان: ج ۵ ص ۲۹۹ ح ۱۰



## [ آیت نمبر ۵۳ ]

(الَّذِينَ إِذَا مَكَتَاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَاللَّهُ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ).

”یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار دیں تو وہ نماز قائم کریں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے اور نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے اور تمام امور کا انجام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ (الحج: ۴۱)۔“

[160] محمد بن العباس قال: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: الَّذِينَ إِذَا مَكَتَاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَاللَّهُ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ. قَالَ: (هَذِهِ الْآيَةُ لِأَنَّ مُحَمَّدًا، الْمَهْدِيَّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَأَصْحَابَهُ، يُمَلِّكُهُمُ اللَّهُ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، وَيُظْهِرُ الدِّينَ، وَيُجِيبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ وَأَصْحَابَهُ الْبِدْعَ وَالْبَاطِلَ كَمَا أَمَاتَ السَّفَهَةَ الْحَقِّ، حَتَّى لَا يَرَى أَثَرٌ مِنَ الظُّلْمِ، وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ، وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَاللَّهُ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ).

[ اللہ امام قائم علیہ السلام کے ذریعے بدعات

اور باطل کو زائل کر دے گا ]

ابوالجارود سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے قول: ”وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار دیں تو وہ نماز قائم کریں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے اور نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے اور تمام امور کا انجام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔“ کے بارے میں فرمایا: یہ آیت آل محمد علیہ السلام کے مہدی علیہ السلام اور آپ علیہ السلام

کے اصحاب سے تعلق رکھتی ہے جن کو خدا زمین کے مشارق اور مغارب کی شاہی عطا کرے گا اور ان کے ذریعے دین کو ظاہر کرے گا اور اللہ امام قائم علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے اصحاب کے ذریعے بدعات اور باطل کو زائل کر دے گا جس طرح جاہلوں نے حق کو زائل کیا ہوگا حتیٰ کہ ظلم کا نام و نشان تک باقی نہیں رہے گا۔ ”اور نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے اور تمام امور کا انجام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔“ ﴿۱۶۱﴾

[161] عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: فِي رِوَايَةِ أَبِي الْجَزُودِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): (الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَهَذِهِ لآلِ مُحَمَّدٍ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ) إِلَى آخِرِ آيَةِ، وَالْمُهَدَّبِي وَأَصْحَابِهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يُمَلِّكُهُمُ اللَّهُ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، وَيُظْهِرُ الدِّينَ، وَيُمَيِّتُ اللَّهُ بِهِ وَأَصْحَابِهِ الْبِدْعَ وَالْبَاطِلَ كَمَا أَمَاتَ السَّفَهَةَ الْحَقِّي، حَتَّى لَا يُرَى أَثَرٌ لِلظُّلْمِ، وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ، وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ).

(وروی ایضاً أنها فی آل محمد علیہم السلام، والروایة فی کتاب البرهان).

وہی ترجمہ ہے جو اوپر گزرا۔ ﴿۱۶۱﴾

### قول مولف:

اسی طرح روایت کیا گیا ہے کہ یہ آیت آل محمد علیہ السلام کے بارے میں ہے اور اس کی

﴿۱۶۱﴾ تاویل الآیات: ج ۱ ص ۳۴۴ ح ۲۵؛ بحار الانوار: ج ۲۴ ص ۱۶۵ ح ۹؛ اثبات الہدایة: ج ۷ ص ۱۲۵ ح ۶۴۱؛ تفسیر البرہان: ج ۵ ص ۳۰۲ ح ۴؛ حیات القلوب: ج ۳ ص ۳۴۹؛ تفسیر نور الثقلین: ج ۶ ص ۲۴؛ تفسیر التمی: ج ۲ ص ۸۷

﴿۱۶۱﴾ تاویل الآیات: ج ۱ ص ۳۴۴ ح ۲۵؛ بحار الانوار: ج ۲۴ ص ۱۶۵ ح ۹؛ اثبات الہدایة: ج ۷ ص ۱۲۵ ح ۶۴۱؛ تفسیر البرہان: ج ۵ ص ۳۰۲ ح ۴؛ حیات القلوب: ج ۳ ص ۳۴۹؛ تفسیر نور الثقلین: ج ۶ ص ۲۴؛ تفسیر التمی: ج ۲ ص ۸۷

روایات کتاب البرہان میں درج ہیں۔

### [ آیت نمبر ۵۴ ]

(ذَلِكَ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لِيَنْصُرَهُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَعَفُؤٌ غَفُورٌ).

”یہ بات اپنی جگہ درست ہے لیکن اگر کوئی شخص اتنا ہی بدلہ لے جتنا سخت برتاؤ اس کے ساتھ کیا گیا تھا پھر اس پر زیادتی بھی کی جائے تو اللہ ضرور اس کی مدد فرمائے گا۔ تحقیق اللہ بڑا درگزر کرنے والا معاف کرنے والا ہے۔ (الحج: ۶۰)

[162] علی بن ابراہیم: فی تفسیرہ: فَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لَمَّا أُخْرِجَتْهُ قُرَيْشٌ مِنْ مَكَّةَ وَهَرَبَ مِنْهُمْ إِلَى الْغَارِ وَطَلَبُوهُ لِيَقْتُلُوهُ فَعَاقَبَهُمُ اللَّهُ يَوْمَ بَدْرٍ وَقُتِلَ عُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَالْوَلِيدُ وَأَبُو جَهْلٍ وَحَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَغَيْرُهُمْ فَلَمَّا قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ طَلَبَ بِدِمَائِهِمْ فَقُتِلَ الْحُسَيْنُ وَآلُ مُحَمَّدٍ بَغِيًّا وَعُدْوَانًا وَهُوَ قَوْلُ يَزِيدَ حِينَ تَمَثَّلَ بِهَذَا الشَّعْرِ لَيْتَ أَشْيَاخِي بِبَدْرٍ شُهُدًا وَقَعَةَ الْخَزْرَجِ مِنْ وَقْعِ الْأَسَلِ لَسْتُ مِنْ خِنْدِيفٍ إِنْ لَمْ أَنْتَقِمِينَ بَنِي أَحْمَدَ مَا كَانَ فَعَلٌ وَكَذَلِكَ الشَّيْخُ أَوْ صَانِي يَهْفَأُ تَبَعْتُ الشَّيْخَ فِيمَا قَدْ سَأَلَ قَدْ قَتَلْنَا الْقَرَمَ مِنْ سَادَاتِهِمْوَعَدَلْنَا بِبَدْرٍ فَاعْتَدَلْ وَقَالَ الشَّاعِرُ فِي مِثْلِ ذَلِكَ شَعْرٌ يَقُولُ وَالرَّأْسُ مَطْرُوحٌ يُقْلِبُهَا لَيْتَ أَشْيَاخَنَا الْمَاضِينَ بِالْحَضَرِ حَتَّى يَقْبِسُوا قِيَّاسًا لَا يُقَاسُ بِهِ أَيَّامُ بَدْرٍ وَكَانَ الْوَزْنُ بِالْقَدْرِ فَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَمَنْ عَاقَبَ يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ - بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ يَعْنِي حِينَ أَرَادُوا أَنْ يَقْتُلُوهُ. ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لِيَنْصُرَهُ اللَّهُ يَعْنِي بِالْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ وُلْدِهِ.

## [ امام حسینؑ کے قتل کے بعد یزید ملعون کے اشعار ]

علی بن ابراہیم نے اپنی تفسیر میں کہا ہے: اس سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں جب قریش نے آپؐ کو مکہ سے نکال دیا اور آپؐ کو غار میں جا کر چھپنا پڑا اور وہ لوگ آپؐ کی تلاش میں نکلے تاکہ آپؐ کو قتل کر دیں تو اللہ نے ان کو بدر میں سزا دی پس عتبہ، شیبہ، ولید، ابو جہل اور حنظلہ بن ابوسفیان وغیرہم قتل ہو گئے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا تو ان لوگوں نے ان کے خون کا بدلہ امام حسینؑ کے قتل سے لیا اور آل محمد ﷺ کے خلاف بغاوت اور دشمنی جاری رکھی اور اسی کا اظہار یزید ملعون نے ان اشعار میں کیا جب امام حسینؑ کا سر اقدس اس کے سامنے رکھا گیا۔

”اے کاش آج میرے بزرگ ہوتے جو بدر میں شہید ہوئے جنہوں نے خزر ج کی برچھیاں کھائی تھیں اور وہ خوشی سے چیخ اٹھتے اور پھر کہتے: اے یزید! تیرے ہاتھ سلامت رہیں۔ اور میں اولاد ابوسفیان نہیں ہوں اگر میں نے محمد کے افعال کا بدلہ نہ لیا اور میں نے ان کے بڑے بڑے سرداروں کو قتل کر دیا ہے اور یوں میں نے بدر والوں کا بدلہ لے لیا ہے معاملہ برابر ہو گیا ہے۔“

ایک اور شاعر نے اسی طرح کے اشعار کہے ہیں:  
 ”اور مجھے میرے بزرگوں نے وصیت کی تھی اور میں نے ان کی وصیت کو پورا کر دیا ہے۔“

یزید امام حسینؑ کے سر کو الٹ پلٹ کر کہتا تھا!

”اے کاش! ہمارے پرانے بزرگ آج موجود ہوتے اور وہ اس کا

جنگ بدر سے موازنہ کرتے تو دیکھتے کہ وزن برابر ہو چکا ہے۔“

پس اللہ نے فرمایا: ”وَمَنْ عَاقَبَ“ یعنی اس سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں۔  
 ”بمثل ما عقوب بہ۔“ یعنی اس سے مراد امام حسینؑ ہیں جب انہوں نے ان کے قتل کا

ارادہ کیا۔ ”ثم بنی علیہ لتصرّہ اللہ۔“ یعنی اس سے مراد امام قائم علیہ السلام جو ان (امام حسین علیہ السلام) کی اولاد سے ہوں گے۔ ﴿

### ﴿سورة المؤمنون﴾ [آیت نمبر ۵۵]

(فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ).  
 ”پھر جب صور میں پھونک ماری جائے گی تو ان میں اس دن نہ کوئی  
 رشتہ داری رہے گی اور نہ وہ ایک دوسرے کو  
 پوچھیں گے۔ (المؤمنون: ۱۰۱)۔“

[163] أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبْرِيُّ: قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ هَمَّامٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ جَهْمِ بْنِ أَبِي جَهْمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُولُ: (إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ الْأَرْوَاحَ قَبْلَ الْأَبْدَانِ بِالْفَيْ عَامٍ، ثُمَّ خَلَقَ الْأَبْدَانَ بَعْدَ ذَلِكَ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا فِي السَّمَاءِ تَعَارَفَ فِي الْأَرْضِ، وَمَا تَنَازَرَ مِنْهَا فِي السَّمَاءِ تَنَازَرَ فِي الْأَرْضِ. فَإِذَا قَامَ الْقَائِمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، وَرَثَ الْأَخَ فِي الدِّينِ، وَلَمْ يُورَثِ الْأَخَ فِي الْوِلَادَةِ، وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ: فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ).

### [امام قائمؑ کے ظہور کے بعد دینی بھائی وارث بنے گا]

جہم بن ابی جہم سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جسموں کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے روحوں کو خلق فرمایا اور پھر روحوں کے بعد جسموں کو پیدا کیا اور ان میں سے جن روحوں کی آسمان پر

﴿تفسیر النبی ج ۲ ص ۸۷؛ بحار الانوار ج ۱۹ ص ۳۰۹ ح ۵۴ اور ج ۴ ص ۱۶۷ ح ۱۶ اور ج ۵ ص ۸۷ ح ۸؛

تفسیر نور الثقلین ج ۵ ص ۵۹ ح ۲۰۹؛ تفسیر البرہان ج ۵ ص ۳۱۶ ح ۱

باہمی معرفت ہوئی وہ زمین پر بھی ایک دوسرے کو جانتے ہیں اور ان میں سے جن روحوں نے آسمان پر ایک دوسرے کو آپس میں ناواقف بنایا وہ زمین پر بھی آپس میں ناواقف ہیں پس جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو دین میں بھائی وارث بننے کا جبکہ نسبی بھائی وارث نہیں بنے گا اس بات کو اللہ نے اپنی کتاب میں یوں بیان فرمایا ہے! بے شک مومنین فلاح پاگئے (المومنون: ۱)۔“ پھر جب صورتوں میں پھونک ماری جائے گی تو ان میں اس دن نہ کوئی رشتہ داری رہے گی اور نہ وہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے۔“ ﴿۱﴾

### سورة النور

#### [ آیت نمبر ۵۶ ]

(اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورٍ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُورٌ عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ).

”اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایسی ہے گویا ایک طاق ہے، اس میں ایک چراغ رکھا ہوا، چراغ شیشے کے فانوس میں ہے، فانوس گویا موتی کا چمکتا ہوا تارا ہے جو زیتون کے مبارک درخت سے روشن کیا جاتا ہے جو نہ شرقی ہے اور نہ غربی، اس کا تیل روشنی دیتا ہے خواہ آگ سے نہ چھوئے، یہ نور بالائے نور ہے، اللہ جسے چاہے اپنے نور کی راہ دکھاتا ہے اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بھی بیان فرماتا ہے اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔ (النور: ۳۵)۔“

[164] رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ إِلَى مَسْجِدِ الْكُوفَةِ، وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ) يَكْتُبُ بِإِصْبَعِهِ وَ يَتَبَسَّمُ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَا الَّذِي يُضْحِكُكَ؟ فَقَالَ: (مَحَبَّتُ لِمَنْ يَقْرَأُ هَذِهِ آيَةَ وَ لَمْ يَعْرِفْهَا حَقَّ مَعْرِفَتِهَا). فَقُلْتُ لَهُ: أَيُّ آيَةٍ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ: (قَوْلُهُ تَعَالَى: اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مِثْلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ، أَلْمِشْكَاةُ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، فِيهَا مِصْبَاحٌ، أَنَا أَلْمِصْبَاحُ. فِي زُجَاجَةٍ أَلزُّجَاجَةُ أَلْحَسَنُ وَ أَلْحُسَيْنُ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ)، كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دَرَّجِي وَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَلْحُسَيْنِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ مُحَمَّدٌ بْنُ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، زَيْنُودَةَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) لَا شَرْقِيَّةٍ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، وَ لَا غَرْبِيَّةٍ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، يَكَادُ زَيْنُهَا يُضِيءُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، وَ لَوْ لَمْ تَمْسَسُهُ نَارُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، نُورٌ عَلَى نُورِ أَلْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ أَلْقَائِمُ أَلْمَهْدِيُّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَ يَضْرِبُ اللَّهُ أَلْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ).

(والروايات في أن الآية نزلت في أهل البيت عليهم السلام كثيرة منذ كورة في كتاب البرهان).

### [ اللہ کے نور کی مثال کون ہیں؟ ]

جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ میں کوفہ کی مسجد میں داخل ہوا اور امیر المؤمنین علیہ السلام اپنی انگلیوں سے کچھ لکھ رہے تھے اور مسکرارہے تھے۔ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا: اے امیر المؤمنین علیہ السلام! کس چیز نے آپ کو خوش

کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تعجب ہے کہ لوگ اس آیت کو پڑھتے ہیں لیکن اس کی معرفت حاصل نہیں کرتے جیسا کہ اس کی معرفت حاصل کرنے کا حق ہے۔ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین ﷺ! وہ کون سی آیت ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ”اللہ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایسی ہے گویا ایک ”مشکاۃ“ (طاق) ہے۔“ مشکاۃ سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

”اس میں مصباح (چراغ) رکھا ہوا ہے۔“ مصباح سے مراد میں ہوں۔ چراغ زجاجہ (شیشے کے فانوس) میں ہے۔“ زجاجہ سے مراد حسن ﷺ اور حسین ﷺ ہیں۔

”زجاجہ گویا کوب درمی (چمکتا ہوا تارا) ہے۔“ اس سے مراد علی بن حسین ﷺ ہیں۔

”جو سجرۃ مبارکہ (مبارک درخت) سے روشن کیا جاتا ہے۔ اس سے مراد محمد بن علی ﷺ ہیں۔

”زیتون (کا درخت)“ اس سے مراد جعفر بن محمد ﷺ ہیں۔

”نہ شرقی ہے۔“ یہ موسیٰ بن جعفر ﷺ ہیں۔

”نہ غربی ہے۔“ یہ علی بن موسیٰ ﷺ (الرضا ﷺ) ہیں۔

”اس کا تیل روشنی دیتا ہے۔“ سے مراد محمد بن علی ﷺ ہیں۔

”خواہ آگ اسے نہ چھوئے۔“ سے مراد علی بن محمد ﷺ ہیں۔

”نور علی نور“ (نور بالائے نور) ہے۔“ سے مراد قائم المہدی ﷺ ہیں۔“ اور اللہ

لوگوں کے لیے مثالیں بھی بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔ ﴿﴾

قول مولف:



اس بارے میں کثیر روایات کتاب البرہان میں مذکور ہیں کہ یہ آیت اہل بیت علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

### [ آیت نمبر ۷۵ ]

(وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا).

”تم میں سے جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور نیک اعمال بجالائے ہیں اللہ نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے کہ انہیں زمین میں اس طرح جانشین ضرور بنائے گا جس طرح اس سے پہلوں کو جانشین بنایا اور جس دین کو اللہ نے ان کے لیے پسندیدہ بنایا ہے اسے پائیدار ضرور بنائے گا اور انہیں خوف کے بعد امن ضرور فراہم کرے گا، وہ میری بندگی کریں اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اس کے بعد بھی جو لوگ کفر اختیار کریں گے پس وہی فاسق ہیں۔ (النور: ۵۵)۔“

[165] مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النُّعْمَانِيُّ فِي الْغَيْبَةِ: قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بَنِ سَعِيدٍ بِنِ عُقْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ بِنِ يَعْقُوبَ الْجُعْفِيُّ أَبُو الْحَسَنِ، مِنْ كِتَابِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَهْرَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ وَوَهَيْبٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): فِي قَوْلِهِ: وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى

لَهُمْ وَ لِيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا. قَالَ: (نَزَلَتْ فِي الْقَائِمِ وَأَصْحَابِهِ).

### [ آیت استخلاف کی تاویل و تفسیر ]

ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ”تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اللہ نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے کہ انہیں زمین میں اس طرح جانشین (خليفة) ضرور بنائے گا جس طرح ان سے پہلوں کو جانشین بنایا اور جس دین کو اللہ نے ان کے لیے پسندیدہ بنایا ہے اسے پاسیدار ضرور بنائے گا اور انہیں خوف کے بعد امن ضرور فراہم کرے گا، وہ میری بندگی کریں اور میرے ساتھ کس چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں۔“ کے بارے میں فرمایا: یہ آیت امام قائم علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ﴿

[166] مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ: عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ، قَالَ: (نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَالْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ)). وَ لِيُبَدِّلَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَ لِيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا، قَالَ: (عَنِّي بِهِ ظُهُورَ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)).

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ”تم میں سے جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور نیک اعمال بجالائے ہیں اللہ نے ان

﴿ الغيبة نعمانی: ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹؛ تفسیر البرہان: ج ۵ ص ۲۱۲، ۲۱۳؛ بحار الانوار: ج ۵ ص ۵۸، ۵۹، ۶۰؛ حلیۃ الابرار ج ۲ ص ۵۹۵؛ منتخب الاثر: ص ۱۶۱؛ ح ۱۶۱ اور ۲۹۳ ج ۹؛ مجمع احادیث الامام المہدی: ج ۵ ص ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱

سے وعدہ کر رکھا ہے کہ انہیں زمین میں اس طرح خلیفہ ضرور بنائے گا جس طرح ان سے پہلو کو خلیفہ بنایا۔“ کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب ﷺ اور آپ ﷺ کی اولاد میں سے آئمہ علیہم کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔“ اور جس دین کو اللہ نے ان کے لیے پسندیدہ بنایا ہے اسے پائیدار ضرور بنائے گا اور انہیں خوف کے بعد امن ضرور فراہم کرے گا۔ وہ میری بندگی کریں اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد امام قائم علیہم کا ظہور ہے۔ ﴿۱﴾

[167] عنه: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ رَحِمَهُ اللَّهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَاشِمٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ  
الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنْطِقُونَ قَالَ قَوْلُهُ إِنَّهُ لَحَقٌّ هُوَ  
قِيَامُ الْقَائِمِ وَفِيهِ نَزَلَتْ وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَحَمَلُوا  
الضَّلَاحَاتِ لِيَسْتَخْلِفَهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ  
قَبْلِهِمْ وَلِيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلِيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ  
بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا.

اسحق بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے خدا کے قول: ”پس آسمان اور زمین کے پروردگار کی قسم یقیناً وہ اسی طرح برحق ہے جس طرح تم باتیں کر رہے ہو۔ (الذاریات: ۲۳)۔“ کے بارے میں فرمایا: ”وہ برحق ہے“ سے مراد امام قائم علیہ السلام کا قیام ہے اور اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے: ”تم میں سے جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور نیک اعمال بجالائے ہیں اللہ نے ان سے

وعدہ کر رکھا ہے کہ انہیں زمین میں اس طرح خلیفہ ضرور بنائے گا جس طرح ان سے پہلوں کو خلیفہ بنایا اور جس دین کو اللہ نے ان کے لیے پسندیدہ بنایا ہے۔ اسے پائیدار ضرور بنائے گا اور انہیں خوف کے بعد امن ضرور فراہم کرے گا۔“

[168] إِبْنُ بَابُوَيْهٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُفَضَّلِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُظَلِّبِ الشَّيْبَانِيُّ (رَحِمَهُ اللَّهُ)، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُزَاهِمٍ مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَاقَانَ الْمَقْرِيءُ بَيْغَدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ مَاهَانَ الدَّبَّاعُ أَبُو جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْبَةُ بْنُ يَفْطَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ بْنِ أَبِي قِرْصَافَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: دَخَلَ جَنْدَلُ بْنُ جُنَادَةَ الْيَهُودِيَّ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ)، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَخْبِرْنِي عَمَّا لَيْسَ بِكَ، وَ عَمَّا لَيْسَ عِنْدَ اللَّهِ، وَ عَمَّا لَا يَعْمَلُهُ اللَّهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ): (أَمَّا مَا لَيْسَ بِكَ، فَلَيْسَ بِكَ شَيْءٌ، وَ أَمَّا مَا لَيْسَ عِنْدَ اللَّهِ، فَلَيْسَ عِنْدَ اللَّهِ ظُلْمٌ لِعِبَادٍ، وَ أَمَّا مَا لَا يَعْلَمُهُ اللَّهُ، فَذَلِكَ قَوْلُكُمْ - يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ - إِنَّ عَزِيرًا ابْنُ اللَّهِ، وَ اللَّهُ لَا يَعْلَمُ لَهُ وَلَدًا). فَقَالَ جَنْدَلُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا. ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ فِي النَّوْمِ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، فَقَالَ لِي: يَا جَنْدَلُ، أَسْلِمَ عَلَى يَدِ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ)، وَ اسْتَمْسَكَ بِالْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ، فَقَدْ أَسْلَمْتُ، وَ رَزَقَنِي اللَّهُ ذَلِكَ، فَأَخْبِرْنِي

تأويل الآيات: ج ۲ ص ۶۱۵ ح ۴؛ بحار الانوار: ۵۱ ص ۵۳ ح ۴؛ تفسیر البرهان: ج ۷ ص ۳۱۳ ح ۳؛

بِالْأَوْصِيَاءِ بَعْدَكَ، لِأَتَمَّسَكَ بِهِمْ. فَقَالَ: (يَا جَدُّلُ، أَوْصِيَائِي مِنْ بَعْدِي بَعْدَ نُقْبَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ). فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُمْ كَانُوا إِثْنَيْ عَشَرَ، هَكَذَا وَجَدْتَاهُمْ فِي التَّوْرَةِ. قَالَ: (نَعَمْ، الْأُمَّةُ بَعْدِي إِثْنَا عَشَرَ). فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كُلُّهُمْ فِي زَمَنٍ وَاحِدٍ؛ قَالَ: (لَا، وَ لَكِنْ خَلَفَ بَعْدَ خَلْفٍ، وَإِنَّكَ لَنْ تُدْرِكَ مِنْهُمْ إِلَّا ثَلَاثَةً). قَالَ: فَسَبِّهِمْ لِي، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: (نَعَمْ، إِنَّكَ تُدْرِكُ سَيِّدَ الْأَوْصِيَاءِ، وَوَارِثَ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَبَا الْأُمَّةِ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ بَعْدِي، ثُمَّ ابْنَهُ الْحُسَيْنَ، ثُمَّ الْحُسَيْنَ، فَاسْتَمْسِكَ بِهِمْ مِنْ بَعْدِي، وَلَا يَغْرَبَنَّكَ جَهْلُ الْجَاهِلِينَ، فَإِذَا كَانَ وَقْتُ وِلَايَةِ ابْنِهِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ سَيِّدِ الْعَابِدِينَ، يَقْضِي اللَّهُ عَلَيْكَ، وَيَكُونُ آخِرُ زَادِكَ مِنَ الدُّنْيَا شَرِبَةً مِنْ لَبَنٍ تَشْرَبُهُ). فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَكَذَا وَجَدْتُ فِي التَّوْرَةِ: إِلَيَا يَقْطُو شَبْرًا وَ شَبِيرًا، فَلَمْ أَعْرِفْ أَسْمَاءَهُمْ، فَكَمْ بَعْدَ الْحُسَيْنِ مِنْ الْأَوْصِيَاءِ، وَمَا أَسَامِيهِمْ؟ فَقَالَ: (تِسْعَةٌ مِنْ صُلْبِ الْحُسَيْنِ، وَ الْمَهْدِيِّ مِنْهُمْ، فَإِذَا انْقَضَتْ مُدَّةُ الْحُسَيْنِ، قَامَ بِالْأَمْرِ مِنْ بَعْدِهِ عَلِيُّ ابْنُهُ، وَيُلْقَبُ بِزَيْنِ الْعَابِدِينَ، فَإِذَا انْقَضَتْ مُدَّةُ عَلِيٍّ، قَامَ بِالْأَمْرِ مِنْ بَعْدِهِ مُحَمَّدُ ابْنُهُ، وَيُدْعَى بِالْبَاقِرِ، فَإِذَا انْقَضَتْ مُدَّةُ مُحَمَّدٍ قَامَ بِالْأَمْرِ بَعْدَهُ ابْنُهُ جَعْفَرُ، يُدْعَى بِالصَّادِقِ، فَإِذَا انْقَضَتْ مُدَّةُ جَعْفَرٍ، قَامَ بِالْأَمْرِ مِنْ بَعْدِهِ ابْنُهُ مُوسَى، وَيُدْعَى بِالْكَاطِمِ، ثُمَّ إِذَا انْقَضَتْ مُدَّةُ مُوسَى، قَامَ بِالْأَمْرِ مِنْ بَعْدِهِ عَلِيُّ ابْنُهُ، يُدْعَى بِالرِّضَا، فَإِذَا انْقَضَتْ مُدَّةُ عَلِيٍّ، قَامَ بِالْأَمْرِ بَعْدَهُ مُحَمَّدُ ابْنُهُ، يُدْعَى بِالرِّزْكِ، فَإِذَا انْقَضَتْ مُدَّةُ مُحَمَّدٍ، قَامَ بِالْأَمْرِ بَعْدَهُ عَلِيُّ ابْنُهُ، يُدْعَى بِالْتَّقِيِّ، فَإِذَا انْقَضَتْ مُدَّةُ عَلِيٍّ، قَامَ بِالْأَمْرِ مِنْ بَعْدِهِ ابْنُهُ الْحُسَيْنُ، يُدْعَى بِالْأَمِينِ، ثُمَّ يَغِيبُ عَنْهُمْ إِمَامُهُمْ). قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هُوَ

أَحْسَنُ يَغِيبُ عَنْهُمْ؟ قَالَ: (لَا، وَلَكِنْ إِبْنُهُ الْحُجَّةُ). قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا اسْمُهُ؟ قَالَ: (لَا يُسَمَّى حَتَّى يُظَهَرَ). فَقَالَ: جَنْدَلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ وَجَدْنَا ذِكْرَهُمْ فِي التَّوْرَةِ، وَقَدْ بَشَّرَنَا مُوسَى بْنُ حَمْرَانَ بِكَ، وَبِالْأَوْصِيَاءِ مِنْ دُرِّيَّتِكَ. ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ): وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ لِيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلِيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا فَقَالَ جَنْدَلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا خَوْفُهُمْ؟ قَالَ: (يَا جَنْدَلُ، فِي زَمَنِ كَلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ سُلْطَانٌ يَغْتَرِيهِ وَيُؤْذِيهِ، فَإِذَا عَجَّلَ اللَّهُ خُرُوجَ قَائِمِنَا، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مَلَأَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا - ثُمَّ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) - طُوبَى لِلصَّابِرِينَ فِي غَيْبَتِهِ، طُوبَى لِلْمُقِيمِينَ عَلَى مَحَجَّتِهِمْ، أَوْلِيَّكَ وَصَفَّهُمُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ، فَقَالَ: الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ، وَ قَالَ: أَوْلِيَّكَ حِزْبُ اللَّهِ الْأَيُّ حِزْبِ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ. قَالَ إِبْنُ الْأَسْقَعِ: ثُمَّ عَاشَ جَنْدَلٌ إِلَى أَيَّامِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الطَّائِفِ، فَحَدَّثَنِي نَعِيمُ بْنُ أَبِي قَيْسٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِالطَّائِفِ وَهُوَ عَلِيلٌ، ثُمَّ إِنَّهُ دَعَى بِشَرَبَةٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَهَا، وَ قَالَ: هَكَذَا عَهَدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ)، أَنْ يَكُونَ آخِرُ زَادِي مِنَ الدُّنْيَا شَرَبَةً مِنْ لَبَنٍ، ثُمَّ مَاتَ (رَجَمَهُ اللَّهُ)، وَ دُفِنَ بِالطَّائِفِ، بِالْمَوْضِعِ الْمَعْرُوفِ بِالْكَوْرَاءِ.

### [بارہ خلفاء کے نام]

جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ جنادل بن جنادہ (یہودی) خیبر سے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے خبر دیں اس چیز کے بارے میں جو اللہ کے لیے نہیں ہے اور جو اللہ کے پاس نہیں ہے اور جو چیز اللہ

نہیں جانتا؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو چیز اللہ کے لیے نہیں تو وہ اللہ کی ساتھ شرک نہیں ہے اور جو چیز اللہ کے پاس نہیں ہے تو وہ بندوں پر ظلم ہے اور جو چیز اللہ نہیں جانتا تو وہ تمہارا قول ہے، اے گروہ یہود کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے حالانکہ اللہ نہیں جانتا کہ اس کا کوئی بیٹا ہے۔

جندل نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ ﷺ اللہ کے سچے رسول ﷺ ہیں۔

پھر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے خواب میں موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو دیکھا ہے پس انہوں نے مجھے کہا: اے جندل! تم حضرت محمد ﷺ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرو اور ان کے بعد اوصیاء علیہم السلام سے متمسک رہو۔ پس میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور اس کی اللہ نے مجھے توفیق دی ہے لہذا آپ مجھے اپنے بعد ہونے والے اوصیاء کے بارے میں خبر دیں تاکہ میں ان سے متمسک کر سکوں آپ نے فرمایا: اے جندل! میرے اوصیاء میرے بعد بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے موافق ہیں۔

اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ بارہ ہوں گے، ہم نے اسی طرح تورات میں پایا ہے۔

آپ نے فرمایا: جی ہاں، آئمہ علیہم السلام میرے بارہ ہیں۔

اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا وہ سب ایک ہی وقت میں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ ایک کے بعد ایک ہوگا۔ تم ان میں سے صرف تین کو پاسکو گے۔ ان میں سے پہلے میرے بعد اوصیاء علیہم السلام کے سردار اور آئمہ علیہم السلام کے باپ علی ابی طالب علیہ السلام ہیں پھر ان کے دونوں بیٹے حسن علیہ السلام اور حسین علیہم السلام ہوں گے پس تم میرے بعد ان کے دامن پکڑ لینا اور جاہلوں کی باتوں سے دھوکہ نہ کھانا۔ پھر جب اس (حسین علیہ السلام) کے بیٹے علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام کی (پاک) ولادت ہوگی تو تمہیں موت آجائے گی اور

تمہاری دنیا کی آخری خوراک دودھ کا گھونٹ ہوگا۔

اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اسی طرح میں نے تورات میں پایا ہے، الیاء شبر علیہ اور شبیر علیہ کے نام موجود ہیں۔ لیکن میں ان اوصیاء کے نام نہیں جانتا جو حسین علیہ کے بعد ہوں گے تو ان کے اسماء کیا ہیں؟

آپ نے فرمایا: حسین علیہ کی صلب سے نو ہوں گے اور ان میں سے مہدی علیہ ہوگا پس جب مدت حسین علیہ مکمل ہوگی تو اس امر کے ساتھ اس کا بیٹا علی علیہ قیام کرے گا جس کا لقب زین العابدین علیہ ہوگا۔ پھر جب علی علیہ کی مدت ختم ہوگی تو اس امر کے ساتھ اس کا بیٹا محمد علیہ قیام کرے گا جسے باقر علیہ پکارا جائے گا اور جب محمد علیہ کی مدت ختم ہوگی تو اس امر کے ساتھ اس کا بیٹا جعفر قیام کرے گا جسے صادق علیہ پکارا جائے گا، پھر جب جعفر علیہ کی مدت ختم ہوگی تو اس امر کے ساتھ اس کا بیٹا موسیٰ علیہ قیام کرے گا جسے کاظم علیہ پکارا جائے گا، پھر جب موسیٰ علیہ کی مدت ختم ہوگی تو اس امر کے ساتھ اس کا بیٹا علی علیہ قیام کرے گا جسے الرضا علیہ پکارا جائے گا، پھر جب علی علیہ کی مدت ختم ہوگی تو اس کے بعد اس کا بیٹا محمد علیہ اس امر کے ساتھ قیام کرے گا جسے زکی پکارا جائے گا، پھر جب محمد علیہ کی مدت ختم ہوگی تو اس کے بعد اس کا بیٹا علی علیہ اس امر کے ساتھ قیام کرے گا جسے تقی پکارا جائے گا، پھر جب علی علیہ کی مدت ختم ہوگی تو اس کے بعد اس کا بیٹا حسن علیہ اس امر کے ساتھ قیام کرے گا جسے امین پکارا جائے گا اور پھر لوگوں کا امام ان سے غیب ہو جائے گا۔

اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ حسن علیہ ان لوگوں سے غیب ہو جائے

گا؟

آپ نے فرمایا: نہیں، وہ اس کا بیٹا ہوگا۔

اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس کا نام کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: اس کا نام نہیں لیا جائے گا حتیٰ کہ وہ ظاہر ہو جائے۔

جندل نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے ان کا ذکر تورات میں پایا ہے



اور موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے ہمیں آپؑ کی اولاد میں سے آپؑ کے اوصیاء علیہ السلام کی خوشخبری دی ہے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

”تم میں سے جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور نیک اعمال بجالائے ہیں اللہ نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے کہ انہیں زمین میں اس طرح خلیفہ ضرور بنائے گا جس طرح ان سے پہلوں کو خلیفہ بنایا اور جس دین کو اللہ نے ان کے لیے پسندیدہ بنایا ہے اسے پائیدار ضرور بنائے گا اور انہیں خوف کے بعد امن ضرور فراہم کرے گا۔“

جنڈل نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ان کو کیا خوف ہوگا؟ آپؑ نے فرمایا: اے جنڈل! ہر ایک کے زمانے میں جابر حکمران ان کو ملے گا جو ان کو اذیت دے گا۔ پھر جب ہمارے قائم علیہ السلام کے ظہور میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا وہ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جیسے وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! مبارک ہو ان کو جو اس کی غیبت میں صبر کریں گے اور مبارک ہو ان کو جو اس کی محبت پر قائم رہیں گے یہی وہ لوگ ہیں جن کا وصف اللہ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے اور فرمایا ہے۔ ”یہ وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔ (البقرہ: ۳)“

پھر فرمایا: ”یہ اللہ کا گروہ ہیں آگاہ رہو کہ اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہونے والا ہے۔ (المجادلہ

۲۲:۔“

واثلہ بن اصقح نے کہا: پھر جنڈل امام حسین بن علی علیہ السلام کے زمانے تک زندہ رہا اور پھر طائف کی طرف چلا گیا۔ پس مجھے نعیم بن (ابی) قیس نے بیان کیا اور کہا: میں طائف میں اس کے پاس گیا تو وہ بیمار تھا پھر اس نے دودھ طلب کیا اور اس نے پیا اور کہا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے عہد کیا تھا کہ میری دنیا میں آخری خوراک دودھ ہوگی پھر وہ فوت ہو

گیا اور طائف میں ایک جگہ دفن ہوا جو ”کورا“ کے نام سے معروف ہے۔ ﴿

[169] أبو علي الطبرسي: قال: اختلف في الآية، وذكر الأقوال، إلى أن قال: والمروي عن أهل البيت عليهم السلام أنها في المهدي (من آل محمد) عليهم السلام، ثم قال وروى.

### [ آیت استخلاف کا سبب نزول؟ ]

ابوعلی طبرسی نے کہا ہے: اس آیت میں اختلاف ہے اور اس بارے میں کافی اقوال ذکر کیے ہیں حتیٰ کہ کہا ہے: اور اہلبیت علیہم السلام سے مروی ہے کہ یہ آیت قائم آل محمد علیہم السلام کے لیے نازل ہوئی ہے پھر وہ کہا ہے جو روایت ہو ہے۔ ﴿

[170] أَلْعِيَاشِيُّ يَأْتِنَادِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): أَنَّهُ قَرَأَ آيَةَ وَ قَالَ: (هُمُ وَ اللَّهُ شِيَعُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، يَفْعَلُ اللَّهُ ذَلِكَ بِهِمْ عَلَى يَدَيْ رَجُلٍ مِثِّي، وَ هُوَ مَهْدِيُّ هَذِهِ الْأُمَّةِ، وَ هُوَ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ): لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ وَاحِدٌ، لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَلِيَ رَجُلٌ مِنْ عَنَتِي، اسْمُهُ إِسْمِي، يَجْلُؤُ الْأَرْضَ عَدْلًا وَ قِسْطًا كَمَا مَلَيْتُ ظُلْمًا وَ جَوْرًا).

عیاشی نے اپنے اسناد سے امام علی بن حسین علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت کی اور فرمایا: اللہ کی قسم! وہ ہم اہل بیت علیہم السلام کے شیعہ ہیں اور اللہ ایسا ہم میں سے ایک شخص کے ہاتھوں پر کرے گا اور وہی اس امت کے مہدی علیہ السلام ہیں اور یہ وہ ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا کا صرف ایک دن رہ جائے تو اللہ اسے اتنا طویل کر دے گا یہاں تک

﴿ مولف نے اس حدیث کو ابن بابویہ سے نقل کیا ہے لیکن ہمیں ان کی کتب میں اس طرح کے من وعن الفاظ نہیں مل سکے ہیں: کفایۃ الاثر: ج ۱۱۹ ص ۳۵ بحار الانوار: ج ۳۶ ص ۳۰۴ ح ۱۴۴: تفسیر البرہان: ج ۵ ص ۵۱۳ ح ۷ تفسیر مجمع البیان: ج ۷ ص ۲۳۹: تفسیر البرہان ج ۵ ص ۲۲۰ ح ۱۰

کہ میری عمرت میں سے ایک شخص ظہور کرے گا۔ جس کا نام میرے نام پر ہوگا اور وہ زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ ﴿

[171] ثُمَّ قَالَ الظُّبَيْرِيُّ: وَرَوَى مِثْلَ ذَلِكَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ).

(وفی کتاب البرہان زیادۃ فی الروایات انہا نزلت فی الأئمة علیہم السلام).

پھر طبری نے کہا: اسی کے مثل امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا گیا ہے۔ ﴿

قول مولف:

کتاب برہان میں اس سے زیادہ روایات درج ہیں کہ یہ آیت آئمہ علیہم السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔



## سُورَةُ الْقُرْآنِ

[آیت نمبر ۵۸]

(بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَأَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا).

﴿مجمع البيان: ج ۷ ص ۲۳۹؛ تفسیر العیاشی: ج ۳ ص ۱۳۵ ح ۱۸؛ تاویل الآیات: ج ۱ ص ۳۶۹ ح ۲۳؛ تفسیر نور

التقلین: ج ۳ ص ۶۲۰ ح ۲۲۶؛ تفسیر البرہان: ج ۵ ص ۴۲۱ ح ۱۱

﴿مجمع البيان: ایضاً؛ تفسیر البرہان: ج ۵ ص ۴۲۱ ح ۱۱

”بلکہ انہوں نے ساعت کو جھٹلایا اور جو ساعت کو جھٹلائے تو اس کے لیے ہم نے جہنم تیار کر رکھی ہے۔ (الفرقان: ۱۱)۔“

[172] مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النُّعْمَانِيُّ فِي كِتَابِ الْغَيْبَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ): (اللَّيْلُ اثْنَا عَشَرَ سَاعَةً، وَالنَّهَارُ اثْنَا عَشَرَ سَاعَةً، وَالشُّهُورُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، وَالْأُمَّتَةُ اثْنَا عَشَرَ إِمَامًا، وَالنُّقَبَاءُ اثْنَا عَشَرَ نَقِيبًا، وَإِنَّ عَلِيًّا (عَلَيْهِ السَّلَامُ) سَاعَةٌ مِنْ اثْنَتَيْ عَشَرَ سَاعَةً، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَأَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا).

### [ساعت کو جھٹلانے سے کیا مراد ہے؟]

ابو صامت سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رات بارہ ساعتوں کی ہے اور دن بارہ ساعتوں کا ہے اور مہینے بارہ مہینے ہیں اور آئمہ علیہم السلام بھی بارہ امام ہیں اور نقیب بھی بارہ نقیب ہیں اور بے شک حضرت علی علیہ السلام بارہ ساعتوں میں سے ایک ساعت ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ”بلکہ انہوں نے ساعت کو جھٹلایا اور جو ساعت کو جھٹلائے تو اس کے لیے ہم نے جہنم تیار کر رکھی ہے۔“

[173] وَعَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ الْمَوْصِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَبَاحِ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ

☆ الغيبة نعمانی: ص ۸۷ ج ۱۵؛ تفسیر التلمی: ج ۲ ص ۱۱۲؛ اثبات الھدایہ: ج ۱ ص ۶۲۲ ج ۱ ص ۶۷۱؛ بحار الانوار: ج ۳۶ ص ۳۹۹ ج ۸؛ تفسیر البرہان: ج ۵ ص ۳۶ ج ۱؛ تفسیر نور الثقلین: ج ۵ ص ۱۹۱ ج ۲ ص ۲۴؛ الزام الناصب: ج

عَلِيِّ الْحَمِيرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ  
عَمْرِو الْخَثْعَمِيِّ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ  
(عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَأَعْتَدْنَا  
لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا؛ فَقَالَ لِي: (إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ السَّنَةَ اثْنَتَيْ  
عَشَرَ شَهْرًا، وَجَعَلَ اللَّيْلَ اثْنَتَيْ عَشَرَ سَاعَةً، وَجَعَلَ النَّهَارَ اثْنَتَيْ  
عَشَرَ سَاعَةً، وَمِنَّا اثْنَتَيْ عَشَرَ مُجَدَّثًا، وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ  
السَّلَامُ) سَاعَةً مِنْ تِلْكَ السَّاعَاتِ).

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے  
قول: ”بلکہ انہوں نے ساعت کو جھٹلایا اور جو ساعت کو جھٹلایا تو اس کے لیے ہم  
نے جہنم تیار کر رکھی ہے۔“ کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ نے  
سال کو بارہ مہینوں کا بنایا اور رات کو بھی بارہ ساعتوں کا بنایا اور دن کو بھی بارہ  
ساعتوں کا بنایا اور ہم میں بھی بارہ محدث ہیں اور امیر المؤمنین علیہ السلام ان  
ساعتوں میں سے ایک ساعت ہیں۔ ❁

[174] عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ  
بْنُ أَحْمَدَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عُمَرَ الْكَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي الصَّامِتِ،  
قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): (إِنَّ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ اثْنَتَا  
عَشَرَ سَاعَةً، وَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) أَشْرَفُ سَاعَةٍ  
مِنْ اثْنَتَيْ عَشَرَ سَاعَةً، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَ  
أَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا).

ترجمہ وہی ہے جو حدیث نمبر ۱۷۲ میں گزرا ہے۔ ❁

❁ الغيبة نعمانی: ص ۸۶ ج ۱۳؛ بحار الانوار: ج ۳۶ ص ۲۹۸ ج ۶؛ عوالم العلوم: ج ۱۵ / ص ۲۷۲ ج ۷؛ تفسیر

البرہان: ج ۵ ص ۳۶ ج ۲

❁ حوالہ جات کے لیے حدیث نمبر ۱۷۲ کی طرف رجوع کریں۔

## [ آیت نمبر ۵۹ ]

(الْمَلِكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَنِ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِينَ عَسِيرًا).  
 ”اس دن سچی بادشاہی صرف خدائے رحمن کی ہوگی اور کفار کے لیے وہ  
 بہت مشکل دن ہوگا۔ (الفرقان: ۲۶)۔“

[175] مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ  
 أَبِيهِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ قَالَ: رَوَى أَحْمَدُ بِنَا فِي قَوْلِ اللَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ الْمَلِكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَنِ قَالَ إِنَّ الْمَلِكَ لِلرَّحْمَنِ الْيَوْمَ  
 وَقَبْلَ الْيَوْمِ وَبَعْدَ الْيَوْمِ وَلَكِنْ إِذَا قَامَ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ  
 يَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

## [ ظہور امام قائم کے بعد صرف اللہ کی عبادت ہوگی ]

علی بن اسباط سے روایت ہے کہ ہمارے اصحاب نے اللہ کے قول: ”اس دن سچی  
 بادشاہی صرف خدائے رحمن کی ہوگی۔“ کے بارے میں روایت کیا ہے کہ امام علیؑ  
 نے فرمایا: بے شک بادشاہی اللہ کی ہوگی اس دن بھی، اس سے پہلے دن بھی اور اس  
 کے بعد والے دن بھی لیکن یہ تب ہوگا جب امام قائم علیہ السلام کا قیام ہوگا اور پھر کسی کی  
 عبادت نہیں ہوگی سوائے اللہ کی اطاعت کے۔ ﴿

## سُورَةُ الشُّعَرَاءِ

## [ آیت نمبر ۶۰ ]

(إِنْ نَشَأْ نُزِيلُ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَافُهُمْ لَهَا

﴿ تاویل الآيات: ج ۱ ص ۲۷۲ ح ۴؛ الزام الناصب ج ۱ ص ۷۹؛ تفسیر البرہان: ج ۵ ص ۳۶ ح ۱

خاضعين).

”اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایسی نشانیاں نازل کر دیں جس کے آگے ان کی گردنیں جھک جائیں۔ (الشعراء: ۴)۔“

[176] مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، يَقُولُ: (تَحْسُ عَلَامَاتٍ قَبْلَ قِيَامِ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): الصَّيْحَةُ، وَالسُّفْيَانِيُّ، وَالْخُسْفُ، وَ قَتْلُ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ، وَالْجَمَانِيُّ). فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ، إِنْ خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ قَبْلَ هَذِهِ الْعَلَامَاتِ، أَخْرَجُ مَعَهُ؟ قَالَ: (لَا). قَالَ: فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَدِ تَلَوْتُ هَذِهِ الْآيَاتِ: إِنْ نَشَأْ نُزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةٌ فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ، فَقُلْتُ لَهُ: أَيْهِ الصَّيْحَةُ؟ فَقَالَ: (أَمَا لَوْ كَانَتْ، خَضَعَتْ أَعْنَاقُ أَعْدَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ).

### [ قیام قائم سے قبل پانچ علامات ]

عمر بن حنظلہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: پانچ علامتیں قیام قائم علیہ السلام سے قبل ہوں گی آسمانی آواز؛ سفیانی (کا خروج)؛ زمین کا دھنسا؛ نفس ذکیہ کا قتل اور یرمینی (یعنی یمنی کا خروج)۔ میں نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! اگر ان علامات سے پہلے آپ علیہ السلام کے اہلبیت علیہم السلام میں سے کوئی خروج کرے تو کیا میں اس کے ساتھ خروج کروں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔

راوی کہتا ہے: جب اگلا دن ہوا تو آپ علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت کی: ”اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایسی نشانیاں نازل کر دیں جس کے آگے ان کی گردنیں جھک

جائیں۔“

میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: کیا یہی آسمانی آواز ہے؟  
آپ ﷺ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ کہ اگر وہ ہوگی تو دشمنانِ خدا کی گردنیں جھک  
جائیں گے۔ ﴿﴾

[177] عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي  
عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَ: (تَخَضُّعُ رِقَابِهِمْ - يَعْنِي بَنِي أُمَيَّةَ - وَ  
هِيَ الصَّبِيحَةُ مِنَ السَّمَاءِ بِاسْمِ صَاحِبِ الْأَمْرِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)).

### [ گردنیں کس کی جھکیں گی؟ ]

ہشام سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق ﷺ نے فرمایا: ان کی گردنیں جھک  
جائیں گی یعنی بنو امیہ کی اور یہ اس آسمانی آواز پر ہوگا۔ جو امام قائم ﷺ کے نام سے دی  
جائے گی۔ ﴿﴾

[178] مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النُّعْمَانِيُّ فِي الْغَيْبَةِ: قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ هَمْدَانَ  
بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍ  
الْحَلَبِيِّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى، عَنْ فَضِيلِ بْنِ مُحَمَّدٍ مَوْلَى هَمْدَانَ بْنِ  
رَاشِدِ بْنِ بَجَلَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، أَنَّهُ قَالَ: (أَمَّا إِنَّ  
النِّدَاءَ مِنَ السَّمَاءِ بِاسْمِ الْقَائِمِ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَبَيِّنٌ). فَقُلْتُ: أَيْنَ  
هُوَ، أَصَلَحَكَ اللَّهُ؟ فَقَالَ: (فِي طَسَمَ: تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ

﴿﴾ روضة الكافي: ص ۳۱۰ ج ۳۸۳؛ کتاب الغيبة طوسی: ۳۳۶ الوافی: ج ۲ ص ۴۳۳ ج ۹۵۸؛ بحار الانوار: ج

۵۲ ص ۴۰۴ ج ۷۴؛ تفسیر نور الثقلین: ج ۶ ص ۲۸۶

﴿﴾ تفسیر التلمی: ج ۲ ص ۱۱۸؛ بحار الانوار: ج ۹ ص ۲۲۸ ج ۱۱۶ اور ج ۲۳ ص ۲۰۷ ج ۱۶ اور ج ۵۱ ص ۴۸ ج ۱۰

اثبات الهداه: ج ۷ / ۱۰۴ ج ۵۷۵؛ تفسیر نور الثقلین: ج ۵ ص ۲۳۵ ج ۱۲؛ تفسیر البرہان: ج ۵ ص ۲۸۵



قَوْلُهُ تَعَالَى: إِنَّ نَسْفًا نُنزِلُ عَلَيْهِمْ مِنْ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ  
لَهَا خَاضِعِينَ - قَالَ - إِذَا سَمِعُوا الصَّوْتِ، أَصْبَحُوا وَكَأَمَّا عَلَى  
رُؤُوسِهِمُ الطَّيْرُ).

### [ندائے آسمانی کا ذکر قرآن میں کہاں ہے؟]

فضیل بن محمد مولیٰ محمد بن راشد حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: یقیناً آسمان سے امام قائم علیہ السلام کے نام کے اعلان کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔

میں نے عرض کیا: وہ کہاں ہے، اللہ آپ علیہ السلام کا بھلا کرے؟  
آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس آیت میں ہے کہ: ”وَطَسْمٌ - یہ کتاب مبین کی  
آیات ہیں۔ (الشعراء: ۲۰۱)۔“

اور اس کے اس قول میں بھی ذکر ہے کہ: ”اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایسی  
نشانیاں نازل کر دیں جس کے آگے ان کی گردنیں جھک جائیں۔“  
آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب لوگ اس آواز کو سنیں گے تو ایسے دم بخود ہو جائیں گے  
جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھ گئے ہوں۔ ﴿۱﴾

[179] عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ  
الْحَسَنِ التَّمِيمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَثْمَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ  
، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ  
السَّلَامُ)، فَسَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ هَمْدَانَ يَقُولُ لَهُ: إِنَّ هَؤُلَاءِ الْعَامَّةُ  
يُعَذِّبُونَكَ، وَيَقُولُونَ لَنَا: إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ مُنَادِيًا يُنَادِي مِنَ السَّمَاءِ  
بِاسْمِ صَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ. وَكَانَ مُتَكِنًا، فَغَضِبَ وَجَلَسَ، ثُمَّ قَالَ:

﴿۱﴾ الغيبة نعمانی: ص ۲۰۷ ج ۲؛ حلیۃ الابرار: ج ۲ ص ۶۱۴؛ بحار الانوار: ج ۵۲ ص ۹۳ ج ۴۱؛ تفسیر البرہان  
: ج ۵ ص ۸۷ ج ۶؛ مجمع احادیث الامام المہدی: ج ۵ ص ۲۹۷ ج ۱۷۲

(لَا تَرَوْهُ وَعَيْبٌ، وَارْوَاهُ عَنْ أَبِي، وَلَا حَرَجَ عَلَيْكُمْ فِي ذَلِكَ، أَشْهَدُ أَنِّي  
 قَدْ سَمِعْتُ أَبِي (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُولُ: وَاللَّهِ إِنَّ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ لَبَيِّنٌ، حَيْثُ يَقُولُ: إِنَّ نَشَأَ نُزُلٍ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةٌ  
 فَظَلَلَتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ، فَلَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا  
 خَضَعَ، وَذَلِكَ رَقَبَتُهُ لَهَا، فَيُؤْمِنُ أَهْلُ الْأَرْضِ إِذَا سَمِعُوا الصَّوْتِ  
 مِنَ السَّمَاءِ: أَلَا إِنَّ الْحَقَّ فِي عِلِّيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَشِبَعِيَّةٍ - قَالَ - فَإِذَا  
 كَانَ مِنَ الْغَدِ، صَعِدَ إِبْلِيسُ فِي الْهَوَاءِ، حَتَّى يَتَوَارَى عَنْ أَهْلِ  
 الْأَرْضِ، ثُمَّ يُنَادِي: أَلَا إِنَّ الْحَقَّ فِي عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَشِبَعِيَّةٍ، فَإِنَّهُ  
 قَبِيلٌ مَظْلُومٌ، فَاطْلُبُوا بِدَمِهِ - قَالَ - فَيُنَادِي اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا  
 بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ عَلَى الْحَقِّ، وَهُوَ الْبَدَاءُ الْأَوَّلُ، وَيَرْتَابُ يَوْمَئِذٍ الَّذِينَ  
 فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ، وَالْمَرَضُ وَاللَّهُ عَدَاوَتُنَا، فَعِنْدَ ذَلِكَ يَتَّبِعُونَ  
 مِنَّا، وَيَتَنَاولُونَا، فَيَقُولُونَ: إِنَّ الْهِنَادِيَّ الْأَوَّلَ سِحْرٌ مِنْ سِحْرِ أَهْلِ  
 هَذَا الْبَيْتِ) ثُمَّ تَلَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): وَإِنْ يَرَوْا آيَةً  
 يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَبِرٌّ.

### [ ندا کے فوراً بعد کیا ہوگا؟ ]

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت  
 میں موجود تھا تو میں نے سنا کہ ہمدان سے ایک شخص نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا: عام  
 لوگ ہم پر طعن زنی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم یہ گمان کرتے ہو کہ منادی آسمان  
 سے صاحب الامر علیہ السلام کی ندا دے گا؟

امام علیہ السلام تکیے کا سہارا لگائے ہوئے تھے، غصے ہوئے اور سیدھے ہو کر بیٹھ گئے، پھر  
 فرمایا: تم اس کو مجھ سے روایت نہ کیا کرو بلکہ میرے والد بزرگوار علیہ السلام کی طرف سے روایت  
 کیا کرو اس سے تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اپنے والد

بزرگوار ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ بات اللہ کی کتاب میں صاف صاف ہے جیسا کہ اس کا ارشاد ہے: ”اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایسی نشانیاں نازل کر دیں جس کے آگے ان کی گردنیں جھک جائیں۔“ چنانچہ جس دن یہ (آسمانی ندا) ہوگی روئے زمین پر ہر شخص اطاعت قبول کرے گا اور عاجزی کے ساتھ اپنی گردن جھکا دے گا اور جب اہل زمین اس آسمانی آواز کو سنیں گے کہ: ”آگاہ ہو جاؤ! حق علی بن ابی طالب ﷺ اور آپ ﷺ کے شیعوں میں ہے۔“ تو ایمان لائیں گے۔

آپ ﷺ نے فرمایا! جب اگلا دن ہوگا تو ابلیس ہوا میں بلند ہوگا حتیٰ کہ اہل زمین کی نگاہوں سے چھپ جائے گا اور ندا دے گا۔ ”آگاہ ہو جاؤ! حق عثمان بن عفان اور اس کے شیعوں میں ہے بے شک وہ مظلوم مارا گیا پس اس کے خون کا بدلہ طلب کرو۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: پس جو لوگ صاحب ایمان ہوں گے اللہ ان کو پہلے ہی اعلان پر ثابت قدم کر دے گا اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اور اللہ کی قسم (وہ مرض ہماری دشمنی کا ہے تو وہ لوگ اس وقت ہم سے اظہار برأت کرنے لگیں گے اور ہمارے بارے شک کرنے لگیں گے اور کہنے لگیں گے کہ پہلا منادی اس گھرانے کے جادو میں سے ایک جادو ہے۔

پھر امام جعفر صادق ﷺ نے اللہ کے اس قول کی تلاوت کی: ”اگر وہ لوگ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو روگردانی کرتے ہیں اور کہنے لگتے ہیں کہ یہ تو مسلسل جادو ہے۔ (القر: ۲)“ ﴿۱۸۰﴾

[180] وَ عَنْهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، وَ سَعْدَانُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ، وَ أَحْمَدُ بْنُ أَحْسَنِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَحْسَنِ الْقَطَوَانِيِّ جَمِيعًا،

﴿۱۸۰﴾ الغيبة نعمانی: ص ۲۶۷ ج ۲؛ بحار الانوار: ج ۵۲ ص ۲۹۲ ح ۴۰؛ حلیۃ الابرار: ج ۲ ص ۶۱۱؛ بحم احادیث

الامام المہدی: ج ۵ ص ۲۹۴ ح ۲۳؛ ۱۷۲ اور ۱۷۵؛ تفسیر البرہان: ج ۵ ص ۸۵ ح ۱۴ اور ۵

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، مِثْلَهُ سِوَاءَ بَلْفِظِهِ.  
بفرق اسناد وہی ترجمہ ہے اوپر گرگی ہے۔

[181] وَعَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْسُ بْنُ هِشَامٍ النَّاشِرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ): وَقَدْ سَأَلَهُ عُمَارَةُ الْهَمْدَانِيُّ، فَقَالَ لَهُ: أَصْلَحَكَ اللَّهُ، إِنَّ أَنْسَاءَ يُعَيِّرُونَكَ، وَيَقُولُونَ: إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّهُ سَبِكُونُ صَوْتٍ مِنَ السَّمَاءِ. فَقَالَ لَهُ: (لَا تَزُورُوا عَيْبِي، وَارْزُورُوا عَنْ أَبِي، كَانَ أَبِي يَقُولُ: هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ: إِنَّ نَشَأَ نُزِّلَ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ فَيُؤْمِنُونَ أَهْلَ الْأَرْضِ بِجَمِيعِهَا لِلصَّوْتِ الْأَوَّلِ، فَإِذَا كَانَ مِنَ الْعَدِ صَعِدَ إِبْلِيسُ اللَّعِينُ، حَتَّى يَتَوَارَى مِنَ الْأَرْضِ فِي جَوْ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُنَادِي: أَلَا إِنَّ عُمَانَ قَبِيلَ مَظْلُومًا، فَاطْلُبُوا بِدَمِهِ، فَيَبْزِجُ مَنْ أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ سُوءًا، وَيَقُولُونَ: هَذَا سِحْرُ الشَّيْطَانِ، حَتَّى يَتَنَاوَلُونَا، وَيَقُولُونَ: هُوَ مِنْ سِحْرِهِمْ، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ).

بفرق اسناد وہی ترجمہ ہے جو اوپر گرگا۔ البتہ اس میں چند الفاظ کم ذکر ہوئے

ہیں۔

[182] وَعَنْهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَفْصَلِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ

حوالہ جات کے لیے حدیث نمبر ۱۷۹ کی طرف رجوع کریں۔

حوالہ جات کے لیے حدیث نمبر ۱۷۹ کی طرف رجوع کریں۔

دَاوُدَ الدَّجَاجِيَّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ)، قَالَ:  
 (سُئِلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:  
 فَاحْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ، فَقَالَ: ائْتَضِرُّوا الْفَرَجَ فِي ثَلَاثٍ،  
 فِقَيْلٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَمَا هُنَّ؟ فَقَالَ: (اِخْتِلَافُ أَهْلِ الشَّامِ  
 بَيْنَهُمْ، وَالرَّايَاتُ السُّودُ مِنْ خُرَاسَانَ، وَالْفَرَغَةُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ)،  
 فِقَيْلٌ: وَمَا الْفَرَغَةُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ: (أَوْ مَا سَمِعْتُمْ قَوْلَ  
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ: إِنَّ نَشَأَ نَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً  
 فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ هِيَ آيَةُ نُجْرَجُ الْفَتَاةَ مِنْ خُدْرِهَا، وَ  
 تُوقِظُ النَّائِمَ، وَتُنْفِزُ الْيَقْظَانَ).

### [ تین علامات ]

داؤد دجاجی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امیر المؤمنین علیہ السلام سے خدا کے قول: ”پس گروہوں نے آپس میں اختلاف کیا۔ (مریم: ۷۳)۔“ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تین (علامات) میں فرج اور کشادگی کا انتظار کرو۔

آپ علیہ السلام سے عرض کیا گیا: وہ کون سی ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اہل شام کا آپس میں اختلاف، سیاہ جھنڈوں کا خراسان کی طرف سے آنا اور ماہ رمضان میں فزع (خوف و دہشت)۔ آپ سے عرض کیا گیا آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم لوگوں نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا کہ:  
 ”اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایسی نشانیاں نازل کر دیں جس کے آگے ان کی گردنیں جھک جائیں۔“

یہ وہ نشانی ہوگی کہ پردہ نشین عورتیں بھی اس کو دیکھنے کے لیے پردے سے نکل آئیں گی، سوتے ہوئے لوگ جاگ اٹھیں گے اور جاگتے ہوئے لوگ خوف سے کانپنے لگیں

گے۔ ﴿

[183] مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ حَنَّانِ بْنِ سَدِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ نَسْفًا نُنَزَّلُ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ، قَالَ: (نَزَلَتْ فِي قَائِمِ آلِ مُحَمَّدٍ (صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ)، يُنَادِي بِاسْمِهِ مِنَ السَّمَاءِ).

### [ امام قائم کے نام کی ندا ]

حنان بن سدير نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کیا، اس نے کہا کہ آپ علیہ السلام سے خدا کے قول: ”اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایسی نشانیاں نازل کر دیں جس کے آگے ان کی گردنیں جھک جائیں۔“ کے بارے میں سوال ہوا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت امام قائم علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے جن کے نام کے ساتھ آسمان سے ندا دی جائے گی۔ ﴿

[184] عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مَعْبَرٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ نَسْفًا نُنَزَّلُ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ قَالَ هَذِهِ نَزَلَتْ فِيْنَا وَ

﴿ الغيبة نعماني: ص ۲۶۰ ح ۸؛ تاويل الآيات: ج ۱ ص ۳۸۷ ح ۴؛ اثبات الهداه: ج ۳ ص ۳۴ ح ۴۳؛ بحار

الانوار: ج ۵ ص ۵۲ ح ۲۲۹؛ عقدة الدار: ص ۱۱۱؛ تفسير البرهان: ج ۴ ص ۱۶۶؛ مجمع احاديث الامام المهدي: ج

۵ ص ۲۳۸ ح ۱۶۶۲ اور ص ۲۹۱ ح ۱۷۲۰

﴿ تاويل الآيات: ج ۱ ص ۳۸۶ ح ۲؛ بحار الانوار: ج ۵ ص ۵۲ ح ۲۸۳؛ اثبات الهداه: ج ۷ ص ۱۲۶ ح

۶۳۲؛ تفسير البرهان: ج ۵ ص

فِي بَنِي أُمِّيَّةَ تَكُونُ لَنَا دَوْلَةٌ تُذِلُّ أَعْنَاقَهُمْ لَنَا بَعْدَ صُعُوبَةٍ وَهُوَ إِنْ  
بَعْدَ عِزٍّ.

[ ہماری حکومت ہوگی اور بنو امیہ کی گردنیں جھکی ہوں گی ]

ابن عباس سے روایت ہے، انہوں نے خدا کی قول: ”اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایسی نشانیاں نازل کر دیں جس کے آگے ان کی گردنیں جھک جائیں۔“ کے بارے میں فرمایا: یہ آیت ہمارے بارے میں اور بنو امیہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ہماری حکومت ہوگی اور ان کی گردنیں ذلالت میں جھکی ہوں گی اور ان کو عزت کے بعد ذلیل کر دیا جائے گا۔ ﴿

[185] وَ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: إِنْ نَشَأْ نُذِلُّ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ، قَالَ: (تَخَضَعُ لَهَا رِقَابُ بَنِي أُمِّيَّةَ - قَالَ - ذَلِكَ بَارِزٌ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ - قَالَ - وَ ذَلِكَ عَلَى بَنِي طَالِبٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَبْزُرُ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ، وَ تَرْكَبُ الشَّمْسُ عَلَى رُؤُوسِ النَّاسِ سَاعَةً، حَتَّى يَبْزُرَ وَجْهَهُ، وَ يَعْرِفُ النَّاسُ حَسْبَهُ وَ نَسَبَهُ). ثُمَّ قَالَ: (إِنَّ بَنِي أُمِّيَّةَ لَيَخْتَبِي الرُّجُلَ مِنْهُمْ إِلَى جَنْبِ شَجَرَةٍ، فَتَقُولُ: خَلْفِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمِّيَّةَ، فَاقْتُلُوهُ).

یونس نے اپنے بعض اصحاب سے روایت کیا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے خدا کے قول: ”اور اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایسی نشانیاں نازل کر دیں جس کے آگے ان کی گردنیں جھک جائیں۔“ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے

﴿ تادیل الآيات: ج ۱ ص ۳۸۶؛ بحار الانوار: ج ۵۲ ص ۲۸۳؛ الايقاظ من الحجج: ص ۲۹۷ ح ۱۲۶؛

فرمایا: بنو امیہ کی گردنیں اس پر جھک جائیں گی۔ یہ زوال شمس کے وقت ہوگا اور وہ (آیت) امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں جو زوال شمس کے وقت نمودار ہوں گے اور سورج لوگوں کے تیروں پر رک جائے گا حتیٰ کہ آپ علیہ السلام کا چہرہ واضح ہو جائے گا اور لوگ آپ علیہ السلام کو حسب و نسب کے ساتھ پہچان لیں گے۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: بنی امیہ میں سے ایک شخص ایک درخت کی آڑ میں جا چھپے گا۔ تو درخت آواز دے گا کہ بنی امیہ کا ایک شخص مجھ میں چھپا ہے پس اسے قتل کر دیں۔ ﴿

[186] وَ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي عُمَانَ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَ: (قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): إِنِّي نَظَرْتُ وَالْفَرَجِ فِي ثَلَاثٍ. قِيلَ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: إِخْتِلَافُ أَهْلِ الشَّامِ بَيْتِهِمْ، وَالرَّايَاتُ السُّودُ مِنْ حُرَّاسَانَ، وَالْفَزْعَةُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقِيلَ لَهُ: وَمَا الْفَزْعَةُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ؟ قَالَ: أَمَا سَمِعْتُمْ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ نَشَأَ نُزُلٍ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ؟ هِيَ آيَةُ تُخْرِجُ الْفِتَاةَ مِنْ خُدْرِهَا، وَيَسْتَيْقِظُ النَّائِمَ، وَيُفْزِعُ الْيَقِظَانَ).

بفرق اسناد ترجمہ وہی ہے جو حدیث نمبر ۱۸۲ میں گزرا البتہ یہ روایت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے۔ ﴿

[187] (وروی بالاسناد عن أبي الورد، عن أبي جعفر (عليه السلام) في قوله: (إن نشأ نزل عليهم من السماء آية فظلت أعناقهم لها خاضعين) ﴿

﴿ تاویل الآيات: ج ۳ ص ۸۶۱ ح ۳؛ الايقاظ من الحجّة: ص ۳۸۲ ح ۱۵۱؛ بحار الانوار: ج ۵۳ ص ۱۰۹ ح ۲؛ مختصر

بصار الدرجات: ص ۲۰۶؛ تفسیر البرهان: ج ۵ ص ۲۸۷ ح ۹

﴿ تاویل الآيات: ج ۱ ص ۳۸۷ ح ۳؛ بحار الانوار: ج ۵۲ ص ۲۸۵ ح ۱۴؛ تفسیر البرهان: ج ۵ ص ۲۸۸



خاضعين) قَالَ: (الْبَدَاءُ مِنَ السَّمَاءِ بِاسْمِ رَجُلٍ، وَإِسْمِ أَبِيهِ).  
اسناد کے ساتھ ابی الورد نے امام محمد باقر علیہ السلام سے خدا کے قول: ”اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایسی نشانیاں نازل کر دیں (جس کے آگے ان کی گردنیں جھک جائیں)۔“ کے بارے میں روایت کیا: آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص کے نام اور اس کے والد بزرگوار علیہ السلام کے نام سے ندا دی جائے گی۔ ﴿۱﴾

### [ آیت نمبر ۶۱ ]

(أَفَرَأَيْتَ إِنْ مَتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ، ثُمَّ جَاءَهُمْ مَا كَانُوا يُوعَدُونَ)  
الآية.

”یہ تو بتلاؤ کہ اگر ہم انہیں برسوں سا مان زندگی دیتے رہیں۔ پھر ان پر وہ عذاب آجائے جس کا ان کے ساتھ وعدہ ہوا تھا تو وہ ان کے کسی کام نہ آئے گا جو ان کو دیا گیا تھا۔ (الشعراء: ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷)۔“

[188] مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِي عُمَانَ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ مَتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ، ثُمَّ جَاءَهُمْ مَا كَانُوا يُوعَدُونَ، قَالَ: (خُرُوجُ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)) مَا أَعْنَى عَنْهُمْ مَا كَانُوا يُمْتَعُونَ، قَالَ: (هُمْ بَنُو أُمَّيَّةَ الَّذِينَ مُتَّعُوا فِي دُنْيَاهُمْ).

### [ سورة الشعراء کی آیات کی تاویل؟ ]

معلیٰ بن خنیس سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: یہ تو بتلاؤ کہ اگر ہم انہیں برسوں سا مان زندگی دیتے رہیں پھر ان پر وہ عذاب آجائے جس کا

ان کے ساتھ وعدہ ہوا تھا۔“ کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہے۔

”تو وہ ان کے کسی کام نہ آئے گا جو ان کو دیا گیا تھا۔“ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے مراد بنو امیہ ہیں جنہیں ان کو دی گئی دنیا اس دنیا میں ان کے کام نہیں آئے گی۔ ﴿۱﴾

### [ آیت نمبر ۶۲ ]

(وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ).

”اور ظالموں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس انجام کو پلٹ کر

جائیں گے۔ (الشعراء: ۲۲۷)۔“

[189] اِبْنُ بَابُوَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَا جِيلَوِيهِ (رَحِمَهُ اللَّهُ)، قَالَ:

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ

بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرَّضَا، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ آبَائِهِ (عَلَيْهِمُ

السَّلَامُ)، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ): (مَنْ أَحَبَّ

أَنْ يَتَمَسَّكَ بِدِينِي، وَيَرْكَبَ سَفِينَةَ النَّجَاةِ بَعْدِي، فَلْيَقْتَدِ بِعَلِيِّ بْنِ

أَبِي طَالِبٍ، وَلْيُعَادِ عِدْوَهُ، وَلْيُؤَالَ وَلِيَّهُ، فَإِنَّهُ وَصِيِّي، وَخَلِيفَتِي عَلَى

أُمَّتِي فِي حَيَاتِي، وَبَعْدَ وَفَاتِي، وَهُوَ أَمِيرُ كُلِّ مُسْلِمٍ، وَأَمِيرُ كُلِّ مُؤْمِنٍ

بَعْدِي، قَوْلُهُ قَوْلِي، وَأَمْرُهُ أَمْرِي، وَتَهْنِئَةُ تَهْنِئِي، وَتَابِعُهُ تَابِعِي، وَنَاصِرُهُ

نَاصِرِي، وَخَاذِلُهُ خَاذِلِي. ثُمَّ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): مَنْ فَارَقَ عَلِيًّا

بَعْدِي، لَمْ يَرِنِي وَلَمْ أَرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ خَالَفَ عَلِيًّا، حَرَّمَ اللَّهُ

عَلَيْهِ الْجَنَّةَ، وَجَعَلَ مَأْوَاهُ النَّارَ، وَمَنْ خَذَلَ عَلِيًّا، خَذَلَهُ اللَّهُ يَوْمَ

يُعْرَضُ عَلَيْهِ، وَمَنْ نَصَرَ عَلِيًّا، نَصَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ يُلْقَاهُ، وَلَقِّنَهُ حُجَّتَهُ

عِنْدَ الْمَسَاءِلَةِ. ثُمَّ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): الْحُسَيْنُ وَالْحُسَيْنُ إِمَامَا

﴿۱﴾ تاویل الآیات: ج ۱ ص ۳۹۲ ح ۱۸؛ بحار الانوار: ج ۲۳ ص ۳۲۲ ح ۹۶؛ تفسیر البرہان: ج ۵ ص ۵۰۸ ح ۳

أُمَّتِي بَعْدَ أَبِيهِمَا، وَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَ أُمَّهُمَا سَيِّدَاتُ نِسَاءِ  
 الْعَالَمِينَ، وَ أَبُوهُمَا سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ، وَ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ تِسْعَةُ أُمَّةٍ،  
 تَأْسِعُهُمْ الْقَائِمُ مِنْ وُلْدِي، طَاعَتُهُمْ طَاعَتِي، وَ مَعْصِيَتُهُمْ  
 مَعْصِيَتِي، إِلَى اللَّهِ أَشْكُو الْمُنْكَرِينَ لِفَضْلِهِمْ، وَ الْمُضْطَّيِّعِينَ لِحَقِّهِمْ  
 بَعْدِي، وَ كَفَى بِاللَّهِ وَلِيًّا، وَ كَفَى بِاللَّهِ نَصِيرًا لِعِزَّتِي، وَ أُمَّةٌ أُمَّتِي، وَ  
 مُنْتَقِمًا مِنَ الْجَاحِدِينَ لِحَقِّهِمْ وَ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أُمَّي مُنْقَلَبٍ  
 يَنْقَلِبُونَ).

### [ فضائل علی واتباع چہارده معصومین ]

حسین بن خالد سے روایت ہے، انہوں نے امام علی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے اپنے  
 والد بزرگوار سے، انہوں نے اپنے آباء کرام علیہ السلام سے روایت کیا، انہوں نے کہ  
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی یہ چاہتا ہے کہ میرے دین سے متمسک  
 رہے اور میرے نجات کی کشتی پر سوار ہو تو اسے چاہیے کہ علی بن ابی طالب کی  
 اقتداء (پیروی) کرے، ان کے دشمنوں سے دشمنی کرے اور ان کے دوستوں سے  
 دوستی رکھے کیونکہ وہ میرا خلیفہ اور میرا وصی ہے اور میری زندگی میں اور میری وفات  
 کے بعد میری امت پر میرا خلیفہ ہے، وہ ہر مسلمان کا امیر (امام) اور میرے بعد ہر  
 مومن کا امیر ہے، اس کا قول میرا قول ہے، اس کا امر میرا امر ہے، اس کی نہی میری  
 نہی ہے، اس کی اتباع میری اتباع ہے، اس کی نصرت میری نصرت ہے اور اس کی  
 مدد ترک کرنا میری مدد ترک کرنا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے  
 میرے بعد علی علیہ السلام کو چھوڑ دیا۔ قیامت کے روز نہ میں اسے دیکھوں گا اور نہ وہ  
 مجھے دیکھے گا اور جس نے علی علیہ السلام کی مخالفت کی اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی اور  
 اس کا ٹھکانہ جہنم قرار دیا (جو بہت بری قیامت گاہ ہے) اور جس نے علی علیہ السلام کو چھوڑا  
 قیامت کے دن اللہ اسے چھوڑ دے گا اور اس سے منہ پھیرے گا اور جس نے علی

علیہ السلام کی نصرت کی قیامت کے دن اللہ اس کی نصرت کرے گا جب وہ اس سے ملاقات کرے گا اور سوال کی منزلوں پر دلیل کے ذریعے اس کو تلقین کی جائے گی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام اپنے باپ کے بعد میری امت کے امام ہیں اور جو انان جنت کے سردار ہیں اور ان کی والدہ گرامی عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں اور ان کا باپ سید الوصیین ہے اور حسین علیہ السلام کی اولاد سے نو امام ہوں گے جن کا نواں میری اولاد سے قائم علیہ السلام ہوگا۔ اس کی اطاعت میری اطاعت اور اس کی نافرمانی میری نافرمانی ہے، میں اللہ سے شکوہ کرتا ہوں ان کے خلاف جو ان سب کی فضیلت کا انکار کریں گے اور میرے بعد ان کے حق (اور حرمت) کو ضائع کریں گے اور اللہ ہی مددگار کافی ہے اور اللہ ہی میری عنترت، میری امت کے آئمہ اور ان کے حق کا انکار کرنے والوں سے انتقام لینے کے لیے کافی ہے۔ ”اور ظالموں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس انجام کو پلٹ کر جائیں گے۔“ ﴿۱﴾

### ﴿سورۃ النمل﴾ [آیت نمبر ۶۳]

(أَمَّنْ بُجِيبُ الْمُضْطَرِّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ).

”یا وہ بہتر ہے جو مضطر (مضطرب) کی فریاد سنتا ہے جب وہ اُسے پکارتا ہے اور اسکی تکلیف دور کرتا ہے اور تمہیں زمین میں خلیفہ بناتا ہے۔؟ (کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے تم لوگ بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو)۔ (النمل: ۶۲)

[190] مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)،

قَالَ: (إِنَّ الْقَائِمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ) إِذَا خَرَجَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، فَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ، وَيَجْعَلُ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَقَامِ، ثُمَّ يُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُومُ، فَيَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِأَدَمَ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِإِسْمَاعِيلَ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِمُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ)، ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ، وَيَدْعُو، وَيَتَضَرَّعُ، حَتَّى يَقَعَ عَلَيْهِ وَجْهُهُ، وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَمَّنْ بِجِبِّ الْمُضْطَرِّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ الشُّوْءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ أَلِلَّهِ مَعَ اللَّهِ قَلِيلًا مَا تَدَّكُرُونَ).

### [ امام زمانہ علیہ السلام کا مسجد الحرام میں خطبہ ]

ابراہیم بن عبد الحمید سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو مسجد الحرام میں داخل ہوں، خانہ کعبہ کو سامنے رکھیں گے اور مقام ابراہیم کی طرف پیٹھ کریں گے پھر دو رکعت نماز پڑھیں گے پھر کھڑے ہو کر فرمائیں گے: اے لوگو! میں آدم علیہ السلام سے بھی زیادہ لوگوں پر حق تصرف رکھتا ہوں۔<sup>❦</sup> اے لوگو! میں ابراہیم علیہ السلام سے بھی زیادہ لوگوں پر حق تصرف رکھتا ہوں، اے لوگو! میں اسماعیل علیہ السلام سے بھی زیادہ لوگوں پر حق تصرف رکھتا ہوں، اے لوگو! میں حضرت محمد ﷺ سے بھی زیادہ لوگوں پر حق تصرف رکھتا ہوں، پھر اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کریں اور دعا کریں گے اور تضرع و زادری کریں گے حتیٰ کہ منہ کے بل زمین پر آئیں گے اور اس بارے اللہ کا قول ہے: ”یادہ بہتر ہے جو مضطر کی فریاد سنتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور اس کی تکلیف دور کرتا ہے اور تمہیں زمین میں خلیفہ بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ تم لوگ

❦ ایک ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ: ”میں لوگوں سے آدم کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔“

بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔“ ﴿۱۹۱﴾

[191] عَنْهُ بِإِسْنَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ أَحْمَدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ ، قَالَ: هَذِهِ آيَةٌ نَزَلَتْ فِي الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، إِذَا خَرَجَ تَعَتَّمَهُ، وَصَلَّى عِنْدَ الْمَقَامِ، وَتَضَرَّعَ إِلَى رَبِّهِ، فَلَا تُرَدُّ لَهُ رَأْيَةٌ أَبَدًا).

### [ مضطر سے کون مراد ہے؟ ]

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے قول: ”یا وہ بہتر ہے جو مضطر کی فریاد سنتا ہے۔“ کے بارے میں فرمایا: یہ آیت آل محمد علیہم السلام میں سے قائم علیہم السلام کے متعلق نازل ہوئی ہے جب آپ ظہور کریں گے تو آپ علیہم السلام کے سر پر عمامہ ہوگا اور مقام ابراہیم کے پاس نماز پڑھیں گے اور اپنے رب سے تضرع و زاری کریں گے پس کوئی بھی دیکھنے والا آپ علیہم السلام کو کبھی بھی رو نہیں کر سکے گا۔ ﴿۱۹۲﴾

[192] عَنِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَ: (نَزَلَتْ فِي الْقَائِمِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ)، هُوَ وَاللَّهُ الْمُضْطَرُّ، إِذَا صَلَّى فِي الْمَقَامِ رُكْعَتَيْنِ، وَدَعَا اللَّهَ فَأَجَابَهُ، وَيُكْشَفُ الشُّوْءَ، وَيَجْعَلُهُ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ).

وہذا مما ذکرنا أن تأويله بعد تنزیله.

﴿۱۹۱﴾ تاویل الآیات: ج ۱ ص ۴۰۲ ح ۵؛ بحار الانوار: ج ۵۱ ص ۵۹ ح ۵۶؛ اثبات الہدایہ: ج ۷ ص ۱۲۶ ح ۶۳۳؛

تفسیر البرہان: ج ۶ ص ۳۲ ح ۷

﴿۱۹۲﴾ تاویل الآیات: ج ۱ ص ۴۰۳ ح ۶؛ بحار الانوار: ج ۵۱ ص ۵۹ ح ۵۶؛ اثبات الہدایہ: ج ۷ ص ۱۲۶ ح ۶۳۳؛

تفسیر البرہان: ج ۶ ص ۳۲ ح ۸

صالح بن عقبہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت آل محمد علیہم السلام سے امام قائم علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ خدا کی قسم! وہی مضطر ہیں جب وہ مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھیں گے اور اللہ سے دعا کریں گے پس وہ اس کو قبول کرے گا اور برائی کو منکشف کر دے گا اور آپ علیہ السلام کو زمین میں خلیفہ بنائے گا۔

اور یہ وہ بات ہے کہ جس کا ہم نے ذکر کیا ہے کہ اس آیت کی تاویل اس کی تزیل کے بعد ہے۔ ﴿

[193] مُحَمَّدُ بْنُ إِبرَاهِيمَ النُّعْمَانِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ بْنِ بَزْرَجٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ)، أَنَّهُ قَالَ: (يَكُونُ لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ غَيْبَةٌ فِي بَعْضِ هَذِهِ الشَّعَابِ - وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى تَاحِيَةِ ذِي طَوَى - حَتَّى إِذَا كَانَ قَبْلَ خُرُوجِهِ انْتَهَى الْمَوْلَى الَّذِي مَعَهُ حَتَّى يَلْقَى بَعْضَ أَصْحَابِهِ، فَيَقُولُ كَمْ أَنْتُمْ هَاهُنَا؟ فَيَقُولُونَ: نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ رَجُلًا. فَيَقُولُ: كَيْفَ أَنْتُمْ لَوْ رَأَيْتُمْ صَاحِبَكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَاللَّهِ لَوْ نَأَوَّأَ الْجِبَالَ لَنَا وَأَهَامَعَهُ. ثُمَّ يَأْتِيهِمْ مِنَ الْقَابِلَةِ، فَيَقُولُ: أَشِيرُوا إِلَى رُؤَسَائِكُمْ، أَوْ خِيَارِكُمْ عَشْرَةً، فَيُشِيرُونَ لَهُ إِلَيْهِمْ، فَيَنْطَلِقُ بِهِمْ حَتَّى يَلْقُوا صَاحِبَهُمْ، وَيَعُدُّهُمْ اللَّيْلَةَ الَّتِي تَلِيهَا). ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): وَاللَّهِ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَقَدْ أَسْنَدَ ظَهْرُهُ إِلَى الْحَجَرِ، فَيَنْشُدُ اللَّهَ حَقَّهُ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ يُجَاجِبُنِي فِي اللَّهِ، فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ، أَيُّهَا النَّاسُ،

﴿ تفسیر لقی: ج ۲ ص ۱۲۹؛ غایۃ المرام: ج ۴ ص ۲۰۹؛ تفسیر نور الثقلین: ج ۵ ص ۲۹۳ ح ۹۳؛ تفسیر البرہان

: ج ۶ ص ۳۲ ح ۹؛ بحار الانوار: ج ۵۱ ص ۴۸ ح ۱۱ (مختصراً)

مَنْ يُحَاجِّجِي فِي آدَمَ، فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِآدَمَ. أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ يُحَاجِّجِي فِي نُوحٍ، فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِنُوحٍ، أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ يُحَاجِّجِي فِي إِبْرَاهِيمَ، فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ. أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ يُحَاجِّجِي فِي مُوسَى، فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِمُوسَى، أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ يُحَاجِّجِي بِعِيسَى، فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى، أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ يُحَاجِّجِي بِمُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ يُحَاجِّجِي بِكِتَابِ اللَّهِ فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِكِتَابِ اللَّهِ، ثُمَّ يَنْتَهِي إِلَى الْمَقَامِ، فَيُصَلِّي عِنْدَهُ رُكْعَتَيْنِ، وَيَنْشُدُ اللَّهَ حَقَّهُ، ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): (وَهُوَ وَاللَّهُ الْمُضْطَرُّ الَّذِي يَقُولُ اللَّهُ فِيهِ: أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ فِيهِ نَزَلَتْ وَ لَهُ).

## [ ذی طوی کی گھائی اور چالیس لوگوں کی

### امام زمانہ کے پاس حاضری ]

اسماعیل بن جابر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امام صاحب الامر علیہ السلام ان ہی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں غیبت اختیار کریں گے اور آپ علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے ذی طوی کی طرف اشارہ کیا۔ حتیٰ کہ جب آپ علیہ السلام کے ظہور سے قبل انتہا ہوگی تو آپ علیہ السلام کا ایک غلام آپ علیہ السلام کے کسی صحابی کے پاس آئے گا اور کہے گا! آپ لوگ یہاں کتنے افراد ہیں؟

وہ کہیں گے: ہم لوگ چالیس آدمی ہیں۔ وہ کہے گا: اگر آپ لوگ اپنے صاحب الامر علیہ السلام کو دیکھ لو تو کیا کرو گے؟ وہ کہیں گے: خدا کی قسم! اگر وہ یہاں سے چل کر کسی پہاڑ میں پناہ لیں گے تو بھی ہم آپ علیہ السلام کے ساتھ ہی ہوں گے۔ پھر وہ



دوسری شب دوبارہ آئے گا اور کہے گا: تم اپنے سرداروں اور ساتھیوں سے دس لوگوں کا مشورہ کر لو پس وہ مشورہ کر کے آئیں گے تو وہ انہیں لے کر ان کے سردار (صاحب الامر علیہ السلام) کی طرف حاضر ہوگا اور آپ علیہ السلام ان لوگوں سے آئندہ شب کا وعدہ کریں گے۔ پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت صاحب الامر اپنی پشت حجر اسود سے ٹیکے ہوئے کھڑے ہیں اور اللہ کو اپنے حق کا واسطہ دے کر پکار رہے ہیں۔ پھر آپ علیہ السلام فرمائیں گے: اے لوگو! جو کوئی مجھ سے آدم علیہ السلام کے متعلق بحث کرے گا تو بے شک میں آدم علیہ السلام کا لوگوں سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو! جو کوئی مجھ سے نوح علیہ السلام کے بارے میں بحث کرے گا تو بے شک میں نوح علیہ السلام کا لوگوں سے زیادہ حقدار ہوں،  
 اے لوگو! جو کوئی مجھ سے ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں بحث کرے گا تو بے شک میں ابراہیم علیہ السلام کا لوگوں سے زیادہ حقدار ہوں،  
 اے لوگو! جو کوئی مجھ سے موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بحث کرے گا تو بے شک میں موسیٰ علیہ السلام کا لوگوں سے زیادہ حقدار ہوں،  
 اے لوگو! جو کوئی مجھ سے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بحث کرے گا تو بے شک میں عیسیٰ علیہ السلام کا لوگوں سے زیادہ حقدار ہوں،  
 اے لوگو! جو کوئی مجھ سے حضرت محمد ﷺ کے بارے میں بحث کرے گا تو بے شک میں حضرت محمد ﷺ کا لوگوں سے زیادہ حقدار ہوں،  
 اے لوگو! جو کوئی مجھ سے اللہ کی کتاب کے بارے میں بحث کرے گا تو بے شک میں اللہ کی کتاب کا لوگوں سے زیادہ حقدار ہوں۔  
 پھر آپ علیہ السلام مقام ابراہیم علیہ السلام پر آئیں گے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھیں گے اور اللہ سے اپنے حق کی فریاد کریں گے۔

پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم! یہی وہ مضطر ہیں جس کے بارے اللہ نے فرمایا ہے: ”یا وہ بہتر ہے جو مضطر کی فریاد سنتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور اس کی تکلیف دور کرتا ہے اور تمہیں زمین میں خلیفہ بناتا ہے۔“ پس یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

[194] عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَلْبِيِّ، قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): (وَ اللَّهُ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَقَدْ أَسَدَدَ ظَهْرَهُ إِلَى الْحَجْرِ، ثُمَّ يَنْشُدُ اللَّهَ حَقَّهُ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ يُحَاجِّبُنِي فِي آدَمَ فَأَنَا أَوْلَى بِآدَمَ. أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ يُحَاجِّبُنِي فِي نُوحٍ فَأَنَا أَوْلَى بِنُوحٍ. أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ يُحَاجِّبُنِي فِي إِبْرَاهِيمَ فَأَنَا أَوْلَى بِإِبْرَاهِيمَ. أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ يُحَاجِّبُنِي فِي مُوسَى فَأَنَا أَوْلَى بِمُوسَى. أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ يُحَاجِّبُنِي فِي عِيسَى فَأَنَا أَوْلَى بِعِيسَى. أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ يُحَاجِّبُنِي فِي رَسُولِ اللَّهِ فَأَنَا أَوْلَى بِرَسُولِ اللَّهِ. أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ يُحَاجِّبُنِي فِي كِتَابِ اللَّهِ فَأَنَا أَوْلَى بِكِتَابِ اللَّهِ. ثُمَّ يَنْتَهِي إِلَى الْمَقَامِ، فَيُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ، وَيَنْشُدُ اللَّهَ حَقَّهُ.) ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): (هُوَ وَ اللَّهُ الْمُضْطَرُّ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فِي قَوْلِهِ: أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ، فَيَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُبَايِعُهُ جَبْرَائِيلُ، ثُمَّ الثَّلَاثُ مِائَةٍ وَ الثَّلَاثَةُ عَشَرَ رَجُلًا، فَمَنْ كَانَ أَبْتَلَى بِالْمَسِيرِ وَاقِي، وَ مَنْ لَمْ يُبْتَلِ بِالْمَسِيرِ فَقَدْ عَن فِرَاشِهِ، وَ هُوَ قَوْلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ

الغيبية نعماني: ص ۱۸۷ ج ۳۰؛ تفسیر العیاشی: ج ۲ ص ۵۶ ج ۱۴۹ ج ۱۴۰ ج ۸؛ تفسیر القمی: ج ۲ ص ۲۰۵؛  
تأویل الآیات: ج ۱ ص ۲۲۳ ج ۲؛ تفسیر البرهان: ج ۶ ص ۳۲ ج ۱۰؛ مجمع الصادقین: ج ۴ ص ۴۵۴؛ مجمع  
البيان: ج ۵ ص ۱۴۴؛ عقد الدرر: ص ۱۳۳؛ بحار الانوار: ج ۵۲ ص ۳۴۱ ج ۹۱

(عَلَيْهِ السَّلَامُ): هُمْ الْمَفْقُودُونَ عَنْ فُرُشِهِمْ. وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ: فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعاً - قَالَ - الْخَيْرَاتُ: الْوَلَايَةُ، وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ: وَلَئِن أَخَّرْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ، وَهُمْ أَصْحَابُ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، يَجْتَبِعُونَ إِلَيْهِ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ، فَإِذَا جَاءَ إِلَى الْبَيْدَاءِ يَخْرُجُ إِلَيْهِ جَيْشُ السُّفْيَانِيِّ، فَيَأْمُرُ اللَّهُ الْأَرْضَ فَتَأْخُذُ أَقْدَامَهُمْ، وَهُوَ قَوْلُهُ: وَلَوْ تَرَى إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَآخِذُوا مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ يُعْنَى بِالْقَائِمِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ) -

(وَأَنَّى لَهُمُ التَّنَادُشُ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ) (إلى قوله): (وَجِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ) (يعنى) ألا يعذبوا (كما فعل بأشياءهم من قبل) (يعنى من كان قبلهم من المكذبين هلكوا). ترجمہ وہی ہے جو حدیث نمبر ۴ میں گزر چکا ہے۔ ﴿

### ﴿سورة القصص﴾ [آیت نمبر ۶۴]

(وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتَضَعُّوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أُمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ).

”اور ہم یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ جنہیں زمین میں بے بس کر دیا گیا ہے ہم ان پر احسان کریں اور ہم انہیں امام (پیشوا) بنائیں اور ہم انہی کو وارث بنائیں۔ (القصص: ۵)۔“

[195] محمد بن الحسن الشَّيْبَانِيُّ: فِي كَشْفِ الْبَيَانِ قَالَ: رُوِيَ عَنِ الْبَاقِرِ، وَ الصَّادِقِ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ): (أَنَّ فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ هُنَا هُمَا شَخْصَانِ مِنْ جَبَايِرَةِ قُرَيْشٍ يُحْيِيهِمَا اللَّهُ تَعَالَى عِنْدَ قِيَامِ الْقَائِمِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فِي آخِرِ الزَّمَانِ، فَيَنْتَقِمُ مِنْهُمَا بِمَا

﴿ حوالہ جات کے لیے حدیث نمبر ۴ کے حوالہ جات کی طرف رجوع کریں۔

أَسْلَفًا).

(والروايات في أن هذه الآية نزلت في الأئمة من آل محمد عليهم السلام كثيرة منذ كوراة في كتاب البرهان)

### [ قریش کے دو جابروں سے انتقام ]

محمد بن حسن شیبانی نے کشف البیان میں کہا ہے: امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر علیہ السلام سے روایت کیا گیا ہے کہ یہاں فرعون اور ہامان دو شخص قریش کے جابروں میں سے تھے، اللہ ان کو قائم آل محمد علیہ السلام کے قیام کے وقت آخری زمانے میں زندہ کرے گا اور ان دونوں سے جو انہوں نے ظلم کیے ان کا انتقام لے گا۔ ﴿۱﴾

قول مؤلف:

اس بارے میں روایات کثیر ہیں کہ یہ آیات آل محمد علیہ السلام کے اماموں کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور یہ روایات کتاب البرهان میں ذکر کی گئی ہیں۔

[196] أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ فِي (مُسْنَدِ فَاطِمَةَ عَلَيَّهَا السَّلَامُ)، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمِنْقَرِيُّ الْكُوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ الدَّهَّانُ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ رُسْتَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدِ الْمُخْزُومِيِّ، عَنِ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِيِّ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَلْفِ الطَّاطِرِيِّ، عَنِ زَادَانَ، عَنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ): (إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا رَسُولًا إِلَّا جَعَلَ لَهُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا)، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ عَرَفْتُ هَذَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِيِّينَ، فَقَالَ: (يَا سُلَيْمَانُ، هَلْ عَلِمْتَ مَنْ نَقِيبَاتِي، وَمَنْ الْإِثْنَيْ عَشَرَ الَّذِينَ اخْتَارَهُمُ اللَّهُ لِلْأُمَّةِ مِنْ

﴿۱﴾ نصح البیان عن کشف معانی القرآن شیبانی: ج ۴ ص ۱۳۵؛ بحار الانوار: ج ۵۳ ص ۱۷؛ تفسیر البرهان:

بَعْدِي؟ فَقُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَقَالَ: (يَا سَلْمَانَ، خَلَقَنِي اللَّهُ مِنْ صَفْوَةِ نُورِهِ وَدَعَانِي فَأَطَعْتُهُ، وَخَلَقَ مِنْ نُورِي عَلِيًّا وَدَعَاهُ فَأَطَاعَهُ، وَخَلَقَ مِنِّي وَمِنْ عَلِيٍّ فَاطِمَةَ وَدَعَاَهَا فَأَطَاعَتْهُ، وَخَلَقَ مِنِّي وَمِنْ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ الْحُسَيْنِ وَدَعَاَهُ فَأَطَاعَهُ، وَخَلَقَ مِنِّي وَمِنْ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ الْحُسَيْنِ وَدَعَاَهُ فَأَطَاعَهُ، ثُمَّ سَمَّانَا بِخَمْسَةِ أَسْمَاءٍ مِنْ أَسْمَائِهِ: فَاللَّهُ الْمَحْمُودُ وَأَنَا مُحَمَّدٌ، وَاللَّهُ الْعَلِيُّ وَهَذَا عَلِيٌّ، وَاللَّهُ الْفَاطِرُ وَهَذِهِ فَاطِمَةُ، وَاللَّهُ الْإِحْسَانُ وَهَذَا الْحُسَيْنُ، وَاللَّهُ الْمُحْسِنُ وَهَذَا الْحُسَيْنُ، ثُمَّ خَلَقَ مِنَّا وَمِنْ نُورِ الْحُسَيْنِ تِسْعَةَ أُمَّةٍ فَدَعَاَهُمْ فَأَطَاعُوهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ اللَّهُ سَمَاءً مَبْنِيَّةً وَلَا أَرْضاً مَدْحِيَّةً وَلَا مَلَكاً وَلَا نَبِيَّراً، وَكُنَّا نُوراً نُسَبِّحُ اللَّهَ وَنَسْبُحُ لَهُ وَنُطِيعُ). قَالَ سَلْمَانُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ - يَا أَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي - فَمَا لِمَنْ عَرَفَ هَؤُلَاءِ؟ فَقَالَ: (يَا سَلْمَانَ، مَنْ عَرَفَهُمْ حَقَّ مَعْرِفَتِهِمْ وَافْتَدَى بِهِمْ وَوَالَى وَلِيَّهُمْ وَ تَبَرَّأَ مِنْ عَدُوِّهِمْ، فَهُوَ وَاللَّهُ مِنَّا، يَرِدُ حَيْثُ نَرِدُ، وَيَسْكُنُ حَيْثُ نَسْكُنُ). فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَهَلْ يَكُونُ إِيمَانُ بِهِمْ بِغَيْرِ مَعْرِفَةٍ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَنْسَابِهِمْ؟ فَقَالَ: (لَا، يَا سَلْمَانَ). فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَتَى لِي بِهِمْ وَقَدْ عَرَفْتُ إِلَى الْحُسَيْنِ؟ قَالَ: (ثُمَّ سَيِّدُ الْعَابِدِينَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ ابْنُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بَاقِرُ عِلْمِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، ثُمَّ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ لِسَانَ اللَّهِ الصَّادِقُ، ثُمَّ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ الْكَاطِمُ غَيْظُهُ صَبْرًا فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرَّضَا لِأَمْرِ اللَّهِ، ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُخْتَارُ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ، ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَادِي إِلَى اللَّهِ، ثُمَّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّامِتُ الْأَمِينُ لِبَيْتِ اللَّهِ، ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَادِي الْمَهْدِيُّ النَّاطِقُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ اللَّهِ) ثُمَّ قَالَ: (يَا سَلْمَانَ، إِنَّكَ مُدْرِكُهُ، وَمَنْ كَانَ

مِثْلِكَ وَمَنْ تَوَالَاكَ بِحَقِّقَةِ الْمَعْرِفَةِ). قَالَ سَلْمَانُ: فَشَكَرْتُ اللَّهَ  
 كَثِيراً. ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَإِنِّي مُؤَجَّلٌ إِلَى عَهْدِهِ؛ فَقَالَ: يَا  
 سَلْمَانُ، إِقْرَأْ: فَإِذَا جَاءَ وَعَدُّ أَوْلَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَاداً لَنَا أُولَى  
 بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْداً مَفْعُولاً. ثُمَّ رَدَدْنَا  
 لَكُمْ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبِئَنٍ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ  
 نَفِيراً. قَالَ سَلْمَانُ: فَاشْتَدَّ بُكَائِي وَشَوْقِي، ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،  
 بِعْهَدٍ مِنْكَ؟ فَقَالَ: (إِى وَاللَّهِ الَّذِى أُرْسَلَنِى بِالْحَقِّ، مِثِّى وَمِنْ عِزِّى وَ  
 فَاطِمَةِ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالْتِسْعَةِ، وَكُلِّ مَنْ هُوَ مِنَّا وَمَعَنَا وَ  
 مُضَامٌ مَضِيبٌ مِنَّا، إِى وَاللَّهِ - يَا سَلْمَانُ - وَ لِيُحْضِرَنَّ إِبْلِيسَ وَ  
 جُنُودَهُ، وَكُلُّ مَنْ مَحَضَ الْإِيْمَانَ مَحْضاً وَ مَحَضَ الْكُفْرَ مَحْضاً، حَتَّى  
 يُؤْخَذَ لَهُ بِالْقِصَاصِ وَالْأَوْتَارِ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا، وَ ذَلِكَ تَأْوِيلُ  
 هَذِهِ الْآيَةِ: وَ نُرِيدُ أَنْ نُمَنَّ عَلَى الَّذِينَ أُسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ وَ  
 نَجْعَلَهُمْ أُمَّةً وَ نَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَ نُرِى  
 فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَ جُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَجْحَدُونَ). قَالَ:  
 سَلْمَانُ: فَقَمْتُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ مَا  
 يُبَالِى سَلْمَانُ مَتَى لَقِيَ الْمَوْتَ أَوْ الْمَوْتُ لَقِيَهُ).

### [ بارہ نقباء کی حدیث ]

سلمان (محمدی) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: بے  
 شک اللہ نے اس وقت تک کسی نبی اور رسول کو معبود نہیں فرمایا جب تک اس کے بارہ نقیب  
 مقرر نہیں فرمائے۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے تورات و انجیل سے اس بارے  
 میں آگاہی حاصل کر رکھی ہے۔



آپؐ نے فرمایا: اے سلمان! جس نے ان کی صحیح معنوں میں معرفت حاصل کی اور ان کی پیروی کی اور ان کے دوست سے دوستی رکھی اور ان کے دشمن سے دشمنی رکھی تو اللہ کی قسم! وہ ہم میں سے ہے اور جہاں ہم پہنچیں گے وہ بھی وہیں پہنچے گا اور جہاں ہمارا ٹھکانہ ہوگا وہی اس کا بھی ٹھکانا ہوگا۔

حضرت سلمان کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: کیا ان کے اسماء اور انساب کی معرفت کے بغیر ان پر ایمان رکھا جاسکتا ہے؟  
آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں ان کے اسماء و انساب کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں کیونکہ مجھے حضرت حسین علیہ السلام تک تو معلوم ہے لہذا باقی اماموں کا بھی تعارف کروائیں۔

آپؐ نے فرمایا: پھر (امام حسین علیہ السلام کے بعد) ان کے بیٹے علی بن حسین امام ہیں جو عبادت گزاروں کے سید و سردار ہیں، ان کے بعد ان کے بیٹے محمد بن علی علیہ السلام امام ہیں جو انبیاء و مرسلین میں سے اولین و آخرین کے علم کو شگافتہ کرنے والے ہیں، ان کے بعد ان کے بیٹے جعفر بن محمد علیہ السلام امام ہیں جو اللہ کی سچی زبان ہیں، ان کے بعد ان کے بیٹے موسیٰ بن جعفر علیہ السلام امام ہیں جو اللہ کی خوشنودی کی خاطر صبر کرتے ہوئے اپنے غصے کو قابو میں رکھتے ہیں، ان کے بعد ان کے بیٹے علی بن موسیٰ علیہ السلام امام ہیں جو امر پر راضی و خوش ہیں، ان کے بعد ان کے بیٹے محمد بن علی علیہ السلام امام ہیں جو اللہ کے امر کے مالک و مختار ہیں، ان کے بعد ان کے بیٹے علی بن محمد علیہ السلام امام ہیں جو اللہ کی طرف ہدایت و رہنمائی کرتے ہیں، ان کے بعد ان کے بیٹے حسن بن علی علیہ السلام امام ہیں جو اللہ کے راز کے خاموش امین ہیں، ان کے بعد ان کے بیٹے محمد بن حسن علیہ السلام امام ہیں جو مہدی علیہ السلام اور اللہ کے امر کے لیے قیام کرنے والے ہیں۔

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے جناب سلمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا:



اے سلمان! بے شک تم اور جو تم جیسا ہو اور جس نے یہ معرفت حاصل کی ہوگی وہ ان (امام قائم علیہ السلام) کو پائے گا اور ان کی زیارت سے شرف یاب ہوگا۔

جناب سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ سن کر میں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا! کیا میں ان (امام قائم علیہ السلام) کے زمانے تک زندہ رہوں گا؟ آپ نے فرمایا: اے سلمان! اور درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی۔

”پس جب دونوں میں سے پہلے وعدے کا وقت آیا تو ہم نے اپنے زبردست طاقتور جنگجو بندوں کو تم پر مسلط کیا پھر وہ گھر گھر گھس گئے اور یہ پورا ہونے والا وعدہ تھا۔ پھر دوسری بار ہم نے تمہیں ان پر غالب کر دیا اور اموال اور اولاد سے تمہاری مدد کی اور تمہاری تعداد بڑھادی۔ (بنی اسرائیل: ۵، ۶)۔“

جناب سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ سن کر میں نے سخت گریا کیا اور (امام قائم علیہ السلام) کی زیارت کا (میرا شوق اور بڑھ گیا۔

میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: آپ کا مجھ سے وعدہ ہے کہ میں ان (امام قائم علیہ السلام) کا زمانہ پاؤں گا؟

آپ نے فرمایا! ہاں، اللہ کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ رسول بنا کر بھیجا! یہ میرا، علی علیہ السلام، فاطمہ علیہا السلام، حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے نو اموال کا وعدہ ہے کہ ہر وہ شخص جو ہم میں سے ہے اور ہمارے ساتھ ہے اور جس نے ہماری خاطر ظلم و ستم برداشت کیا ہے اس کے لیے ہم سب کی طرف سے وعدہ ہے۔

اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ ابلیس اور اس کے لشکر کو اور ہر وہ شخص جس کا ایمان خالص اور کفر خالص ہوگا اسے (امام قائم علیہ السلام کے زمانے میں) حاضر کرے گا اور امام قائم علیہ السلام اس سے قصاص اور ظلم کا بدلہ لیں گے اور تمہارا پروردگار کسی پر بھی ظلم نہیں کرتا اور یہ درج ذیل آیت کی تاویل ہے:

”اور ہم یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ جنہیں زمین میں بے بس کر دیا گیا ہے ہم ان پر

احسان کریں اور ہم انہیں پیشوا (امام) بنائیں اور ہم انہیں کو وراثت بنا لیں۔ اور ہم زمین میں انہیں اقتدار دیں اور ان کے ذریعے ہم فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ کچھ دکھا دیں جس کا انہیں ڈر تھا۔ (القصص: ۶، ۵)۔“

جناب سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کے بعد میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں تھی کہ میرا موت سے سامنا ہو یا موت کا مجھ سے سامنا ہو۔ ﴿

## سُوْرَةُ الرَّوْمِ

[آیت نمبر ۶۵]

(الم، غَلِبَتِ الرَّوْمُ، فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلِبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ) الی قولہ تعالیٰ (وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ، بِنَصْرِ اللَّهِ)،  
الم ○ رومی مغلوب ہو گئے ○ قریبی ملک میں اور وہ مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب ہو جائیں گے ○ چند سالوں میں، پہلے بھی اور بعد میں بھی اختیار کل اللہ کو حاصل ہے، اہل ایمان اس روز خوشیاں منائیں گے ○ اللہ کی مدد پر، (اللہ جسے چاہتا ہے نصرت عطا کرتا ہے اور وہ غالب آنے والا، رحم کرنے والا ہے۔) (الروم: ۵)

[197] مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُهْوَرٍ الْقُتَيْبِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ الْوَشَّاءِ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي

﴿ دلائل الامامة: صفحہ ۴۴۷ ح ۴۴۷: مقتضب الاثر: صفحہ ۶: المختصر: ۲۵۲ ح ۵۳۳: الھدایۃ الکبریٰ: ۳۷۵:

تفسیر البرہان: ج ۶ ص ۱۰۷ ح ۱۰: طلیۃ الابرار: ج ۲ ص ۶۴۴

بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ تَفْسِيرِ:  
 الْمَغْلِبَاتِ الرَّوْمِ، قَالَ: (هُمُ بَنُو أُمَيَّةَ، وَإِنَّمَا أَنْزَلَهَا اللَّهُ عَزَّ وَ  
 جَلَّ: الْمَغْلِبَاتِ الرَّوْمِ بَنُو أُمَيَّةَ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ  
 غَلِبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بَضْعِ سِنِينَ لِلَّهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ وَ  
 يَوْمَئِذٍ يُفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ عِنْدَ قِيَامِ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ)).

### [ رومی مغلوب ہو گئے کی تاویل و تفسیر؟ ]

ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر  
 پوچھی! ”الم رومی مغلوب ہو گئے“ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! اس سے مراد بنو امیہ  
 ہیں اور اسے اللہ نے ایسے نازل فرمایا: ”الم رومی مغلوب ہو گئے (بنو امیہ) قرمبی  
 ملک میں اور وہ مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب ہو جائیں گے چند  
 سالوں میں، پہلے بھی اور بعد میں بھی اختیار کل اللہ کو حاصل ہے، اہل ایمان اس روز  
 خوشیاں منائیں۔“ (یعنی) امام قائم علیہ السلام کے قیام کے وقت۔

[198] عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْقَاسِمِ،  
 قِرَاءَةً، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمَعْلَى، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ إِسْحَاقَ،  
 عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ حَمْرَانَ بْنِ مَيْمَنٍ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَلِيٍّ  
 (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَ: (قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ: الْمَغْلِبَاتِ الرَّوْمِ هِيَ  
 فِيْنَا، وَ فِي بَنِي أُمَيَّةَ).

عبادہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کا فرمان: ”الم رومی  
 مغلوب ہو گئے۔“ ہمارے بارے میں اور بنو امیہ کے بارے میں نازل ہوا ہے۔

❖ تاویل الآيات جلد اول: ص ۲۴۳ ح ۲؛ تفسیر البرہان: ج ۶ ص ۱۴۳ ح ۲ بحار الانوار: ج ۸ ص ۳۷۹  
 ❖ تاویل الآيات: ج ۱ ص ۲۴۳ ح ۱؛ بحار الانوار: ج ۸ ص ۳۷۹ ح ۳ (طبع الحج): تفسیر البرہان: ج ۶ ص ۱۴۳ ح ۱

[199] أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الظَّيْرِيُّ فِي (مُسْنَدِ فَاطِمَةَ) (عَلَيْهَا  
السَّلَامُ). قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْمُفَضَّلِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَمَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:  
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَمِيْعٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ يُونُسَ  
بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الصَّادِقِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): فِي قَوْلِ اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ: يَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ، قَالَ: (فِي قُبُورِهِمْ  
بِقِيَامِ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)).

یونس بن یعقوب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ”اہل  
ایمان اس روز خوشیاں منائیں گے اللہ کی مدد پر۔“ کے بارے میں فرمایا: اس سے  
مراد ہے کہ مومنین اپنی قبور میں امام قائم علیہ السلام کے ظہور کے وقت خوش ہو رہے  
ہوں گے۔ ﴿

## سُورَةُ فَصَّلَتْ

### [ آیت نمبر ۶۶ ]

(وَلَنذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ).  
”اور ہم انہیں بڑے عذاب کے علاوہ کمتر عذاب کا ذائقہ بھی ضرور چکھائیں  
گے۔ (شاید وہ باز آجائیں)۔ (السجدة: ۲۱)۔“

[200] مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَاتِمٍ عَنْ حَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ  
عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ حَفْصِ بْنِ حَمْرٍ بْنِ سَالِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ

عَجَّلَانَ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ لَنَذِيْقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَلْدُنِيِّ دُونَ  
الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ قَالَ الْأَلْدُنِيُّ غَلَاءُ السَّعْرِ وَالْأَكْبَرُ الْمَهْدِيُّ بِالسَّيْفِ

### [ کمتر عذاب اور بڑا عذاب کیا ہیں ]

مفضل بن عمر سے روایات ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے  
قول: ”اور ہم انہیں بڑے عذاب کے علاوہ کمتر عذاب کا ذائقہ بھی ضرور چکھائیں گے۔“  
کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کمتر عذاب سے مراد قیمتوں کا بڑھ جانا ہے  
(مہنگائی کا ہونا ہے) اور بڑے عذاب سے مراد امام قائم علیہ السلام کا تلوار کے ساتھ آنا ہے۔<sup>❦</sup>

[201] محمد بن الحسن الشیبانی: في كشف البيان قال: روى عن جعفر  
الصادق (عليه السلام): في معنى الآية الألدني: الفخط، والجذب، و  
الأكبُر: خروج القائم المهدي (عليه السلام) بالسيف في آخر  
الزمان.

محمد بن حسن شیبانی نے کشف البیان میں کہا ہے: اس آیت کے معنی میں امام جعفر  
صادق علیہ السلام سے روایت کیا گیا ہے کہ کمتر عذاب سے مراد قحط اور خشک سالی ہے  
اور بڑے عذاب سے مراد آخری زمانے میں امام قائم علیہ السلام کا تلوار کے ساتھ  
خروج ہے۔<sup>❦</sup>

❦ ایک روایت کے مطابق کمتر عذاب قبر کا ہے جبکہ ایک ترجمہ کمتر عذاب سے مراد آگ کا عذاب بھی کیا گیا ہے۔ واللہ  
اعلم

❦ تاویل الآيات: ج ۲ ص ۴۴۴ ح ۶؛ بحار الانوار: ج ۵۱ ص ۵۹ ح ۵۵؛ اثبات الهداة ج ۷ ص ۱۲ ح  
۶۳۶؛ المختصر: ص ۲۱۰ ح ۱۔۔۔ تفسیر البرہان: ج ۶ ص ۲۰۸ ح ۳

❦ نهج البیان عن کشف معانی القرآن: ج ۳ ص ۲۰۷؛ تفسیر البرہان: ج ۶ ص ۲۰۹ ح ۷

## [ آیت نمبر ۶۷ ]

قوله تعالى: (قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ).

”کہہ دیجیے کہ فیصلے کے دن کفار کو ان کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔ (السجدة: ۲۹)۔“

[202] مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ دَرَّاجٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُولُ: فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ. قَالَ: (يَوْمَ الْفَتْحِ، يَوْمَ تُفْتَحُ الدُّنْيَا عَلَى الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، لَا يَنْفَعُ أَحَدًا تَقَرُّبٌ بِالْإِيمَانِ مَا لَمْ يَكُنْ قَبْلُ مُؤْمِنًا، وَهَذَا الْفَتْحُ مُوقِنًا، فَذَلِكَ الَّذِي يَنْفَعُهُ إِيمَانُهُ، وَيَعْظُمُ عِنْدَ اللَّهِ قَدْرُهُ وَشَأْنُهُ، وَتُخْرِفُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالْبَعْثُ جِنَانُهُ، وَتَحْجُبُ عَنْهُ يَدْرَانُهُ، وَ هَذَا أَجْرُ الْمُؤْمِنِينَ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، وَ لِنُذُرِيِّتِهِ الطَّيِّبِينَ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ)).

## [ دنیا فتح ہونے کے بعد ایمان لانا فائدہ نہ دے گا ]

ابن دراج سے روایت ہے کہ میں نے سنا، امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ”کہہ دیجیے کہ فیصلے کے دن کفار کو ان کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔“ کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد وہ دن ہے جب امام قائم علیہ السلام پر دنیا فتح ہوگی تو کسی کا ایمان سے قریب ہونا اسے فائدہ نہیں دے گا جو اس سے پہلے اس پر ایمان نہ رکھتا ہوگا اور اس فتح کے بعد اس پر قائم نہ ہوگا پس جو ایمان رکھتا ہوگا اسے اس کا ایمان فائدہ دے گا اور اللہ کے نزدیک اس کی قدر و

منزلت بلند ہوگی اس کے لیے قیامت کے دن جنتوں کو سجایا جائے گا اور آگ کو اس سے دور رکھا جائے گا اور یہ اجر ہے ان لوگوں کا جو امیر المؤمنین علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کی پاکیزہ اولاد سے محبت رکھتے ہیں۔ ﴿

## سُورَةُ النَّبَاِ

[ آیت نمبر ۶۸ ]

(وَجَعَلْنَا بَيْتَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ سَيْرًا فِيهَا لِيَالِي وَآيَاتًا آمِنِينَ).

”اور ہم نے ان کے اور جن بستیوں کو ہم نے برکت سے نوازا تھا، کے درمیان چند کھلی بستیاں بسادیں اور ان میں سفر کی منزلیں متعین کیں، ان میں راتوں اور دنوں میں امن کے ساتھ سفر کیا۔ (سباء: ۱۸)۔“

[203] إِبْنُ بَابُوَيْهٍ: بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) - فِي حَدِيثٍ فِي مَعْنَى الْآيَةِ - قَالَ: (يَا أَبَا بَكْرٍ، سِيرُوا فِيهَا لِيَالِي وَ آيَاتًا آمِنِينَ - فَقَالَ - مَعَ قَائِمِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ).

## [ سورة سباء آیت ۱۸ کی تفسیر و تاویل ]

ابن بابویہ نے اپنے اسناد کے ساتھ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک حدیث میں اس آیت کے معنی روایت کیے ہیں جس میں آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے ابوبکر! ”ان میں راتوں اور دنوں میں امن کے ساتھ سفر کیا“ سے مراد ہے کہ ایسا ہم اہلبیت علیہم السلام

﴿ مؤلف نے اسے محمد بن یعقوب کلینی سے روایت کیا ہے لیکن ان کتاب میں ہمیں یہ روایت نہیں مل سکی ہے؛ تفسیر

البرہان: ج ۶ ص ۲۱۰ ح ۲؛ تاویل الآیات: ج ۲ ص ۴۳۵ ح ۹؛ الزام الناصب: ج ۱ ص ۸۳

میں سے امام قائم علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔ ﴿

قول مترجم:

مؤلف کتاب نے اس حدیث کو شیخ صدوق سے روایت کیا ہے لیکن کتاب پر تحقیق کرنے والے محترم نے حاشیہ میں کہا ہے کہ یہ حدیث ان کو شیخ صدوق کی کتب میں نہیں ملی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث شیخ صدوق کی کتاب علل الشرائع میں موجود ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اس کتاب کے اردو ترجمہ سے مذکورہ الفاظ حذف کر دیئے گئے ہیں جبکہ باقی حدیث موجود ہے۔ (واللہ اعلم)۔

[204] الشَّيْخُ الطُّوسِيُّ: فِي الْغَيْبَةِ قَالَ: رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحَمِيرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحِ الْهَمْدَانِيِّ، قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى صَاحِبِ الزَّمَانِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): أَنَّ أَهْلَ بَيْتِي يُؤَدُّونِي، وَ يُقَرِّعُونِي بِالْحَدِيثِ الَّذِي رُوِيَ عَنْ آبَائِكَ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ)، أَنَّهُمْ قَالُوا: (خُدَامَنَا وَ قَوْمَانَا يَشْرَارُ خَلْقِ اللَّهِ) فَكَتَبْتُ: (وَجُحَكُمُ، مَا تَقَرَّءُونَ مَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَ جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ الْقَرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُرَى ظَاهِرَةً فَنَخُنُ وَ اللَّهُ الْقَرَى الَّتِي بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا، وَ أَنْتُمْ الْقَرَى الظَّاهِرَةُ).

[بستیاں اور کھلی بستیاں کیا ہیں؟]

محمد بن صالح ہمدانی سے روایت کہ میں نے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا کہ میرے خاندان والے مجھے ستاتے ہیں اور اس حدیث کو پیش کرتے ہیں جو آپ علیہ السلام کے آبائے کرام علیہم السلام سے مروی ہے جس میں انھوں نے

﴿ علل الشرائع: ص ۹۴ باب ۸۱ ح ۵؛ تفسیر البرہان: ج ۶ ص ۳۳۳ ح ۶؛ نور الثقلین: ج ۷ ص ۸۸؛ تفسیر



فرمایا ہے: ”ہمارے خدام اور قوام شریرتین خلق خدا ہیں۔“  
امام علیؑ نے جواب لکھا: تم پر افسوس ہے کیا تو نے نہیں پڑھا جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا  
ہے: ”اور ہم نے ان کے اور جن بستوں کو ہم نے برکت سے نوازا تھا، کے درمیان  
چند کھلی بستیاں بسا دیں۔“ پس اللہ کی قسم! ہم لوگ وہ قریہ (بستیاں) ہیں جن  
میں اللہ نے برکت دی اور تم لوگ قریہ ظاہرہ (کھلی بستیاں) ہو۔ ﴿۲۰۵﴾

[205] وَرَوَاهُ ابْنُ بَابُوَيْهٍ فِي (غَيْبَتِهِ). قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ  
بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْجَمَيْرِيُّ، عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحِ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ صَاحِبِ الزَّمَانِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)،  
الْحَدِيثُ إِلَى آخِرِهِ.

(قلت: هذا التفسير للآية بهذا المعنى مروى أيضاً عن الباقر  
والصادق والكاظم عليهم السلام والكل مذکور في كتاب  
البرهان).

بفرق اسناد ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ ﴿۲۰۵﴾

قول مؤلف:

میں کہتا ہوں کہ اس آیت کی اس معنی میں تفسیر امام محمد باقر: امام جعفر صادق اور  
امام موسیٰ کاظمؑ سے بھی مروی ہے وہ سب روایات کتاب البرهان میں مذکور ہیں۔

قول مترجم:

کمال الدین کے اردو ترجمہ میں اس حدیث کے آخری فقرے جو آیت کے بعد  
ہیں حذف کر دیئے گئے ہیں۔ یہ ترجمہ عربی متن کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

﴿۲۰۵﴾ کتاب الغیبة طوسی: ص ۳۴۵ ج ۲۹۵؛ کمال الدین و تمام النعمہ: ص ۳۸۳ باب ۳۴۵ ج ۲؛ بحار الانوار: ج  
۵۱ ص ۳۴۳ ج ۱۱ اور ج ۵۳ ص ۱۸۴ ج ۱۵؛ وسائل الشیعیہ: ج ۱۸ ص ۱۱۰ ج ۲۶؛ اعلام الوری: ص ۲۲۳  
تفسیر نور الثقلین ج ۲ ص ۳۳۲ ج ۵۱؛ تفسیر البرهان: ج ۶ ص ۳۳۲ ج ۵  
ایضاً ﴿۲۰۵﴾

## [ آیت نمبر ۶۹ ]

(وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَرَغُوا فَلَا قُوَّةَ وَأُخِذُوا مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ \* وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ وَأَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَادُ شُ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ) الى آخر السورة.  
 اور کاش! آپ دیکھ لیتے کہ جب یہ پریشان حال ہوں گے تو بچ نہ سکیں گے اور نزدیک ہی سے پکڑ لیے جائیں گے۔ (اور کہیں گے: ہم اس پر ایمان لے آئے لیکن اب وہ اتنی دور نکلی ہوئی چیز کو کہاں پاسکیں گے؟) (سباء: ۵۱)۔“

[206] مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التُّعْمَانِيُّ فِي غَيْبَتِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى الْعَلَوِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُبَارَكٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَلِيِّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، أَنَّهُ قَالَ: ( الْمَهْدِيُّ أَقْبَلُ جَعْدًا بِحَدِيدِ خَالٍ، يَكُونُ مَبْدَأَهُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ. فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ خَرَجَ السُّفْيَانِيُّ، فَيَهْلِكُ قَدَرًا حَمَلِ امْرَأَةٍ: تِسْعَةَ أَشْهُرٍ، يُخْرَجُ بِالشَّامِ، فَيَنْقَادُ لَهُ أَهْلُ الشَّامِ إِلَّا طَوَائِفَ مِنْ الْمُقَدِسِيِّينَ عَلَى الْحَقِّ يَعَصِبُهُمُ اللَّهُ عَنِ الْخُرُوجِ مَعَهُ، وَيَأْتِي الْمَدِينَةَ بِجَيْشٍ جَزَائِرٍ، حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى بَيْتِهَا الْمَدِينَةَ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ، وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ: وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَرَغُوا فَلَا قُوَّةَ وَأُخِذُوا مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ).

## [ امام زمانہ علیہ السلام کی صورت و سیرت ]

حرث [حراث] سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: امام مہدی علیہ السلام

یہاں راوی کا نام حراث ہمدانی باقی کتب میں ذکر ہوا ہے۔

کی آنکھیں ابھری ہوئی، بال گھنگریا لے اور رخسار پر ایک تل ہوگا، وہ مشرق سے ابتداء کریں گے اور جب ایسا ہوگا تو سفیانی خروج کرے گا اور ایک عورت کی مدد حاصل کے برابر نو ماہ حکومت کرے گا، وہ شام سے خروج کرے گا، اہل شام اس کی اطاعت کر لیں گے سوائے چند کے جو حق پر قائم رہیں اور اللہ انہیں سفیانی کے ساتھ خروج کرنے سے بچالے گا، وہ ایک جری لشکر لے کر مدینہ کی طرف بڑھے گا حتیٰ کہ جب مدینہ سے متصل بیابان میں پہنچے گا تو اللہ اس کو زمین میں دھنسا دے گا اور اسی کے متعلق اللہ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے کہ: ”اور کاش! آپ دیکھ لیتے کہ جب یہ پریشان حال ہوں گے تو بوج نہ سکیں گے اور نزدیک ہی سے پڑ لے جائیں گے۔“ ﴿۱۰﴾

[207] عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُوسُفَ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَلْبِيِّ، قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): (وَ اللَّهُ لَكَأَنِّي أَنْظِرُ إِلَى الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَقَدْ أَسَدْنَا ظَهْرَهُ إِلَى الْحَجْرِ، ثُمَّ يَنْشُدُ اللَّهَ حَقَّهُ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ يُحَاجِّبُنِي فِي اللَّهِ فَأَنَا أَوْلَى بِاللَّهِ، أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ يُحَاجِّبُنِي فِي آدَمَ فَأَنَا أَوْلَى بِآدَمَ، أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ يُحَاجِّبُنِي فِي نُوحٍ فَأَنَا أَوْلَى بِنُوحٍ، أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ يُحَاجِّبُنِي فِي إِبْرَاهِيمَ فَأَنَا أَوْلَى بِإِبْرَاهِيمَ، أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ يُحَاجِّبُنِي فِي مُوسَى فَأَنَا أَوْلَى بِمُوسَى، أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ يُحَاجِّبُنِي فِي عِيسَى فَأَنَا أَوْلَى بِعِيسَى، أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ يُحَاجِّبُنِي فِي رَسُولِ اللَّهِ فَأَنَا أَوْلَى بِرَسُولِ اللَّهِ، أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ يُحَاجِّبُنِي فِي كِتَابِ اللَّهِ فَأَنَا أَوْلَى بِكِتَابِ اللَّهِ، ثُمَّ يَنْتَهِي إِلَى الْمَقَامِ، فَيُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ، وَيَنْشُدُ اللَّهَ

﴿۱۰﴾ الغيبة نعمانی: ص ۱۶ ح ۱۴؛ بحار الانوار: ج ۵۲ ص ۲۵۲ ح ۱۴۲؛ تفسیر البرہان: ج ۶ ص ۳۴ ح ۱؛ مجمع

احادیث الام المہدی: ج ۵ ص ۵۷ ح ۱۷۹۳

حَقَّهُ). ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) : (هُوَ وَاللَّهُ الْمُضْطَرُّ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فِي قَوْلِهِ: آمَنَ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ، فَيَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُبَايِعُهُ جَبْرِئِيلُ، ثُمَّ الثَّلَاثُ مِائَةٍ وَالثَّلَاثَةُ عَشَرَ رَجُلًا، فَمَنْ كَانَ أُبْتَلِيَ بِالْمَسِيرِ وَاقِي، وَمَنْ لَمْ يُبْتَلِ بِالْمَسِيرِ فَقَدْ عَن فِرَاشِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) : هُمْ الْمَبْفُودُونَ عَن فُرْشِهِمْ. وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ: فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا - قَالَ - الْخَيْرَاتُ: الْوَلَايَةُ، وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ: وَلَئِن أَخَّرْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ، وَهُمْ أَصْحَابُ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، يَجْتَمِعُونَ إِلَيْهِ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ. فَإِذَا جَاءَ إِلَى الْبَيْدَاءِ يُخْرَجُ إِلَيْهِ جَيْشُ السُّفْيَانِيِّ، فَيَأْمُرُ اللَّهُ الْأَرْضَ فَتَأْخُذُ أَقْدَامَهُمْ، وَهُوَ قَوْلُهُ: وَلَوْ تَرَى إِذْ فَرَغُوا فَلَا قُوَّةَ وَأُخِذُوا مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ يُعْنَى بِالْقَائِمِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ) -

(وَأَنَّى لَهُمُ التَّنَادُشُ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ) إِلَى قَوْلِهِ: (وَجِبِلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ) (يَعْنَى) أَنْ لَا يَعْدُبُوا (كَمَا فَعَلَ بِأَشْيَاءِهِمْ) يَعْنَى مَنْ كَانَ قَبْلَهُمْ مِنَ الْكَذِبِينَ هَلَكُوا.

اس حدیث کا ترجمہ وہی ہے جو حدیث ۴ میں گزر چکا ہے۔

[208] ثُمَّ قَالَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الْجَارُودِ، عَنِ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) : فِي قَوْلِهِ: وَلَوْ تَرَى إِذْ فَرَغُوا. قَالَ: (مِنَ الصَّوْتِ، وَذَلِكَ الصَّوْتُ مِنَ السَّمَاءِ). وَفِي قَوْلِهِ: وَأُخِذُوا مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ قَالَ: (مِنْ تَحْتِ أَقْدَامِهِمْ حُسَيْفَ بِهِمْ).

حوالہ جات کے لیے حدیث نمبر ۴ کی طرف رجوع کریں۔

## [ زمین شق ہوگی ]

پھر علی بن ابراہیم نے کہا: ابو جارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے خدا کے قول: ”اور کاش آپ دیکھتے جب یہ پریشان حال ہوتے۔“ کے بارے میں فرمایا: یعنی آواز سے (پریشان حال ہوں گے) جو آواز آسمان سے آئے گی اور اللہ کے قول: ”اور نزدیک سے ہی پکڑ لیے جائیں گے“ سے مراد ہے کہ زمین شق ہو جائے گی اور وہ اس میں دھنس جائیں گے۔ ﴿۲۰۹﴾

[209] ثُمَّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُهَيْبٍ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَنْ قَوْلِهِ: وَ أَلَى لَهُمُ التَّنَاوُسُ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ، قَالَ: (لَا يَنْهَمُ طَلَبُوا الْهَدَى مِنْ حَيْثُ لَا يُنَالُ، وَقَدْ كَانَ لَهُمْ مَبْدُولًا مِنْ حَيْثُ يُنَالُ).

## [ غلط جگہ سے ہدایت لینے کا نتیجہ ]

ابوحزہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے خدا کے قول: ”لیکن اب وہ اتنی دور نکلی ہوئی چیز کو کیسے پاسکیں گے۔“ کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یعنی انہوں نے ہدایت کو وہاں سے حاصل کیا جس مقام پر تھی ہی نہیں حالانکہ وہ اپنے (صحیح) مقام پر ان کی رسائی میں تھی (جواب ان کو نہیں ملے گی)۔ ﴿۲۱۰﴾

[210] الْعِيَاثِيُّ: عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى الْخَلْبِيِّ، قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ

﴿۲۰۹﴾ تفسیر القمی: ج ۲ ص ۱۸۰؛ بحار الانوار: ج ۵۲ ص ۱۸۵ ح ۱۱؛ تفسیر البرہان: ج ۶ ص ۳۳۸ ح ۳؛ تفسیر نور

التقلین: ج ۶ ص ۱۲۶ ح ۱۰۱

﴿۲۱۰﴾ تفسیر القمی: ج ۲ ص ۱۸۰؛ تفسیر البرہان: ج ۶ ص ۳۳۸ ح ۴؛ بحار الانوار: ج ۵۲ ص ۱۸۷ ح ۱۲؛ تفسیر نور

التقلین: ج ۶ ص ۱۲۶ ح ۱۰۲

السَّلَامُ): (يَكُونُ لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ غَيْبَةً - وَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا  
يَتَضَمَّنُ غَيْبَةَ صَاحِبِ الْأَمْرِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَظُهُورَهُ إِلَى أَنْ قَالَ  
(عَلَيْهِ السَّلَامُ) - فَيَدْعُو النَّاسَ - يَعْنِي الْقَائِمَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) -  
إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ، وَ الْوَلَايَةِ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ (عَلَيْهِ  
السَّلَامُ)، وَ الْبِرَاءَةِ مِنْ عَدُوِّهِ، وَ لَا يُسَمِّي أَحَدًا، حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى  
الْبَيْتَاءِ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ جَيْشُ الشُّفِيَانِي، فَيَأْمُرُ اللَّهُ الْأَرْضَ  
فَتَأْخُذُهُمْ مِنْ تَحْتِ أَقْدَامِهِمْ، وَ هُوَ قَوْلُ اللَّهِ: وَ لَوْ تَرَى إِذْ فَزِعُوا  
فَلَا قُوَّةَ وَ أُخِذُوا مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ وَ قَالُوا آمَنَّا بِهِ يَعْنِي بِقَائِمِ آلِ  
مُحَمَّدٍ وَ قَدْ كَفَرُوا بِهِ يَعْنِي بِقَائِمِ آلِ مُحَمَّدٍ - إِلَى آخِرِ السُّورَةِ - فَلَا  
يَبْقَى مِنْهُمْ إِلَّا رَجُلَانِ، يُقَالُ لَهُمَا: وَثَرٌ، وَ وَثِيرَةٌ، مِنْ مُرَادٍ،  
وَ جُوهُهُمَا فِي أَقْفَيْتِهِمَا، يَمْشِيَانِ الْقَهْقَرَى، يُخْبِرَانِ النَّاسَ بِمَا فَعَلَ  
بِأَصْحَابِهِمَا).

### [ دوا آدمیوں سے سوا کوئی نہیں بچے گا ]

عبدالاعلیٰ حلبی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امام صاحب الامر علیہ السلام کے لیے غیبت ہوگی اور ایک طویل حدیث کا ذکر کیا جس کے ضمن میں امام قائم علیہ السلام کی غیبت اور ان کے ظہور کے بارے میں بیان کیا یہاں تک کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: پس آپ علیہ السلام (یعنی امام قائم علیہ السلام) کتاب خدا، سنت رسول اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت اور آپ علیہ السلام کے دشمنوں سے برات و پیرواری کی طرف دعوت دیں گے مگر کسی کا نام نہیں لیں گے حتیٰ کہ مقام بیداء پہنچیں گے۔

وہاں لشکر سفیانی آپ علیہ السلام کے مد مقابل آئے گا تو اللہ زمین کو حکم دے گا اور زمین شق ہو جائے گی اور سارا لشکر اس میں دھنس جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے! ”اور کاش! آپ دیکھتے کہ جب یہ پریشان حال ہوں گے تو بچ نہ سکیں گے اور نزدیک ہی سے



كَفَرُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ ، يَغْنَى بِقِيَامِ الْقَائِمِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) وَ يَقْدِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ وَ حِيلَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِنْ قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُرِيبٍ).

### [ امام زمانہ علیہ السلام خروج کے بعد مروپہنچیں گے ]

ابو خالد کابلی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا! امام قائم علیہ السلام خروج کریں گے اور نکلیں گے یہاں تک کہ جب مروپہنچیں گے تو آپ علیہ السلام کو خبر ملے گی کہ ان کے عامل (گورنر) کو قتل کر دیا گیا ہے تو آپ علیہ السلام واپس لوٹیں گے اور اس کے قاتلوں کو قتل کر دیں گے اور اس پر مزید کچھ نہیں کریں گے۔ پھر آپ علیہ السلام آگے بڑھیں گے اور لوگوں کو دعوت دیں گے حتیٰ کہ بیدار پہنچیں گے پس سفیانی لشکر نکلے گا (دوسفیانہ لشکر نکلیں گے) تو اللہ زمین کو حکم دے کہ ان کے قدموں کو جکڑے چنانچہ ارشاد خداوندی ہے: ”اور کاش! آپ دیکھ لیتے کہ جب یہ پریشان حال ہوں گے تو بچ نہ سکیں گے اور نزدیک سے ہی پکڑ لیے جائیں گے اور کہیں گے کہ ہم اس پر ایمان لائے۔“ یعنی امام قائم علیہ السلام کے قیام پر ایمان لائیں گے۔

”اور حالانکہ وہ اس سے پہلے اس کا انکار کر چکے تھے۔ (ساء: ۵۱)۔“ یعنی قائم آل

محمد علیہ السلام کے قیام کا انکار کر چکے تھے۔

”اور انہوں نے بن دیکھے دور ہی دور سے تیر چلائے تھے اور اب ان

کے اور ان کے مطلوبہ اشیاء کے درمیان پردے حاصل کر دیئے گئے

ہیں جیسا کہ پہلے بھی ان کے ہم خیال لوگوں کے ساتھ کیا گیا تھا یقیناً

وہ شبہ انگیز شک میں مبتلا تھے۔ (ساء: ۵۳، ۵۴)۔“

تداول الآيات: ج ۲ ص ۸۸ ح ۱۲؛ بحار الأنوار: ج ۵۲ ص ۱۸۷ ح ۱۳؛ الثبات للحداد: ج ۷ ص ۱۲ ح

۶۳۷؛ تفسیر البرهان: ج ۶ ص ۳۹ ح ۶



## سُورَةُ الصَّافَاتِ

[ آیت نمبر ۷۰ ]

(وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لِإِبْرَاهِيمَ).

”اور ابراہیم علیہ السلام (یقیناً نوح علیہ السلام کے) شیعہ (پیروکاروں) میں سے تھے۔ (الصافات: ۱۳)۔“

[212] الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَهْبَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَجِيحٍ، عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بصيرٍ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ، قَالَ: سَأَلَ جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ الْجَعْفِيُّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ الصَّادِقَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَنْ تَفْسِيرِ هَذِهِ الْآيَةِ: وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لِإِبْرَاهِيمَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ). فَقَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): (إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ لَمَّا خَلَقَ إِبْرَاهِيمَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) كَشَفَ لَهُ عَنْ بَصَرِهِ، فَنَظَرَ، فَرَأَى نُورًا إِلَى جَنْبِ الْعَرْشِ، فَقَالَ: إِلَهِي، مَا هَذَا النُّورُ؟ فَقِيلَ لَهُ: هَذَا نُورُ مُحَمَّدٍ صَفْوَتِي مِنْ خَلْقِي. وَرَأَى نُورًا إِلَى جَنْبِهِ، فَقَالَ: إِلَهِي، وَمَا هَذَا النُّورُ؟ فَقِيلَ لَهُ: هَذَا نُورُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ نَاصِرٍ دِينِي. وَرَأَى إِلَى جَنْبَيْهَا ثَلَاثَةَ أَنْوَارٍ، فَقَالَ: إِلَهِي، وَمَا هَذِهِ الْأَنْوَارُ؟ فَقِيلَ لَهُ: هَذَا نُورُ فَاطِمَةَ، فَظَهَتْ مُحِبَّيْهَا مِنَ النَّارِ، وَنُورُ وَلَدَيْهَا: الْحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ. وَرَأَى تِسْعَةَ أَنْوَارٍ قَدْ حَفُّوا بِهِمْ؛ فَقَالَ: إِلَهِي، وَمَا هَذِهِ الْأَنْوَارُ التِّسْعَةُ؟ قِيلَ: يَا إِبْرَاهِيمَ، هَؤُلَاءِ الْأُمَّةُ مِنْ وُلْدِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ. فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: يَا إِلَهِي، بِحَقِّ هَؤُلَاءِ الْخَمْسَةِ، إِلَّا مَا عَرَّفْتَنِي مِنَ التِّسْعَةِ. فَقِيلَ: يَا إِبْرَاهِيمَ، أَوْلَهُمْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، وَإِبْنُهُ مُحَمَّدٌ، وَإِبْنُهُ جَعْفَرٌ، وَإِبْنُهُ مُوسَى، وَإِبْنُهُ عَلِيُّ، وَإِبْنُهُ مُحَمَّدٌ، وَإِبْنُهُ عَلِيُّ، وَإِبْنُهُ الْحَسَنُ، وَالْحُجَّةُ

الْقَائِمُ ابْنُهُ. فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: إِلَهِي وَ سَيِّدِي، أَرَى أَنْوَارًا قَدْ  
 أَحَدَفُوا بِهَمْ، لَا يُحْصَى عَدَدَهُمْ إِلَّا أَنْتَ؛ قِيلَ: يَا إِبْرَاهِيمُ، هَؤُلَاءِ  
 شِيعَتُهُمْ، شِيعَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. فَقَالَ  
 إِبْرَاهِيمُ: وَيَمَّ تَعْرِفُ شِيعَتَهُ؟ فَقَالَ: بِصَلَاةٍ إِحْدَى وَتَمْسِينَ، وَ  
 الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، وَالْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ، وَ  
 التَّخْتُمِ فِي السُّجُودِ. فَعِنْدَ ذَلِكَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: اللَّهُمَّ، اجْعَلْنِي مِنْ  
 شِيعَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ: فَأَخْبَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ، فَقَالَ: وَإِنَّ مِنْ  
 شِيعَتِهِ لِإِبْرَاهِيمَ).

[ حضرت ابراہیمؑ نے بارہ انوار دیکھے جن کے وہ شیعہ تھے ]

ابو بصیر یحییٰ بن ابوالقاسم سے روایت ہے کہ جابر بن یزید جعفی نے امام جعفر صادق  
 علیہ السلام سے خدا کے قول: ”اور ابراہیم علیہ السلام (یقیناً نوح علیہ السلام کے) پیروکاروں میں سے  
 تھے۔“ کی تفسیر پوچھی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ نے جب ابراہیم علیہ السلام کو خلق کیا  
 اور اس کی آنکھوں سے پردہ ہٹایا تو اس نے دیکھا کہ عرش کے پہلو میں نور ہے پس  
 اس نے عرض کیا: اے اللہ! یہ کیا نور ہے؟

اس سے کہا گیا: یہ نور محمد ﷺ کا ہے جو میری مخلوق میں برگزیدہ ہے۔

اور اس نے ایک نور اس کے پہلو میں دیکھا تو عرض کیا: اے اللہ! یہ نور کیا ہے؟

اس سے کہا گیا: یہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کا نور ہے جو میرے دین کا مددگار ہے۔

اور اس نے ان دونوں کے پہلوؤں میں تین انوار دیکھے تو عرض کیا: اے اللہ! یہ

انوار کیا ہیں؟

کہا گیا: یہ فاطمہ علیہ السلام کا نور ہے جس کے محبت کو آگ سے آزادی مل چکی ہے اور اس  
 کے دونوں بیٹوں حسن اور حسین علیہ السلام کے نور ہیں۔ اس نے عرض کیا: یا اللہ! مجھے نو نور نظر  
 آرہے ہیں جنہوں نے ان کو گھیر رکھا ہے (وہ کیا نور ہیں)؟

کہا گیا: اے ابراہیم علیہ السلام! یہ آئمہ علیہ السلام (کے انوار) ہیں جو علی علیہ السلام و فاطمہ علیہ السلام کی

اولاد میں سے ہوں گے۔

جناب ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا: اے اللہ! ان پانچ کے واسطے مجھے ان نو کی معرفت

دے دے۔

اللہ نے فرمایا: اے ابراہیم! علیہ السلام! ان میں سے پہلا علی بن حسین علیہ السلام اور اس کا بیٹا محمد علیہ السلام اور اس کا بیٹا جعفر علیہ السلام اور ان کا بیٹا موسیٰ علیہ السلام اور اس کا بیٹا علی علیہ السلام اور اس کا بیٹا محمد علیہ السلام اور اس کا بیٹا علی علیہ السلام اور اس کا بیٹا حسن علیہ السلام اور اس کا بیٹا حجت القائم علیہ السلام ہے۔

ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے اللہ اور اے میرے مالک! میں کئی انوار دیکھ رہا ہوں جو ان کو گھیرے ہوئے ہیں جن کو تیرے سوا کوئی شمار نہیں کر سکتا؟

کہا گیا: اے ابراہیم علیہ السلام! یہ امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے شیعہ ہیں۔

ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا: ان کے شیعہ کیسے پہچانے جاتے ہیں؟

فرمایا: اکیاون رکعت نماز، بسم اللہ کو بلند آواز سے پڑھنے، رکوع سے قبل قنوت کرنے اور دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے سے پہچانے جاتے ہیں۔

اس وقت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا: اے اللہ! مجھے امیر المؤمنین علیہ السلام کے شیعوں میں قرار دے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: پس اس کی خبر اللہ نے اپنی کتاب میں دی اور فرمایا: ”اور بے شک ابراہیم علیہ السلام ان کے شیعوں میں سے تھے۔“ ﴿۱﴾

## سُورَةُ صٰ

[ آیت نمبر ۱ ]

(وَلِتَعْلَمِنَّ نَبْأَهُ بَعْدَ حِينٍ).

﴿۱﴾ تاویل الآیات ج ۲ ص ۳۹۶ ج ۹: بحار الانوار ج ۳۶ ص ۱۵۱ ج ۱۳۱ اور ج ۸۵ ص ۸۰ ج ۲۰؛ مستدرک الوسائل ج ۱ ص ۲۷۹ باب ۱۱ ج ۱۱: اثبات الہدایہ ج ۳ ص ۸۵ ج ۸۷؛ تفسیر البرہان ج ۶ ص ۱۹ ج ۳

”اور تمہیں اس کا علم ایک مدت کے بعد ہوگا۔ (ص: ۸۸)۔“

[213] مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ: عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ. عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَتَعْلَمَنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ) قَالَ: عِنْدَ خُرُوجِ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ).

[ تمہیں ایک مدت بعد کس کا علم ہوگا؟ ]

ابوحزہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے قول:

”اور تمہیں اس کا علم ایک مدت کے بعد ہوگا۔“

کے بارے میں فرمایا: یہ خروج قائم علیہ السلام کے وقت علم ہوگا۔ ﴿



[ آیت نمبر ۷۲ ]

(وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا).

”اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک جائے گی۔ (الزمر: ۶۹)۔“

[214] عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَبَّاحُ الْمَدَائِنِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضْلُ بْنُ عُمَرَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُولُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ

روضۃ الکافی ص ۲۸۷ ج ۳۲؛ الوافی ج ۲۶ ص ۴۴۰ ج ۲۵۵۳؛ بحار الانوار ج ۲۴ ص ۳۱۳ ج ۱۸ اور ج ۵۱ ص ۶۲ ج ۶۲؛ تفسیر البرہان ج ۶ ص ۵۲۰ ج ۱؛ تفسیر نور الثقلین ج ۷ ص ۳۱۸؛ تفسیر الصافی ج ۶ ص ۳۳۱

رَبِّهَا، قَالَ: (رَبُّ الْأَرْضِ يَعْنِي إِمَامَ الْأَرْضِ). قُلْتُ: فَإِذَا خَرَجَ  
يَكُونُ مَاذَا؟ قَالَ: (إِذَنْ يَسْتَعْنِي النَّاسُ عَنِ ضَوْءِ الشَّمْسِ وَنُورِ  
الْقَمَرِ وَبِحُجَّتْزُونَ بِنُورِ الْإِمَامِ).

### [ زمین کا رب زمین کا امام ہے ]

مفضل بن عمر سے روایت ہے، اس نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے  
خدا کے قول: ”اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک جائے گی۔“ کے بارے  
میں سنا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: زمین کے رب سے مراد زمین کا امام ہے۔  
میں نے عرض کیا: جب ان (امام قائم علیہ السلام) کا ظہور ہوگا تو کیا ہوگا؟ آپ علیہ السلام نے  
فرمایا: جب ایسا ہوگا تو لوگ سورج کی روشنی اور چاند کے نور سے مستغنی ہو جائیں گے اور وہ  
امام علیہ السلام کے نور ہی روشنی حاصل کریں گے۔ ﴿۱﴾

[215] أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ  
هَارُونَ بْنِ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ  
هَمَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَلْبِيُّ، قَالَ:  
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَيْمُونٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا  
أَبُو الْهَيْثَمِ الْقَضَائِبِيُّ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عُمَرَ الْجَعْفَرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا  
عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُولُ: إِنَّ قَائِمَنَا إِذَا قَامَ أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ  
بِنُورِ رَبِّهَا، وَاسْتَعْنَى الْعِبَادُ عَنِ ضَوْءِ الشَّمْسِ، وَصَارَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ  
وَاحِدًا، وَذَهَبَتِ الظُّلْمَةُ، وَعَاشَ الرَّجُلُ فِي زَمَانِهِ أَلْفَ سَنَةٍ،  
يُولَدُ لَهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ غُلَامٌ، لَا يُولَدُ لَهُ جَارِيَةٌ، يَكْسُوهُ الثَّوْبَ  
فَيَطْوِلُ عَلَيْهِ كُلَّمَا طَالَ، وَيَتَلَوَّنُ عَلَيْهِ أَيْ لَوْنٍ شَاءَ.

﴿۱﴾ تفسیر النبی ج ۲ ص ۲۵۳؛ بحار الانوار ج ۷ ص ۳۲۶؛ تفسیر البرہان ج ۶ ص ۵۶۵؛ تفسیر نور الثقلین ج ۶

[ظہور کے بعد لوگ سورج کی روشنی سے مستغنی

ہو جائیں گے اور ان عمریں تاویل ہوں گی]

مفضل بن عمر جعفی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: بے شک جب ہمارے قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو زمین اپنے رب کے نور سے چمک جائے گی اور لوگ سورج کی روشنی سے مستغنی ہو جائیں گے اور رات اور دن ایک ہو جائیں گے اور تاریکی جاتی رہے گی اور ایک ایک مردان کی حکومت میں اتنی عمر گزارے گا کہ اس کے ہاں ایک ہزار لڑکا پیدا ہوگا جن میں کوئی لڑکی نہیں ہوگی، ان (لڑکوں) کے کپڑے ایسے لمبے ہوتے جائیں گے جیسے لڑکے لمبے ہوں گے اور ان کے رنگ ان (لڑکوں) کی مرضی کے مطابق بدلتے رہیں گے۔ ﴿

[216] ورواہ أَبُو جَعْفَرٍ أَيْضاً قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْكُوفِيُّ، عَنْ أَبِي

مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ هَمَّامٍ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ.

بفرق اسناد وہی حدیث ہے جو اوپر گزری۔ ﴿



[آیت نمبر ۷۳]

(وَأَمَّا تَمُودُ فَهَدَىٰ نَاهُهَا فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ).

﴿ دلائل الامامہ ص ۴۵۴ ج ۳۳۳ اور ص ۴۸۶ ج ۴۸۳؛ اثبات الہدایۃ ج ۷ ص ۱۲۵ ج ۷۰۲؛ حلیۃ الابرار

ج ۲ ص ۶۳۴؛ الارشاد مفید ص ۳۶۳ (بفرق الفاظ)

”اور ثمود کو تو ہم نے راہ راست دکھا دی تھی مگر انہوں نے ہدایت کی جگہ اندھا رہنے کو پسند کیا تو انہیں ان کے اعمال کے سبب ذلت آمیز عذاب کی بجلی نے پکڑ لیا۔ (حم السجدة: ۱۷)۔“

[217] شَرَفَ الدِّينِ النَّجْفِيُّ، قَالَ: رَوَى عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنِ الْحَبِيبِيِّ، وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُمَانَ، عَنِ الْفَضْلِ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَ: قَوْلُهُ تَعَالَى: كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا، قَالَ: (ثَمُودٌ رَهْطٌ مِنَ الشَّيْعَةِ، فَإِنَّ اللَّهَ سُبحَانَهُ يَقُولُ: وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَى عَلَى الْهُدَى فَأَخَذَتْهُمُ صَاعِقَةُ الْعَذَابِ وَهُوَ السَّيْفُ إِذَا قَامَ الْقَائِمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)).

### [ ثمود کون سا گروہ ہے؟ ]

فضل بن عباس سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ”ثمود نے اپنی سرکشی کے باعث تکذیب کی۔ (الشمس: ۱۱)۔“ کے بارے میں فرمایا: ثمود شیعوں میں سے ایک گروہ ہے۔ بے شک اللہ فرماتا ہے! ”اور ثمود کو تو ہم نے راہ راست دکھا دی تھی مگر انہوں نے ہدایت کی جگہ اندھا رہنے کو پسند کیا تو انہیں ان کے اعمال کے سبب ذلت آمیز عذاب کی بجلی نے گرفت میں لے لیا۔“ پس اس سے مراد امام قائم علیہ السلام کی تلوار ہے جب وہ خروج کریں گے۔ ﴿

### [ آیت نمبر ۷۴ ]

(لِنُنذِرَهُمْ عَذَابَ الْحُزْنِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا).

”تاکہ ہم دنیاوی زندگی ہی میں انہیں رسوائی کا عذاب چکھا دیں۔“

﴿ تاویل الآيات ج ۲ ص ۸۰۴؛ بحار الانوار ج ۲۳ ص ۷۲؛ تفسیر البرہان ج ۷ ص ۳۸؛ اثبات

(حم السجده: ۱۶)۔“

[218] مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّعْمَانِيُّ فِي الْغَيْبَةِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الثَّقَلَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّارٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ هُتَيْرٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: عَذَابُ الْحَزِيِّ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مَا هُوَ؟ فَقَالَ: (وَ أُمَّيْ حِزْيِ أَحْزَى - يَا أَبَا بَصِيرٍ - مِنْ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ فِي بَيْتِهِ، وَ حَجَلَتْهُ عَلَى خِوَانِهِ وَ سَطَّ عِيَالِهِ، إِذْ شَقَّ أَهْلُهُ الْيُتُوبَ عَلَيْهِ وَ صَرَخُوا، فَيَقُولُ النَّاسُ: مَا هَذَا؟ فَيَقُولُ: مُسِيخٌ فَلَا نَّ السَّاعَةَ). فَعَلْتُ: قَبْلَ [قِيَامِ] الْقَائِمِ أَوْ بَعْدَهُ؟ قَالَ: (لَا، بَلْ قَبْلَهُ).

### [ دنیاوی زندگی کی رسوائی کیا ہوگی؟ ]

ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ”تا کہ ہم دنیاوی زندگی ہی میں انہیں رسوائی کا عذاب چکھا دیں۔“ کے بارے میں عرض کیا کہ یہ عذاب کیا ہے (دنیاوی زندگی میں رسوائی والا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے ابو بصیر! اب اس سے بڑھ کر عذاب اور کیا ہوگا کہ ایک شخص اپنے گھر میں، اپنے خاندان، اپنے بھائیوں اور اپنے اہل و عیال کے ساتھ بیٹھا ہوگا کہ اچانک اس کے اہل و عیال اپنے گریبان پھاڑنے لگیں گے اور چلانی لگیں گے۔ لوگ ان سے پوچھیں گے: کیا ہوا ہے؟

انہیں کہا جائے گا: ابھی ابھی فلاں شخص (کا چہرہ) مسخ ہو گیا ہے۔

میں نے عرض کیا: کیا ایسا امام قائم علیہ السلام کے ظہور سے قبل ہوگا یا بعد میں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ آپ علیہ السلام کے ظہور سے پہلے ہوگا۔ ﴿﴾

﴿﴾ الغیبة نعمانی ص ۲۷۷ ج ۲؛ بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۳۱ ج ۱۱۱؛ اثبات الہدایہ ج ۳ ص ۷۳۷ ج ۱۰۹؛ مجمع احادیث الامام المہدی ج ۵ ص ۱۶۶؛ ج ۱۵۹ اور ص ۳۸۷ ج ۱۸۲۳؛ تفسیر البرہان ج ۷ ص ۲۷۷ ج ۲



## [ آیت نمبر ۷۵ ]

(سُنُّرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْأَفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ)  
الآية.

ہم عنقریب انہیں اپنی نشانیاں آفاق عالم میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کی ذات میں بھی یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے کہ یقیناً وہی حق ہے۔ (حم السجدة: ۵۳)۔“

[219] مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ الْقَائِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَنْبَارِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: سُنُّرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْأَفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ إِقَالَ: (فِي الْأَفَاقِ: إِنْقِصَافِ الْأَطْرَافِ عَلَيْهِمْ، وَفِي أَنْفُسِهِمْ: بِالسُّخِّ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ) أَيْ أَنَّهُ الْقَائِمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)

## [ حم السجدة ۵۳ کی تاویل ]

ابراہیم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ”ہم عنقریب انہیں اپنی نشانیاں آفاق عالم میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کی ذات میں بھی یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے کہ یقیناً وہی حق ہے۔“ کے بارے میں فرمایا: ”آفاق عالم“ سے مراد وہ علاقہ ہے جہاں وہ آباد ہیں وہ ان پر تنگ ہو جائے گا اور ”خود ان کی ذات میں“ سے مراد مسخ ہونا ہے اور ”حتیٰ کہ ان پر واضح ہو جائے کہ یقیناً وہی حق ہے“ سے مراد امام قائم علیہ السلام ہیں۔

[220] مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النُّعْمَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ،

❖ تاویل الآيات ج ۲ ص ۵۱ ح ۱۷؛ بحار الانوار: ج ۲۴ ص ۱۶۳ ح ۳؛ اثبات الهداة ج ۷ ص ۱۲۸ ح ۶۵۰؛  
تفسیر المہربان ج ۷ ص ۲۶۱ ح ۲

قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، مِنْ كِتَابِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مِهْرَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِيهِ، وَوَهَيْبٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، قَالَ: سُئِلَ أَبُو جَعْفَرٍ الْبَاقِرُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَنْ تَفْسِيرِ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ، فَقَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): (يُرِيهِمْ فِي أَنْفُسِهِمُ الْمَسْخَ، وَ يُرِيهِمْ فِي الْآفَاقِ انْتِقَاصَ الْآفَاقِ عَلَيْهِمْ، فَيَرَوْنَ قُدْرَةَ اللَّهِ فِي أَنْفُسِهِمْ وَفِي الْآفَاقِ، وَقَوْلُهُ تَعَالَى: حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ يَعْنِي بِذَلِكَ خُرُوجَ الْقَائِمِ، وَهُوَ الْحَقُّ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، يَرَاهُ هَذَا الْخَلْقُ لَا بُدَّ مِنْهُ).

### [ اللہ مسخ دکھائے گا ]

ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے خدا کے قول: ”ہم عنقریب انہیں اپنی نشانیاں آفاق عالم میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کی ذات میں بھی یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے کہ یقیناً وہی حق ہے۔“ کی تفسیر پوچھی گئی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان کو اپنی ذات میں مسخ دکھائے گا اور آفاق عالم آفاق کی قضا کو جہاں وہ آباد ہیں کو تنگ کر دے گا پس وہ اللہ کی قدرت کو آفاق اور اپنے نفسوں میں دیکھیں گے اور اللہ کے قول: ”یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے کہ یقیناً وہی حق ہے۔“ سے مراد امام قائم علیہ السلام کا خروج ہے اور وہ اللہ کی طرف سے حق ہے جو مخلوق کو دکھایا جانا ناگزیر ہے۔ ﴿

[221] مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ: عَنْ عَبْدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَبِيَّوْنٍ، عَنِ الطَّيِّبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي

﴿ الغيبة نعمانی ص ۲۷۷ ج ۲؛ اثبات الہداه ج ۳ ص ۳۷۷ ج ۱۰۸؛ بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۴۱ ج ۱۱۰؛ معجم احادیث الامام المہدی ج ۵ ص ۳۹۰ ج ۱۸۲؛ تفسیر البرہان ج ۷ ص ۶۱ ج ۳؛ روضۃ الکافی ص ۲۸۱ ج ۵۷۵؛ الوافی ج ۲۶ ص ۳۹ ج ۲۵۵۳۳؛ تفسیر الصافی ج ۶ ص ۶۴۳

أَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ، قَالَ: (حَسْفٌ وَمَسْحٌ وَقَذْفٌ)،  
قَالَ: قُلْتُ: حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ قَالَ: (دَعُ ذَا، ذَاكَ قِيَامُ الْقَائِمِ  
(عَلَيْهِ السَّلَامُ)).

## [ آفاق عالم میں نشانیاں دکھائی جائیں گی ]

طیار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق عليه السلام نے خدا کے قول: ”ہم عنقریب  
انہیں اپنی نشانیاں آفاق عالم میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کی ذات میں بھی  
حتیٰ کہ ان پر واضح ہو جائے کہ یقیناً وہی حق ہے۔“ کے بارے میں فرمایا: اس سے  
مراد حسف (زمین کا دھسنا)، مسخ ہونا اور پتھروں کی بارش ہونا ہے۔  
میں نے عرض کیا: ”حتیٰ کہ ان پر واضح ہو جائے۔“ سے کیا مراد ہے کہ آپ عليه السلام  
نے فرمایا: اسے چھوڑو یہ امام قائم عليه السلام کے قیام کے متعلق ہے۔<sup>❖</sup>

## سُورَةُ الشُّورَى

### [ آیت نمبر ۷۶ ]

لَحْمٍ ۝ عَسَقٍ .

لَحْمٍ ۝ عَسَقٍ - (الشوریٰ: ۱، ۲)۔

[222] عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ ، وَ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، قَالَ :  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْعَلَوِيُّ ، عَنِ الْعَمْرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُهِورٍ ،  
قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَمَاعَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ بَجِيٍّ  
بْنِ مَيْسَرَةَ الْخُزَعِمِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) ، قَالَ : سَمِعْتُهُ

❖ روضۃ الکافی ص ۱۶۶ ج ۱۸۱؛ بحار الانوار ج ۵۲ ص ۳۰۳ ج ۷۱؛ الوافی ج ۲۶ ص ۳۳۹ ج ۲۵۵۳۲؛  
نور الثقلین ج ۷ ص ۳۶۸؛ تفسیر الصافی ج ۶ ص ۳۶۴؛ تفسیر البرہان ج ۷ ص ۶۱ ج ۴

يَقُولُ: (حَمَّ عَسَقَ عَدْدُ سِنِي الْقَائِمِ، وَقَ: جَبَلٌ مُحِيْطٌ بِالدُّنْيَا مِنْ زُمْرٍ أَحْضَرٍ، وَخُضْرَةٌ السَّمَاءِ مِنْ ذَلِكَ الْجَبَلِ، وَعِلْمٌ كُلِّ شَيْءٍ فِي عَسَقٍ).

### [حم عسق کی تفسیر]

یحییٰ بن میسرہ (میسرہ) شعمی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: ”حمعسق“ سے مراد امام قائم علیہ السلام کے سالوں کی تعداد ہے اور ”قی“ سے مراد پہاڑ ہے جس نے پوری دنیا کا احاطہ کیا ہوا ہے جو مرد سبز رنگ کا ہے اور آسمان کا سبز رنگ اسی کی وجہ سے ہے اور ہر چیز کا علم ”عسق“ میں ہے۔

[223] مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ: بِحَذْفِ الْإِسْنَادِ، يَرْفَعُهُ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ جَهْمٍ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَ: (حَمَّ حَسَمٌ، وَعَابُونَ عَذَابٌ، وَ (سِينٌ) سِنُونَ كَسِينِي يُوسُفَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، وَ (قَافٌ) قَذْفٌ أَوْ خَسْفٌ أَوْ مَسْخٌ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِالسُّفْيَانِيِّ وَأَصْحَابِهِ، وَ نَابِسٌ مِنْ كَلْبٍ ثَلَاثُونَ أَلْفًا يَخْرُجُونَ مَعَهُ، وَ ذَلِكَ حِينَ يَخْرُجُ الْقَائِمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) بِمَكَّةَ، وَهُوَ مَهْدِيُّ هَذِهِ الْأُمَّةِ).

سکونی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کیا ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: ”حم“ سے مراد حتمی ہے، ”عین“ سے مراد عذاب، ”سین“ سے مراد سال ہیں جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے سال تھے اور ”قاف“ سے مراد قذف، خسف (زمین کا دھسننا) اور مسخ ہے جو آخری زمانے میں ہوگا جب سفیانی، اس کے ساتھی اور بنی کلب سے تیس ہزار لوگ اس کے ساتھ نکلیں گے اور اس وقت امام قائم علیہ السلام مکہ سے خروج کریں

تفسیر النبی ج ۲ ص ۲۶۷؛ بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۷۹ ح ۲ اور ج ۶۰ ص ۱۱۹ ح ۱۵ اور ج ۹۲ ص ۶۷ ح ۶؛ نور الثقلین ج ۶ ص ۸۰ ح ۳؛ تفسیر الصافی ج ۶ ص ۳۶۷؛ تفسیر البرہان ج ۷ ص ۶۳ ح ۱

گے اور وہ اس وقت کے مہدی علیہ السلام ہوں گے۔ ﴿

### [ آیت نمبر ۷ ]

(يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ).

”جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے وہ اس کے بارے میں جلدی مچا رہے ہیں اور جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہی برحق ہے۔ (الشوری: ۱۸)۔“

[224] أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبْرِيُّ فِي مُسْنَدِ فَاطِمَةَ (عَلَيْهَا السَّلَامُ) قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ الْأَنْبَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّجَّاصُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الزُّبَيْرِيُّ الْعَلَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَعْلَمُ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى الْجَوَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُفَضَّلُ بْنُ حُمَرَ، قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): يَا مُفَضَّلُ، كَيْفَ يَقْرَأُ أَهْلُ الْعِرَاقِ هَذِهِ آيَةَ؟ قُلْتُ: يَا سَيِّدِي، وَآيَةُ آيَةٍ؟ فَقَالَ: قَوْلُ اللَّهِ (تَعَالَى): يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا. فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي، لَيْسَ كَذَا نَقَرًا. فَقَالَ: كَيْفَ تَقْرَأُ؟ فَقُلْتُ: يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ. فَقَالَ لِي: وَيْحَكَ! أَتَدْرِي مَا هِيَ؟ فَقُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَإِبْنُ رَسُولِهِ أَعْلَمُ. فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا هِيَ إِلَّا قِيَامُ الْقَائِمِ، وَكَيْفَ يَسْتَعْجِلُ بِهِ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهِ؟! وَاللَّهِ مَا يَسْتَعْجِلُ بِهِ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ، وَلَكِنَّهُمْ

حَزَفُوهَا حَسَدًا لَّكُمْ فَأَعَلَمَهُ ذَلِكَ يَا مُفَضَّلُ.

(وسیاتی انشاء اللہ تعالیٰ حدیث فی الآیة فی سورة محمد).

[جو قیام قائمؑ پر ایمان نہیں رکھتا وہ ان کی طرف نہیں بڑھے گا]

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے مفضل!

اہل عراق اس آیت کو کس طرح پڑھتے ہیں؟

میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! کون سی آیت؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کا ارشاد ہے۔ ”جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے وہ اس کے

بارے میں جلدی مچا رہے ہیں اور جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں۔“

میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! آپ علیہ السلام کیسے پڑھتے ہیں اور اسے کیسے

پڑھنا چاہیے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ”ويعلمون أنه الحق۔“

میں نے عرض کیا: وہ پڑھتے ہیں۔

”يستعجل بها الذين لا يؤمنون بها والذين امنوا مشفقون منها

ويعلمون انها الحق۔“

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم پر افسوس ہے! کیا جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟

میں نے عرض کیا: اللہ، اس کا رسول اور اللہ کے رسول کا بیٹا بہتر جانتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! اس سے مراد امام قائم علیہ السلام کا قیام ہے پس جو شخص ان

پر ایمان ہی نہیں رکھتا وہ ان کی طرف تیزی سے کیسے بڑھے گا۔ خدا کی قسم! ان کی طرف

مومن ہی تیزی سے بڑھیں گے لیکن ان لوگوں نے تم سے حسد کی وجہ سے اسے تحریف کر دیا

پس اے مفضل! اسے جان لو۔ ﴿١٠﴾

﴿١٠﴾ دلائل الامامة ص ۴۵۱ ح ۳۲۶؛ نوادر المعجزات ص ۱۹۷ ح ۷؛ اثبات الهداة ج ۷ ص ۱۳۲ ح ۷۰۰؛ الزام

## قول مؤلف:

ان شاء اللہ تعالیٰ سورۃ محمد کی آیت کی تفسیر میں بھی حدیث آئے گی۔

## [ آیت نمبر ۷۸ ]

(اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ، مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ).

”اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے وہ جسے چاہتا ہے رزق دیتا ہے اور وہی بڑی طاقت والا بڑا غالب آنے والا ہے۔ جو شخص آخرت کی کھیتی کا خواہاں ہو ہم اس کی کھیتی میں اضافہ کرتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی کا خواہاں ہو ہم اسے دنیا میں سے دے دیتے ہیں اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہ ہوگا۔ (الشوریٰ: ۱۹)۔“

[225] مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْحَطَّابِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي بصيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ، قَالَ: (وَلَا يَبُذُّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)). قُلْتُ: مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ، فَقَالَ: (مَعْرِفَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأُمَّتَةِ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ)). نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ قَالَ: (نَزِيدُهُ مِنْهَا)، قَالَ: (يَسْتَوْفِي نَصِيبَهُ مِنْ دَوْلَتِهِمْ) وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ. قَالَ: (لَيْسَ لَهُ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ مَعَ الْقَائِمِ نَصِيبٌ).

### [ رزق سے مراد امیر المؤمنین علیہ السلام کی ولایت ہے ]

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا! ”اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے وہ جسے چاہتا ہے رزق دیتا ہے“۔ سے کیا مراد ہے؟  
 آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے مراد امیر المؤمنین علیہ السلام کی ولایت ہے۔  
 میں نے عرض کیا: ”جو شخص آخرت کی کھیتی کا خواہاں ہو۔“ سے کیا مراد ہے؟  
 آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے مراد امیر المؤمنین علیہ السلام اور آئمہ علیہم کی معرفت ہے۔  
 آپ علیہ السلام نے۔ ”ہم اس کی کھیتی میں اضافہ کرتے ہیں۔“ کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد ہے کہ ہم اس کی معرفت کو زیادہ کرتے ہیں اور آئمہ علیہم کی حکومت میں اسے حصہ نصیب ہوتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے۔ ”اور جو دنیا کی کھیتی کا خواہاں ہو ہم اسے دنیا میں سے دے دیتے ہیں اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہ ہوگا۔“ کے بارے میں فرمایا! اس سے مراد ہے کہ اسے امام قائم علیہ السلام کے ساتھ حکومت حق سے کچھ نصیب نہیں ہوگا۔ ﴿۱﴾

### [ آیت نمبر ۷۹ ]

(وَلَوْ لَا كَلِمَةُ الْفَضْلِ لَقَضَىٰ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ).

”اور اگر فیصلہ کن وعدہ نہ ہوتا تو ان کے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور

ظالموں کے لیے یقیناً دردناک عذاب ہے۔ (الشوریٰ: ۲۱)۔“

[226] مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ: عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي

﴿۱﴾ الکافی کلینی ج ۱ ص ۳۶ ح ۹۲؛ الوافی ج ۳ ص ۹۱ ح ۱۵۹۱؛ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۶۳ ح ۶۳؛ تفسیر البرہان

ج ۷ ص ۷۶ ح ۲؛ تفسیر الصافی ج ۶ ص ۲۸۰



جَعَفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَ: أَمَّا قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ  
الْفَضْلُ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ: (لَوْ لَا  
مَا تَقَدَّمَ فِيهِمْ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَبْقَى الْقَائِمُ (عَلَيْهِ  
السَّلَامُ) مِنْهُمْ وَاحِدًا).

### [ فیصلہ کن وعدہ؟ ]

ابوحزہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے قول: ”اور اگر فیصلہ کن وعدہ نہ ہوتا تو ان کے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور ظالموں کے لیے یقیناً دردناک عذاب ہے۔“ کے متعلق فرمایا: اس سے مراد ہے کہ اگر اس سے پہلے ان لوگوں کے لیے اللہ کا حکم نہ آگیا ہوتا تو امام قائم علیہ السلام ان میں سے کسی ایک کو بھی باقی نہ چھوڑتے۔ ﴿۱﴾

### [ آیت نمبر ۸۰ ]

(أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا فَإِنْ يَشَاءِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَى قَلْبِكَ  
وَيَمْحُ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ).

”کیا یہ لوگ کہتے ہیں (رسول ﷺ نے) اللہ پر جھوٹ بہتان باندھا ہے؟ پس اگر اللہ چاہے تو آپ کے دل پر مہر لگا دے اور اللہ باطل کو نابود کر دیتا ہے اور اپنے فرامین کے ذریعے حق کو پائیداری بخشتا ہے۔ (الشوریٰ: ۲۴)۔“

[227] عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ  
مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)  
يَقُولُ: فِي قَوْلِ اللَّهِ: قُلْ لَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى:  
(يَعْنِي فِي أَهْلِ بَيْتِهِ) قَالَ: (جَاءَتْ الْأَنْصَارُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ

﴿۱﴾ روضة الكافي: ۲۸۷ ج ۲، الوافي ج ۲۶ ص ۲۴۰ ج ۲، بحار الانوار ج ۵۱ ص ۶۲ ج ۶۲؛ تفسیر

البرهان ج ۷ ص ۷۷ ج ۱؛ تفسیر الصافي ج ۶ ص ۸۲

عَلَيْهِ وَآلِهِ، فَقَالُوا: إِنَّا قَدْ آوَيْنَا وَنَصَرْنَا، فَخُذْ طَائِفَةً مِنْ أَمْوَالِنَا،  
 اسْتَعِينْ بِهَا عَلَى مَا نَأْتِيكَ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ: قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا  
 يَعْنِي عَلَى التُّبُوءَةِ إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى أَمْحَى فِي أَهْلِ بَيْتِهِ). ثُمَّ قَالَ: (أَ  
 لَا تَرَى أَنَّ الرَّجُلَ يَكُونُ لَهُ صَدِيقٌ، وَفِي انْفِيسِ ذَلِكَ الرَّجُلِ اشْتِءٌ  
 عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ فَلَمْ يَسْلَمْ صَدْرُهُ، فَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ لَا يَكُونَ فِي نَفْسِ  
 رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) شَيْءٌ عَلَى أُمَّتِهِ، فَفَرَضَ عَلَيْهِمْ  
 الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى، فَإِنْ أَخَذُوا وَأَخَذُوا مَفْرُوضًا، وَإِنْ تَرَكُوا تَرَكُوا  
 مَفْرُوضًا). قَالَ: (فَانصَرَفُوا مِنْ عِنْدِهِ وَبَعْضُهُمْ يَقُولُ: عَرَضْنَا  
 عَلَيْهِ أَمْوَالِنَا، فَقَالَ: قَاتِلُوا عَنْ أَهْلِ بَيْتِي مِنَ بَعْدِي) وَ قَالَتْ  
 طَائِفَةٌ: مَا قَالَ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ. وَبِحَدُوثِهِ، وَقَالُوا كَمَا حَكَى اللَّهُ  
 تَعَالَى: أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا. فَقَالَ اللَّهُ: فَإِنْ يَشَاءُ اللَّهُ  
 يَخْتِمُ عَلَى قَلْبِكَ قَالَ: لَوْ افْتَرَيْتَ وَبِمَحِ اللَّهُ الْبَاطِلَ يَعْنِي يُبْطِلُهُ وَ  
 يُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ يَعْنِي بِالْأُمَّتَةِ وَالْقَائِمِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ إِنَّهُ عَلَيْهِمْ  
 بِذَاتِ الصُّدُورِ ثُمَّ قَالَ: وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَ  
 يَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ إِلَى قَوْلِهِ وَ يَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ يَعْنِي الَّذِينَ  
 قَالُوا: الْقَوْلُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ). ثُمَّ قَالَ: وَ  
 الْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ.

(والروايات كثيرة من طرق الخاصة والعامة أن الآية نزلت في  
 مودة أهل البيت عليهم السلام مذكورة في كتاب البرهان ما  
 لا مزيد عليه).

[ رسول الله ﷺ کے قرباء کی محبت فرض ہے ]

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو خدا کے قول: ”کہہ  
 دیجیے کہ میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا سوائے قریب ترین رشتہ داروں کی

محبت کے۔ (الشوریٰ: ۲۳)۔“ کے متعلق سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد آپ کے اہلبیت ﷺ ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: انصار رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ ہماری طرف تشریف لائے اور ہم نے آپ کی مدد کی پس آپ ہمارے مالوں میں سے کچھ مال لے لیجیے اور اسے اپنی ضروریات پر خرچ کیجیے تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”کہہ دیجیے کہ میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا۔“ یعنی نبوت (پیغام رسانی) پر اجرت نہیں مانگتا۔ ”سوائے قریب ترین رشتہ داروں کی محبت کے۔“ یعنی اس سے مراد آپ کی اہلبیت ﷺ ہے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا! تم دیکھتے ہو کہ ایک آدمی کا کوئی دوست ہوتا ہے لیکن پھر بھی وہ اپنے گھر والوں کے معاملے میں اس دوست سے ڈرتا رہتا ہے اور اس کے دل میں سکون نہیں آتا پس اللہ نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ کے دل میں اپنی امت پر اپنی اہلبیت ﷺ کے بارے میں کوئی ڈرنہ رہے لہذا اللہ نے لوگوں پر قریبی رشتہ داروں کی مودت کو فرض قرار دے دیا پس اگر اسے قبول کریں تو ایک فرض کی طرح قبول کریں اور اگر اسے ترک کریں تو ایک فرض کے تارک قرار پائیں۔

امام ﷺ نے فرمایا: پس جب (انصار) آپ کے پاس سے چلے گئے تو ان میں سے بعض نے کہا: (عجیب بات ہے کہ) ہم نے آپ کو اپنے اموال پیش کیے تو آپ نے فرمایا: تم (میرے بعد) میری اہلبیت ﷺ کے لیے جنگ کرو اور دوسرا گروہ کہنے لگا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کچھ نہیں فرمایا اور اس کا انکار کرنے لگے اور جو انہوں نے کہا اللہ نے اسے حکایت کرتے ہوئے فرمایا: ”کیا یہ لوگ کہتے ہیں (رسول نے) اللہ پر جھوٹ بہتان باندھا ہے؟“

پس اللہ نے فرمایا: ”پس اگر اللہ چاہے تو آپ کے دل پر مہر لگا دے۔“ یعنی اگر ہمارا رسول ہم پر بہتان باندھے تو ہم دل پر مہر لگا دیں۔ ”اور اللہ باطل کو نابود کر دیتا ہے۔“

یعنی اسے باطل کر دیتا۔ ”اور اپنے کلمات کے ذریعے حق کو پائیداری بخشتا ہے۔“ یعنی رسول اللہ ﷺ نے آپ کو پائیداری اور قائم آل محمد ﷺ کے ذریعے پائیداری بخشتا ہے۔ ”وہ سینوں کی باتوں سے یقیناً خوب واقف ہے۔“ پھر فرمایا: ”اور وہ وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اس کا علم رکھتا ہے۔ اور ایمان لانے والوں اعمال صالح بجالانے والوں کی دعا قبول کرتا ہے اور اپنے فضل سے انہیں اور زیادہ دیتا ہے۔ (الشوریٰ: ۲۵، ۲۶)۔“ یعنی اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو وہی کہتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔

پھر فرمایا: ”اور کفار کے لیے سخت ترین عذاب ہے۔ (الشوریٰ: ۲۶)۔“ ﴿

### قول مؤلف:

خاصہ اور عامہ کے طرق سے کثیر روایات آئی ہیں کہ یہ آیت مودت اہلبیت ﷺ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور یہ روایات کتاب البرہان میں ذکر کی گئی ہیں اور یہاں مزید درج کرنا ضروری نہیں ہے۔

### [ آیت نمبر ۸۱ ]

(وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ).  
 ”اور جو شخص مظلوم ہونے کے بعد بدلہ لے لے پس ایسے لوگوں پر ملامت کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ (شوریٰ: ۴۱)۔“

[228] مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ هِلَالٍ الْأَحْمَسِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ جَابِرِ الْجَعْفِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ، قَالَ: (كَذَلِكَ

﴿ تفسیر النبی ج ۲ ص ۲۷۵؛ بحار الانوار: ج ۲۳ ص ۲۳۷؛ تفسیر نور الثقلین: ج ۶ ص ۲۰۱ ح ۸۲؛ غایۃ

المرام ج ۳ ص ۱۶ ح ۲۳۰؛ تفسیر البرہان: ص ۷ ح ۸۳

الْقَائِمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) ، إِذَا قَامَ انْتَصَرَ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ وَ مِنْ الْمُكْذِبِينَ وَ النَّصَابِ.

### [ امام زمانہ علیہ السلام بدلہ لیں گے ]

جابر جعفی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے قول: ”اور جو شخص مظلوم ہونے کے بعد بدلہ لے پس ایسے لوگوں پر ملامت کا کوئی راستہ نہیں ہے۔“ کے بارے میں فرمایا: یہ امام قائم علیہ السلام کے ظہور کے وقت ہوگا جب آپ بنی امیہ سے، جھٹلانے والوں سے اور ناصبیوں سے بدلہ لیں گے۔ ﴿۱﴾

[229] عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضِيلِ ، عَنْ أَبِي حَنْزَلَةَ التَّمَلِيّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : ( وَ لَمَنْ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ يَعْنِي الْقَائِمَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَ أَصْحَابَهُ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ وَ الْقَائِمُ إِذَا قَامَ انْتَصَرَ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ وَ مِنَ الْمُكْذِبِينَ وَ النَّصَابِ هُوَ وَ أَصْحَابُهُ ، وَ هُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى : إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ) .

ابوحمزہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: ”جو شخص مظلوم ہونے کے بعد بدلہ لے۔“ یعنی اس سے مراد امام قائم علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے اصحاب ہیں۔ اور ”پس ایسے لوگوں پر ملامت کا کوئی راستہ نہیں۔“ اور امام قائم علیہ السلام جب قیام کریں گے تو بنی امیہ سے، جھٹلانے والوں سے اور ناصبیوں سے بدلہ لیں اور اس سے مراد امام قائم علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے اصحاب ہیں

﴿۱﴾ تاویل الآيات ج ۲ ص ۵۴۹ ح ۱۸؛ بحار الأنوار: ج ۵۱ ص ۴۸ ح ۱۲؛ اثبات الهداة ج ۷ ص ۱۲۹ ح ۶۵۲؛

تفسیر المہربان ج ۷ ص ۹۳ ح ۱؛ تفسیر فرات ص ۱۵۰

چنانچہ ارشاد خداوندی ہے: ”ملا مت تو بس ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق زیادتی کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (الشوریٰ: ۴۲)۔“ ﴿۱﴾

### [ آیت نمبر ۸۲ ]

وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا خَاشِعِينَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُونَ مِنْ طَرْفٍ

خَفِيٍّ.

”اور آپ دیکھیں گے کہ جب وہ اس کے سامنے لائے جائیں گے تو ذلت کی وجہ سے جھکے ہوئے نظریں چرا کر دیکھ رہے ہوں گے۔

(الشوریٰ: ۴۵)۔“

[230] مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ: قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ

السَّيَّارِيِّ، عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ الْكَلْبِيِّ، عَنْ

عَمْرِو بْنِ شَمْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)،

قَالَ: (قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: خَاشِعِينَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُونَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ

يَعْنِي لِإِلَى الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)).

[ ظہور قائم علیہ السلام کے وقت دشمن نظریں چرا کر دیکھیں گے ]

جابر (بن یزید) سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے قول: ”ذلت کی

وجہ سے جھکے ہوئے نظریں چرا کر دیکھ رہے ہوں گے۔“ کے متعلق فرمایا: اس سے

مراد امام قائم علیہ السلام ہیں (جن کے سامنے ان کی اس طرح حالت ہوگی)۔ ﴿۲﴾



﴿۱﴾ تفسیر القمی ج ۲ ص ۲۸۷؛ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۲۸۸ ح ۱۳؛ تفسیر البرہان ج ۷ ص ۹۲ ح ۵

﴿۲﴾ تاویل الآیات ج ۲ ص ۵۵۰ ح ۲۰؛ اثبات الہدایہ ج ۷ ص ۱۲۹ ح ۶۵۳؛ بحار الانوار ج ۲۴ ص ۲۲۹

ح ۳۲؛ تفسیر البرہان ج ۷ ص ۹۳ ح ۳

## سُورَةُ الْجُحُوفِ

[ آیت نمبر ۸۳ ]

(وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقْبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ).  
 ”اور اسے (اللہ نے) اس (ابراہیم علیہ السلام) کی نسل میں کلمہ باقیہ بنایا  
 تاکہ اس (اللہ) کی طرف رجوع کریں۔ (الزخرف: ۲۸)۔“

[231] إِبْنُ أَبِي يُوَيْهٍ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الشَّيْبَانِيِّ (رَحِمَهُ اللَّهُ)، قَالَ:  
 حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَلَوِيُّ،  
 قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو نَصْرِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْعِمِ الصَّيْدَاوِيُّ، قَالَ:  
 حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شَمْرِ الْجُعْفِيُّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدِ الْجُعْفِيِّ، عَنْ أَبِي  
 جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ الْبَاقِرِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: يَا ابْنَ  
 رَسُولِ اللَّهِ، إِنَّ قَوْمًا يَقُولُونَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى جَعَلَ الْأُمَّتَةَ فِي  
 عَقِبِ الْحَسَنِ دُونَ الْحُسَيْنِ. قَالَ: (كَذَبُوا وَاللَّهِ، أَوْ لَمْ يَسْبِعُوا أَنَّ  
 اللَّهُ تَعَالَى ذِكْرُهُ يَقُولُ: وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقْبِهِ فَهَلْ جَعَلَهَا إِلَّا  
 فِي عَقِبِ الْحُسَيْنِ؟). فَقَالَ: (يَا جَابِرُ إِنَّ الْأُمَّتَةَ هُمُ الَّذِينَ نَصَّ  
 عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) بِالْإِمَامَةِ، وَهُمْ الَّذِينَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ): لَهَا أُسْرِي بِي إِلَى السَّمَاءِ وَجَدْتُ  
 أَسْمَاءَهُمْ مَكْتُوبَةً عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ بِاللُّثُورِ، اثْنَتَيْ عَشَرَ اسْمًا، مِنْهُمْ  
 عَلِيُّ، وَسِبْطَاهُ، وَعَلِيُّ، وَمُحَمَّدٌ، وَجَعْفَرٌ، وَمُوسَى، وَعَلِيُّ، وَمُحَمَّدٌ، وَعَلِيُّ  
 ، وَالْحَسَنِ، وَالْحُجَّةُ الْقَائِمُ. فَهَذِهِ الْأُمَّتَةُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ الصَّفْوَةِ وَ  
 الظَّهَارَةِ، وَاللَّهُ مَا يَدْعِيهِ أَحَدٌ غَيْرُنَا إِلَّا حَشَرَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى  
 مَعَ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ - ثُمَّ تَنَفَّسَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، وَقَالَ: - لَا رَعَى  
 اللَّهُ حَقَّ هَذِهِ الْأُمَّةِ، فَإِنَّهَا لَمْ تَرَ حَقَّ نَبِيِّهَا، أَمَا وَاللَّهِ لَوْ تَرَكُوا الْحَقَّ

عَلَى أَهْلِهِ لَمَّا اِخْتَلَفَ فِي اللَّهِ اِثْنَانِ). ثُمَّ اُنْشَأَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُولُ: إِنَّ آلِيَهُو دَحِيحُهُمْ لِنَبِيِّهِمْ اَبُو اَثِقِ حَادِثِ اَلْاَزْمَانِ وَ دَوُو الصَّلِيْبِ بِحَبِّ عَيْسَى اَصْبَحُوا يَمْشُونَ زَهْوًا فِي قَرَى نَجْرَانَ وَ اَلْمُؤْمِنُونَ بِحَبِّ آلِ مُحَمَّدٍ يَمْوَنُ فِي اَلْاَفَاقِ بِالْيَبْرَانِ قُلْتُ: يَا سَيِّدِي اَلَيْسَ هَذَا اَلْاَمْرُ لَكُمْ؟ قَالَ: (نَعَمْ). قُلْتُ: فَلِمَ قَعَدْتُمْ عَنْ حَقِّكُمْ وَ دَعَوَاكُمْ. وَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: وَ جَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ، فَمَا بَالُ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَعَدَ عَنْ حَقِّهِ؟ قَالَ: فَقَالَ: (حَيْثُ لَمْ يَجِدْ تَاصِرًا، اَلَمْ تَسْمَعْ اَللَّهُ يَقُولُ فِي قِصَّةِ لُوطٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): قَالَ لَوْ اَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةٌ اَوْ اَوْى اِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ، وَ يَقُولُ حِكَايَةً عَنْ نُوحٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): فَدَعَا رَبَّهُ اَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ، وَ يَقُولُ فِي قِصَّةِ مُوسَى (عَلَيْهِ السَّلَامُ): اِنِّي لَا اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِي وَ اَخِي فَاَفْرِقْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ اَلْقَوْمِ اَلْفَاسِقِينَ، فَاِذَا كَانَ اَلنَّبِيُّ هَكَذَا، فَالْوَحْيُ اَعْدَرُ. يَا جَابِرُ، مَثَلُ اَلْاِمَامِ مَثَلُ اَلْكَعْبَةِ تُؤْتَى وَ لَا تَأْتِي).

### [ کلمہ باقیہ اور بارہ امام ]

جابر بن یزید جعفی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: اے فرزند رسول علیہ السلام! کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ نے آئمہ علیہ السلام کو امام حسین علیہ السلام کی بجائے امام حسن علیہ السلام کی نسل سے قرار دیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم! وہ جھوٹ کہتے ہیں۔ کیا انہوں نے یہ نہیں سنا جو اللہ نے ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ”اور اسے (اللہ نے) اس (ابراہیم علیہ السلام) کی نسل میں کلمہ باقیہ قرار دیا۔“ تو کیا اللہ نے اسے امام حسین کے علاوہ کسی اور کی نسل میں قرار دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اے جابر! آئمہ وہ ہیں کہ جن کی امامت پر رسول اللہ ﷺ کی نص موجود



ہے اور وہ وہی ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میں آسمانوں کی سیر پر گیا تو میں نے ساق عرش پر ان کے نام نور سے لکھے ہوئے دیکھے، ان ناموں میں علیؑ، ان کے دو سبط (حسنؑ و حسینؑ) ، علیؑ، محمدؑ، جعفرؑ، موسیٰؑ، علیؑ، محمدؑ، علیؑ، حسنؑ اور حجت قائمؑ پس یہ وہ آئمہ ہیں جو برگزیدہ اور پاک اہلبیتؑ میں سے ہیں۔ خدا کی قسم! جو کوئی ہمارے علاوہ اس (امامت) کا دعویٰ کرے تو اللہ اس کا حشر ابلیس اور اس کے لشکر کے ساتھ کرے گا۔

پھر آپ ﷺ نے ٹھنڈی سانس لی اور فرمایا: اللہ اس امت کے حق کی حفاظت نہ کرے کیونکہ اس نے اپنے نبیؐ کے حق کی حفاظت نہیں کی۔ اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ حق کو اس کے اہل کے پاس چھوڑتے تو کوئی دو لوگ بھی اللہ کے بارے اختلاف کرنے والے نہ ہوتے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ اشعار پڑھے اور فرمایا:

”یہود اپنے نبیؐ کی محبت کی وجہ سے زمانے کے حادثات سے محفوظ ہیں۔ عیسائی (صلیب والے) حضرت عیسیٰؑ کی محبت رکھنے کی وجہ سے اپنے نجران کے باغوں میں بحفاظت چلتے ہیں۔

اور مومنوں کو آل محمدؑ کی محبت کی وجہ سے ہر طرف سے آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! کیا یہ امر آپ ﷺ کی طرف سے ہے؟  
آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔

میں نے عرض کیا: پھر آپ ﷺ اپنا حق لینے اور اپنی طرف بلانے سے کیوں رُکے ہوئے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اور راہ خدا میں ایسے جہاد کرو جیسے جہاد کرنے کا حق ہے اس نے تمہیں منتخب کیا ہے۔ (الحج: ۷۸)۔“ اور امیر المؤمنینؑ اپنے حق کو لینے سے کیوں رُکے رہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: کیونکہ انہیں مددگار ہی میسر نہیں آئے۔ کیا تم نے قصہ لوطؑ

میں اللہ کا قول نہیں سنا کہ: ”اے کاش! مجھ میں طاقت ہوتی یا میں کسی مضبوط سہارے کی پناہ لے سکتا۔ (سود: ۸۰)۔“

اور وہ نوح علیہ السلام کے قصے میں حکایت کرتے ہوئے فرماتا ہے:

”پس اس نے اپنے رب کو پکارا کہ میں مغلوب ہو گیا ہوں۔ (القر: ۱۰)۔“

اور وہ موسیٰ علیہ السلام کے قصے میں فرماتا ہے: ”میرے اختیار میں میری اپنی ذات اور میرے بھائی کے سوا کچھ نہیں ہے لہذا تو ہم میں اور اس فاسق قوم میں جدائی ڈال دے۔ (المائد: ۲۵)۔“

پس جب نبی کے ساتھ ایسا ہے تو وصی کے پاس (حق نہ لینے کا) عذر ہے۔  
اے جابر! امام کعبہ کی مثل ہے تو اس کی طرف آیا جاتا ہے اور وہ کسی کے پاس نہیں جاتا۔ ❁

[232] وَ عَنهُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجَوْهَرِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُكْرَمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الطَّيَالِسِيُّ أَبُو الْوَلِيدِ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ذَكْوَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ ، قَالَ : (جَعَلَ الْأُمَّةَ فِي عَقِبِ الْحَسَيْنِ ، يُخْرِجُ مِنْ صُلْبِهِ تِسْعَةَ مِنْ الْأُمَّةِ ، وَمِنْهُمْ مَهْدِيُّ هَذِهِ الْأُمَّةِ) ، ثُمَّ قَالَ : (لَوْ أَنَّ رَجُلًا ظَعَنَ بَيْنَ الزُّكْنِ وَالْمَقَامِ ، ثُمَّ لَقِيَ اللَّهَ مُبْعِضًا لِأَهْلِ بَيْتِي ، دَخَلَ النَّارَ) .  
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے خدا کے

❁ مولف نے اسے ابن بابویہ سے نقل کیا ہے لیکن ہمیں ان کی کتب سے ان الفاظ میں یہ روایت نہیں مل سکی ہے شاید ان کی کتاب النبوة میں اور مولف نے بھی اپنی کتاب البرہان میں اس روایت کے ساتھ کتاب النبوة کا ہی حوالہ دیا ہے؛ نیز دیکھیے۔ کفایۃ الاثر ص ۵۴ ح ۱۳۶؛ بحار الانوار ج ۳۶ ص ۵۷ ح ۲۲۶؛ تفسیر البرہان ج ۷ ص

قول: ”اور اسے اس کی نسل میں کلمہ باقیہ بنایا۔“ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: یعنی آئمہ علیہم السلام کو حسین علیہ السلام کی نسل میں قرار دیا گیا ہے ان میں سے نو (۹) ان کی صلب سے نکلیں گے اور انہی میں اس امت کے مہدی ہوں گے۔

پھر آپ نے فرمایا: اگر کوئی شخص رکن اور مقام کے درمیان عبادت کرتے کرتے ضعیف ہو جائے پھر وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ میری اہلبیت علیہم السلام کا بغض رکھتا ہو تو وہ آگ میں داخل ہوگا۔ ﴿

[233] وَعَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِصَامِ الْكَلْبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنِي، إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيِّ الْقَزْوِينِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْخَطَّاطِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ ثَابِتِ التَّمَالِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، أَنَّهُ قَالَ: (فِينَا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةٌ: وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ. وَفِينَا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةٌ: وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ، وَ الْإِمَامَةُ فِي عَقِبِ الْحُسَيْنِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَإِنَّ لِلْغَائِبِ مِثْلًا غَيْبَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا أَطْوَلُ مِنَ الْأُخْرَى، أَمَّا الْأَوْلَى فَمِثْلَةُ أَيَّامٍ، أَوْ سِتَّةُ أَشْهُرٍ، أَوْ سِتُّ سِنِينَ، وَأَمَّا الْأُخْرَى فَيَطْوُلُ أَمْدُهَا حَتَّى يَزْجَعَ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ أَكْثَرُ مَنْ يَقُولُ بِهِ، فَلَا يَنْبُتُ عَلَيْهِ إِلَّا مَنْ قَوِيَ يَقِينُهُ، وَصَحَّتْ مَعْرِفَتُهُ، وَلَمْ يَجِدْ فِي نَفْسِهِ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتُ، وَسَلَّمْ لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ).

(والروایات کثیرة فی الإمامة وانبہا فی عقب الحسين علیہ السلام  
مذکورہ فی کتاب البرہان).

﴿ مؤلف نے اسے ابن بابویہ سے نقل کیا ہے جو کہ ہمیں نہیں مل سکی ہے؛

کفایۃ الاثر ص ۱۵۷ ح ۵۲؛ بحار الانوار ج ۳۶ ص ۱۵ ح ۱۶۰؛ تفسیر البرہان ج ۷ ص ۱۱۸ ح ۹

### [ کلمہ باقیہ اور امام زمانہ علیہ السلام کو دو غیبتیں ]

ثابت ثمالی سے روایت ہے امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے: ”اور کتاب اللہ کی رو سے رشتہ دار آپس میں ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔ (الاحزاب: ۶)۔“

اور یہ آیت بھی ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ”اور اسے اسکی نسل میں کلمہ باقیہ بنایا۔“ اور امامت قیامت تک حسین بن علی علیہ السلام کی نسل میں رہے گی اور ہمارے قائم علیہ السلام کے لیے دو غیبتیں ہیں، ان میں سے ایک دوسری سے طویل ہے۔ پہلی غیبت چھ دن یا چھ مہینے یا چھ سال ہے اور دوسری غیبت اتنی طویل ہوگی کہ اکثریت اس کا انکار کر دے گی اور اس پر ثابت قدم نہیں رہے گی سوائے ان کے جن کا یقین قوی اور معرفت صحیح ہوگی اور جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے اس پر دل میں کوئی تنگی نہیں ہونی چاہیے پس ہم اہلبیت علیہم السلام کے لیے سلامتی ہے۔ ﴿۱﴾

#### قول مؤلف:

امامت کے بارے میں کثیر روایات ہیں کہ یہ امام حسین علیہ السلام کی نسل میں رہے گی اور یہ روایات کتاب البرہان میں مذکورہ ہیں۔

#### [ آیت نمبر ۸۴ ]

(هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ).

”کیا یہ لوگ صرف ساعت کے منتظر ہیں کہ وہ ان پر اچانک آپڑے

اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔ (الزخرف: ۶۶)۔“

[234] مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَيْدٍ ، عَنْ

﴿۱﴾ کمال الدین وتمام النعمہ ج ۱ ص ۴۳۰ باب ۸ ج ۳۰؛ تفسیر البرہان ج ۷ ص ۱۱۸ ح ۱۱؛ بحار الانوار ج ۵۱ ص

۱۳۵ ح ۱؛ تفسیر الصافی ج ۶ ص ۵۱۸؛ تفسیر نور الثقلین ج ۷ ص ۵۳۵

إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَسَّارٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ  
الْحَضْرِيِّ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَعْيَنَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ  
السَّلَامُ) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ  
تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً، قَالَ: (هِيَ سَاعَةُ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، تَأْتِيَهُمْ  
بَغْتَةً).

### [ ساعت سے مراد امام قائم علیہ السلام ہیں ]

زرارہ بن اعین سے روایت ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام سے خدا کے قول: ”کیا یہ  
لوگ صرف ساعت کے منتظر ہیں کہ وہ ان پر اچانک آپڑے۔“ کے بارے  
میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! اس ساعت سے مراد امام قائم علیہ السلام (کاظہور)  
مراد ہے جو ان پر اچانک آپڑے گی۔ ﴿



### [ آیت نمبر ۸۵ ]

(حم، وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ، إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ،  
فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ).

”حم ○ اس روشن کتاب کی قسم ○ ہم نے اسے ایک بابرکت رات  
میں نازل کیا ہے یقیناً ہم ہی تمہیں کرنے والے ہیں ○ اس رات  
میں ہر حکیمانہ امر کی تفصیل وضع کی جاتی ہے۔ (الدخان: ۳ تا ۱۰)۔“

[235] عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي بِذَلِكَ أَبِي، عَنِ ابْنِ أَبِي حُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَ أَبِي الْحَسَنِ (عَلَيْهِمْ

﴿ تاویل الآيات ج ۲ / ۴۵۷ ج ۲۶: بحار الأنوار ج ۲۴ ص ۱۶۳ ح ۴: اثبات الهداة ج ۷ ص ۱۲۹ ح ۶۵۴: ﴿

تفسير المبرهان ج ۷ ص ۱۳۵ ح ۱ ﴿

السَّلَامَ): حَمَّ وَ الْكِتَابِ الْمُبِينِ اِنَّا أَنْزَلْنَاهُ يُعْنَى الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةِ مُبَارَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ، وَ هِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ، أَنْزَلَ اللَّهُ الْقُرْآنَ فِيهَا إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ جُمْلَةً وَاحِدَةً، ثُمَّ نَزَلَ مِنَ الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ عَلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) فِي طُولِ عَشْرِينَ سَنَةً فِيهَا يُفْرَقُ يُعْنَى فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ أَمَى يُقَدِّرُ اللَّهُ كُلَّ أَمْرٍ مِنَ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ، وَ مَا يَكُونُ فِي تِلْكَ السَّنَةِ، وَ لَهُ فِيهِ الْبَدَاءُ، وَ الْمَشِيئَةُ يُقَدِّمُ مَا يَشَاءُ وَ يُؤَخِّرُ مَا يَشَاءُ مِنَ الْأَجَالِ وَ الْأَرْزَاقِ وَ الْبَلَايَا وَ الْأَمْرَاضِ، وَ يَزِيدُ فِيهَا مَا يَشَاءُ، وَ يَنْقُصُ مَا يَشَاءُ، وَ يُلْقِيهِ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، وَ يُلْقِيهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى الْأُمَّةِ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ)، حَتَّى يَنْتَهِيَ ذَلِكَ إِلَى صَاحِبِ الزَّمَانِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَ يَشْتَرِطُ لَهُ مَا فِيهِ الْبَدَاءُ وَ الْمَشِيئَةُ وَ التَّقْدِيمُ وَ التَّأْخِيرُ.

[ امور کالیلتہ القدر میں وضع ہونا اور امام زمانہ

کی طرف القاء کا طریقہ ]

عبداللہ بن مسکان سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام اور امام موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ”تم اس روشن کتاب کی قسم ہم نے اسے نازل کیا۔“ سے مراد قرآن مجید ہے۔ ”ایک بابرکت رات میں یقیناً ہم ہی تمہیں کرنے والے ہیں۔“ سے مراد لیلۃ القدر ہے جس میں اللہ نے تمام قرآن کو (جملہ واحدہ کی صورت میں) بیت المعمور کی طرف نازل کیا پھر بیت المعمور سے رسول اللہ ﷺ پر تیس سالوں کی طویل مدت میں نازل کیا۔ ”اس میں ہر حکیمانہ امر کی تفصیل وضع کی جاتی ہے۔“ سے مراد لیلۃ القدر ہے۔ ”ہر حکیمانہ امور سے مراد ہے کہ اس رات

میں ہر امر کا فیصلہ کیا جاتا ہے چاہے حق سے ہو یا باطل سے اور جو کچھ اس سال میں ہوگا اس کا بھی فیصلہ کیا جاتا ہے اور اس میں بداء اور مشیت ہوتی ہے کہ وہ آجالِ ارزاق، بلا یا (آزمائش)، اعراض اور امراض میں سے جس کو چاہتا ہے مقدم کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے مؤخر کرتا ہے اور جس میں چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے مؤخر کرتا ہے اور جس میں چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے اور جس میں چاہتا ہے کمی کرتا ہے اور یہ سب رسول اللہ ﷺ کے ذریعے امیر المؤمنین علیہ السلام کی طرف القاء کیا جاتا ہے اور امیر المؤمنین علیہ السلام سے آئمہ علیہم السلام کی طرف القاء کرتے ہیں حتیٰ کہ یہ صاحب الزمان تک پہنچتا ہے اور یہ بداء مشیت، تقدیم اور تاخیر سے مشروط ہوتا ہے۔<sup>①</sup>

## سُورَةُ الْجَاثِيَةِ

[آیت نمبر ۸۶]

(قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ).  
 ”ایمان والوں سے کہہ دیجیے کہ جو لوگ ایامِ اللہ کی توقع نہیں رکھتے  
 ان سے درگزر کریں (الجاثیہ: ۱۴)۔“

[236] قَالَ: رُوِيَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ). قَالَ: (أَيَّامَ اللَّهِ  
 الْمَرْجُؤَةُ ثَلَاثَةٌ: يَوْمُ قِيَامِ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ). وَيَوْمُ الْكَرَّةِ. وَ  
 يَوْمُ الْقِيَامَةِ).

(قلت: قد تقدم في أيام الله تعالى بهذا المعنى في قوله تعالى:

① تفسیر النبی ج ۲ ص ۲۹۰؛ بحار الانوار: ج ۴ ص ۱۰۱ ح ۱۱۲ اور ج ۹ ص ۱۲ ح ۱۹؛ نور الثقلین ج ۶ ص ۴۵۴

ح ۸؛ تفسیر البرہان ج ۷ ص ۱۶۱ ح ۴

وذكرهم بأيام الله من سورة إبراهيم عليه السلام، تقدم  
بروايات مسندة).

### [ايام اللہ کتنے ہیں]

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: توقع رکھنے  
والے دن تین ہیں: امام قائم علیہ السلام کے ظہور کا دن، رجعت کا دن اور قیامت کا دن۔ ﴿۱﴾

قول مؤلف:

میں کہتا ہوں کہ ایام اللہ کے ان معنی کے متعلق اللہ کے قول میں جس میں ایام اللہ کا  
تذکرہ ہے سورہ ابراہیم کے ذیل میں بیان کیا جائے گا اور روایات اسناد کے ساتھ  
آئیں گی۔

## سُورَةُ مُحَمَّدٍ

### [آیت نمبر ۸۷]

(فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّى  
لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذُكَّرَاهُمْ).

”کیا یہ لوگ بس ساعت ہی کے منتظر ہیں کہ انہیں اچانک آجائے؟  
پس اس کی علامات تو آچکی ہیں پس جب یہ آچکے گی تو اس وقت  
انہیں نصیحت کہاں مفید ہوگی؟۔ (سورہ محمد: ۱۸)۔“

[237] الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدَانَ الْخُضَيْنِي عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ وَعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ

﴿۱﴾ تاویل الآيات: ۵۵۸؛ تفسیر البرهان: ج ۵ ص ۲۸؛ تفسیر کنز الدقائق: ج ۱۲ ص ۱۵۳؛ موسوعہ اہل البیت: ج



اللَّهُ الْحَسَنِيُّ عَنْ أَبِي شُعَيْبٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْفَرَاتِ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُفَضَّلِ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلْتُ سَيِّدِي  
الصَّادِقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَلْ لِلْمَأْمُورِ الْمُنتَظِرِ الْمَهْدِيِّ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ مِنْ وَقْتٍ مُوقَّتٍ يَعْلَمُهُ النَّاسُ فَقَالَ حَاشَ لِلَّهِ أَنْ يُوَقِّتَ  
ظُهُورَهُ يُوَقِّتُ يَعْلَمُهُ شَيْعَتُنَا قُلْتُ يَا سَيِّدِي وَلِمَ ذَلِكَ قَالَ لِأَنَّ  
هُوَ السَّاعَةُ الَّتِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: يَسْتَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ  
مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي  
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ آيَةٌ وَ هُوَ السَّاعَةُ الَّتِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:  
يَسْتَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا وَقَالَ: عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ  
لَمْ يَقُلْ إِنَّمَا عِنْدَ أَحَدٍ وَقَالَ: فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ  
بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا آيَةٌ وَقَالَ: إِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ  
الْقَمَرُ وَقَالَ: مَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا - يَسْتَعْجِلُ بِهَا  
الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا  
الْحَقُّ أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ قُلْتُ فَمَا  
مَعْنَى يُمَارُونَ قَالَ يَقُولُونَ مَتَى وُلِدَ وَمَنْ رَأَى وَ أَيْنَ يَكُونُ وَمَتَى  
يُظَهَرُ وَ كُلُّ ذَلِكَ إِسْتَعْجَالًا لِأَمْرِ اللَّهِ وَ شَكَا فِي قَضَائِهِ وَ دُخُولًا فِي  
قُدْرَتِهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةَ لِكَافِرِينَ لَشَرِّ مَا بَ قُلْتُ  
أَفَلَا يُوقَّتُ لَهُ وَقْتٌ فَقَالَ يَا مُفَضَّلُ لَا أُوَقِّتُ لَهُ وَقْتًا وَلَا يُوقَّتُ لَهُ  
وَقْتٌ إِنَّ مَنْ وَقَّتَ لِمَهْدِيٍّ وَقْتًا فَقَدْ شَارَكَ اللَّهَ تَعَالَى فِي عِلْمِهِ وَ  
إِدْعَى أَنَّهُ ظَهَرَ عَلَيَّ سِرًّا.

### [ ساعت کا علم اللہ کے پاس ہے ]

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے اپنے سردار امام جعفر صادق علیہ السلام سے  
عرض کیا: امام منتظر مہدی علیہ السلام کے لیے کوئی متعین وقت ہے جس سے لوگ واقف

ہوں؟

امام علیؑ نے فرمایا: اللہ نے ان سے اس وقت کو چھپا دیا ہے۔

میں نے عرض کیا: اے میرے مولا علیؑ! یہ کیونکہ ہے؟

آپ علیؑ نے فرمایا: یہ وہ گھڑی ہے جس کے بارے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”یہ لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ساعت واقع ہونے کا وقت کب ہے؟ کہہ دیجیے: اس کا علم صرف میرے رب کے پاس ہے، اس کے سوا اس کے وقت کو کوئی ظاہر نہیں کر سکتا، آسمانوں اور زمین میں بڑا حادثہ ہوگا جو ناگہاں تم پر آجائے گا۔ یہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں گویا آپ اس کی کھوج میں ہوں۔ کہہ دیجیے: اس کا علم صرف اللہ کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (اعراف: ۱۸۷)۔“ پاس اس کا قول ہے کہ ساعت کا علم اسی کے پاس ہے اور اس کے سوا اس کے بارے کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔

اور اس کا قول ہے! ”کیا یہ لوگ بس ساعت ہی کے منتظر ہیں کہ انہیں اچانک آئے؟ پس اس کی علامات تو آشکی ہیں تو جب یہ آپ کے گی تو اس وقت انہیں نصیحت کہاں مفید ہوگی۔“ اور وہ فرماتا ہے۔ ”ساعت قریب آگئی اور چاند شق ہو گیا۔ (القر: ۱)۔“

اور وہ فرماتا ہے: ”اور کیا آپ کو معلوم کہ شاید ساعت قریب آگئی ہو جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے وہ اس کے بارے میں جلدی مچا رہے ہیں اور جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ قیامت یقیناً برحق ہے آگاہ رہو! جو ساعت کے بارے میں جھگڑتے ہیں وہ یقیناً گمراہی میں دوڑ نکل گئے ہیں۔ (الشوریٰ: ۱۷، ۱۸)۔“

میں نے عرض کیا: اے میرے مولا علیؑ! ساعت میں جھگڑنے کے کیا معنی ہیں؟

آپ علیؑ نے فرمایا: وہ کہتے ہیں کہ وہ (امام قائم علیؑ) کب پیدا ہوئے؟ اور ان کو کس نے دیکھا؟، اور کہاں ہیں؟ اور وہ کب ظہور کریں گے؟ یہ سب (سوالات) اس لیے کرتے ہیں تاکہ اس کے امر کو لکاریں اور یہ اس کی قضا و قدرت میں شک کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کا دنیا و آخرت میں نقصان کیا ہے اور کافروں کے لیے

براٹھکانہ ہے۔

مفضل نے عرض کیا: اے میرے مولا علیؑ! پس کیا آپ علیؑ اس کا کوئی وقت مقرر نہیں کریں گے؟

امام علیؑ نے فرمایا: اے مفضل! وقت مقرر نہ کرو پس اگر کسی نے وقت مقرر کیا تو وہ اللہ کے علم میں اس کا شریک ٹھہرا اور اس بات کا مدعی بنا کہ اللہ نے اپنا علم اور راز اس پر ظاہر کیا ہے۔ ﴿۱﴾

## سُورَةُ الْفَتْحِ

[آیت نمبر ۸۸]

(لَوْ تَرَىٰٓ اَلْعَذَابَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا).  
”اور اگر الگ الگ ہو جاتے تو ان میں سے جو لوگ کافر ہیں انہیں ہم  
در دناک عذاب دیتے۔ (الفتح: ۲۵)۔“

[238] اِبْنُ بَابُوَيْهٍ: قَالَ: حَدَّثَنَا اَلْمُطَفَّرُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَلْمُطَفَّرِ اَلْعَلَوِيُّ (رَجَمَهُ اَللّٰهُ). قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَلْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِرَاهِيْمَ اَلْكَرْمِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لِاَبِي عَبْدِ اَللّٰهِ (عَلَيْهِ اَلسَّلَامُ)، اَوْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: اَصْلَحَكَ اَللّٰهُ اَلَمْ يَكُنْ عَلِيٌّ (عَلَيْهِ اَلسَّلَامُ) قَوِيًّا فِيْ دِيْنِ اَللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: (بَلَى) قَالَ: فَكَيْفَ ظَهَرَ عَلَيْهِ اَلْقَوْمُ، وَ كَيْفَ لَمْ يَدْفَعُهُمْ، وَ مَا مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: (اَيَّةٌ فِيْ كِتَابِ اَللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنَعَتْهُ). قَالَ: قُلْتُ: وَ اَيَّةٌ اَيُّ هِيَ؟ قَالَ: (قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: لَوْ تَرَىٰٓ اَلْعَذَابَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا).

لَعَذَابُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَاباً أَلِيماً، إِنَّهُ كَانَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَدَائِعُ  
 مُؤْمِنُونَ فِي أَصْلَابِ قَوْمٍ كَافِرِينَ وَمُنَافِقِينَ، فَلَمْ يَكُنْ عَلِيٌّ (عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ) لِيَقْتُلَ الْكُفَّاءَ حَتَّى تَخْرُجَ الْوَدَائِعُ، فَلَمَّا خَرَجَتِ الْوَدَائِعُ  
 ظَهَرَ عَلَى مَنْ ظَهَرَ، فَقَاتَلَهُ وَكَذَلِكَ قَاتَمْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، لَنْ يَظْهَرَ  
 أَبَداً حَتَّى تَظْهَرَ وَدَائِعُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِذَا ظَهَرَتْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ ظَهَرَ،  
 فَقَاتَلَهُ).

### [ حضرت علیؑ نے قتال کیوں نہیں کیا تھا؟ ]

ابراہیم کرخی سے روایت ہے کہ میں نے اور ایک دوسرے شخص نے امام جعفر صادق  
 ؑ سے عرض کیا: اللہ آپ ؑ کا بھلا کرے! کیا حضرت علیؑ دین خدا  
 میں قوی نہ تھے؟

آپ ؑ نے فرمایا: ہاں وہ قوی تھے۔

اس شخص نے کہا: پھر قوم ان پر کیسے غالب آگئی اور انہوں نے اس کا دفاع نہیں کیا  
 اور نہ ان کو روکا؟

آپ ؑ نے فرمایا: کتاب خدا کی آیت نے انہیں اس سے روکا تھا۔

میں نے عرض کیا: وہ آیت کون سی آیت ہے؟

آپ ؑ نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے: ”اور اگر الگ الگ ہو جاتے تو ان میں سے جو  
 لوگ کافر ہیں انہیں ہم دردناک عذاب دیتے۔“

کیونکہ اللہ کی مومن امانتیں کافرون اور منافقوں کی نسلوں میں تھیں پس یہ حضرت  
 علیؑ کے لیے ممکن نہ تھا کہ ان کے آباء کو قتل کر دیں یہاں تک کہ امانتیں پیدا ہو جائیں پس  
 جب امانتیں پیدا ہو گئیں جو پیدا ہونی تھیں تو آپ ؑ نے ان سے مقابلہ کیا اور اسی  
 طرح ہمارے قائم اہلبیت ؑ کا ظہور بھی اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک کہ امانتیں پیدا  
 نہ ہو جائیں پس جب امانتیں پیدا ہو جائیں گی تو آپ ؑ کا ظہور ہوگا اور آپ ان کو قتل

کر دیں گے۔ ﴿۱۹﴾

[239] عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْخَشَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ فُلَانٍ الْكَرْخِيِّ، قَالَ: قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): أَلَمْ يَكُنْ عَلِيُّ قَوِيًّا فِي بَدَنِهِ، قَوِيًّا بِأَمْرِ اللَّهِ؟ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): (بَلَى)، قَالَ: فَمَا مَعَهُ أَنْ يَدْفَعَ أَوْ يَمْتَنِعَ؟ قَالَ: (سَأَلْتُ فَافْتَهَمَ الْجَوَابَ، مَتَعَ عَلِيًّا مِنْ ذَلِكَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ)، فَقَالَ: وَ أَمَى آيَةً؟ فَقَرَأَ: (لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا، إِنَّهُ كَانَ لِلَّهِ وُدًّا مُمُؤِنُونَ فِي أَصْلَابِ قَوْمٍ كَافِرِينَ وَمُنَافِقِينَ، فَلَمْ يَكُنْ عَلِيُّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) لِيَقْتُلِ الْآبَاءَ حَتَّى تَخْرُجَ الْوُدَائِعُ، فَلَمَّا خَرَجَتْ، ظَهَرَ عَلَى مَنْ ظَهَرَ وَ قَتَلَهُ، وَ كَذَلِكَ قَائِمُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ لَمْ يَظْهَرْ أَبَدًا حَتَّى تَخْرُجَ وَدَائِعُ اللَّهِ، فَإِذَا خَرَجَتْ يَظْهَرُ عَلَى مَنْ يَظْهَرُ فَيَقْتُلُهُ).

بفرق اسناد اور بفرق الفاظ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ ﴿۱۹﴾



### [ آیت نمبر ۸۹ ]

(هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ).

﴿۱۹﴾ کمال الدین و تمام العمدة ج ۲ ص ۶۶۴ باب ۵۴ ج ۲؛ تفسیر القمی ج ۲ ص ۳۱۶؛ تفسیر المبرہان ج ۷ ص ۲۴۱ ح

۲؛ تفسیر نور الثقلین ج ۷ ص ۷۵ ج ۶۱؛ بحار الانوار ج ۲۹ ص ۴۲۸ ح ۱۳

﴿۱۹﴾ ایضاً

”وہ وہی ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اسے ہر دین پر غالب کر دے۔ (فتح: ۲۸)۔“

[240] عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فِي تَفْسِيرِهِ الْمَنَسُوبِ إِلَى الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
قَالَ: هُوَ الْإِمَامُ الَّذِي يُظْهِرُهُ اللَّهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ  
قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مَلَأَتْ جُورًا وَظُلْمًا وَهَذَا جِنَا ذَكَرْنَا أَنَّ تَأْوِيلَهُ  
بَعْدَ تَنْزِيلِهِ.

(أقول: قد تقدمت روايات كثيرة في معنى ما ذكرنا في تفسير قوله  
تعالى: (هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى  
الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ) من سورة براءة).

### [ ادیان پر غلبہ ]

علی بن ابراہیم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے منسوب اپنی تفسیر میں کہا ہے: اس سے مراد وہ امام علیہ السلام ہے جس کے ذریعہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کرے گا اور زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی اور وہ ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے کہ اس آیت کی تاویل اس کی تنزیل کے بعد ہوگی۔ ﴿

قول مؤلف:

میں کہتا ہوں کہ اس معنی کی کثیر روایات ہم نے سورہ برات (توبہ) کی آیت ۳۳ کی تفسیر میں ذکر کر دی ہے۔



﴿ تفسیر لقمی ج ۲: ص ۲۹۲؛ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۵۰؛ تفسیر نور الثقلین ج ۷ ص ۸۱ ج ۸۲؛ تفسیر البرہان ج ۷ ص

## سُورَةُ ق

[ آیت نمبر ۹۰ ]

(وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ، يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذَلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ).

”اور کان لگا کر سنو! جس دن منادی قریب سے پکارے گا، اس دن لوگ اس چیخ کو حقیقتاً سن لیں گے وہی نکل پڑنے کا دن ہوگا۔ (ق: ۴۱، ۴۲)۔“

[241] علی بن ابراہیم: فی تفسیرہ المنسوب الی الصادق علیہ السلام قال: ینادی المنادی صبیحة القائم واسم أبیه علیہما السلام، قوله: (يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذَلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ) قال: باسم القائم علیہ السلام من السماء، (و) ذلك يوم الخروج.

### [ منادی نام بنام پکارے گا ]

علی بن ابراہیم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے منسوب اپنی تفسیر میں کہا ہے: اس سے مراد ہے کہ منادی امام قائم علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے والد بزرگوار علیہ السلام کے نام لے کر پکارے گا۔

اللہ کا قول: ”اس دن لوگ اس چیخ کو حقیقتاً سن لیں گے وہی نکل پڑنے کا دن ہوگا۔“ سے مراد ہے کہ آسمان سے امام قائم علیہ السلام کے نام سے چیخ ہوگی۔ ”اور وہی نکل پڑنے کا دن ہوگا۔“ ﴿۱﴾



﴿۱﴾ تفسیر التلمی ج ۲ ص ۳۲؛ تفسیر البرہان ج ۷ ص ۶۰۶ ح ۲؛ تفسیر نور الثقلین ج ۷ ص ۱۳۱ ح ۵۹؛ بحار الانوار: ج ۵۳ ص ۶۵ ح ۵۷؛ تفسیر الصافی ج ۶ ص ۱۰۷

## سُورَةُ الذَّرِّيَّاتِ

[ آیت نمبر ۹۱ ]

(فَوَرَّبِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقُّ مِثْلِ مَا أَنتُمْ تَنْطِقُونَ).

”پس آسمان اور زمین کے پروردگار کی قسم! یقیناً وہ اسی طرح برحق

ہے جس طرح تم باتیں کر رہے ہو۔ (الذاریات: ۲۳)۔“

[242] مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ (رَحْمَةُ اللَّهِ)، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ

إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ

إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ

الْحُسَيْنِ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ): فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: فَوَرَّبِ السَّمَاءِ وَ

الْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقُّ مِثْلِ مَا أَنتُمْ تَنْطِقُونَ، قَالَ: (قَوْلُهُ تَعَالَى: إِنَّهُ لَحَقُّ

، هُوَ قِيَامُ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، وَفِيهِ نَزَلَتْ: وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ

آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا

اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى

لَهُمْ وَلَيَبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا).

[ امام قائم علیہ السلام کا ظہور برحق ہے ]

اسحاق بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ امام علی بن حسین علیہ السلام نے خدا کے قول: ”پس

آسمان اور زمین کے پروردگار کی قسم! یقیناً وہ اسی طرح برحق ہے جس طرح تم

باتیں کر رہے ہو۔“ کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد امام قائم علیہ السلام کا قیام ہے

اور یہ آیت بھی اسی سلسلے میں نازل ہوئی ہے۔ ”تم میں سے جو لوگ ایمان لے آئے

ہیں اور نیک اعمال بجالائے ہیں اللہ نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے کہ انہیں زمین



میں اس طرح خلیفہ ضرور بنائے گا جس طرح ان سے پہلوں کو خلیفہ بنایا اور جس دین کو اللہ نے ان کے لیے پسندیدہ بنایا ہے اسے پائیدار ضرور بنائے گا اور انہیں خوف کے بعد امن ضرور فراہم کرے گا۔ (النور: ۵۵)۔ ﴿۱﴾

[243] الشيخ الطوسي في الغيبة: قال: أَخْبَرَنَا الشَّرِيفُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْمُحَمَّدِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَتَّامٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَطِيعِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَاتِمِ الْكُزَّازِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ: فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَ فِي السَّيِّئَاتِ مَا تَرْغَبُونَ وَمَا تُوعَدُونَ فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنْطِقُونَ. قَالَ قِيَامُ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمِثْلُهُ أَيَّنَّ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعاً قَالَ أَصْحَابُ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَجْمَعُهُمُ اللَّهُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ.

ابوصالح سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباسؓ نے خدا کے قول: ”اور تمہاری روزی آسمان میں ہے اور وہ بھی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے پس آسمان اور زمین کے پروردگار کی قسم! یقیناً وہ اسی طرح برحق ہے جس طرح تم باتیں کر رہے ہو۔ (الذاریات: ۲۲، ۲۳)۔“ کے متعلق فرمایا: اس سے مراد امام قائم علیہ السلام کا قیام ہے اور اسی طرح۔ ”تم جہاں کہیں رہو اللہ تم سب کو لے آئے گا۔ (البقرہ: ۱۴۸)۔“ کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد امام قائم علیہ السلام کے اصحاب ہیں اللہ انہیں ایک ہی دن میں جمع کر دے گا۔ ﴿۲﴾

[244] عنه: قال: روى إبراهيم بن مسلمة (سلمة)، عن أحمد بن مالك الفزاري، عن حيدر بن محمد الفزاري، عن عباد بن يعقوب، عن

﴿۱﴾ تاویل الآيات ج ۲ ص ۶۱۵ ح ۴؛ بحار الانوار: ج ۵۱ ص ۵۳ ح ۳۴؛ تفسیر البرہان ج ۷ ص ۱۳۳ ح ۳؛ غیبتہ

شیخ طوسی ص ۱۱۰

﴿۲﴾ کتاب الغیبتہ طوسی ص ۱۷۵ ح ۱۳۰؛ بحار الانوار: ج ۵۱ ص ۵۳ ح ۳۱؛ اثبات الہدایہ ج ۳ ص ۵۰۱ ح ۲۸۴؛

نصر بن مزاحم، عن محمد بن مروان، عن الكلبي، عن أبي صالح عن ابن عباس في قوله تعالى: (وَفِي السَّمَاءِ رُزُقَكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ) قال: هو خروج القائم (المهدي) عليه السلام.

### [ آسمانی روزی سے مراد امام قائم کا ظہور ہے ]

ابوصالح سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے خدا کے قول: ”اور تمہاری روزی آسمان میں ہے اور وہ بھی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ (الذاریات: ۲۲)۔“ کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہے۔<sup>①</sup>

## سُورَةُ الطُّورِ

### [ آیت نمبر ۹۲ ]

(وَ الطُّورِ، وَ كِتَابٍ مَّسْطُورٍ، فِي رَقٍّ مَّنْشُورٍ).  
”قسم ہے طور کی اور لکھی ہوئی کتاب کی، ایک کشادہ ورق میں۔“  
(الطور: ۳۱)۔“

[245] أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبْرِيُّ قَالَ: عَنِ أَبِي الْحُسَيْنِ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ، عَنِ أَبِي عَلِيٍّ، عَنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَمَاعَةَ الصَّبْرِيُّ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عَيْسَى، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ: اللَّيْلَةُ الَّتِي يَقُومُ فِيهَا قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ يَنْزِلُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَ أَمِيرُهُ

① کتاب الغيبة طوسی ص ۱۴۵ ح ۱۳۲: بحار الانوار ج ۵۱ ص ۵۳ ح ۳۳: اثبات الهداة ج ۳ ص ۵۰۱ ح ۲۸۸:

الْمُؤْمِنِينَ (صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ)، وَ جَبْرَيْلُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، عَلَى  
 جِرَاءٍ، فَيَقُولُ لَهُ جَبْرَيْلُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): أَجِبْ. فَيَخْرُجُ رَسُولُ  
 اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) رَقًّا مِنْ حُجْرَةِ إِزَارِهِ، فَيَدْفَعُهُ إِلَى عَلِيٍّ (عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ)، فَيَقُولُ لَهُ: أُكْتُبْ: (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، هَذَا عَهْدٌ  
 مِنَ اللَّهِ، وَ مِنْ رَسُولِهِ، وَ مِنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ)  
 بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ، وَ ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ (عَزَّ وَجَلَّ) فِي كِتَابِهِ: وَ الطُّورِ وَ  
 كِتَابٍ مَسْطُورٍ فِي رَقٍّ مَنَشُورٍ وَ هُوَ الْكِتَابُ الَّذِي كَتَبَهُ عَلِيُّ بْنُ  
 أَبِي طَالِبٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، وَ الرَّقُّ الْمَنَشُورُ الَّذِي أَخْرَجَهُ رَسُولُ  
 اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) مِنْ حُجْرَةِ إِزَارِهِ. قُلْتُ: وَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، أ  
 هُوَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ): قَالَ: نَعَمْ، الْمَهْلِيُّ رَسُولُ اللَّهِ  
 (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ)، وَ الْكَاتِبُ عَلِيُّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ).

(قلت: هذا صورة الحديث الذي يحضرنى من نسخة مسند فاطمة  
 عليها السلام تصنيف أبي جعفر محمد بن جرير الطبري: أورد  
 الحديث من الكتاب في باب معرفة وجوب القائم عليه السلام  
 وأنه لا بد أن يكون، ومطلع الحديث من هذه النسخة كما ترى،  
 والله أعلم، والغرض من الحديث حاصل).

[ ظہور کے بعد رسول اللہ حضرت علیؑ کو عہد نامہ لکھوا میں گے ]

محمد بن علی ہمدانی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس شب قائم  
 آل محمد علیہ السلام قیام فرمائیں گے تو اس رات رسول اللہ، امیر المؤمنین علیہ السلام اور جبرئیل علیہ السلام حراء  
 کے مقام پر اتریں گے اور جبرئیل علیہ السلام آپ سے عرض کریں گے کہ آپ جواب دیں۔  
 چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ازار بند کے اندر سے (نیپے سے) ایک کشادہ ورق نکال کر  
 حضرت علی علیہ السلام کو دے کر فرمائیں گے۔ لکھو، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ اللہ، اس کے رسول

اور علی بن ابی طالبؑ کی طرف سے فلاں بن فلاں کے نام اور اس کے باپ کے نام عہد نامہ ہے۔ اور اللہ کی کتاب میں اس کے قول سے یہی مراد ہے:

”قسم ہے طور کی، اور لکھی ہوئی کتاب کی، ایک کشادہ ورق میں۔“ اور اس آیت میں کتاب سے مراد وہ کتاب ہے جو حضرت علیؑ نے لکھی اور کشادہ ورق سے مراد وہ کشادہ ورق ہے جو رسول اللہؐ نے اپنے نینے سے نکالا تھا۔

راوی کہتا ہے: میں نے عرض کیا: ”والبیت المعمور۔ (الطور: ۴)۔“ یعنی بیت المعمور سے کیا رسول اللہؐ کی کتاب مراد ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: جی ہاں، اطاء کروانے والے (لکھوانے والے) رسول اللہؐ ﷺ ہیں اور لکھنے والے حضرت علیؑ ہیں۔ ﴿۱﴾

قول مؤلف:

میں کہتا ہوں کہ جو حدیث میں نے پیش کی ہے وہ مسند فاطمہؑ کے نسخہ سے ہے جسے ابو جعفر محمد بن جریر طبری نے لکھا ہے اور یہ حدیث باب معرفتہ وجوب القائمؑ میں وارد ہوئی ہے۔

## سُورَةُ الْقَمَرِ

[ آیت نمبر ۹۳ ]

(اَقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ).

”ساعت قریب آگئی اور چاند شق ہو گیا۔ (القمر: ۱)۔“

[246] (قلت: قد مر الحديث في ذلك، حديث المفضل بن عمر عن

الصادق عليه السلام في قوله تعالى: (هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا) من سورة محمد صلى الله عليه وآله).

اس حدیث کی تفسیر سورۃ محمد کی آیت: ۸ (حدیث نمبر ۲۳۷) میں گزر چکی ہے جو مفضل بن عمر سے مروی ہے۔ ﴿۱﴾



### [ آیت نمبر ۹۴ ]

(وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَوْرٌ).  
 ”اور اگر کوئی نشانی دیکھ لیتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو وہی ہمیشہ کا جادو ہے۔ (القر: ۲)۔“

[247] مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّعْمَانِيُّ فِي الْغَيْبَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدُ بْنُ هِشَامٍ النَّاشِرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ): وَقَدْ سَأَلَهُ عُمَارَةُ الْهَمْدَانِيُّ، فَقَالَ لَهُ: أَضَلَّكَ اللَّهُ، إِنَّ نَاسًا يُعْرِضُونَ نَا وَيَقُولُونَ: إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّهُ سَيَكُونُ صَوْتُ مِنَ السَّمَاءِ، فَقَالَ لَهُ: (لَا تَرَوْ عَيْ، وَارَوْ عَنْ أَبِي، كَانَ أَبِي يَقُولُ: هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ نَشَأَ نُزِّلَ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ فَيُؤْمِنُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ جَمِيعًا لِلصَّوْتِ الْأَوَّلِ، فَإِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ صَعِدَ إِبْلِيسُ اللَّعِينُ حَتَّى يَتَوَارَى فِي جَوْ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُنَادِي: أَلَا إِنَّ عُمَانَ قَتِيلَ مَظْلُومًا، فَاطْلُبُوا بِدَمِهِ.

﴿۱﴾ حوالہ جات کے لیے حدیث نمبر ۲۳۷ کی طرف رجوع کریں۔

فَيَرْجِعُ مَنْ أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ شَرًّا، وَيَقُولُونَ هَذَا سِحْرُ الشَّيْطَانِ، وَ  
حَتَّى يَتَنَاوَلُونَنَا، وَيَقُولُونَ: هُوَ مِنْ سِحْرِ هَمْ، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:  
وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَبِرٌّ.

بفرق الفاظ اس کا ترجمہ وہی ہے جو حدیث نمبر ۱۷۹ میں گزر چکا ہے۔

[248] وَ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

أَحْسَنِ التَّيْمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُمَانَ، عَنِ أَحْسَنِ بْنِ  
مُحَبُّوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ  
(عَلَيْهِ السَّلَامُ)، فَسَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ هَمْدَانَ يَقُولُ لَهُ: إِنَّ هَؤُلَاءِ  
الْعَامَّةُ يُعَيِّرُونَنَا، وَيَقُولُونَ لَنَا: إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ مُنَادِيًا ينادي من  
السَّمَاءِ بِأَنَّمِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ، وَكَانَ مُتَّكِنًا، فَغَضِبَ وَجَلَسَ، ثُمَّ  
قَالَ: (لَا تَزُودُوا عَنِّي وَارْزُودُوا عَنِّي، وَ لَا حَرَجَ عَلَيكُمْ فِي ذَلِكَ،  
أَشْهَدُ أَنِّي إِذْ سَمِعْتُ أَبِي (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُولُ: وَ اللَّهُ إِنَّ ذَلِكَ فِي  
كِتَابِ اللَّهِ جَلَّ وَ عَزَّ لَبِيبٌ حَيْثُ يَقُولُ: إِنَّ نَشَأَ نُكْرُلُ عَلَيْهِمْ مِنْ  
السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ، فَلَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ  
يَوْمَ مَمْنُونٍ أَحَدٌ إِلَّا خَضَعَ وَ ذَلِكَ رَقَبَتُهُ لَهَا، فَيُؤْمِنُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ إِذَا  
سَمِعُوا الصَّوْتِ مِنَ السَّمَاءِ: أَلَا إِنَّ الْحَقَّ فِي عِلِّيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ (عَلَيْهِ  
السَّلَامُ) وَ شِيعَتِهِ، قَالَ: فَإِذَا كَانَ مِنَ الْعَدَا صَعِدَ إِبْلِيسُ فِي الْهَوَاءِ  
حَتَّى يَتَوَارَى عَنِ أَهْلِ الْأَرْضِ، ثُمَّ يَنَادِي: أَلَا إِنَّ الْحَقَّ فِي عُمَانَ بْنِ  
عَمَّانٍ أَوْ شِيعَتِهِ، فَإِنَّهُ قُتِلَ مَظْلُومًا، فَاطْلُبُوا بِدَمِهِ - قَالَ: -  
فِيُثْبِتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ عَلَى الْحَقِّ، وَ هُوَ الْبِدَاءُ  
الْأَوَّلُ، وَ يَزْتَابُ يَوْمَئِذٍ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ، وَ الْمَرَضُ وَ اللَّهُ  
عَدَاؤُنَا، فَعِنْدَ ذَلِكَ يَبْرءُونَ مِنَّا وَ يَتَنَاوَلُونَنَا، وَ يَقُولُونَ: إِنَّ

الْمُنَادِي الْأَوَّلَ يَبْحَثُ مِنْ أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ). ثُمَّ تَلَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
 (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا  
 يَبْحَثُ مُسْتَبِرٌ.

ترجمہ وہی ہے جو حدیث نمبر ۱۷۹ میں گزر چکا ہے۔

[249] وَ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
 الْمُفَضَّلِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَ سَعْدَانُ بْنُ إِسْحَاقَ، وَ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ  
 عَبْدِ الْمَلِكِ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْقَطَوَائِيُّ، جَمِيعاً، عَنِ الْحَسَنِ  
 بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ هُبُوبٍ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، مِثْلَهُ سِوَاءَ بَلْفِظِهِ.  
 ترجمہ وہی ہے جو حدیث نمبر ۱۷۹ میں گزر چکا ہے۔

## سُورَةُ الْجَهَنَّمَ

[ آیت نمبر ۹۵ ]

(يُعْرِفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيْمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأُقْدَامِ).

”مجرم اپنے چہروں سے پہچانے جائیں گے پھر وہ پیشانیوں اور  
 پیروں سے پکڑے جائیں گے۔ (الرحمن: ۴۱)۔“

[250] مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النُّعْمَانِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا  
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ أَبِيهِ، عَنِ مُحَمَّدِ  
 بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنِ أَبِي بَصِيرٍ، عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)  
 فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: يُعْرِفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيْمَاهُمْ، قَالَ: (اللَّهُ يُعْرِفُهُمْ، وَ

حوالہ جات کے لیے حدیث نمبر ۱۷۹ کی طرف رجوع کریں۔

ایضاً

لَكِنْ أَنْزَلْتُ فِي الْقَائِمِ يَعْرِفُهُمْ بِسَيِّمَاتِهِمْ فَيَخِطُهُمْ بِالسَّيْفِ هُوَ  
وَأَصْحَابُهُ خَبِطًا.

### [ مجرم کیسے پہچانے جائیں گے؟ ]

ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ”مجرم اپنے  
چہروں سے پہچانے جائیں گے۔“ کے بارے میں فرمایا: اللہ تو ان کو پہچان ہی لے  
گا لیکن یہ آیت امام قائم علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ وہ مجرموں کو ان کی  
پیشانیوں سے پہچان لیں گے اور وہ اور ان کے اصحاب ان پر خوب  
تلواریں برسائیں گے۔ ﴿۱﴾

[251] مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِي سَلِيمَانَ  
الدَّيْلَمِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فِي  
قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (يُعْرِفُ الْمَجْرُمُونَ بِسَيِّمَاتِهِمْ فَيُؤَخِّدُونَ بِاللَّوْاحِصِ  
وَالْأَقْدَامِ) فَقَالَ يَا مُعَاوِيَةُ مَا يَقُولُونَ فِي هَذَا قَالَ قُلْتُ يَزْعُمُونَ  
أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَعْرِفُ الْمَجْرُمُونَ (الْمَجْرُمِينَ) بِسَيِّمَاتِهِمْ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْمُرُ بِهِمْ فَيُؤَخِّدُونَ بِنَوَاصِيهِمْ وَأَقْدَامِهِمْ وَيُلْقُونَ  
فِي النَّارِ قَالَ فَقَالَ لِي وَكَيْفَ يَخْتَارُ الْجَبَّارُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى  
مَعْرِفَةِ خَلْقِ أَنْشَأَهُمْ وَهُوَ خَلَقَهُمْ قَالَ فَقُلْتُ فَمَا ذَاكَ جَعَلْتُ  
فِيكَ قَالَ ذَلِكَ لَوْ قَدْ قَامَ فَأَمَّنَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ السِّيَّمَاءَ فَيَأْمُرُ  
بِالْكَافِرِ فَيُؤَخِّدُونَ بِنَوَاصِيهِمْ وَأَقْدَامِهِمْ ثُمَّ يَخِطُ بِالسَّيْفِ خَبِطًا.

معاویہ دُہنی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ”مجرم اپنے  
چہروں سے پہچانے جائیں گے پھر وہ پیشانیوں اور پیروں سے پکڑے جائیں

﴿۱﴾ الغیۃ نعمانی ص ۲۳۸ ج ۳۹؛ تاویل الآیات ج ۲ ص ۶۳۹ ج ۲۱؛ الثبات الحدادہ ج ۳ ص ۵۳۲ ج ۵۱۵؛ بحکم

احادیث الامام المہدی ج ۵ ص ۴۳۶ ج ۱۸۷۲؛ تفسیر البرہان ج ۷ ص ۳۹۴ ج ۵



گے۔“ کے بارے میں فرمایا: اے معاویہ! لوگ اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ان کا گمان ہے کہ اللہ قیامت کے دن مجرموں کو ان کی پیشانیوں سے شناخت کرے گا اور ان کے متعلق حکم دے گا کہ ان کو پیشانیوں اور پیروں سے پکڑ کر آگ میں ڈال دیا جائے۔

آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا! اللہ تعالیٰ جس نے ان مجرموں کو خلق کیا ہے اور جو اس کی مخلوق ہیں وہ ان کے پہچاننے کے لیے نشانی کا محتاج کیسے ہو سکتا ہے؟ میں نے عرض کیا! میں آپ ﷺ پر فدا ہوں! پھر اس سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب ہمارا قائم ﷺ قیام کرے گا تو اللہ ان کو نشانی عطا کرے تو وہ کافر کے لیے حکم دیں گے اور ان کو پیشانیوں اور پیروں سے پکڑ کر گھسیٹ کر لایا جائے گا پھر وہ ان کو ترخیخ کر دیں گے۔ ﴿

[252] {الطَّبَرِيُّ}؛ وَقَرَأَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) : (هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ أَهْلِهَا تُكْذِبُونَ تَصَلِّيَانِهَا لَا تَمُوتَانِ وَلَا تَحْيَيَانِ).

اور امام جعفر صادق ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ”یہی وہ جہنم ہے جسے مجرمین جھٹلاتے تھے (الرحمن: ۴۳)۔“ (اور فرمایا): وہ دونوں جو اس کو جھٹلاتے تھے اسی میں بھونے جائیں گے اس طرح کہ نہ مر سکیں گے اور نہ جی سکیں گے۔ ﴿

قول مترجم:

مؤلف نے حدیث نمبر ۲۵۲ کو حدیث نمبر ۲۵۱ سے متصل کر کے نقل کیا ہے لیکن باقی تمام کتب میں یہ الگ الگ حدیثیں ملی ہیں اس لیے ہم نے الگ الگ کر کے نقل کر دی ہیں اور اسی طرح خود مؤلف نے کتاب البرہان میں الگ الگ نقل کی ہیں۔

﴿ بصائر الدرجات ص ۷۳ ح ۱۲۵۴؛ بحار الانوار: ج ۵۲ ص ۳۲۰ ح ۲۶؛ اثبات الہداه ج ۷ ص ۴۴ ح ۴۰۰؛ نور الثقلین ج ۵ ص ۱۹۵ ح ۴۳؛ الاختصاص شیخ مفید ص ۳۰۴؛ تفسیر البرہان ج ۷ ص ۳۳۹۔۔۔ ﴿ مجمع البیان ج ۹ ص ۳۳۹؛ تفسیر البرہان ج ۷ ص ۳۳۹ ح ۳۔

[253] الشَّيْخُ الْمَفِيدُ فِي الْإِحْتِصَاصِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) : فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يُعْرِفُ الْمَجْرُمُونَ بِسَيِّئَاتِهِمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَ الْأَقْدَامِ فَقَالَ: (يَا مُعَاوِيَةُ، مَا يَقُولُونَ فِي هَذَا). قُلْتُ: يَزْعُمُونَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَعْرِفُ الْمَجْرِمِينَ بِسَيِّئَاتِهِمْ فِي الْقِيَامَةِ، فَيَأْمُرُ بِهِمْ، فَيُؤْخَذُ بِنَوَاصِيهِمْ وَ أَقْدَامِهِمْ، وَ يُلْقَوْنَ فِي النَّارِ، فَقَالَ لِي: (وَ كَيْفَ يَخْتَارُ الْجَبَّارُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى إِلَى مَعْرِفَةِ الْخَلْقِ بِسَيِّئَاتِهِمْ وَ هُوَ خَلَقَهُمْ؟!) قُلْتُ: فَمَاذَا ذَاكَ، جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ فَقَالَ: (ذَلِكَ لَوْ قَامَ قَائِمًا أَعْطَاهُ اللَّهُ سَيِّمَاءَ أَعْدَائِنَا، فَيَأْمُرُ بِالْكَافِرِ، فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَ الْأَقْدَامِ، ثُمَّ يَخْبِطُ بِالسَّيْفِ خَبْطًا).

بفرق اسناد ترجمہ وہی ہے جو حدیث نمبر ۲۵۱ میں گزر چکا ہے۔

[254] وَ عَنْهُ: بِإِسْنَادِهِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ: يُعْرِفُ الْمَجْرُمُونَ بِسَيِّئَاتِهِمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَ الْأَقْدَامِ، قَالَ: (سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى يَعْرِفُهُمْ، وَ لَكِنَّ هَذِهِ نَزَلَتْ فِي الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، هُوَ يَعْرِفُهُمْ بِسَيِّئَاتِهِمْ فَيَخْبِطُهُمْ بِالسَّيْفِ هُوَ وَ أَصْحَابُهُ خَبْطًا).

بفرق اسناد ترجمہ وہی ہے جو حدیث نمبر 250 میں گزر چکا ہے۔



❦ حوالہ جات کے لیے حدیث نمبر ۲۵۱ کی طرف رجوع کریں۔

❦ حوالہ جات کے لیے حدیث نمبر ۲۵۲ کی طرف رجوع کریں۔

## سُورَةُ الْحَدِيدِ

[ آیت نمبر ۹۶ ]

(وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ).

”اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں پہلے کتاب دی گئی پھر ایک طویل مدت ان پر گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے بہت سے لوگ فاسق ہیں۔ (الحديد: ۱۶)۔“

[255] بَنُ بَابُوَيْهٍ قَالَ: أَحْبَبْتَنِي عَلِيُّ بْنُ حَاتِمٍ فِيمَا كَتَبَ إِلَيَّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْبَيْهَقِيِّ عَنْ سَمَاعَةَ وَغَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةٌ فِي الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ.

### [ سورة الحديد آیت ۱۶ کا سبب نزول ]

سماذ وغیرہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت امام قائم علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے: ”اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں پہلے کتاب دی گئی پھر ایک طویل مدت ان پر گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے بہت سے لوگ فاسق ہیں۔“

[256] مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّعْمَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَمَّانٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الْكُوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْبَيْهَقِيُّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ)، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: (نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي سُورَةِ الْحَدِيدِ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ فِي أَهْلِ زَمَانِ الْغَيْبَةِ، ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ اإَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا قَدْ بَيَّنَّا لَكُمْ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ، وَقَالَ: (إِنَّ الْأَمَدَ أَمَدُ الْغَيْبَةِ).

### [ طویل مدت سے مراد غیبت ہے ]

احمد بن حسن میثقی نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک شخص سے روایت کیا ہے، اس نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: سورۃ حدید میں یہ آیت: ”اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں پہلے کتاب دی گئی پھر ایک طویل مدت ان پر گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے بہت سے لوگ فاسق ہیں۔“ غیبت کے زمانے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جان رکھو! اللہ ہی زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد زندہ کرتا ہے، ہم نے تمہارے لیے نشانوں کو یقیناً واضح طور پر بیان کیا ہے شاید تم عقل سے کام لو۔ (الحدید: ۱۷)۔“ اور امام علیہ السلام نے فرمایا! طویل مدت سے مراد غیبت کی طوالت ہے۔

[257] الشَّيْخُ الْبَيْهَقِيُّ: بِإِسْنَادِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَمَّامٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: (وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ)

فَتَأْوِيلُ هَذِهِ آيَةِ جَارٍ فِي أَهْلِ زَمَانِ الْعَيْبَةِ وَ أَيَّامِهَا دُونَ  
غَيْرِهِمْ، وَالْأَمَدُ أَمَدُ الْعَيْبَةِ.

محمد بن حمام نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک شخص سے روایت کیا ہے، اس نے کہا کہ میں نے امام علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: یہ آیت: ”اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں پہلے کتاب دی گئی پھر ایک طویل مدت ان پر گزر گئی۔“

نازل ہوئی اور اس کی تاویل زمانہ غیبت میں جاری ہے اور ان ایام کے علاوہ اس سے اور کوئی ایام مراد نہیں ہیں اور طویل مدت سے مراد غیبت کی طوالت ہے۔

### [ آیت نمبر ۹۷ ]

(اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا).

”جان رکھو! اللہ ہی زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ (الحمدید: ۱۷)۔“

[258] ابْنُ بَابُوَيَّةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حَاتِمٍ فِيمَا كَتَبَ إِلَيَّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمَيْمَنِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُطَّاقِ، عَنْ سَلَامِ بْنِ الْمُسْتَنبِيرِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا، قَالَ: يُحْيِيهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) بَعْدَ مَوْتِهَا - يَعْنِي بِمَوْتِهَا؛ كُفْرَ أَهْلِهَا - وَ الْكَافِرِ مَيِّتٌ).

مؤلف نے اس حدیث کو شیخ مفید سے روایت کیا ہے لیکن ان کی کتب سے یہ حدیث نہیں مل سکی ہے نیز دیکھے:

تاویل الآیات ج ۲ ص ۶۶۲ ح ۱۳؛ تفسیر البرہان ج ۷ ص ۳۶۶ ح ۳

## [ زمین کے مردہ ہونے کے بعد زندہ

### ہونے سے کیا مراد ہے؟ ]

سلام بن مستنیر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے قول: ”جان رکھو! اللہ ہی زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد زندہ کرتا ہے۔“ کے بارے میں فرمایا: یعنی اللہ امام قائم علیہ السلام کے ذریعے زمین کو زندہ کرے گا۔ ”اس کے مردہ ہو جانے کے بعد۔“ یعنی اس سے مراد اہل زمین کا کافر ہو جانا ہے اور کافر میت ہوتا ہے۔

[259] مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمَيْمَنِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ فَخْرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْأَحْوَلِ ، عَنْ سَلَامِ بْنِ الْمُسْتَنِيرِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) : فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : إَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا (يَعْنِي مَوْتِهَا) ؛ كُفَّرَ أَهْلِهَا ، وَ الْكَافِرُ مَيِّتٌ ، فَيُحْيِيهَا اللَّهُ بِالْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَيَعْدِلُ فِيهَا ، فَتَحْيَا الْأَرْضُ وَ يُحْيَا أَهْلَهَا بَعْدَ مَوْتِهِمْ).

سلام بن مستنیر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے قول: ”جان رکھو! اللہ ہی زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد زندہ کرتا ہے۔“ کے بارے میں فرمایا: یعنی زمین کی موت اس پر رہنے والوں کا کفر ہے اور کافر مردہ ہوتا ہے پس اللہ اسے امام قائم علیہ السلام کے ذریعے زندہ کرے گا۔ امام قائم علیہ السلام اس میں عدل کریں گے تو یہ زندہ ہو جائے گی اور اس طرح اس کے رہنے والے موت کے بعد

کمال الدین و تمام النعمہ ج ۲ ص ۲۴۲ باب ۵۸ ح ۱۳؛ تفسیر نور الثقلین ج ۸ ص ۲۶۵؛ تفسیر البرہان ج ۷

زندہ ہوں گے۔ ﴿۱﴾

[260] الشَّيْخُ الطُّوسِيُّ قَالَ: رَوَى إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مَالِكٍ  
الْفَزَارِيِّ عَنْ حَيْدَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ  
نَصْرِ بْنِ مُزَاهِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ  
إِبْنِ عَبَّاسٍ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا  
يَعْنِي يُصْلِحُ الْأَرْضَ بِقَائِمِ آلِ مُحَمَّدٍ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا يَعْنِي مِنْ بَعْدِ  
جَوْرِ أَهْلِ مَمْلَكَتِهَا قَدْ بَيَّنَّا لَكُمْ الْآيَاتِ بِقَائِمِ آلِ مُحَمَّدٍ لَعَلَّكُمْ  
تَعْقِلُونَ.

ابوصالح سے روایت ہے کہ ابن عباس نے خدا کے قول: ”جان رکھو! اللہ ہی زمین کو  
اس کے مردہ ہو جانے کے بعد زندہ کرتا ہے۔“ کے بارے میں فرمایا: یعنی امام قائم  
ﷺ کے ذریعے اس کی اصلاح کی جائے گی۔ ”اس کی موت کے بعد۔“ یعنی اس  
کے رہنے والوں کے ظلم و جور کے بعد۔ ”ہم نے تمہارے لیے نشانیوں کو واضح طور  
پر بیان کیا ہے۔ (الحمدید: ۱۷)۔“ یعنی قائم ﷺ آل محمد ﷺ کے ذریعے سے۔  
”تا کہ تم عقل سے کام لو۔“ ﴿۱﴾

[261] مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مَهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُوسَى  
بْنِ سَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ (عَلَيْهِ  
السَّلَامُ): فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا، قَالَ:  
(لَيْسَ يُحْيِيهَا بِالْقَطْرِ، وَ لَكِنْ يَبْعَثُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلًا، فَيُحْيِيُونَ  
الْعَدْلَ، فَتُحْيِي الْأَرْضُ لِإِحْيَاءِ الْعَدْلِ، وَإِلْقَامَةِ الْحَدِّ فِيهَا أَنْفَعُ فِي  
الْأَرْضِ مِنَ الْقَطْرِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا).

﴿۱﴾ تاویل الآيات ج ۲ ص ۶۶۳ ح ۱۵؛ بحار الانوار ج ۲۴ ص ۳۲۵ ح ۳۹۹ اور ج ۵۱ ص ۵۴ ح ۳؛ تفسیر

البرهان ج ۷ ص ۷۷۔۔۔

﴿۲﴾ کتاب الغیبة طوسی ص ۱۷۵ ح ۱۳۱؛ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۵۳ ح ۳۲؛ اثبات الہداه ج ۳ ص ۵۰۱ ح ۲۸۷

عبدالرحمن بن حجاج سے روایت ہے کہ امام ابو ابراہیم علیہ السلام (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) نے خدا کے قول: ”وہ اس کو مردہ ہو جانے کے بعد زندہ کرتا ہے۔“ کے بارے میں فرمایا: یہ زندہ کرنا بارش کے قطروں سے نہیں ہے اور لیکن اللہ کچھ ایسے بندے بھیجتا ہے جو عدل و انصاف کو زندہ کرتے ہیں تو اس عدل کے زندہ ہونے سے زمین زندہ ہو جاتی ہے اور زمین میں ایک حد کا قائم کرنا چالیس دنوں تک بارش برسنے سے زیادہ فائدہ مند ہے۔ ﴿

[262] عَنْهُ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَلْبِيِّ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: إِعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا، قَالَ: (الْعَدْلُ بَعْدَ الْجَوْرِ).

محمد حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ”جان رکھو! اللہ ہی زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد زندہ کرتا ہے۔“ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے مراد ظلم و جور کے بعد عدل قائم کرنا ہے۔ ﴿

## سُورَةُ الْمُتَجَنِّثِ

[آیت نمبر ۹۸]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَدَّبُّوا

﴿ الكافي كليني ج ۷ ص ۱۷۴ ح ۱۳۶۵۱؛ تهذيب الاحكام ج ۱۰ ص ۱۳۶ ح ۵۷۸؛ الوافي ج ۱۵ ص ۲۰۴ ح

۱۳۹۰۴؛ وسائل الشيعه ج ۲۸ ص ۱۲ ح ۳۰۹۴؛ تفسير البرهان ج ۷ ص ۳۶ ح ۴؛

روضه الكافي ص ۲۶۷ ح ۳۹۰؛ بحار الانوار ج ۵ ص ۵۳ ح ۶۴؛ تفسير البرهان ج ۷ ص ۳۶ ح ۵؛ تفسير

نور الثقلين ج ۸ ص ۲۶۵



من الآخرة كما يئس الكفار من أصحاب القبور).  
 ”اے ایمان والو! اس قوم سے دوستی نہ رکھو جس پر اللہ غضبناک ہوا  
 ہے جو آخرت سے اس طرح مایوس ہیں جیسے کفارہ اہل قبور سے ناامید  
 ہیں۔ (المتحنہ: ۱۳)۔“

[263] مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ  
 مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ صَالِحِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي  
 أَبُو الْحَارِثِ وَدِيزِيَادُ بْنُ الْمُنْذِرِ، عَمَّنْ سَمِعَ عَلِيًّا (عَلَيْهِ السَّلَامُ): (يَقُولُ  
 الْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ بَيْنَ جُمَادَى وَرَجَبٍ). فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ  
 الْمُؤْمِنِينَ، مَا هَذَا الْعَجَبُ الَّذِي لَا تَزَالُ تَعَجِبُ مِنْهُ؟ فَقَالَ:  
 (تَكَلَّمْتُكَ أُمَّكَ، وَأَيْ الْعَجَبِ أَنْجَبُ مِنْ أَمْوَاتٍ يَطْرُبُونَ كُلَّ عَدُوِّ اللَّهِ  
 وَرَسُولِهِ وَ لِأَهْلِ بَيْتِهِ، وَ ذَلِكَ تَأْوِيلُ هَذِهِ آيَةِ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
 آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا  
 يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ فَإِذَا إِشْتَدَّ الْقَتْلُ قُلْتُمْ: مَاتَ وَ  
 هَلَكَ وَ أَيْ وَادِسَلَكَ، وَ ذَلِكَ تَأْوِيلُ هَذِهِ آيَةِ: ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمْ الْكَرَّةَ  
 عَلَيْهِمْ وَ أَمَدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَ بَنِينَ وَ جَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا).

### [ عجیب باتیں کب ظاہر ہوں گی؟ ]

ابوجارود زیاد بن منذر نے ایک شخص سے روایت کیا ہے جس نے حضرت علی علیہ السلام  
 سے سنا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: جمادی اور رجب کے درمیان عجیب باتیں ظاہر  
 ہوں گی۔

پس ایک شخص اٹھا اور اس نے کہا: اے امیر المؤمنین علیہ السلام! وہ کون سی تعجب خیز  
 باتیں ہیں جن سے آپ علیہ السلام تعجب کر رہے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تیرے ماں تیرے ماتم میں بیٹھے! اس سے عجیب کیا بات ہوگی

کہ مردے (زندہ ہو کر) اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اہلبیت رسول ﷺ کے دشمنوں کو قتل کریں گے؟ اور یہ اس آیت کی تاویل ہوگی: ”اے ایمان والو! اس قوم سے دوستی نہ رکھو جس پر اللہ غضبناک ہوا ہے جو آخرت سے اس طرح مایوس ہیں جیسے کفار اہل قبور سے ناامید ہیں۔“

پس جب قتل کی شدت ہوگی تو تم کہو گے: وہ تو مر گئے یا ہلاک ہو گئے یا کسی وادی میں چلے گئے تو اس وقت اس آیت کی تاویل ہوگی: ”پھر دوسری بار ہم نے تمہیں ان پر غالب کر دیا اور اموال اور اولاد سے تمہاری مدد کی اور تمہاری تعداد بڑھادی۔ (بنی اسرائیل: ۶)۔“ ﴿۱۰﴾

## سُورَةُ الصَّفِّ

[ آیت نمبر ۹۹ ]

يُرِيدُونَ لِيُظْفَرُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ.

”یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ (کی پھونکوں) سے اللہ کے نور کو بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا خواہ کفار برامائیں۔ (الصّف: ۸)۔“

[264] مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ: عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضِيلِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْمَاضِي (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: يُرِيدُونَ لِيُظْفَرُوا نُورَ اللَّهِ

﴿۱۰﴾ تاویل الآيات ج ۲ ص ۶۸۲ ح ۲؛ بحار الانوار ج ۵۳ ص ۶۰ ح ۳۸؛ الزام الناصب ج ۱ ص ۹۶؛ تفسیر

البرهان ج ۷ ص ۵۲۱ ح ۱؛

بِأَفْوَاهِهِمْ، قَالَ: (يُرِيدُونَ لِيُظْفِقُوا وَلَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ) بِأَفْوَاهِهِمْ). قُلْتُ: وَ اللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ؟ قَالَ: (وَ اللَّهُ مُتِمُّ  
 الْإِمَامَةَ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ: فَأَمِنُوا بِاللَّهِ وَ رَسُولِهِ وَ النُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا  
 فَالنُّورُ هُوَ الْإِمَامُ). قُلْتُ: هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَ دِينِ  
 الْحَقِّ؟ قَالَ: (هُوَ الَّذِي أَمَرَ رَسُولَهُ مُحَمَّدًا بِالْوَلَايَةِ لِوَصِيِّهِ، وَ  
 الْوَلَايَةُ هِيَ دِينُ الْحَقِّ). قُلْتُ: لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ؟ قَالَ: (يُظْهِرُهُ  
 عَلَى جَمِيعِ الْأَدْيَانِ عِنْدَ قِيَامِ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَ لَوْ كَرِهَ  
 الْكَافِرُونَ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ) قُلْتُ: هَذَا تَنْزِيلٌ؟ قَالَ: (نَعَمْ أَمَّا هَذَا  
 الْحَرْفُ فَتَنْزِيلٌ، وَ أَمَّا غَيْرُهُ فَتَأْوِيلٌ).

### [ اللہ کے نور کو بچھانے والے خود بچھ جائیں گے ]

محمد بن فضیل سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضی اللہ عنہ سے خدا کے قول! ”یہ  
 لوگ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ سے اللہ کے نور کو بچھادیں۔“ کے بارے میں پوچھا تو  
 آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ سے ولایت امیر المؤمنین علیہ السلام کو  
 بچھادیں۔

میں نے عرض کیا: ”وہ اللہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا“ کا کیا مطلب ہے؟  
 آپ علیہ السلام نے فرمایا: یعنی اللہ امامت کو پورا کر کے رہے گا۔ چنانچہ اس کا فرمان  
 ہے: ”پس اللہ اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے ایمان لے  
 آؤ۔ (التغابن: ۸)۔“ پس نور سے مراد امام ہے۔

میں نے عرض کیا: ”وہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ  
 بھیجا۔“ کا کیا مطلب ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یعنی وہ وہی ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو اپنے وصی  
 کی ولایت کا حکم دیا اور ولایت ہی دین حق ہے۔ میں نے عرض کیا: کیا یہ تنزیل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، ان الفاظ کے ساتھ تنزیل ہے اور اس کے علاوہ تاویل ہے۔ ﴿

[265] عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فِي تَفْسِيرِهِ قَالَ: وَ(أَمَا) قَوْلُهُ: (يُرِيدُونَ لِيُظْفَرُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَ اللَّهُ مُتَمَّمٌ نُورِيًّا) قَالَ بِالنَّاقِئِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ حَتَّى إِذَا خَرَجَ يُظْهِرُهُ اللَّهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ حَتَّى لَا يُعْبَدَ غَيْرُ اللَّهِ وَ هُوَ قَوْلُهُ: (يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَ عَدْلًا كَمَا مِلْتُمْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا).

علی بن ابراہیم نے اپنی تفسیر میں کہا ہے! خدا کے قول: ”یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ سے اللہ کے نور کو بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا۔“ سے مراد قائم آل محمد ﷺ ہیں کہ جب آپ ﷺ کا ظہور ہوگا تو اللہ ہر دین پر غلبہ دے دے گا حتیٰ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں ہوگی اور اسی لیے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: وہ (قائم ﷺ) زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ ﴿



### [ آیت نمبر ۱۰۰ ]

(هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَ دِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ):  
 ”وہ وہی ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور دین حق

﴿ الکافی کلینی ج ۱ ص ۲۳۲ ح ۹۱؛ الوافی ج ۳ ص ۹۱۴ ح ۵۹۰؛ بحار الانوار ج ۲۳ ص ۳۱۸ ح ۲۹ اور ج ۵۱ ص

۲۶۰ ح ۵۷؛ تفسیر البرہان ج ۷ ص ۵۲۶ ح ۱۔

﴿ تفسیر القمی ج ۲ ص ۳۶۵؛ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۲۹ ح ۱۶؛ نور الثقلین ج ۷ ص ۳۵ ح ۲۹؛ تفسیر البرہان ج ۵

ص ۳۶۷ ح ۶

کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے خواہ مشرکین کو  
ناگوار گزرے۔ (الصف: ۹)۔“

[266] مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ هُوْدَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ، فَقَالَ: (وَ اللَّهُ مَا نَزَلَ تَأْوِيلَهَا بَعْدُ). قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ، وَ مَتَى يَنْزِلُ تَأْوِيلَهَا، قَالَ: (حِينَ يَقُومُ الْقَائِمُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، فَإِذَا خَرَجَ الْقَائِمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) لَمْ يَبْقَ كَافِرٌ أَوْ مُشْرِكٌ إِلَّا كَرِهَ خُرُوجَهُ حَتَّىٰ لَوْ أَنَّ كَافِرًا أَوْ مُشْرِكًا فِي بَطْنِ صَخْرَةٍ لَقَالَتِ الصَّخْرَةُ: يَا مُؤْمِنُ، فِي بَطْنِي كَافِرٌ أَوْ مُشْرِكٌ فَأَقْتُلْهُ، فَيَجِيئُهُ فَيَقْتُلُهُ).

ترجمہ وہی ہے جو حدیث نمبر ۵۹ میں گزر چکا ہے۔

[267] الْحُسَيْنِ بْنِ حَمَّادَانَ الْخُضَيْبِيُّ قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِيُّ عَنْ أَبِي شُعَيْبٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْفَرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُفَضَّلِ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ يَذْكَرُ فِيهِ أَمْرُ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ الْمُفَضَّلُ: يَا مَوْلَايَ فَكَيْفَ يُدْرَى ظُهُورُ الْمَهْدِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِلَيْهِ التَّسْلِيمُ: قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: (يَا مُفَضَّلُ يَظْهَرُ فِي شِبْهَةِ لَيْسْتَيْنِ، فَيَعْلُو ذِكْرُهُ، وَ يَظْهَرُ أَمْرُهُ، وَ يُنَادَى بِاسْمِهِ وَ كُنْيَتِهِ وَ نَسَبِهِ، وَ يَكْثُرُ ذَلِكَ عَلَى أَفْوَاهِ الْمُحَقِّقِينَ وَ الْمُبْطِلِينَ، وَ الْمُوَافِقِينَ وَ الْمُخَالِفِينَ، لَتَلْزَمَهُمُ الْحُجَّةُ بِمَعْرِفَتِهِمْ

تداول الآيات: ج ۱ ص ۶۶۳؛ تفسیر البرهان: ج ۵ ص ۳۶۶؛ بحار الانوار: ج ۵۱ ص ۶۰؛ تفسیر کنز الدقائق: ج

بِهِ عَلَى أَنَّهُ قَدْ فَصَّصْنَا وَدَلَّلْنَا عَلَيْهِ. وَنَسَبْنَا هُوَ وَسَمَّيْنَا هُوَ وَكُنَّيْنَا هُوَ.  
 وَقُلْنَا: سَمَّيْنَا جَدَّهَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَكُنَّيْنَا لِمَا يَقُولُ  
 النَّاسُ: مَا عَرَفْنَا لَهُ إِسْمًا وَلَا كُنْيَةً وَلَا نَسَبًا. وَاللَّهُ لَيَتَحَقَّقُ  
 الْإِيضًا حُجُوبَهُ وَبِاسْمِهِ وَنَسَبِهِ وَكُنْيَتِهِ عَلَى أَلْسِنَتِهِمْ، حَتَّى لَيْسَ بِهِ  
 بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ، كُلُّ ذَلِكَ لِلزُّومِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ يُظْهِرُهُ اللَّهُ كَمَا  
 وَعَدَهُ بِهِ جَدُّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ  
 رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ  
 الْمُشْرِكُونَ). قَالَ الْمَفْضَلُ: يَا مَوْلَانِي فَمَا تَأْوِيلُ قَوْلِهِ تَعَالَى:  
 لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ؟ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:  
 (هُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى: وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ  
 لِلَّهِ فَوَاللَّهِ يَا مَفْضَلُ لَيُزْفَعَنَّ عَنِ الْهَلَلِ وَالْأَذْيَانِ الْإِخْتِلَافُ وَيَكُونَ  
 الدِّينُ كُلُّهُ وَاحِدًا. كَمَا قَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ  
 الْإِسْلَامُ. وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ  
 يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ).

(والروايات كثيرة في أن الایتین: قوله تعالى: (هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ  
 رَسُولَهُ بِالْهُدَى) الى آخرها، وقوله تعالى: (وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ  
 فِتْنَةً وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ) تقدمت الروايات الكثيرة فيهما الاولى  
 في سورة براءة والثانية في سورة الانفال وأنها في القائم عليه  
 السلام).

### [ امام قائم علیہ السلام کا ظہور کیسے ہوگا؟ ]

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک طویل حدیث  
 میں امام قائم علیہ السلام کے امر کا تذکرہ کیا: مفضل نے عرض کیا: اے میرے سردار! ان کا  
 ظہور کیسے شروع ہوگا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اے مفضل! اس کا امر ساٹھویں سال میں ظاہر ہوگا اور اس کا ذکر بلند ہوگا اور اس کے نام، اس کی کنیت اور اس کے نسب کے ساتھ ندا دی جائے گی اور اس کا ذکر سچے اور جھوٹے لوگوں کی افواہوں میں کثیر ہو جائے گا تاکہ اس کے ذریعے ان کی معرفت پر حجت لازم کی جائے، اس کے بارے ہم نے بیان کر دیا ہے، اس پر دلیل دی ہے، اس کا نسب، اس کا نام اور اس کی کنیت بتا دی ہے اور ہم نے کہا ہے کہ اس کا نام اور اس کی کنیت وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ کا نام اور کنیت ہے تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ ہمیں ان کے نام، کنیت اور نسب کے بارے معرفت نہیں ہوئی۔ پس خدا کی قسم! اس کے ذریعے بات مکمل واضح ہوگی اور اس کا نام اور اس کی کنیت لوگوں کی زبانوں پر ہوگی حتیٰ کہ وہ ایک دوسرے کو اس کا نام بتائیں گے اس سب سے ان پر حجت تمام ہوگی اور اس کا غلبہ ہوگا جیسا کہ اس کے جد رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کے ضمن میں وعدہ فرمایا ہے جو اللہ کا قول ہے کہ: ”وہ وہی ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے خواہ مشرکین کو ناگوار کرے۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا یہ بھی فرمان ہے کہ: ”اور تم لوگ کفار سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارا اللہ کے لیے خاص ہو جائے۔ (الانفال: ۳۹)۔“  
پس خدا کی قسم! اے مفضل! قومیں، ادیان، آراء اور اختلافات ختم ہو جائیں گے اور سارا دین اللہ کے لیے خاص ہو جائے گا جیسا کہ اللہ کا قول ہے: ”اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔ (آل عمران: ۱۹)۔“

”اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا خواہاں ہوگا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ (آل عمران: ۸۵)۔“

﴿۸۵﴾

## قول مؤلف:

سورة الصف آیت ۹ اور سورہ انفال آیت ۳۹ دونوں کے متعلق کثیر روایات سورہ برات اور سورہ انفال کی تفسیر میں گزر چکی ہیں کہ یہ آیات امام زمانہ علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔

## سُورَةُ الْمَلِكِ

[آیت نمبر ۱۰۱]

(قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَّعِينٍ).  
 ”کہہ دیجیے: بھلاؤ کہ اگر تمہارا یہ پانی زمین میں جذب ہو جائے تو کون ہے جو تمہارے لیے آب رواں لے آئے۔ (الملک: ۳۰)۔“

[268] إِبْنُ بَابُوَيْهٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُطَّلِبِ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَفْصِ بْنِ خُزَيْمَةَ الْكُوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍاءَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَمْرٍاءَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ، وَ قَتَلَ عَلِيٌّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) أَصْحَابَ الْأَلْوَابِيَةِ وَ فَرَّقَ بَيْنَهُمْ، وَ قَتَلَ عَمْرٍاءُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجُبَحِيُّ، وَ قَتَلَ شَيْبَةَ بْنَ نَافِعٍ، أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عَلِيًّا قَدْ جَاهَدَ فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ، فَقَالَ: (لَأَنَّهُ مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُ، وَ إِنَّهُ وَارِثُ عَلِيٍّ، وَ قَاضِي دِينِي، وَ مُنْجِزُ وَعْدِي، وَ الْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدِي، وَ لَوْلَاكَ لَمْ يُعْرِفِ الْمُؤْمِنُ مِنَ الْمُحْضُ بَعْدِي، حَزْبُهُ حَزْبِي، وَ حَزْبِي حَزْبُ اللَّهِ، وَ سَلَّمُهُ



سَلِيمٍ، وَ سَلِيمٍ سَلِمَ اللَّهُ، أَلَا إِنَّهُ أَبُو سِبْطَى، وَ الْأُمَّةُ مِنْ صُلْبِهِ، يُخْرِجُ اللَّهُ تَعَالَى الْأُمَّةَ الرَّاشِدِينَ مِنْ صُلْبِهِ، وَ مِنْهُمْ مَهْدِيُّ هَذِهِ الْأُمَّةِ). فَقُلْتُ: يَا أَبِي وَ أُخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ هَذَا الْمَهْدِيُّ؟ قَالَ: يَا عَمَّارُ، إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَهْدَ إِلَى أَنَّهُ يُخْرِجُ مِنْ صُلْبِ الْحُسَيْنِ أُمَّةً تِسْعَةَ، وَ التَّاسِعُ مِنْ وُلْدِهِ يَغِيبُ عَنْهُمْ، وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ: قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ تَكُونُ لَهُ غَيْبَةً طَوِيلَةً، يَزْجَعُ عَنْهَا قَوْمٌ وَيَثْبُتُ عَلَيْهَا آخَرُونَ، فَإِذَا كَانَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يُخْرِجُ فِيهَا الدُّنْيَا قِسْطًا وَ عَدْلًا كَمَا مَلِكْتُ جَوْرًا وَ ظُلْمًا، وَيُقَاتِلُ عَلَى التَّأْوِيلِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى التَّنْزِيلِ، وَ هُوَ سَمِيٌّ وَ أَشْبَهُ النَّاسِ بِى. يَا عَمَّارُ، سَتَكُونُ بَعْدِي فِتْنَةٌ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَاتَّبِعْ عَلِيًّا وَ إِصْحَبَهُ، فَإِنَّهُ مَعَ الْحَقِّ وَ الْحَقُّ مَعَهُ. يَا عَمَّارُ، إِنَّكَ سَتُقَاتِلُ بَعْدِي مَعَ عَلِيِّ صِنْفَيْنِ: النَّكَارَتَيْنِ وَ الْقَاسِطِينَ، ثُمَّ تَقْتُلُكَ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَّةُ). قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَيْسَ ذَلِكَ عَلَى رِضَا اللَّهِ وَ رِضَاكَ؟ قَالَ: (نَعَمْ، عَلَى رِضَا اللَّهِ وَ رِضَاى، وَ يَكُونُ آخِرُ زَادِكَ مِنَ الدُّنْيَا شَرِبَةً مِنْ لَبَنٍ تَشْرَبُهُ). فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ صِفِّينَ خَرَجَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، فَقَالَ لَهُ: يَا أَخَا رَسُولِ اللَّهِ، أَتَأْذُنُ لِي فِي الْقِتَالِ؟ فَقَالَ: (مَهْلًا رَحِمَكَ اللَّهُ) فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ سَاعَةٍ أَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ، فَأَجَابَهُ بِمِثْلِهِ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ ثَالِثًا، فَبَكَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، فَتَنَظَرَ إِلَيْهِ عَمَّارُ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّهُ الْيَوْمَ الَّذِي وَصَفَهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) فَتَنَزَّلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَنْ بَعْغَلَتِهِ، وَ عَانَقَ عَمَّارًا وَ وَدَّعَهُ، ثُمَّ قَالَ: (يَا أَبَا الْيَقْظَانَ جَزَاكَ اللَّهُ عَنْ نَبِيِّكَ وَ عَنِّي خَيْرًا، فَنِعْمَ الْأَخُ كُنْتَ، وَ نِعْمَ الصَّاحِبُ كُنْتَ). ثُمَّ بَكَى (عَلَيْهِ

السَّلَامُ) وَبَكَى عَمَّارٌ، ثُمَّ قَالَ: وَ اللَّهُ - يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ - مَا  
 اتَّبَعْتُكَ إِلَّا بِبَصِيرَةٍ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ)  
 يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ: (يَا عَمَّارُ، سَتَكُونُ بَعْدِي فِتْنَةً، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ  
 فَاتَّبِعْ عَلِيًّا وَحِزْبَهُ، فَإِنَّهُ مَعَ الْحَقِّ وَ الْحَقُّ مَعَهُ، وَ سَتَقَاتِلُ بَعْدِي  
 النَّكَابِيْنَ وَ الْقَاسِطِينَ) فَجَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا - يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ - عَنِ  
 الْإِسْلَامِ أَفْضَلَ الْجَزَاءِ، فَلَقَدْ أَذَيْتَ وَ أَبْلَغْتَ وَ نَصَحْتَ، ثُمَّ رَكِبَ وَ  
 رَكِبَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، ثُمَّ بَرَزَ إِلَى الْقِتَالِ، ثُمَّ دَعَا  
 بِشَرِبَةَ مِنْ مَاءٍ فَقِيلَ: مَا مَعَنَا مَاءٌ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَ  
 سَقَاهُ شَرِبَةً مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَهُ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا عَهْدِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
 (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) أَنْ يَكُونَ آخِرُ زَادِي مِنَ الدُّنْيَا شَرِبَةَ لَبَنٍ، ثُمَّ  
 حَمَلَ عَلَى الْقَوْمِ، فَقَتَلَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ نَفْسًا، فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَجُلَانِ مِنَ  
 أَهْلِ الشَّامِ فَطَعَنَاهُ، وَ قُتِلَ (رَحِمَهُ اللَّهُ)، فَلَمَّا كَانَ فِي اللَّيْلِ طَافَ  
 أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فِي الْقَتْلِ، فَوَجَدَ عَمَّارًا مُلْقَى بَيْنَ  
 الْقَتْلَى، فَجَعَلَ رَأْسَهُ عَلَى فِئْدِهِ، ثُمَّ بَكَى عَلَيْهِ وَ أَنْشَأَ يَقُولُ:

أَلَا أَيُّهَا الْمَوْتُ الَّذِي لَيْسَ السَّتْ

تَارِكِيَّارْحَمِي فَقَدْ أَفْتَيْتِ

كُلَّ خَلِيلٍ أَيَّامَ مَوْتِ كَمْ هَذَا

الْتَّفَرُّقُ عَنِّي فَلَسْتُ

تُبْعِي خَلَّةَ لِحْلِيلِ أَرَاكَ بَصِيرًا بِالَّذِينَ أُحِبُّهُمْ كَأَنَّكَ تَمْحِي نَحْوَهُمْ

بِدَلِيلِ

[ حضرت عمار یا سر کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خوشخبریاں ]

عمار (یا سر) سے روایت ہے کہ میں ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا  
 تو حضرت علی علیہ السلام نے جھنڈوں والوں کو قتل کیا اور ان کی جماعت متفرق کر دی اور

عمر و بن عبد اللہ جمعی کو قتل اور شیبہ کو قتل کیا۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! حضرت علیؑ نے اللہ کی راہ میں جہاد حق کیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: کیونکہ وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، وہ میرے علم کا وارث، میرے دین کا قاضی، میرے وعدوں کو پورا کرنے والا اور میرے بعد میرا خلیفہ ہے اور اگر وہ نہ ہوتا تو میرے بعد خالص مومن کی پہچان ہی نہ ہوتی، اس کی جنگ میری جنگ ہے اور میری جنگ اللہ کی جنگ ہے، اس کی صلح میری صلح ہے اور میری صلح اللہ کی صلح ہے کیونکہ وہ میری اولاد کا باپ ہے اور آئمہ علیہم السلام اس کی صلب میں سے ہوں گے جنہیں اللہ آئمہ راشدین (ہدایت کرنے والے امام) نکالے گا اور انہی میں سے اس امت کا مہدی علیہ السلام ہوگا۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، یہ مہدی علیہ السلام کون ہے؟

آپ نے فرمایا: اے عمار! بے شک اللہ نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ حسین علیہ السلام کے صلب سے نو آئمہ علیہم السلام نکالے گا اور ان میں سے نواں لوگوں سے غائب ہو جائے گا اور اسی حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: ”کہہ دیجیے: بتلاؤ کہ اگر تمہارا یہ پانی زمین میں جذب ہو جائے تو کون ہے جو تمہارے لیے آب رواں لے آئے۔“

اس کی غیبت طویل ہو جائے گی، ایک گروہ اس سے لوٹ آئے گا اور دوسرا ثابت قدم رہے گا، جب آخری زمانہ ہوگا تو وہ خروج کرے گا اور دنیا کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی اور وہ تاویل پر اسی طرح لڑائی کرے گا جس طرح میں نے تنزیل پر لڑائی کی، وہ میرا ہمنام ہوگا اور لوگوں میں میرے مشابہ ہوگا۔

اے عمار! عنقریب میرے بعد فتنہ ہوگا پس جب ایسا ہو تو علیؑ اور اس کے

اصحاب کی اتباع کرنا کیونکہ وہ حق کے ساتھ ہے اور حق اس کے ساتھ ہے۔ اے عمار! تم عنقریب علیؑ کے ہمراہ میرے بعد دو گروہوں سے لڑائی کرو گے: ناکشین (عہد توڑنے والے) اور قاسطین (ناانصاف) سے پھر تم باغی جماعت کے ہاتھوں قتل ہو جاؤ گے۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ حضرت علیؑ اور آپؐ کی رضا پر نہ

ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: جی ہاں، علیؑ اور میری رضا پر ہوگا اور تمہاری دنیا میں آخری خوراک دودھ ہوگی جو تم پیو گے۔

پھر جب مغین کا دن آیا تو عمار بن یاسر امیر المؤمنین علیؑ کی طرف نکلے اور آپؑ سے عرض کی: اے رسول اللہ ﷺ! کیا مجھے لڑائی کی اجازت ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اللہ تم پر رحم کرے، رک جاؤ۔ پھر جب تھوڑی دیر ہوئی تو عمار نے دوبارہ اپنی بات دہرائی تو آپؑ نے اسی طرح جواب دیا پس اس نے تیسری مرتبہ بات دہرائی تو امیر المؤمنین علیؑ گریہ کرنے لگے تو عمار نے آپؑ کی طرف دیکھا اور عرض کی: اے امیر المؤمنین علیؑ! بے شک آج وہی دن ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے بیان کیا تھا۔ پس امیر المؤمنین علیؑ نیچے اترے اور عمار سے بغلگیر ہوئے اور اسے الوداع کیا۔ پھر فرمایا: اے ابو الیقظان! تجھے اپنے نبی ﷺ اور میری طرف سے جزائے خیر ہو، تم کتنے اچھے بھائی اور بہترین صحابی ہو پھر آپؑ گریہ کرنے لگے اور عمار رضی اللہ عنہ نے بھی گریہ کیا اور عرض کی: اے امیر المؤمنین علیؑ! خدا کی قسم میں نے آپؑ کی اتباع صرف بصیرت سے کی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے خیبر کے دن سنا تھا، آپؑ نے فرمایا: اے عمار! عنقریب میرے بعد فتنہ ہوگا پس جب ایسا خصتو علیؑ اور اس کے لشکر کی اتباع کرنا کیونکہ وہ حق کے ساتھ ہے اور حق اس کے ساتھ ہے اور عنقریب تم میرے بعد ناکشین اور قاسطین سے جنگ کرو گے۔ پس اے امیر المؤمنین علیؑ! اللہ

آپ ﷺ کو اسلام کی طرف سے افضل جزاء دے۔ بے شک آپ ﷺ نے حق ادا کیا، خوب تبلیغ کی اور خوب نصیحت کی۔ پھر وہ سوار ہوئے اور امیر المؤمنین ﷺ بھی سوار ہوئے۔ پھر عمار میدان جنگ کی طرف آئے پھر پینے کے لیے پانی طلب کیا تو اس سے کہا گیا: کیا مطلب پانی چاہیے؟ تو انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عمار کو دودھ پیش کیا جو انہوں نے پیا پھر کہا: اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے عہد کیا تھا کہ دنیا میں میری آخری خوراک دودھ کا گھونٹ ہوگا۔ پھر آپ نے ایک گروہ پر حملہ کر دیا اور اٹھارہ افراد کو قتل کر دیا پھر دو آدمی اہل شام میں سے آپ کی طرف نکلے اور انہوں نے آپ کو نیزہ مارا تو آپ شہید ہو گئے۔ اللہ آپ پر رحمت کرے۔

پھر جب رات ہوئی تو امیر المؤمنین ﷺ نے مقتولین میں چکر لگایا اور عمار کو مقتولین میں پڑا ہوا پایا تو ان کا سراپنی رانوں پر (گود میں) رکھا پھر روئے اور شعر کہہ کر فرمایا:

”اے موت! جو کسی کو نہیں چھوڑتی مجھے بھی راحت دے کیونکہ میں نے ہر دوست کھو دیا ہے۔ اے موت! دوستوں سے جدا ہونا بہت مشکل ہے پس تم نے دوستوں کی دوستی نہیں چھوڑی۔ تو ہر اس شخص کو دیکھتی ہے جس سے میں محبت کرتا ہوں گویا کہ تم ان کی طرف رہنمائی سے آتی ہو۔“ ﴿۱﴾

[269] عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي (رَحِمَهُ اللَّهُ)، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْسَى، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبِ الْبَجَلِيِّ، وَأَبِي قَتَادَةَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ)، قَالَ: قُلْتُ: مَا تَأْوِيلُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ

﴿۱﴾ مؤلف نے اسے شیخ صدوق سے نقل کیا ہے لیکن ہمیں ان کی کتاب سے یہ حدیث نہیں ملی سکی ہے؛ کفایۃ الاثر ۷۲۰۳ ج ۷؛ بحار الانوار ج ۳۶ ص ۳۲۶ ج ۱۸۳ اور ج ۳۳ ص ۱۸ ج ۶ ص ۳؛ تفسیر البرہان ج ۸ ص ۷۹

غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ؟ فَقَالَ: (إِذَا فَقَدْتُمْ إِمَامَكُمْ فَلَمْ تَرَوْهُ فَمَاذَا تَصْنَعُونَ؟).

## [ آب رواں لانے کی تاویل ]

علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے خدا کے قول: ”کہہ دیجیے: بتلاؤ کہ اگر تمہارا یہ پانی زمین میں جذب ہو جائے تو کون ہے جو تمہارے لیے آب رواں لے آئے۔“ کی تاویل پوچھی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تم اپنے

امام کو کھو دو گے اور اسے دیکھ نہیں پاؤ گے تو پھر تم کیا کرو گے؟ ﴿۱﴾

[270] عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيِّ الْفَزَارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُنْهُوْرٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، قَالَ: سُئِلَ الرَّضَا (عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ فَقَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): (مَاؤُكُمْ أَبْوَابُكُمْ، أَيِ الْأُمَّةِ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ)، وَالْأُمَّةُ أَبْوَابُ اللَّهِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ يَعْنِي يَعْلِمُ الْإِمَامَ).

فضالہ بن ایوب سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام سے خدا کے قول: ”کہہ دیجیے: بتلاؤ کہ اگر تمہارا یہ پانی زمین میں جذب ہو جائے تو کون ہے جو تمہارے لیے آب رواں لے آئے۔“ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمہارا پانی تمہارے ابواب ہیں اور ابواب سے مراد آئتمہ علیہم السلام ہیں اور آئتمہ علیہم السلام اللہ اور اس

﴿۱﴾ کمال الدین و تمام العمہ ج ۲ ص ۲۷۲ باب ۳۵ ح ۳؛ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۱۵۱ ح ۵؛ تفسیر البرہان ج ۸ ص

کی مخلوق کے درمیان ابواب اللہ ہیں۔ ”پھر تمہارے لیے آب رواں کون لائے گا۔“

یعنی امام کے علم سے لایا جائے گا۔ ﴿۱﴾

[271] مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أُخْيَيْهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ) : فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ ، قَالَ : (إِذَا غَابَ عَنْكُمْ إِمَامُكُمْ فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِإِمَامٍ جَدِيدٍ) .

علی بن جعفر علیہ السلام نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے خدا کے قول: ”کہہ دیجیے: بتلاؤ کہ اگر تمہارا یہ پانی زمین میں جذب ہو جائے تو کون ہے جو تمہارے لیے آب رواں لے آئے۔“ کے بارے میں میں فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ جب تمہارا امام تم سے غائب ہو جاتا ہے تو اس کی جگہ نیا امام کون لاتا ہے۔ ﴿۱﴾

[272] مُحَمَّدُ بْنُ إِبرَاهِيمَ النَّعْمَانِيُّ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَمَّامٍ (رَحِمَهُ اللَّهُ) ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُنْدَارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ هِلَالٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أُخْيَيْهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ) ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا تَأْوِيلُ هَذِهِ آيَاتِهِ

﴿۱﴾ تفسیر القمی ج ۲ ص ۲؛ بحار الانوار ج ۲۴ ص ۱۰۰ ح ۱ اور ج ۵۱ ص ۵۰ ح ۲؛ نور الثقلین ج ۷ ص ۲۰ ح ۳۸؛

مسند الامام الرضا ج ۱ ص ۸۷ ح ۱۹۱؛ تفسیر البرہان ج ۸ ص ۸۱ ح ۲۔

﴿۲﴾ الکافی کلینی ج ۱ ص ۳۳۹ ح ۱۴؛ الوافی ج ۲ ص ۱۸ ح ۹۳؛ کمال الدین وتمام النعمہ ج ۲ ص ۵۳ باب ح

۳۸؛ تفسیر البرہان ج ۸ ص ۸۱ ح ۴

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ؛ فَقَالَ:  
(إِنْ فَقَدْتُمْ إِمَامَكُمْ فَلَمْ تَرَوْهُ، فَمَاذَا تَصْنَعُونَ؟).

علی بن جعفر علیہ السلام نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا: میں نے آپ علیہ السلام سے خدا کے اس قول: ”کہہ دیجیے“ بتلاؤ کہ اگر تمہارا یہ پانی زمین میں جذب ہو جائے تو کون ہے جو تمہارے لیے آب رواں لے آئے۔“ کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تمہارا امام تم سے مفقود (غائب) ہو جائے اور تم اسے نہ دیکھ پاؤ تو کیا کرو گے؟

پھر فرمایا: جب تمہارا امام تم سے غائب ہو جائے تو اس کی جگہ نیا امام کون لاتا ہے؟ ﴿۱﴾

[273] مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَّارٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى الْكَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) : فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ ، قَالَ : (إِنْ غَابَ إِمَامُكُمْ ، فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِإِمَامٍ جَدِيدٍ؟).

بفرق اسناد و ترجمہ وہی ہے جو حدیث نمبر ۲۷۱ میں گزر چکا ہے۔ ﴿۱﴾

[274] الْمُفِيدُ: بِإِسْنَادِهِ: عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أُخْبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ) ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا تَأْوِيلُ هَذِهِ الْآيَةِ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ؟ فَقَالَ : (تَأْوِيلُهُ: إِنْ فَقَدْتُمْ إِمَامَكُمْ ، فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِإِمَامٍ جَدِيدٍ).

﴿۱﴾ الغيبة نعمانی ص ۱۸۱ ح ۱۷، ۱۸؛ تاویل الآيات ج ۲ ص ۷۰۸ ح ۱۳؛ اثبات الهداه ج ۳ ص ۴۳ ح ۲۶؛ بحار الانوار ج ۲۴ ص ۱۰۰ ح ۳؛ مجمع احادیث الامام المہدی ج ۵ ص ۵۵ ح ۱۸۸۹؛ تفسیر البرہان ج ۸ ص ۸۱ ح ۵  
﴿۲﴾ حوالہ جات کے لیے حدیث نمبر ۲۷۱ اور حدیث نمبر ۲۷۲ کی طرف رجوع کریں۔



ترجمہ وہی ہے جو حدیث نمبر ۲۷۱ میں گزر چکا ہے۔ ﴿

## سُورَةُ الْمُعَارِجِ

[آیت نمبر ۱۰۲]

(سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ، لِلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ، مِنَ اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ).

”ایک سوال کرنے والے نے عذاب کا سوال کیا جو واقع ہونے ہی والا تھا، کفار کے لیے اسے کوئی ٹالنے والا نہیں ہے، عروج کے مالک اللہ کی طرف سے ہے۔ (المعارج: ۳ تا ۱)۔“

[275] عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سُئِلَ أَبُو جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَنْ مَعْنَى هَذَا، فَقَالَ: (كَأَنَّ تَخْرُجُ مِنَ الْمَغْرِبِ وَمَلَكٌ يَسُوقُهَا مِنْ خَلْفِهَا حَتَّى تَأْتِيَ دَارَ [بَنِي] سَعْدِ بْنِ هَمَّامٍ عِنْدَ مَسْجِدِهِمْ، فَلَا تَدْعُ دَارَ ابْنِي أُمِّيَّةَ إِلَّا أَحْرَقَتْهَا وَأَهْلَهَا، وَلَا تَدْعُ دَاراً فِيهَا وَتُرَى لَيْلٍ مُحَمَّدٍ إِلَّا أَحْرَقَتْهَا، وَذَلِكَ الْمَهْدِيُّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)).

[”سال سائل بعذاب واقع“ کی تفسیر و تاویل]

علی بن ابراہیم نے کہا ہے: امام محمد باقر علیہ السلام سے مذکورہ آیت کے معنی پوچھے گئے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک آگ مغرب سے نکلے گی اور ایک بادشاہ اسے پیچھے سے بڑھاتا ہوا لائے گا حتیٰ کہ ان کی مسجد کے پاس سعد بن ہمام کے گھر کے پاس پہنچے گا اور امید کے کسی گھر کو نہیں چھوڑے گا مگر اسے اور اس میں رہنے والوں کو جلا ڈالے گا اور آل محمد علیہم السلام پر ظلم کرنے والوں کے گھروں کو بھی نہیں چھوڑے گا مگر جلا ڈالے گا

اور وہ امام مہدی علیہ السلام ہوں گے۔ ﴿

[276] مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النُّعْمَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَمَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْكَظَّابِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ، فَقَالَ: (تَأْوِيلُهَا فِيمَا يَجِيءُ: عَذَابٌ يَفْعُ فِي الثُّوَيَّةِ - يَعْنِي نَاراً - تَنْتَهِي إِلَى كُنَاسَةِ بَنِي أُسْدٍ حَتَّى تَمُرَّ بِثَقِيفٍ، لَا تَدْعُ وَتُرَأُّ لَيْلًا مُحَمَّدٍ إِلَّا أَخْرَقَتْهُ، وَذَلِكَ قَبْلَ خُرُوجِ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)).

صالح بن سہل سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ”ایک سوال کرنے والے نے عذاب کا سوال کیا جو واقع ہونے ہی والا تھا۔“ کے بارے میں فرمایا: اس کی تاویل یہ ہے کہ عذاب جانوروں کے پاڑوں میں آئے گا یعنی آگ لگے گی جو کناسہ بنی اسد تک پہنچے گی اور وہاں سے گزر کر ثقیف تک آجائے گی اور دشمنان آل محمد علیہ السلام میں سے کسی کو نہیں چھوڑے گی مگر یہ کہ جلادے گی اور یہ امام قائم علیہ السلام کے ظہور سے پہلے ہوگا۔ ﴿

[277] عَنْهُ: قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَيْمَانَ أَحْمَدُ بْنُ هَوْذَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ النَّهْأَوْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمَّادٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): (كَيْفَ تَفْرُءُونَ هَذِهِ السُّورَةَ؟) قَالَ: قُلْتُ: وَأَيُّ سُورَةٍ؟ قَالَ: سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ. قُلْتُ: سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ فَقَالَ:

﴿ تفسیر القمی ج ۲ ص ۳۸۵: بحار الانوار ج ۵۲ ص ۱۸۸ ح ۱۳: نور الثقلین ج ۷ ص ۷۰ ح ۵۲: تفسیر البرہان

ج ۸ ص ۱۱۳ ح

﴿ الغیۃ نعمانی ص ۲۸۱ ح ۳۸: بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۳۳ ح ۱۱۵: مجمع احادیث الامام المہدی ج ۵ ص ۵۹

ح ۱۸۹۳: تفسیر البرہان ج ۸ ص ۱۱۷ ح ۱۲

(لَيْسَ هُوَ سَأَلَ سَائِلَ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ وَإِنَّمَا هُوَ (سَأَلَ سَائِلَ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ) وَهِيَ نَارٌ تَقَعُ بِالثُّوْبِيِّ. ثُمَّ تَمْنَعِي إِلَى كُنَاسَةِ. بِنِي أَسَدٍ، ثُمَّ تَمْنَعِي إِلَى ثَقِيفٍ، فَلَا تَدْعُ وَثْرًا لِأَلِ مُحَمَّدٍ إِلَّا أَحْرَقْتَهُ).  
جابر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگ اس سورۃ کو کیسے پڑھتے

ہو؟

میں نے عرض کیا: کون سی سورۃ؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ”سأل سائل بعذاب واقع۔“

پھر فرمایا: یہ ”سأل سائل بعذاب واقع“ نہیں ہے بلکہ یہ ”سأل سائل بعذاب واقع۔“ ہے اور اس سے مراد باڑوں میں لگنے والی آگ ہے پھر وہ آگ کناسہ بنی اسد کی طرف آئے گی اور پھر ثقیف کی طرف آئے گی۔ یہ آگ دشمنان آل محمد علیہم السلام میں کسی کو نہیں چھوڑے گی مگر یہ کہ اسے جلا ڈالے گی۔ ﴿۱﴾

[آیت نمبر ۱۰۳]

(وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ).

”اور جو یوم الدین (روز جزاء) کی تصدیق کرتے

ہیں۔ (المعارج ۲۶)۔“

[278] مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ: عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ. عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ) قَالَ: بِخُرُوجِ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ).

﴿۱﴾ الغيبة نعمانی ص ۲۸۱ ج ۳۹؛ مجمع احادیث الامام المہدی ج ۵ ص ۳۵۸ ج ۱۸۹۲؛ تفسیر البرہان ج ۸ ص ۱۱۶ ح

## [یوم الدین سے کیا مراد ہے؟]

ابو حمزہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے قول: ”اور جو یوم الدین کی تصدیق کرتے ہیں۔“ کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد امام قائم علیہ السلام کا خروج ہے۔ ﴿

### [آیت نمبر ۱۰۴]

(خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ذَلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ).

”ان کی آنکھیں جھک رہی ہوں گی اور ان پر ذلت چھائی ہوگی، یہ وہی دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا۔ (المعارج: ۴۴)۔“

[279] شَرَفَ الدِّينِ النَّجْفِيُّ: بِإِسْنَادِهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مُيَسَّرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ذَلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ، قَالَ: (بِعَنَى يَوْمَ خُرُوجِ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)).

### [وعدے کا دن]

یحییٰ بن میسر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے قول: ان کی آنکھیں جھک رہی ہوں گی اور ان پر ذلت چھائی ہوگی، یہی وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا۔“ کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد امام قائم علیہ السلام کے خروج

روضۃ الکافی ص ۲۸۷ ح ۴۳۲؛ بحار الانوار ج ۲۴ ص ۳۱۳ ح ۱۱۸ اور ج ۵۱ ص ۶۲ ح ۶۲؛ الوافی ج ۲۶ ص

۴۴۰ ح ۴۵۳؛ تفسیر البرہان ج ۸ ص ۱۲۳ ح ۱

کادن ہے۔ ﴿

## سُورَةُ الْجِنِّ

[آیت نمبر ۱۰۵]

(حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَيَسْبِعُونَ مَنْ أَوْعَفْنَا وَآقَلًا وَعَدَدًا).

”یہاں تک کہ وہ اسے دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کا مددگار زیادہ کمزور ہے اور کس کی جماعت قلت میں ہے۔ (الجن: ۲۴)۔“

[280] مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ: عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضِيلِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْمُبَاشِرِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَ: قُلْتُ: حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَيَسْبِعُونَ مَنْ أَوْعَفْنَا وَآقَلًا وَعَدَدًا: (يَعْنِي بِذَلِكَ الْقَائِمَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَانْصَارَكَ).

[کس کی جماعت قلیل ہے جلدی معلوم ہو جائے گا؟]

محمد بن فضیل سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ”یہاں تک کہ وہ اسے دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کا مددگار زیادہ کمزور ہے اور کس کی جماعت قلت میں ہے۔“ سے مراد امام قائم علیہ السلام اور

آپ ﷺ کے انصار ہیں۔ ﴿

[281] علی بن ابراہیم: فی تفسیرہ فی قولہ: "حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ" قَالَ الْقَائِمُ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الرَّجْعَةِ "فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أضعف ناصراً وَ أَقْلُ عَدَاً" قَالَ هُوَ قَوْلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ زُفَرٍ وَ اللَّهُ يَا ابْنَ صَهَابِكَ لَوْ لَا عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ وَ كِتَابٍ مِنْ اللَّهِ سَبَقَ لَعَلِمْتَ أَنَّنَا أضعف ناصراً وَ أَقْلُ عَدَاً قَالَ فَلَمَّا أَخْبَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ مَا يَكُونُ مِنَ الرَّجْعَةِ قَالُوا مَتَى يَكُونُ هَذَا قَالَ اللَّهُ قُلْ يَا مُحَمَّدُ "إِنْ أَدْرِي أَقْرِبُ مَا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي أَمَدًا"۔

علی بن ابراہیم نے اپنی تفسیر میں کہا ہے: ”حتیٰ وہ اسے دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔“ کے بارے میں امام ﷺ نے فرمایا: یعنی جب وہ رجعت میں امام قائم ﷺ اور امیر المؤمنین ﷺ کو دیکھیں گے۔ ”تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کا مددگار زیادہ کمزور ہے اور کس کی جماعت قلت میں ہے۔“

کہا: اس سے مراد امیر المؤمنین ﷺ کا وہ قول ہے جو آپ ﷺ نے زفر کے لیے کہا: اے ابن صحاق! خدا کی قسم! اگر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اور اللہ کی کتاب کی طرف سے عہد نہ ہوتا تو تجھے پتا چل جاتا کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور کس کی تعداد کم ہے۔

پھر کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو حالاتِ رجعت کی خبر دی تو انہوں نے کہا: یہ کب ہوگی؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد ﷺ! ”کہہ دیجیے میں نہیں جانتا کہ جس کا وعدہ تم سے کیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا میرا رب اس کے لیے لمبی مدت مقرر فرماتا ہے۔“

﴿ الکافی کلینی ج ۱ ص ۳۳۵ ح ۹۱؛ الوافی ج ۳ ص ۹۱۴ ح ۱۵۹۰؛ بحار الانوار ج ۲۳ ص ۳۱۸ ح ۲۹ اور ج ۵۱

## سُورَةُ الْمُنَافِقِينَ

[آیت نمبر ۱۰۶]

(فَإِذَا نُفِرَ فِي النَّاقُورِ، فَذَلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيبٌ، عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْبٌ يَسِيرٌ).

”اور جب صور میں پھونک ماری جائے گی، تو وہ دن ایک مشکل دن ہو گا، وہ کفار پر آسان نہ ہوگا۔ (المدرثر: ۸ تا ۱۰)۔“

[282] هُمَيْدُ بْنُ يَعْقُوبَ: عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (فَإِذَا نُفِرَ فِي النَّاقُورِ) قَالَ: إِنَّ مِنَّا إِمَامًا مُظْفَرًا مُسْتَتِرًا، فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِظْهَارَ أَمْرِهِ نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً، فَظَهَرَ فَقَامَ بِأَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى.

[جب صور میں پھونک ماری جائے گی تو ظہور ہو جائے گا]

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ”اور جب صور میں پھونک ماری جائے گی۔“ کے متعلق فرمایا: بے شک ہم میں سے ایک امام ہوگا جو لوگوں کی آنکھوں سے چھپا ہوگا اور جب اللہ اس کے امر کو ظاہر کرنے کا ارادہ کرے گا تو اس کے دل میں ایک نکتہ پیدا کر دے گا پس وہ ظاہر ہو جائے گا اور اللہ

تفسیر القمی ج ۲ ص ۲۰۰۔۔۔ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۲۹۹ ح ۱۱۸ اور ج ۵۳ ص ۵۸ ح ۴۱: نور الثقلین ج ۸ ص ۲۸

ح ۴۱: تفسیر البرہان ج ۸ ص ۱۴۴ ح ۱۸

کے امر سے قیام کرے گا۔ ﴿۱﴾

[283] الشَّيْخُ الْمُفِيدُ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ (رَحْمَةُ اللَّهِ)، بِإِسْنَادِهِ، عَنْ الْمَفْضَلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَ: إِنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: فَإِذَا نُفِرَ فِي النَّاقُورِ، قَالَ: (إِنَّ مِتْنَا إِمَامًا يَكُونُ مُسْتَبْرَأً، فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُظَهَرَ أَمْرُهُ نَكَّتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً، فَتَهَضَّ وَقَامَ بِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ).

بفرق الفاظ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔ ﴿۲﴾

[284] وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ عَنْهُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَ: (إِذَا نُفِرَ فِي أُذُنِ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) أُذِنَ لَهُ فِي الْقِيَامِ).

اور ایک دوسری حدیث میں امام علیؑ نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام کے اذن کے لیے صور میں پھونکا جائے گا تو ان کو قیام کرنے کا اذن مل جائے گا۔ ﴿۳﴾

[285] وَرَوَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): قَالَ: (قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: فَإِذَا نُفِرَ فِي النَّاقُورِ، قَالَ: النَّاقُورُ هُوَ الْبَتْدَاءُ مِنَ السَّمَاءِ، أَلَا إِنَّ وَلِيَّكُمْ اللَّهُ وَفُلَانُ بْنُ فُلَانٍ الْقَائِمُ بِالْحَقِّ، يُنَادِي بِهِ جَبْرَائِيلُ فِي ثَلَاثِ سَاعَاتٍ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ، فَذَلِكَ يَوْمَ عَسِيرٍ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ، يَعْنِي بِالْكَافِرِينَ الْمُرْجَّةَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِبِعْمَةِ اللَّهِ وَبِوَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي الطَّالِبِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)).

جابر بن یزید سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے قول: ”اور جب صور

﴿۱﴾ الکافی کلینی ج ۱ ص ۳۴۳ ح ۳۰؛ تفسیر البرہان ج ۸ ص ۱۵۵ ح ۱؛ الوافی ج ۲ ص ۴۱۸ ح ۹۳۰؛ الغیۃ نعمانی

ص ۱۸۷ ح ۴۰؛ تاویل الآیات ج ۲ ص ۳۲ ح ۱؛ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۵۷ ح ۴۹؛ الامتہ والتبصرۃ ص

۱۲۳ ح ۱۲۱؛ رجال الکشی ص ۱۹۲ ح ۳۳۸

﴿۲﴾ ایضاً

﴿۳﴾ تاویل الآیات ج ۲ ص ۳۲ ح ۲؛ تفسیر البرہان ج ۸ ص ۱۵۵ ح ۳



میں پھونک ماری جائے گی۔“

کے متعلق فرمایا: صور میں پھونک مارنے سے مراد وہ ندا ہے جو آسمان سے دی جائے

گی کہ: ”خبردار! تمہارا ولی فلاں بن فلاں ہے جو حق کے ساتھ قائم ہے۔“

”تو وہ دن ایک مشکل دن ہوگا، اور کفار پر آسان نہ ہوگا۔“ یعنی کافرین سے مراد

مرجیہ ہیں جنہوں نے اللہ کی نعمت سے اور ولایت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے انکار کر

دیا۔ ﴿

[286] إِبْنُ أَبِي يَوَيْهٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا)،

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْجَمْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

الْقَاسِمِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ

السَّلَامُ) عَنْ تَفْسِيرِ جَابِرٍ؛ فَقَالَ: (لَا تُحَدِّثُ بِهِ السِّفْلَةَ فَيُنْدِيَعُوهُ، أَوْ

مَا تَفَرَّأُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: فَإِذَا نُفِرَ فِي النَّاقُورِ إِنَّ مِنَّا إِمَامًا

مُسْتَتْرًا، فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِظْهَارَ أَمْرِهِ نَكَّتْ فِي قَلْبِهِ نَكْتَةً،

فَظَهَرَ وَ أَمَرَ بِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ).

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے تفسیر جابر کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے کم فہم لوگوں سے بیان نہ کرنا کیونکہ وہ اسے پھیلائیں گے۔ کیا تم نے اللہ کی کتاب میں یہ آیت نہیں پڑھی۔ ”اور جب صور میں پھونک ماری جائے گی۔“ یقیناً ہم میں سے ایک امام ہوگا جو پوشیدہ ہوگا پس جب اللہ اسے ظاہر کرنے کا ارادہ کرے گا تو اس کے دل میں ایک نکتہ پیدا کر دے

﴿ مؤلف نے اسے شیخ مفید سے نقل کیا ہے لیکن ہمیں ان کی کتب سے یہ حدیث نہیں مل سکی ہے؛ تاویل الآیات ج ۲

گا پس وہ ظاہر ہو جائے گا اور اللہ کے امر سے امر کو نافذ کرے گا۔ ﴿

[آیت نمبر ۱۰۷]

(ذُرِّي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيداً) الآية.

”مجھے اور اس شخص کو چھوڑ دو جسے میں نے اکیلا پیدا

کیا۔ (المدثر: ۱۱)۔“

[287] شَرَّفَ الدِّينَ النَّجْفِيُّ، قَالَ: جَاءَ فِي تَفْسِيرِ أَهْلِ الْبَيْتِ (عَلَيْهِمُ  
السَّلَامُ): رَوَاهُ الرَّجَالُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ  
أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ذُرِّي وَمَنْ خَلَقْتُ  
وَحِيداً، أَقَالَ: (يَعْنِي بِهَذِهِ الْآيَةِ إِبْلِيسَ اللَّعِينِ، خَلَقَهُ وَحِيداً مِنْ  
غَيْرِ أَبِي وَلَا أُمٍّ، وَقَوْلُهُ: وَجَعَلْتُ لَهُ مَالاً مَمْدُوداً يَعْنِي هَذِهِ الدَّوْلَةَ  
إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ، يَوْمَ يَقُومُ الْقَائِمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَ  
بَدِينِ شُهُوداً وَ مَهْدَتْ لَهُ تَمْهيداً، ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ، كَلَّا إِنَّهُ كَانَ  
لَا يَأْتِنَا عَنِيداً يَقُولُ: مُعَانِداً لِلْأُمَّةِ، يَدْعُو إِلَى غَيْرِ سَبِيلِهَا، وَيَصُدُّ  
النَّاسَ عَنْهَا وَ هِيَ آيَاتُ اللَّهِ).

[ اکیلا پیدا ہونے والے کو چھوڑ دو ]

جابر بن یزید سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے قول: ”مجھے اور اس  
شخص کو چھوڑ دو جسے میں نے اکیلا پیدا کیا ہے۔“ کے بارے میں فرمایا: اس آیت  
سے مراد ابلیس لعین ہے جسے اس نے اکیلا بغیر باپ اور بغیر ماں کے پیدا کیا۔

اور اس کے قول: ”اور میں نے اس کے لیے بہت سماں دیا۔ (المدثر: ۱۲)۔“ سے

مراد ہے کہ یہ دولت وقت معلوم کے دن تک ہے جو امام قائم علیہ السلام کے قیام کا دن ہے۔

”اور حاضر رہنے والے بیٹے بھی، اور میں نے اس کے لیے راہ ہموار کر دی، پھر وہ طمع کرنے لگتا ہے کہ میں اور زیادہ دوں، ہرگز نہیں! وہ یقیناً ہماری آیات سے عناد رکھنے والا ہے۔ (المدرثر: ۱۳ تا ۱۶)۔“ وہ کہتا ہے کہ وہ (ابلیس) آئمہ علیہ السلام کا دشمن ہے اور وہ ان کے غیر کے راستے کی طرف بلاتا ہے اور ان سے لوگوں کو سرکاتا ہے اور یہی (آئمہ علیہ السلام) اللہ کی آیات ہیں۔ ﴿

### [ آیت نمبر ۱۰۸ ]

(فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ، ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ).

”پس اس پر اللہ کی مار، اسے کیا سوچھی؟ پھر اس پر اللہ کی مار ہو، اسے

کیا سوچھی؟ (المدرثر: ۲۰-۱۹)۔“

[288] عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) : فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ذُرِّي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيداً ، قَالَ : (الْوَحِيدُ وَلِدَ الزَّوْجَاتِ وَهُوَ زُفْرٌ) ، وَجَعَلْتُ لَهُ مَا لَأَمْحُوداً قَالَ : (أَجَلًا مَحْمُوداً إِلَى مُدَّةٍ) ، وَبَيْنَ شُهُوداً ، قَالَ : (أَصْحَابُهُ الَّذِينَ شَهِدُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) لَا يُورَثُ وَمَهَّدْتُ لَهُ تَمَهِيداً مُلْكُهُ الَّذِي مَلَكَتُهُ : مَهَّدْتُ لَهُ) : ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ . كَلَّا إِنَّهُ كَانَ لِأَيَاتِنَا عَنِيداً ، قَالَ : (لَوْلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) ، جَاحِداً عَانِداً لِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) فِيهَا سَأَرْهَقُهُ صَعُوداً إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ افْتِكراً فِيمَا أَمَرَ بِهِ مِنَ الْوَلَايَةِ ، وَقَدَّرَ أَنْ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) أَنْ لَا يُسَلَّمَ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) الْبَيْعَةَ الَّتِي بَايَعَهُ بِهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَآلِهِ) فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ قَالَ: (عَذَابٌ بَعَدَ عَذَابٍ يُعَذِّبُهُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ) ثُمَّ نَظَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) وَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَعَبَسَ وَ بَسَرَ هِيَئاً أَمْرَ بِهِ ثُمَّ أَذْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا إِلَّا سَحَرٌ يُؤْتَرُ قَالَ: (لَإِنْ زُفَرَ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) سَحَرَ النَّاسَ بِعَلِيِّ إِنَّ هَذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ أَمْ لَيْسَ بِوَحْيٍ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَأَصْلِيهِ سَقَرَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. فِيهِ نَزَلَتْ).

### [ اکیلا پیدا ہونے والے سے کون مراد ہے؟ ]

عبدالرحمن بن کثیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: مجھے اور اس شخص کو چھوڑ دو جسے میں نے اکیلا پیدا کیا۔ (المدرثر: ۱۱)۔ کے بارے میں فرمایا: وحید سے مراد والد الزنا ہے اور وہ زفر ہے۔ ”اور میں نے اس کے لیے بہت سامال دیا۔ (المدرثر: ۱۲)۔“ سے مراد ایک محدود مدت تک ہے۔ ”اور حاضر رہنے والے بیٹے بھی“ سے مراد اس کے وہ ساتھی ہیں جنہوں نے گواہی دی کہ آپ کی کوئی وراثت نہیں ہے۔ ”اور میں نے اس کے لیے راہ ہموار کر دی۔ (المدرثر: ۱۳)۔“ سے مراد اس کی وہ حکومت ہے جو ان کے لیے بڑی ہموار تھی۔ ”وہ یقیناً ہماری آیات سے عناد رکھنے والے ہیں۔ (المدرثر: ۱۵، ۱۶)۔“ سے مراد اس کا ولایت امیر المؤمنین علیہ السلام کا انکار کرنا ہے اور اس سے دشمنی کرنا ہے اور اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے قبول کرنے سے انکار کرنا ہے۔ ”میں اسے کٹھن چڑھائی چڑھنے پر مجبور کروں گا، اس نے یقیناً کچھ سوچا اور اسے سوچا۔ (المدرثر: ۱۷، ۱۸)۔“ سے مراد ہے کہ اس نے امر ولایت کے متعلق سازش کی اور اس نے سوچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو جائے گا تو امیر المؤمنین علیہ السلام کی بیعت وہ لوگ بھی تسلیم نہیں کریں گے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بیعت پر عہد کیا

ہے۔ ”پس اس پر اللہ کی مار، اسے کیا سوچھی، پھر اس پر اللہ کی مار ہو، اسے کیا سوچھی۔ (المدثر: ۱۹، ۲۰)۔“ سے مراد ایک کے بعد ایک عذاب جو اسے امام قائم علیہ السلام دیں گے۔ ”پھر اس نے نظر دوڑائی۔ (المدثر: ۲۱)۔“ سے مراد ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ اور امیر المؤمنین علیہ السلام کی طرف دیکھا۔

”پھر تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑ لیا۔ (المدثر: ۲۲)۔“ سے مراد ہے کہ اس امر سے تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑا۔

”پھر پلٹا اور تکبر کیا، پھر کہا: یہ جادو کے سوا کچھ نہیں ہے۔ (المدثر: ۲۳، ۲۴)۔“ سے مراد ہے: زفر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت علی علیہ السلام کے لیے لوگوں پر جادو کرتے ہیں۔

”یہ تو صرف بشر کا کلام ہے۔ (المدثر: ۲۵)۔“ یعنی یہ اللہ کی طرف سے وحی نہیں ہے۔ ”عنقریب میں اسے سقر (آگ) میں جھلسادوں گا۔ (المدثر: ۲۶)۔“ اور آخر آیت تک اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ﴿

### [ آیت نمبر ۱۰۹ ]

(وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً) الآية.

”اور ہم نے جہنم کا عملہ صرف فرشتوں کو قرار دیا اور ان کی تعداد کو کفار کے لیے آزمائش بنایا تا کہ اہل کتاب کو یقین آجائے اور ایمان لانے والوں کے ایمان میں اضافہ ہو جائے اور اہل کتاب اور مومنین شک میں نہ رہیں۔ (المدثر: ۳۱)۔“

[289] شرف الدین النجفی: فی الحدیث السابق عن عمرو بن شمر، عن

﴿ تفسیر القمی ج ۲ ص ۳۹۵؛ بحار الانوار ج ۳۰ ص ۱۶۸ ح ۲۴؛ نور الثقلین ج ۸ ص ۳۸ ح ۱۳؛ تفسیر البرہان ج

جابر، عن أبي جعفر عليه السلام قال: قوله تعالى: قَوْلُهُ: وَمَا  
 جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً قَالَ فَالنَّارُ هُوَ الْقَائِمُ عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ الَّذِي أَتَاهُ ضَوْؤُهُ وَخُرُوجُهُ لِأَهْلِ الشَّرْقِ وَالْعَرَبِ وَ  
 الْمَلَائِكَةُ هُمُ الَّذِينَ يَمْلِكُونَ عِلْمَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَ  
 قَوْلُهُ: وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ يَعْنِي  
 الْمُرْجِيَّةَ وَقَوْلُهُ: لِيَسْتَيَقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ قَالَ هُمُ الشَّيْبَعَةُ  
 وَهُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ وَهُمْ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالنُّبُوَّةَ وَ  
 قَوْلُهُ: وَيَزِدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا وَلَا يَزِنَاتُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ  
 أَيْ لَا يَشُكُّ الشَّيْبَعَةُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَوْلُهُ: وَ  
 لِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يَعْنِي بِذَلِكَ الشَّيْبَعَةَ وَضَعْفَاءَهَا وَ  
 الْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهِذَا مَثَلًا فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ كَذَلِكَ  
 يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ فَالْمُؤْمِنُ يُسَلِّمُ وَالْكَافِرُ  
 يَشُكُّ وَقَوْلُهُ: وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ فَجُنُودُ رَبِّكَ هُمُ الشَّيْبَعَةُ  
 وَهُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ وَقَوْلُهُ: وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْبَشَرِ لِمَنْ  
 شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ قَالَ يَعْنِي الْيَوْمَ قَبْلَ خُرُوجِ  
 الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ شَاءَ قَبْلَ الْحَقِّ وَتَقَدَّمَ إِلَيْهِ وَمَنْ شَاءَ  
 تَأَخَّرَ عَنْهُ وَقَوْلُهُ: كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهينَةٌ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ  
 قَالَ هُمُ أَطْفَالُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَاتَّبَعْتَهُمْ ذُرِّيَّتَهُمْ  
 بِإِيمَانٍ الْحَقُّنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ قَالَ يَعْنِي أَنَّهُمْ آمَنُوا فِي الْبَيْتِاقِ وَ  
 قَوْلُهُ: وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ قَالَ يَوْمَ الدِّينِ خُرُوجُ الْقَائِمِ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَوْلُهُ: فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكَرَةِ مُعْرِضِينَ يَعْنِي  
 بِالتَّذْكَرَةِ وَالْآيَةِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَوْلُهُ: كَانَتْهُمْ  
 حُمْرٌ مُسْتَنْفِرَةٌ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ قَالَ يَعْنِي كَانَتْهُمْ حُمْرٌ وَحِشٌ فَارَتْ

مِنَ الْأَسَدِ حِينَ رَأَتْهُ وَكَذَلِكَ الْمُرْجَنَةُ إِذَا سَمِعَتْ بِفَضْلِ آلِ مُحَمَّدٍ  
 صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ تَفَرَّتْ عَنِ الْحَقِّ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: بَلْ يُرِيدُ  
 كُلُّ إِمْرٍ مِنْهُمْ أَنْ يُوْتِيَ صُحُفًا مُنَشَّرَةً قَالَ يُرِيدُ كُلُّ رَجُلٍ مِنَ  
 الْمَخَالِفِينَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَيْهِ كِتَابٌ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَى: كَلَّا  
 بَلْ لَا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ هِيَ دَوْلَةُ الْفَائِزِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ تَعَالَى  
 بَعْدَ أَنْ عَرَفَهُمُ اللَّذِكْرَةَ أَنَّهَا الْوَلَايَةُ كَلَّا إِنَّهُ تَذَكُّرَةٌ لِمَنْ شَاءَ  
 ذِكْرُهُ وَ مَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَ أَهْلُ  
 الْمَغْفِرَةِ قَالَ فَالتَّقْوَى فِي هَذَا الْمَوْضِعِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ  
 الْمَغْفِرَةَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

### [مختلف آیات کی تاویل]

جابر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: خدا کے قول: ”ہم نے جہنم کا  
 عملہ صرف فرشتوں کو قرار دیا۔“ میں ”النار“ سے امام قائم علیہ السلام ہیں جس کی روشنی اور  
 اخراج مشرق اور مغرب والوں کے لیے ہے اور ”ملائکہ“ سے مراد وہ لوگ ہیں جو  
 آل محمد علیہ السلام کے علم کے مالک ہیں۔

اور خدا کے قول: ”اور ہم نے ان کی تعداد کو کفار کے لیے آزمائش بنایا۔“ سے مراد مرجیہ

ہیں۔

اور اس کے قول: ”تا کہ اہل کتاب کو یقین آجائے۔“ سے مراد شیعہ ہیں اور وہی اہل  
 کتاب ہیں اور وہ وہی لوگ ہیں جن کو کتاب، حکمت اور نبوت دی گئی۔  
 اور اس کے قول: ”اور ایمان لانے والوں کے ایمان میں اضافہ ہو جائے اور اہل  
 کتاب شک میں نہ رہیں۔“ سے مراد ہے کہ شیعہ امام قائم علیہ السلام کے امر میں کسی شے کا شک  
 نہیں کرتے۔

اور اس کے قول: ”اور جن کے دلوں میں بیماری ہے یہی کہیں۔“ سے مراد شیعہ اور ان

کے ضعیف شیعہ ہیں ”اور کفار بھی کہیں کہ اس بیان سے اللہ کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔“ پس اللہ نے ان کے لیے فرمایا: ”اس طرح اللہ جسے چاہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔“ پس مومن تسلیم کرتے ہیں اور کافر شک کرتے ہیں اور اس کے قول: ”اور تیرے رب کے لشکروں کو خود اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔“ تو تیرے رب کے لشکروں سے مراد شیعہ ہیں یہی زمین میں اللہ کے گواہ ہیں۔

اور اس کے قول: ”اور یہ انسانوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔ (المدثر: ۳۱)۔“ ”تم میں سے ہر اس شخص کے لیے جو آگے بڑھنا یا پیچھے رہ جاتا چاہے۔ (المدثر: ۳۷)۔“ تو اس سے مراد امام قائم علیہ السلام کے خروج سے پہلے کا ایک دن ہے تو جو چاہے حق قبول کرے اور اس کی طرف پیش قدمی کرے اور جو چاہے وہ پیچھے رہے۔ اور اس کے قول: ”ہر شخص اپنے عمل کا گروی ہے سوائے اصحاب الیمین (دائیں والوں) کے (المدثر: ۳۸: ۳۹)۔“ سے مراد مومنین کے اطفال ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”اور جو لوگ ایمان لے آئے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کی پیروی کی ان کی اولاد کو ہم ان سے ملا دیں گے۔ (الطور: ۲۱)۔“ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے مراد ہے کہ وہ میثاق پر ایمان رکھتے ہیں۔

اور اس کے قول: ”اور ہم یوم الدین (یوم جزاء) کو جھٹلاتے تھے۔ (المدثر: ۴۶)۔“ میں یوم الدین سے مراد امام قائم علیہ السلام کا خروج ہے۔ اور اس کے قول: ”انہیں کیا ہو گیا ہے کہ نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں (المدثر: ۴۹) سے مراد ہے کہ ولایت امیر المومنین علیہ السلام کے تذکرہ سے منہ موڑ رہے ہیں۔ اور اس کے قول: ”گویا وہ بد کے ہوئے گدھے ہیں جو شیر سے بھاگے ہوں۔ (المدثر: ۵۰، ۵۱)۔“ سے مراد ہے کہ وہ لوگ وحشی گدھے ہیں جو شیر سے بھاگتے ہیں جب اسے دیکھتے ہیں اور اسی طرح مرجیہ ہیں کہ جب آل محمد علیہ السلام کے فضائل سنتے ہیں تو حق سے نفرت کرتے ہیں۔ پھر اللہ فرماتا ہے: ”بلکہ ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ کھلی ہوئی



کتابیں آجائیں۔ (المدثر: ۵۲)۔“ تو اس کا مطلب یہ ہے مخالفین میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اس پر آسمان سے کتاب اترے پھر اللہ نے فرمایا: ”ہرگز نہیں! بلکہ انہیں آخرت کا خوف ہی نہیں ہے۔ (المدثر: ۵۴)۔“ تو اس سے مراد امام قائم علیہ السلام کی حکومت ہے۔

پھر اللہ نے ان کو یہ معرفت کرانے کے بعد کہ ”تذکرہ“ سے مراد ولایت ہے، فرمایا: ”ہرگز نہیں! یہ تو یقیناً ایک نصیحت ہے، پس جو چاہے اسے یاد رکھے، وہ یاد اس وقت رکھیں گے جب اللہ چاہے گا، وہی اس لائق ہے کہ اس سے خوف کیا جائے۔“

اور وہی بخشنے کا اہل ہے۔ (المدثر: ۵۴ تا ۵۶)۔“

امام علیہ السلام نے فرمایا: اس موضوع میں ”تقویٰ“ سے مراد رسول اللہ ﷺ اور ”مغفرت“ سے مراد امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں۔<sup>❶</sup>

## سُورَةُ التَّكْوِيْنِ

[ آیت نمبر ۱۱۰ ]

(فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنُوسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ).

”نہیں! میں قسم کھاتا ہوں پس پردہ جانے والے ستاروں کی، جو روانی کے ساتھ چلتے ہیں اور چھپ جاتے ہیں۔ (التکویر: ۱۵، ۱۶)۔“

[290] مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ: عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الرَّبِيعِ الْهَمْدَانِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَسِيدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ، قَالَتْ: لَقِيتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ)، فَسَأَلْتُهُ عَنْ

❶ تاویل الآيات ج ۲ ص ۳۴ ح ۵؛ بحار الانوار ج ۲۴ ص ۲۴ ح ۴؛ تفسیر البرهان ج ۸ ص ۹۰ ح ۹۔

هَذِهِ آيَةٌ فَلَا أُقْسِمُ بِالْحُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ، قَالَ: (الْحُنَّسُ: إِمَامٌ يَحْنُسُ فِي زَمَانِهِ عِنْدَ انْقِطَاعِ مَنْ عَلَيْهِ عِنْدَ النَّاسِ سَنَةٌ سِتِّينَ وَمِائَتَيْنِ، ثُمَّ يَبْدُو كَالشَّهَابِ الثَّقَابِ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ، فَإِنْ أَدْرَكْتَ ذَلِكَ قَرَّرْتَ عَيْنَكَ).

### [پس پردہ جانے والا ستارہ امام ہے]

امام ہانی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے ملاقات کی اور آپ علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا: ”نہیں! میں قسم کھاتا ہوں پس پردہ جانے والے ستاروں کی جو روانی کے ساتھ چلتے ہیں۔“ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ”الحنس“ سے مراد وہ امام ہے جو اپنے زمانے میں خود کو پردہ غیبت میں رکھے گا کہ ۲۶۰ھ سے کسی کو علم نہ ہوگا کہ وہ کہاں ہے۔ پھر ایسے نمودار ہوگا جیسے اندھیری رات میں شہاب ثاقب نمودار ہوتا ہے پس اگر تم اس کے زمانے کو پا لو تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔ ﴿

[291] عَنْهُ: عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، أَلْبَعْدَادِيِّ، عَنْ وَهَبِ بْنِ شَادَانَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الرَّبِيعِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ، قَالَتْ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: فَلَا أُقْسِمُ بِالْحُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ قَالَتْ: فَقَالَ: (إِمَامٌ يَحْنُسُ سَنَةً سِتِّينَ وَمِائَتَيْنِ، ثُمَّ يَبْدُو كَالشَّهَابِ الثَّقَابِ يَتَوَقَّدُ فِي اللَّيْلِ الظُّلْمَاءِ، وَإِذَا أَدْرَكْتَ زَمَانَهُ قَرَّرْتَ عَيْنَكَ).

﴿الکافی کلینی ج ۱ ص ۳۴۱ ح ۲۳؛ الغیبة نعمانی ص ۱۵۲ ح ۶ اور ۷؛ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۱۳۷ ح ۶؛ مجمع احادیث الامام المہدی ج ۵ ص ۸۰ ح ۱۹۱۸؛ الہدایۃ الکبریٰ ص ۸۸؛ کمال الدین وتمام النعمہ ج ۲ ص ۳۲۲ ح ۱؛ کتاب الغیبة طوسی ص ۱۵۹ ح ۱۱۶؛ الوافی ج ۲ ص ۳۱۷ ح ۹۲۹؛ تاویل الآیات ج ۲ ص ۶۹ ح ۱۶؛ تفسیر البرہان ج ۸ ص ۳ تا ۴ اور ۶﴾

بفرق اسناد ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔ ﴿﴾

[292] مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النُّعْمَانِيُّ: فِي الْغَيْبَةِ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَلَامَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَمْرَانَ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي سَيْدٍ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ، قَالَتْ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ): مَا مَعْنَى قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنُوسِ؛ فَقَالَ: (يَا أُمَّ هَانِيٍّ، إِمَامٌ يَخْنُسُ نَفْسَهُ حَتَّى يَنْقَطِعَ عَنِ النَّاسِ عَلَيْهِ سَنَةٌ سِتِّينَ وَمِائَتَيْنِ، ثُمَّ يَبْدُو كَالشَّهَابِ الْوَاقِدِ فِي اللَّيْلَةِ الظُّلْمَاءِ، فَإِنْ أَدْرَكْتَ ذَلِكَ الزَّمَانَ قَرَّتْ عَيْنُكَ).

﴿﴾ اِيضاً۔

[293] مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الشَّهَّانِ، عَنْ مُوسَى ابْنِ جَعْفَرِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ شَاذَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أُمُّ هَانِيٍّ، قَالَتْ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنُوسِ، الْجَوَارِ الْكُنُوسِ، فَقَالَ: (يَا أُمَّ هَانِيٍّ، إِمَامٌ يَخْنُسُ نَفْسَهُ سَنَةً سِتِّينَ وَمِائَتَيْنِ، ثُمَّ يَظْهَرُ كَالشَّهَابِ الثَّاقِبِ فِي اللَّيْلَةِ الظُّلْمَاءِ، فَإِنْ أَدْرَكْتَ زَمَانَهُ قَرَّتْ عَيْنُكَ يَا أُمَّ هَانِيٍّ).

﴿﴾ اِيضاً۔

﴿﴾ حوالہ جات کے لیے حدیث نمبر ۲۹۰ کی طرف رجوع کریں۔

﴿﴾ اِيضاً

﴿﴾ اِيضاً

قال مؤلف هذا الكتاب سنة ستين ومائتين سنة وفاة أبي محمد  
الحسن بن علي العسكري أبي القائم عليهم السلام.

قول مؤلف:

اس کتاب کے مؤلف نے کہا کہ ۲۶۰ھ امام ابو محمد حسن بن علی العسكري علیہ السلام جو  
امام قائم علیہ السلام کے والد بزرگوار علیہ السلام ہیں، کی شہادت کا سال ہے۔

### سُورَةُ الْأَنْشِقَاقِ

[ آیت نمبر ۱۱۱ ]

(لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ).

”تمہیں مرحلہ بہ مرحلہ ضرور گزرنا ہے۔ (الانشقاق: ۱۹)۔“

[294] إِبْنُ أَبِي يُوَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُظَفَّرُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الْمُظَفَّرِ الْعَلَوِيُّ  
(رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَحَيْدَرُ  
بْنُ مُحَمَّدِ السَّمَرِ قَنْدِيُّ جَمِيعًا، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ:  
حَدَّثَنَا جَبْرِئِيلُ بْنُ أَحْمَدَ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ الْبَغْدَادِيِّ قَالَ:  
حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الصَّيْرِيِّ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ،  
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَ: (إِنَّ لِلْقَائِمِ مِثْلًا غَيْبَةً  
يَطُولُ أَمْدُهَا). فَقُلْتُ لَهُ: وَلِمَ ذَلِكَ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ؟ قَالَ: (إِنَّ اللَّهَ  
عَزَّ وَجَلَّ أَبَى إِلَّا أَنْ تَجْرِيَ فِيهِ سُنَنُ الْأَنْبِيَاءِ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ) فِي  
غَيْبَاتِهِمْ، وَإِنَّهُ لَا بُدَّ لَهُ - يَا سَدِيرُ - مِنْ اسْتِيفَاءِ مَدَدِ غَيْبَاتِهِمْ،  
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ، أَمْحَى عَلَى سُنَنِ مَنْ كَانَ  
مِنْ قَبْلِكُمْ).

[طویل غیبت میں انبیاءوں کی غیبتوں والا طریقہ جاری ہے]

حنان بن سدر نے اپنے والد سے روایت کیا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:  
بے شک ہم میں سے قائم علیہ السلام کے لیے غیبت ہے جس کی مدت بہت طویل ہے۔  
میں نے عرض کیا: اے فرزند رسول علیہ السلام! یہ کیونکر ہے؟  
آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیونکہ اللہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ اس میں انبیاءوں کی  
غیبتوں والا طریقہ جاری رکھے اور اسے تبدیل نہ کرے۔ اے سدر! یہ ان کی مجموعی غیبت  
جتنا غیبت میں رہیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔  
”تمہیں مرحلہ مرحلہ ضرور گزرنا ہے۔“  
یعنی اس طریقے پر جو تم سے پہلے تھا۔ ﴿۱﴾

## سُورَةُ الْبُرُوجِ

[آیت نمبر ۱۱۲]

(وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ).

”قسم ہے برجوں والے آسمان کی۔“ (البروج: ۱)۔

[295] الشَّيْخُ الْمُفِيدُ فِي (الْاِخْتِصَاصِ): عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ بَابُوَيَهٗ،  
قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ  
الْكُوفِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَمْرَانَ، عَنْ عَمْرِوِّ الْحُسَيْنِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ  
سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنِ  
الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ): (ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادَةَ، وَذَكَرَى عِبَادَةَ، وَ ذَكَرَ عَلِيَّ عِبَادَةَ، وَ ذَكَرَ الْأَئِمَّةَ مِنْ وَلَدِهِ عِبَادَةَ، وَ الَّذِي بَعَثَنِي بِالنُّبُوَّةِ وَ جَعَلَنِي خَيْرَ الْبَرِيَّةِ، إِنَّ وَصِيَّيَ لِأَفْضَلِ الْأَوْصِيَاءِ، وَإِنَّهُ لِحُجَّةُ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ، وَ خَلِيفَتُهُ عَلَى خَلْقِهِ، وَ مِنْ وَلَدِهِ الْأَئِمَّةُ الْهَدَاةُ بَعْدِي، بِهِمْ يَحْسِبُ اللَّهُ الْعَذَابَ عَنِ أَهْلِ الْأَرْضِ، وَ بِهِمْ يُمَسِّكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَ بِهِمْ يُمَسِّكُ الْجِبَالَ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ، وَ بِهِمْ يَسْقَى خَلْقَهُ الْغَيْثَ، وَ بِهِمْ يُخْرِجُ الثَّنَابِتَ، أُولَئِكَ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ حَقًّا وَ خُلَفَاؤُهُ صِدْقًا، عِدَّتُهُمْ عِدَّةُ الشُّهُورِ، وَ هِيَ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، وَ عِدَّتُهُمْ عِدَّةُ نُقَبَاءِ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)). ثُمَّ تَلَاهُ هَذِهِ الْآيَةَ: وَ السَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ. ثُمَّ قَالَ: (أَ تَقْدِرُ - يَا بَنَ عَبَّاسٍ - أَنْ اللَّهُ يُقَسِّمَ بِالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَيُعْطِيَ بِهِ السَّمَاءَ وَ بُرُوجَهَا؟). قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا ذَاكَ، قَالَ: (أَمَّا السَّمَاءُ فَأَنَا، وَ أَمَّا الْبُرُوجُ فَالْأَئِمَّةُ بَعْدِي، أَوْلُهُمْ عَلِيٌّ وَ آخِرُهُمُ الْمَهْدِيُّ).

### [ بروج سے کیا مراد ہے؟ ]

اصحیح بن نباتہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے سنا، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ذکر عبادت ہے اور میرا ذکر عبادت ہے اور علیؑ کا ذکر عبادت ہے اور اس کی اولاد میں سے آئمہ علیہم السلام کا ذکر عبادت ہے۔ اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبوت کے ساتھ معبود کیا اور تمام خلایق سے بہتر قرار دیا! میرا وصی تمام اوصیاء سے افضل ہے اور وہ یقیناً اللہ کے بندوں پر اسکی حجت ہے اور اس کی خلق پر اس کا خلیفہ ہے اور اس کی اولاد میں سے

میرے بعد آئمہ ہدیٰ علیہم السلام ہیں کہ جن کے ذریعے اللہ اہل زمین سے عذاب دور کرے گا اور ان کی وجہ سے آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے گا مگر یہ کہ اس کے اذن سے اور ان کے ذریعے پہاڑوں کو گرنے سے روکے گا اور انہی کے سبب اپنی مخلوق کو بارش سے سیراب کرے گا، انہی کے سبب نباتات اگائے گا۔ یہی خدا کے برحق اولیاء ہیں اور اس کے (اور میرے) سچے خلیفہ ہیں، ان کی تعداد مہینوں کے برابر ہے اور ان کی تعداد موسیٰ بن عمران کے نقباء کے برابر ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

”قسم ہے بروجوں والے آسمان کی۔“

پھر فرمایا: اے ابن عباس! کیا تم جانتے ہو کہ خدا بروجوں والے آسمان کی قسم کھا رہا

ہے یعنی آسمان اور اس کے بروج سے کیا مراد ہے؟

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ہی بتا دیجیے کہ یہ کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: آسمان سے میں مراد ہوں اور بروج سے مراد میرے بعد ہونے

والے آئمہ علیہم السلام ہیں جن کا پہلا علی علیہ السلام اور آخری مہدی علیہ السلام ہے۔ ﴿

## سُوْرَةُ الطَّارِقِ

[ آیت نمبر ۱۱۳ ]

﴿إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا. وَأَكِيدُ كَيْدًا. فَمَهْلِكُ الْكَافِرِينَ أَمْهَلُهُمْ

﴿ الاختصاص شيخ مفيد ص ۲۱۹؛ بحار الانوار ج ۶ ص ۷۰؛ تفسير البرهان ج ۸ ص ۲۵۰؛ منتخب الاثر

ص ۱۳۳ فصل اول باب ۶ ج ۶؛ صحيفه الابرار تقي مامقاني ج ۲ ص ۱۵۵

رُوِيْدًا).

”بے شک یہ لوگ اپنی چال چل رہے ہیں، اور میں بھی تدبیر کر رہا ہوں، پس کفار کو مہلت دیں اور کچھ دیر انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں۔ (الطارق: ۱۵ تا ۱۷)۔“

[296] عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ أَبِي بصيرٍ: فِي قَوْلِهِ (فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ) قَالَ مَا لَهُ قُوَّةٌ يَقْوَى بِهَا عَلَى خَالِقِهِ وَلَا نَاصِرٌ مِنَ اللَّهِ يَنْصُرُهُ إِنْ أَرَادَ بِهِ سُوءًا قُلْتُ: (إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا) قَالَ: كَادُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَكَادُوا عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَادُوا فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَقَالَ اللَّهُ: يَا مُحَمَّدُ (إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا) وَأَكِيدُ كَيْدًا. فَهَلِ الْكَافِرِينَ) يَا مُحَمَّدُ (أَمْهَلُهُمْ رُوِيْدًا) لَوْ قَتِ بَعَثَ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَنْتَقِمَ لِي مِنَ الْجَبَّارِينَ وَالظَّوْغِيبِ مِنَ قُرَيْشٍ وَبَنِي أُمَيَّةَ وَسَائِرِ النَّاسِ.

### [چال بازوں کو کب تک مہلت دی گئی ہے؟]

ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام علیؑ نے خدا کے قول: ”لہذا انسان کے پاس نہ کوئی قوت ہوگی اور نہ کوئی مددگار ہوگا۔ (الطارق: ۱۰)۔“ کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ اس میں اتنی قوت نہیں رہے گی کہ اللہ کی مخالفت کرے اور نہ اس مخالفت کے لیے اسے کوئی مددگار ملے گا۔

میں نے عرض کیا: ”بے شک یہ لوگ اپنی چال چل رہے ہیں اور میں بھی تدبیر کر رہا ہوں۔“ سے کیا مراد ہے؟

آپ علیؑ نے فرمایا: چونکہ ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ اللہ علیہا کے ساتھ مکر و حیلہ کیا تو اللہ نے فرمایا: اے محمد ﷺ! ”بے شک



یہ لوگ اپنی چال چل رہے ہیں اور میں بھی تدبیر کر رہا ہوں۔“ پس اے محمد ﷺ! ”کفار کو کچھ مہلت دے دیں اور کچھ دیر انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں۔“ یعنی جب امام قائم علیہ السلام آئیں گے تو وہ میرا انتقام تمام جاہلوں سے اور قریش و بنی امیہ کے طاغوتوں سے اور تمام لوگوں سے لیں گے۔ ﴿

## سُورَةُ الْغَاشِيَةِ

[ آیت نمبر ۱۱۴ ]

(هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ، وَجُوهُ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ، عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ، تَصَلِّي نَارًا حَامِيَةً).

”کیا آپ کے پاس چھا جانے والی کی خبر پہنچی ہے، اس دن کچھ چہرے خوار ہوں گے، وہ مصیبت سہہ کر تھکے ہوئے ہوں گے، دہکتی آگ میں جھلس رہے ہوں گے۔ (الغاشیہ: ۴ تا ۱)۔“

[297] مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ: عَنْ جَمَاعَةٍ، عَنْ سَهْلِ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَ: قُلْتُ: هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ؟ قَالَ: (يَغْشَاهُمْ الْقَائِمُ بِالسَّيْفِ). قَالَ: قُلْتُ: وَجُوهُ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ؟ قَالَ: (خَاضِعَةٌ لَا تُطِيقُ الْإِمْتِنَاعَ). قَالَ: قُلْتُ: عَامِلَةٌ؟ قَالَ: (عَمِلَتْ بِغَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ). قَالَ: قُلْتُ: نَاصِبَةٌ؟ قَالَ: (نَصَبَتْ غَيْرَ وِلَايَةِ الْأَمْرِ). قَالَ: قُلْتُ: تَصَلِّي نَارًا حَامِيَةً؟ قَالَ: (تَصَلِّي نَارَ الْحَرْبِ فِي الدُّنْيَا عَلَى عَهْدِ الْقَائِمِ وَفِي الْآخِرَةِ نَارَ

﴿ تفسیر القمی ج ۲ ص ۴۱۶؛ بحار الانوار: ج ۵۳ ص ۵۳۰۔۔۔ ج ۴۲؛ تفسیر نور الثقلین ج ۸ ص ۱۶۹ ج ۱۹؛ تفسیر البرہان

جَهَنَّمَ).

### [ ”حدیث الغاشیہ“ سے کیا مراد ہے؟ ]

محمد نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ”کیا آپ کے پاس چھا جانے والی کی خبر پہنچی ہے؟“ کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے مراد ہے کہ امام قائم علیہ السلام ان کا تلوار سے احاطہ کر لیں گے۔

میں نے عرض کیا: ”اس دن کچھ چہرے خوار ہوں گے“ سے کیا مراد ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے مراد ہے کہ وہ زبوں حال ہوں گے اور روک پانے کی طاقت نہیں رکھتے ہوں گے۔

میں نے عرض کیا: ”عاملۃ“ سے کیا مراد ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے مراد ہے کہ جو اللہ نے نازل کیا ہے اس کے خلاف عمل کرنے والے ہیں۔

میں نے عرض کیا: ”ناصیۃ“ سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: اس سے مراد ہے کہ حقیقی امام کی ولایت و حکمت کو چھوڑ کر غیر کو والی بنالیا۔ میں نے عرض کیا: ”دہتی آگ“ میں جھلس رہے ہوں گے۔“ سے کیا مراد ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے مراد ہے کہ دنیا میں قائم آل محمد علیہ السلام سے لڑنے کی آگ میں داخل ہوں گے اور آخرت میں جہنم کی آگ میں داخل ہوں گے۔ ﴿۱﴾



﴿۱﴾ روضۃ الکافی ص ۵۰ ح ۱۳؛ ثواب الاعمال و عقاب الاعمال ص ۳۳۱ باب ۹ ح ۱۰؛ بحار الانوار ج ۲۴ ص ۳۱۰ ح

۱۶؛ الوافی ج ۳ ص ۹۲۹ ح ۱۶۱۶؛ تفسیر البرہان ج ۸ ص ۲۶۸ ح

## سُورَةُ الْفَجْرِ

[ آیت نمبر ۱۱۵ ]

(وَالْفَجْرِ، وَلَيَالٍ عَشْرٍ، وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ، وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ).  
”قسم ہے فجر کی، اور دس راتوں کی اور جفت اور طاق کی اور رات کی  
جب جانے لگے۔ (الفجر: ۱-۴)۔“

[298] شَرَفُ الدِّينِ اللُّجَعِيُّ، قَالَ: رُوِيَ بِالإِسْنَادِ مَرْفُوعاً، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الأَجَعْفِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَ: (قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَالْفَجْرِ الْفَجْرُ هُوَ الْقَائِمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): وَ لَيَالٍ عَشْرٍ الأَثَمَةُ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ) مِنَ الْحَسَنِ إِلَى الْحَسَنِ وَالشَّفْعِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ فَاطِمَةُ (عَلَيْهَا السَّلَامُ)، وَالْوَتْرِ هُوَ اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ: وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرٍ هِيَ دَوْلَةُ حَبْتَرٍ، فَهِيَ تَسْرِي إِلَى دَوْلَةِ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)).

[ فجر، دس راتوں، جفت اور طاق سے کیا مراد ہے؟ ]

جابر بن یزید جعفی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا کے قول: ”قسم ہے فجر کی“ سے امام قائم علیہ السلام ہیں، ”دس راتوں“ سے مراد حضرت حسن علیہ السلام سے لے کر حضرت حسن علیہ السلام تک آئمہ علیہم السلام ہیں، ”جفت“ سے مراد امیر المؤمنین علیہ السلام اور سیدہ فاطمہ علیہا السلام ہیں، ”طاق“ سے مراد ہے کہ وہ اللہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور ”رات جب جانے لگے“ سے جز (ظالم) کی حکومت ہے جو امام قائم علیہ السلام کی حکومت کی طرف جائے گی۔ ﴿﴾

## سُورَةُ الشَّمْسِ

[ آیت نمبر ۱۱۶ ]

(وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا، وَالْقَمَرُ إِذَا تَلَاهَا، وَالنَّهَارُ إِذَا جَلَّاهَا، وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَاهَا).

”قسم ہے سورج اور اس کی روشنی کی، اور چاند جب جب وہ اس کے پیچھے آتا ہے، اور دن جب وہ آفتاب کو روشن کر دے، اور رات جب وہ اسے چھپا لے۔ (الشمس: ۱ تا ۴)۔“

[299] مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْقُتَيْبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَلِيمَانَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا، قَالَ: (الشَّمْسُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) أَوْ صَاحِبُ اللَّيْلِ دِينَهُمْ، قُلْتُ: وَالْقَمَرُ إِذَا تَلَاهَا؟ قَالَ: (ذَاكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ)، قُلْتُ: وَالنَّهَارُ إِذَا جَلَّاهَا؟ قَالَ: (ذَاكَ الْإِمَامُ مِنْ ذُرِّيَّةِ فَاطِمَةَ نَسَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ)، فَيَجْلِي ظِلَامَ الْجُورِ وَالظُّلْمِ، فَحَكَى اللَّهُ سُبْحَانَهُ عَنْهُ، فَقَالَ: وَالنَّهَارُ إِذَا جَلَّاهَا يَعْنِي بِهِ الْقَائِمَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قُلْتُ: وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَاهَا؟ قَالَ: (ذَاكَ أُمَّتُهُ الْجُورِ، الَّذِينَ اسْتَبَدُّوا بِالْأُمُورِ دُونَ آلِ الرَّسُولِ وَجَلَسُوا مَجْلِسًا كَانَ آلُ الرَّسُولِ أَوْلَى بِهِ مِنْهُمْ، فَغَشُوا دِينَ اللَّهِ بِالْجُورِ وَالظُّلْمِ، فَحَكَى اللَّهُ سُبْحَانَهُ فَعَلَهُمْ فَقَالَ: وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَاهَا).

## [ شمس و قمر اور دن و رات کی تاویل ]

سلیمان دہلی سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ”قسم ہے سورج اور اس کی روشنی کی۔“

کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: شمس سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں جنہوں نے لوگوں کے لیے ان کا دین واضح کیا۔

میں نے عرض کیا: ”اور چاند جب وہ اس کے پیچھے آتا ہے۔“ سے کیا مراد ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے مراد امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے پیچھے پیچھے آتے ہیں۔

میں نے عرض کیا: ”اور دن جب وہ آفتاب کو روشن کر دے۔“ سے کیا مراد ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے مراد ذریت سیدہ فاطمہ اور رسول اللہ ﷺ کے نسل سے امام ہے جو ظالموں کے ظلم و جور کو (ہدایت کی) روشنی سے بدل دے گا پس اسی کو اللہ نے حکایت کیا اور فرمایا: ”اور دن جب وہ آفتاب کو روشن کر دے۔“ یعنی اس سے امام قائم علیہ السلام مراد ہیں۔

میں نے عرض کیا: ”اور رات جب وہ اسے چھپالے۔“ سے کیا مراد ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اس سے مراد آئمہ جو رہیں جنہوں نے آل رسول ﷺ کے سوا امور پر غلبہ حاصل کیا اور وہ اس جگہ جا بیٹھے جہاں آل رسول علیہ السلام کی جگہ تھی جو ان سے اولیٰ تھی پس انہوں نے اللہ کے دین پر جو ر و ظلم سے پردہ ڈال دیا تو اس کو اللہ نے حکایت کیا جو انہوں نے افعال کیے اور فرمایا: ”اور رات جب وہ اسے چھپالے۔“ ﴿۳۰۰﴾

[300] شَرَفُ الدِّينِ النَّجْفِيِّ، قَالَ: رَوَى عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنِ الْحَلَبِيِّ، وَرَوَاهُ أَيْضاً عَلِيُّ بْنُ ابْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُمَانَ، عَنِ الْفَضْلِ

﴿۳۰۰﴾ تاویل الآيات ج ۲ ص ۸۰۵ ح ۳: بحار الانوار ج ۲۲ ص ۷۱ ح ۴: اثبات الهدا ج ۷ ص ۱۴۱ ح ۶۶۱؛ تفسیر

أبي العباس، عن أبي عبد الله (عليه السلام)، أنه قال: وَالشَّمْسُ  
وَصُحَّاهَا: (الشَّمْسُ: أمير المؤمنين (عليه السلام)، وَصُحَّاهَا:  
قيام القائم (عليه السلام)، لِأَنَّ اللَّهَ سُجَّانُهُ قَالَ: وَ أَنْ يُجَشِّرَ  
النَّاسَ صُحَى، وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَّهَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ)  
وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّهَا هُوَ قِيَامُ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَاللَّيْلِ إِذَا  
يَعُشَّاهَا حَبِطَتْ وَدَوْلَتُهُ، قَدْ غَشَى عَلَيْهِ الْحَقُّ، وَأَمَّا قَوْلُهُ: وَالسَّهَاءُ وَ  
مَا بَنَاهَا، قَالَ: (هُوَ مُحَمَّدٌ (عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ)، هُوَ السَّهَاءُ الَّذِي  
يَسْمُو إِلَيْهِ الْخَلْقُ فِي الْعِلْمِ) وَ قَوْلُهُ: وَالْأَرْضُ وَمَا طَحَّاهَا، قَالَ:  
(الْأَرْضُ: الشَّيْعَةُ) وَ نَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا، قَالَ: (هُوَ الْمُؤْمِنُ  
الْمَسْتُورُ وَ هُوَ عَلَى الْحَقِّ) وَ قَوْلُهُ: فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَ تَقْوَاهَا، قَالَ:  
(عَرَفَتْ الْحَقَّ مِنَ الْبَاطِلِ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ: وَ نَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا) قَدْ  
أَفْلَحَ مَنْ رَزَّاهَا، قَالَ: (قَدْ أَفْلَحَتْ نَفْسٌ رَزَّاهَا اللَّهُ وَ قَدْ خَابَ مَنْ  
دَسَّاهَا اللَّهُ)، وَ قَوْلُهُ: كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا، قَالَ: (ثَمُودُ: رَهْطٌ مِنَ  
الشَّيْعَةِ، فَإِنَّ اللَّهَ سُجَّانُهُ يَقُولُ: وَ أَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا  
الْعَمَى عَلَى الْهُدَى فَأَخَذَتْهُمُ صَاعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ وَ هُوَ السَّيْفُ  
إِذَا قَامَ الْقَائِمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، وَ قَوْلُهُ تَعَالَى: فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ  
اللَّهِ هُوَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ)، نَاقَةٌ اللَّهُ وَ سَقَّيَاهَا، قَالَ:  
(النَّاقَةُ: الْإِمَامُ الَّذِي فَهَمَ عَنِ اللَّهِ أَوْ فَهَمَ عَنِ رَسُولِهِ، وَ  
سَقَّيَاهَا، أُمِّي عِنْدَهُ مُسْتَقَى الْعِلْمِ، فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمَدَمَ  
عَلَيْهِمْ رَجُومٌ بِذُنُوبِهِمْ فَسَوَّاهَا قَالَ: (فِي الرَّجْعَةِ) وَ لَا يَخَافُ  
عُقْبَاهَا، قَالَ: (لَا يَخَافُ مِنْ مِثْلِهَا إِذَا رَجَعَ).

فضل بن عباس سے روایت کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ”قسم ہے سورج اور  
اس کی روشنی کی۔“ کی آیت میں شمس امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں اور اس کی روشنی سے

امام قائم علیہ السلام کا قیام مراد ہے۔ چنانچہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ”اور یہ کہ دن چڑھے لوگ جمع کیے جائیں۔ (طہ: ۵۹)۔“ اور چاند جب وہ اس کے پیچھے آتا ہے۔“ سے مراد حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام ہیں۔

”اور دن جب وہ آفتاب کو روشن کر دے۔“ سے مراد امام قائم علیہ السلام کا قیام ہے۔  
 ”اور رات جب وہ اسے چھپالے۔“ سے مراد جبر اور اس کی حکومت ہے جس نے حق کو چھپا دیا۔

اور اس کے فرمان: ”اور آسمان اور جس نے اسے بنایا ہے۔ (الشمس: ۵)۔“ سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں اور وہی آسمان ہیں کہ جس کی طرف علم میں مخلوق بلند ہوتی ہے۔ اور اس کے فرمان: ”اور زمین اور جس نے اسے بچھایا۔ (الشمس: ۶)۔“ سے مراد شیعوں کی زمین ہے۔

”اور نفس اور جس نے اسے معتدل کیا۔ (الشمس: ۷)۔“ سے مراد وہ مومن ہے جو معتدل ہو اور حق پر ہو۔ اور اس کے قول! ”پھر اس نفس کو اس کی بدکاری اور اس سے بچنے کی سمجھ دی۔ (الشمس: ۸)۔“ سے مراد ہے کہ اس نے حق کو باطل سے پہچان لیا۔ پس یہی اس کا قول ہے کہ: ”اور نفس اور جس نے اسے معتدل کیا۔ (الشمس: ۷)۔“

”تحقیق جس نے اسے پاک رکھا کامیاب ہوا۔ (الشمس: ۹)۔“ سے مراد ہے کہ جس نفس کو اللہ نے پاک کیا وہ کامیاب ہو گیا اور جس کو اللہ نے آلودہ کر دیا وہ ناکام ہو گیا۔ اور اللہ کے قول: ”شمود نے اپنی سرکشی کے باعث بکذیب کی۔ (الشمس: ۱۱)۔“ میں شمود سے مراد شیعوں کا ایک گروہ ہے چنانچہ اللہ فرماتا ہے: ”اور شمود کو تو ہم نے راہ راست دکھا دی تھی مگر انہوں نے ہدایت کی جگہ اندھا رہنے کو پسند کیا تو انہیں ان کے اعمال کے سبب ذلت آمیز عذاب کی بجلی نے گرفت میں لے لیا۔ (فصلت: ۱۷)۔“ پس اس سے مراد امام قائم علیہ السلام کی تلوار ہے کہ جب وہ قیام کریں گے۔

اور اللہ کے قول: ”تو اللہ کے رسول ﷺ نے ان سے کہا۔“ (الشمس: ۱۳)۔“

سے مراد وہ نبی ہے۔  
 ”اللہ کی اونٹنی اور اس کی سیرابی (الشمس: ۱۳)۔“ پس ناقہ سے مراد امام ہے جو اللہ  
 کی طرف سے تعلیم لیتا ہے اور اللہ کی طرف لوگوں کو تعلیم دیتا ہے اور ”اس کی سیرابی“ سے مراد  
 وہ علم ہے جو امام کے پاس ہے۔  
 ”پھر انہوں نے اس کو جھٹلایا اور اس کی کوچیوں کاٹ دیں تو ان کے رب نے ان کے  
 گناہ کے سبب ان پر عذاب ڈھایا پھر سب کو برابر کر دیا۔ (الشمس: ۱۴)۔“  
 فرمایا: یہ رجعت میں ہوگا۔  
 ”اور اسے اس کے انجام کا کوئی خوف نہیں۔ (الشمس: ۱۵)۔“  
 فرمایا: وہ اس طرح کے کاموں سے نہیں ڈرتا جب اس نے رجوع کیا۔ ﴿

## سُورَةُ النَّبَاِ

[ آیت نمبر ۱۱ ]

(وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ، وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ).  
 قسم ہے رات کی جب چھا جائے، اور دن کی جب وہ چمک اٹھے۔  
 (اللیل: ۲۱)۔“

[301] عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
 عَبْدِ الْجُبَّارِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
 مُسْلِمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ

﴿ تاویل الآيات ج ۲ ص ۸۰۳: بحار الأنوار: ج ۲۴ ص ۴۲ ح ۶: اثبات الهداه ج ۷ ص ۱۳۱ ح ۶۶۰: ﴿

تفسیر البرهان ج ۸ ص ۲۹۹ ح ۶ ﴿



جَلَّ: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، قَالَ: (الَلَّيْلُ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ اللَّغَانِي، يَغْشَى  
 أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فِي دَوْلَتِهِ الَّتِي جَرَتْ لَهُ عَلَيْهِ، وَ  
 أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَصْدِرُ فِي دَوْلَتِهِمْ حَتَّى تَنْقَضِيَ).  
 قَالَ: وَالتَّهَارُ إِذَا تَجَلَّى، قَالَ: (التَّهَارُ هُوَ الْقَائِمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)  
 مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ، إِذَا قَامَ غَلَبَتْ دَوْلَتُهُ دَوْلَةَ الْبَاطِلِ، وَالْقُرْآنُ  
 صَرَبَ فِيهِ الْأَمْثَالُ لِلنَّاسِ، وَخَاطَبَ نَبِيَّهُ بِهِ وَمَنْعَى، فَلَيْسَ يَعْلَمُهُ  
 غَيْرُنَا).

[رات کے چھانے اور دن کے چمکنے سے کیا مراد ہے؟]

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام سے خدا کے قول: ”قسم ہے رات کی جب چھا جائے“ کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس جگہ لیل سے مراد حضرت علی علیہ السلام کا وہ دشمن مراد ہے جس نے آپ علیہ السلام کی حکومت چھین لی اور اس نے آپ علیہ السلام پر جرات کی اور آپ علیہ السلام نے ان کی حکومت میں صبر کیا یہاں تک کہ وہ ختم ہوگئی۔

میں نے ”دن جب وہ چمک اٹھے۔“ کے بارے میں عرض کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے مراد قائم آل محمد علیہ السلام ہیں جب آپ علیہ السلام قیام کریں گے تو آپ علیہ السلام کی حکومت باطل پر غالب آجائے گی اور قرآن نے ان کی امثال اپنے اندر لوگوں کے لیے بیان کی ہیں اور اس میں اللہ نے اپنے نبی کو اور ہمیں خطاب کیا ہے پس اس کو ہمارا غیر نہیں جان سکتا۔ ﴿۱﴾

[302] شَرَفُ الدِّينِ النَّجْفِيُّ : فِي مَعْنَى السُّورَةِ، قَالَ: جَاءَ مَرْفُوعًا، عَنْ  
 عَمْرِو بْنِ شَمْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

﴿۱﴾ تفسیر النبی ج ۲ ص ۲۲۲؛ بحار الانوار ج ۲۴ ص ۷۱ اور ج ۵۱ ص ۲۰۹ ح ۲۰؛ نور الثقلین ج ۸ ص ۲۱۶ ح

۵؛ الزام الناصب ج ۱ ص ۱۰۶؛ تفسیر البرہان ج ۸ ص ۳۰۳ ح ۴۔

فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، قَالَ: (كَوَلَةُ إِبْلِيسَ لَعَنَهُ اللَّهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَهُوَ يَوْمُ قِيَامِ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى، وَهُوَ الْقَائِمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) إِذَا قَامَ، وَقَوْلُهُ: فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى أَعْطَى نَفْسَهُ الْحَقَّ، وَاتَّقَى الْبَاطِلَ فَسَنِيَّتُهُ لِيُسْرَى، أَيْ الْجَنَّةَ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى يَعْنِي بِنَفْسِهِ عَنِ الْحَقِّ، وَاسْتَغْنَى بِالْبَاطِلِ عَنِ الْحَقِّ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى بِوَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْأُمَّتَةِ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ) مِنْ بَعْدِهِ فَسَنِيَّتُهُ لَلْعُسْرَى، يَعْنِي النَّارَ. وَأَمَّا قَوْلُهُ تَعَالَى: إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ يَعْنِي أَنَّ عَلِيًّا (عَلَيْهِ السَّلَامُ) هُوَ الْهُدَىٰ وَإِنَّ لَنَا لِلْآخِرَةِ وَالْأُولَىٰ فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى قَالَ: (هُوَ الْقَائِمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) إِذَا قَامَ بِالْعَضْبِ، فَيَقْتُلُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعِمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى قَالَ: هُوَ عَدُوُّ آلِ مُحَمَّدٍ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ) وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى قَالَ: ذَاكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَشِيعَتُهُ).

جابر بن یزید سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ”رات جب چھا جائے۔“ کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد قیامت کے دن تک ابلیس ملعون کی حکومت ہے اور یہی امام قائم علیہ السلام کے قیام کا دن ہے۔ ”اور دن جب وہ چمک اٹھے۔“ سے مراد امام قائم علیہ السلام ہیں جب وہ قیام کریں گے۔ اور خدا کے قول: ”پس جس نے مال دیا اور تقویٰ اختیار کیا۔ (اللیل: ۵)۔“ سے مراد ہے کہ اپنے نفس کو حق دیا اور باطل سے ڈرا۔

”پس ہم جلد ہی اسے آسانی کے اسباب فراہم کریں گے۔ (اللیل: ۷)۔“ تو اس

سے مراد جنت ہے۔

”اور جس نے بخل کیا۔ (اللیل: ۸)۔“ یعنی نفس کو حق کے بارے میں بخل پر آمادہ

کیا اور باطل کے ذریعے حق سے لاپرواہی کی۔

”اور اچھی بات کو جھٹلایا: (اللیل: ۹)۔“ اس سے مراد علی بن ابی طالب علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے بعد والے آئمہ علیہم السلام کی ولایت ہے۔ ”پس ہم جلد ہی اسے مشکلات کا سامان فراہم کریں گے۔ (اللیل: ۱۰)۔“ تو اس سے مراد آگ ہے۔

اور اس کے قول: ”یقیناً ہدایت ہماری ذمہ داری ہے۔ (اللیل: ۱۲)۔“ سے مراد امیر المومنین علیہ السلام ہیں کہ وہی ہدایت ہیں۔

”اور دنیا اور آخرت کے یقیناً ہم مالک ہیں۔ پس میں نے تمہیں بھڑکتی آگ سے متنبہ کر دیا۔ (اللیل: ۱۳، ۱۴)۔“ تو اس سے مراد امام قائم علیہ السلام ہیں کہ جب غضب کی حالت میں قیام کریں گے تو ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے لوگ قتل کر دیں گے۔

”اس میں سب سے زیادہ شقی شخص ہی تپے گا۔ (اللیل: ۱۵)۔“ تو اس سے مراد دشمنان آل محمد علیہم السلام ہیں۔

”اور نہایت پرہیزگار کو اس سے بچا لیا جائے گا۔ (اللیل: ۱۷)۔“ تو اس سے مراد امیر المومنین علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے شیعہ ہیں۔ ﴿

## سُورَةُ الْقَدْرِ

[ آیت نمبر ۱۱۸ ]

(سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ).

”یہ رات طلوع فجر تک سلامتی ہی سلامتی ہے۔ (القدر: ۵)۔“

[303] مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هُوَذَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الصَّنَعَانِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ

السَّلَامُ)، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: (قَالَ لِي أَبِي مُحَمَّدٌ: قَرَأَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي

﴿ تاویل الآيات ج ۲ ص ۸۰۷ ح ۱؛ بحار الانوار ج ۲۴ ص ۹۸ ح ۱۲۰؛ تفسیر البرہان ج ۸ ص ۳۰۶ ح ۸

طَالِبٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ عِنْدَهُ الْحَسَنُ وَ  
 الْحُسَيْنُ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ) فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) : يَا  
 أَبَتَاهُ، كَأَنَّ بَيْنَهُمَا مِنْ فَيْكِ حَلَاوَةٌ. فَقَالَ لَهُ: يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ وَ ابْنِي،  
 اعْلَمْ أَنِّي أَعْلَمُ فِيهَا مَا لَا تَعْلَمُ، إِنَّهَا لَمَّا أَنْزَلْتُ بَعَثْتُ إِلَيَّ جَدَّكَ  
 رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) فَقَرَأَهَا عَلَيَّ، ثُمَّ ضَرَبَ عَلَيَّ كَتِفِي  
 الْأَيْمَنِ، وَ قَالَ: يَا أُخِي وَ وَصِيِّي وَ وَلِيِّي عَلَيَّ أُمَّتِي بَعْدِي، وَ حَرْبُ  
 أَعْدَائِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ، هَذِهِ السُّورَةُ لَكَ مِنْ بَعْدِي، وَ لَوْلَا دِيكَ مِنْ  
 بَعْدِكَ، إِنَّ جَبْرَيْلَ أُخِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَدَّثَ لِي أَحْدَاثَ أُمَّتِي فِي  
 سُنَّتِهَا، وَ إِنَّهُ لَيَحْدُثُ ذَلِكَ إِلَيْكَ كَأَحْدَاثِ النَّبِيِّ، وَ لَهَا نُورٌ سَاطِعٌ  
 فِي قَلْبِكَ وَ قُلُوبِ أَوْصِيَاءِكَ إِلَى مَطْلَعِ فَجْرِ الْقَائِمِ).

### [ سورة انا انزلنا کا سبب نزول ]

ابویحییٰ صنعانی سے روایت ہے، انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا،  
 انہوں نے فرمایا کہ میرے والد بزرگوار علیہ السلام امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: علی  
 بن ابی طالب علیہ السلام نے (سورہ) انا انزلناہ کی تلاوت کی اور آپ علیہ السلام کے پاس امام  
 حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام موجود تھے۔ تو امام حسین علیہ السلام نے ان سے عرض کی:  
 اے ابا جان! آپ علیہ السلام سے اسے سنا ہے جو بہت ہی شیریں بیان ہے؟

انہوں نے امام حسین علیہ السلام سے فرمایا: اے رسول اللہ ﷺ کے اور میرے  
 بیٹے! اس میں جو میں جانتا ہوں وہ آپ نہیں جانتے جب یہ نازل ہوئی تو آپ علیہ السلام کے جد  
 رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلانے کے لیے کسی کو بھیجا پس آپ نے اسے مجھ پر پڑھا پھر  
 آپ نے میرے دائیں کندھے پر تھکی ماری اور فرمایا: اے میرے بھائی، میرے وصی،  
 میرے بعد میری امت کے ولی اور مبعوث کیے جانے والے دن تک میرے دشمنوں سے  
 لڑنے والے! یہ سورہ میرے بعد تمہارے لیے ہے، تمہارے بعد تمہارے بچوں کے لیے

ہے۔

بے شک ملائکہ میں سے میرے بھائی جبرئیل علیہ السلام نے مجھے میری امت کے اس سال ہونے والے امور بیان کیے اور وہ تمہیں بھی اسی طرح بیان کرے گا۔ جیسے نبوت کے لیے بیان ہوتے ہیں اور اس (سورہ) کے ذریعے تمہارے اور تمہارے اوصیاء علیہم السلام کے دلوں میں امام قائم علیہ السلام کی فجر طلوع ہونے تک ایک نور چمکتا رہے گا۔ ﴿

[304] شَرَفَ الدِّينِ النَّجْفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَهْوَرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ ، عَنْ زُرَّارَةَ ، عَنْ حُمْرَانَ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَمَّا يُفَرَّقُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، هَلْ هُوَ مَا يُقَدَّرُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى فِيهَا ؛ قَالَ : (لَا تُوصَفُ قُدْرَةُ اللَّهِ تَعَالَى ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : فِيهَا يُفَرَّقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ فَكَيْفَ يَكُونُ حَكِيمًا إِلَّا مَا فَرَّقَ ، وَلَا تُوصَفُ قُدْرَةُ اللَّهِ سُبْحَانَهُ ، إِلَّا أَنَّهُ يُجِدُّ مَا يَشَاءُ ، وَأَمَّا قَوْلُهُ تَعَالَى : لَيْلَةُ الْقَدْرِ أَحَبُّ مِنِّي مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ يَعْنِي فَاطِمَةَ (سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا) ، وَقَوْلُهُ : تَنَزَّلَ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا وَالْمَلَائِكَةُ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ يَمْلِكُونَ عِلْمَ آلِ مُحَمَّدٍ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ) ، وَالرُّوحُ رُوحُ الْقُدُّسِ وَهِيَ فَاطِمَةُ (عَلَيْهَا السَّلَامُ) مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ يَقُولُ : وَمِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَّمَهُ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ يَعْنِي حَتَّى يَقُومَ الْقَائِمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) .

### [سورہ انزلنا کی آیات کی تفسیر]

حمران سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: لیلۃ القدر میں کیا واضح کیا جاتا ہے؟ کیا اللہ اس میں تقدیر لکھتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی قدرت کی توصیف نہیں کی جاسکتی ہے کیونکہ وہ فرماتا ہے: ”اس رات میں ہر حکیمانہ امر کی تفصیل وضع کی جاتی ہے۔ (الدخان: ۴)۔“ پس وہ

﴿ تاویل الآيات ج ۲ ص ۸۲۰ ح ۹؛ بحار الانوار: ج ۲۵ ص ۷۰ ح ۶۰؛ تفسیر البرہان ج ۸ ص ۳۴ ح ۲۴

کیسے حکیمانہ ہو سکتا ہے مگر یہ کہ واضح کر دیا جائے اور اس کی قدرت کی توصیف نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ جو چاہتا ہے بیان کرتا ہے۔

اور رہا اس کا قول: ”ہزار مہینوں سے بہتر ہے (القدر: ۳)۔“ تو اس سے مراد سیدہ فاطمہ سَلَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهَا ہیں۔

اور اس کے قول: ”فرشتے اور روح اس (رات) میں نازل ہوتے (القدر: ۴)۔“ میں فرشتوں سے مراد اس جگہ وہ مومن ہیں جو آل محمد عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کے علم کے مالک ہیں ”اور روح“ سے مراد روح القدس ہے اور وہ سیدہ فاطمہ سَلَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهَا ہیں۔

”مِنْ كُلِّ امْرِئٍ سَلَامٌ (القدر: ۴، ۵)۔“ سے مراد تمام مثبت امور ہیں۔

”حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ (القدر: ۵)۔“ سے مراد امام قائم عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کا قیام کا ہے۔ ﴿

## سُورَةُ الْبَيِّنَاتِ

[ آیت نمبر ۱۱۹ ]

(وَذَلِكِ دِينُ الْقَيِّمَةِ).

”اور یہی مستحکم دین ہے۔ (البینہ: ۵)۔“

[305] شَرَفُ الدِّينِ النَّجْفِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَسْبَاطٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي حَمَزَةَ، عَنْ اَبِي

بَصِيرٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَذَلِكَ

دِينُ الْقَيِّمَةِ، قَالَ: (هُوَ ذَلِكَ دِينُ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)).

### مستحکم دین کون سا ہے؟

ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق عَلَيْهِمُ السَّلَامُ نے خدا کے قول: ”اور یہی مستحکم

دین ہے۔“ کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد امام قائم علیہ السلام کا دین ہے (یعنی اس وقت یہ دین مستحکم ہو جائے گا۔) ﴿

## سُورَةُ الْعَصْرِ

[ آیت نمبر ۱۲۰ ]

(وَالْعَصْرِ، إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ، إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا) الآيات.  
 ”انسان یقیناً خسارے میں ہے، سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور جو ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے ہیں اور صبر کی تلقین کرتے ہیں۔ (العصر: ۳ تا ۱)۔“

[306] إِبْنُ أَبِي يُوَيْهٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ هَارُونَ الْفَارِسِيُّ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُورٍ، وَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شاذَوَيْهِ الْمُوَدِّدِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ)، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ جَامِعِ الْجَمْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ الزِّيَّاتِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْمُفْضَلِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَأَلْتُ الصَّادِقَ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَالْعَصْرِ، إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ، فَقَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): (الْعَصْرُ: عَصْرُ خُرُوجِ الْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ يَعْنِي أَعْدَاءَنَا، إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا [يَعْنِي] بِآيَاتِنَا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَعْنِي بِمُؤَاسَاةِ الْإِحْوَانِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ يَعْنِي بِالْإِمَامَةِ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ، يَعْنِي فِي الْعُسْرَةِ).

## [العصر اور اس کی تفسیر]

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ”انسان یقیناً خسارے میں ہے۔“ کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ”والعصر“ تو اس عصر (زمانے) سے مراد امام قائم علیہ السلام کے خروج کا زمانہ ہے۔ ”یقیناً انسان خسارے میں ہے۔“ یعنی مراد ہمارے دشمن ہیں۔ ”سوائے ان کے جو ایمان لے آئے۔“ یعنی جو ہماری نشانیوں پر ایمان لے آئے۔ ”اور نیک اعمال بجالاتے ہیں۔“ سے مراد بھائیوں کے درمیان مواسات ہے۔ ”حق کی تلقین کرتے ہیں“ سے مراد امامت ہے اور ”صبر کی تلقین کرتے ہیں۔“ سے مراد زمانہ قدرت (جس میں نبی یا امام ظاہری طور پر موجود نہ ہو) ہے۔ ﴿



## مستدرک المحجة

﴿سورة البقرة﴾ [آیت نمبر ۱/۱۲۱]

(إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِيكُمْ بِنَهْرٍ).

”اللہ ایک نہر سے تمہاری آزمائش کرنے والا ہے۔ (البقرة: ۲۳۹)۔“

1/307 مُحَمَّدُ بْنُ إِبرَاهِيمَ الثُّعْمَانِيُّ فِي الْعَيْبَةِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانِ الرَّازِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ

بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي

حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ أَصْحَابَ

طَلُوتَ أُتِلُوا بِالنَّهْرِ الَّذِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: مُبْتَلِيكُمْ بِنَهْرٍ وَإِنَّ

أَصْحَابَ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُبْتَلُونَ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

﴿ کمال الدین وتمام العمدة ج ۲ ص ۵۰۱ باب ۱۵۸ ج ۱؛ تفسیر البرہان ج ۸ ص ۳۸۰ ح ۱﴾



## [ نہر سے آزمائش کیا ہے؟ ]

ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بے شک اصحاب طالوت ایک نہر سے آزمائے گئے جس کے بارے میں خدا نے فرمایا: ”اللہ ایک نہر سے تمہاری آزمائش کرنے والا ہے۔“ اور بے شک امام قائم علیہ السلام کے اصحاب اسی کے مثل آزمائے جائیں گے۔ ﴿

## ﴿سورة المائدة﴾ [آیت نمبر ۲/۱۲۲]

(الْيَوْمَ يَنْسَى الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنَ).  
 ”آج کافر لوگ تمہارے دین سے مایوس ہو چکے ہیں پس تم ان سے نہیں مجھ سے ڈرو۔ (المائدة: ۳)۔“

2/308 أَلْعَبَّاسِيُّ: عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): فِي هَذِهِ الْآيَةِ: الْيَوْمَ يَنْسَى الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنَ: (يَوْمَ يَقُومُ الْقَائِمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَنْسَى بَنُو أُمَّيَّةَ فَهُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا يَنْسُوا مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ)).

## [ بنو امیہ مایوس ہو جائیں گے ]

جابر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت: ”آج کافر لوگ تمہارے دین سے مایوس ہو چکے ہیں پس تم ان سے نہیں مجھ سے ڈرو۔“ کی تفسیر میں فرمایا: اس سے مراد وہ دن ہے جب امام قائم علیہ السلام قیام کریں گے تو بنو امیہ مایوس ہو جائیں گے اور یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور آل محمد علیہ السلام سے مایوس

## ﴿سورة الانفال﴾ [آیت نمبر ۱۲۳/۳]

﴿يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ﴾.  
 ”اور اللہ چاہتا تھا کہ حق کو اپنے فرامین کے ذریعے ثبات بخشے اور  
 کافروں کی جڑ کاٹ دے۔ (الانفال: ۷)۔“

3/309 أَلْعِيَّاشِيُّ : عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَنْ تَفْسِيرِ هَذِهِ الْآيَةِ فِي قَوْلِ اللَّهِ : وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ . قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) : (تَفْسِيرُهَا فِي الْبَاطِنِ يُرِيدُ اللَّهُ فَإِنَّهُ شَيْءٌ يُرِيدُهُ وَلَمْ يَفْعَلْهُ بَعْدُ . وَأَمَّا قَوْلُهُ : يُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ فَإِنَّهُ يَعْنِي يُحِقُّ حَقَّ آلِ مُحَمَّدٍ ، وَأَمَّا قَوْلُهُ : بِكَلِمَاتِهِ قَالَ : كَلِمَاتُهُ فِي الْبَاطِنِ عَلِيُّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) هُوَ كَلِمَةُ اللَّهِ فِي الْبَاطِنِ ، وَأَمَّا قَوْلُهُ : وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ فَهُمْ بَنُو أُمِّيَّةَ هُمُ الْكَافِرُونَ ، يَقْطَعُ اللَّهُ دَابِرَهُمْ ، وَأَمَّا قَوْلُهُ : لِيُحِقَّ الْحَقَّ فَإِنَّهُ يَعْنِي لِيُحِقَّ حَقَّ آلِ مُحَمَّدٍ حِينَ يَقُومُ الْقَائِمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) ، وَأَمَّا قَوْلُهُ : وَيُبْطِلُ الْبَاطِلَ يَعْنِي الْقَائِمَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) ، فَإِذَا قَامَ يُبْطِلُ بَاطِلَ بَنِي أُمِّيَّةَ ، وَذَلِكَ قَوْلُهُ : لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ).

## [سورة انفال آیت ۷ کی تفسیر]

جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے خدا کے قول: ”اور اللہ چاہتا تھا کہ حق کو اپنے فرامین کے ذریعے ثبات بخشے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔“ کی

تفسیر پوچھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی باطن میں تفسیر ہے کہ اللہ کسی شے کو کرنا چاہتا ہے لیکن بعد میں اُسے نہیں کرتا اور اس کے قول: ”اپنے فرامین کے ذریعے ثبات بخشنے۔“ سے مراد ہے کہ آل محمد ﷺ کے حق کو ثبات بخشنے اور ”اپنے فرامین“ سے مراد باطن میں اس کے فرامین (کلمات) ہیں اور باطن میں وہ کلمۃ اللہ حضرت علی ﷺ ہیں۔

اور اس کے قول: ”کافروں کی جڑیں کاٹ دے۔“ سے مراد بنو امیہ ہیں جو کافر ہیں اللہ ان کی جڑیں کاٹ دے گا۔

اور اس کے قول: ”تا کہ حق کو ثبات ملے (الانفال: ۸)۔“ سے مراد ہے کہ آل محمد ﷺ کے حق کو ثبات ملے گا جب امام قائم ﷺ قیام کریں گے۔ اور اس کے قول: ”اور باطل مٹ جائے گا (الانفال: ۸)۔“ سے مراد امام قائم ﷺ ہیں کہ جب قیام کریں گے تو بنو امیہ کے باطل کو مٹا کر دیں گے۔ چنانچہ اس سلسلے میں اللہ کا یہ قول ہے: ”تا کہ حق کو ثبات ملے اور باطل مٹ جائے خواہ مجرموں کو کتنا ہی ناگوار گزرے (الانفال: ۸)۔“ ﴿



### ﴿سورة التوبة﴾ [آیت نمبر ۴/۱۲۴]

(وَأَذَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ).

”اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے حج اکبر کے دن

لوگوں کے لیے اعلان ہے۔ (التوبة: ۳)۔“

4/310 أَلْعِيَّاشِيُّ عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِمَا  
السَّلَامُ) : فِي قَوْلِ اللَّهِ : وَأَذَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ

﴿ تفسیر العیاشی ج ۲ ص ۵۴ ح ۲۴؛ بحار الانوار ج ۲۴ ص ۱۷۸ ح ۱۰؛ تفسیر البرہان ج ۳ ص ۲۷۸ ح ۳؛

اثبات الہداه ج ۷ ص ۹۸ (مختصر)؛ تفسیر نور الثقلین ج ۳ ص ۵۴۶

الْحَجَّ الْأَكْبَرَ، قَالَ: (خُرُوجَ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَأَذَانُ دَعْوَتِهِ  
إِلَى نَفْسِهِ).

### [ حج اکبر کا دن اور اس کا اعلان کیا ہے؟ ]

جابر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام اور امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے قول: ”اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حج اکبر کے دن لوگوں کے لیے اعلان ہے۔“ کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد امام قائم علیہ السلام کا خروج ہے اور اعلان یہ ہوگا کہ وہ لوگوں کو اپنی طرف بلائیں گے۔ ﴿۱﴾



### ﴿سورة هود﴾ [ آیت نمبر ۵/۱۲۵ ]

(وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتَلَفَ فِيهِ).

”تحقیق ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی پھر اس کے بارے  
میں اختلاف کیا گیا۔ (ہود: ۱۱۰)۔

5/311 مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ: عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنِ  
الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ، عَنْ أَبِي  
جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَ لَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى  
الْكِتَابَ فَاخْتَلَفَ فِيهِ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ،  
قَالَ: (اخْتَلَفُوا كَمَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأُمَّةُ فِي الْكِتَابِ، وَسَيَخْتَلِفُونَ  
فِي الْكِتَابِ الَّذِي مَعَ الْقَائِمِ لَمَّا يَأْتِيهِمْ بِهِ حَتَّى يُنْكِرَهُ نَاسٌ كَثِيرٌ  
فَيُقَدِّمُهُمْ وَيَضْرِبُ أَعْنَاقَهُمْ).

﴿ تفسیر العیاشی ج ۲ ص ۸۲ ح ۱۵؛ اثبات الہدایہ ج ۷ ص ۹۹؛ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۵۵ ح ۴۰؛ تفسیر البرہان ج

## [ لوگ امام قائمؑ کی لائی ہوئی کتاب سے

### بھی اختلاف کریں گے ]

ابوحزہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے قول: ”تتخفق ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی پھر اس کے بارے میں اختلاف کیا گیا۔“ کے بارے میں فرمایا: ان لوگوں نے اختلاف کیا اسی طرح اس امت نے بھی کتاب میں اختلاف کیا اور یہ لوگ اس کتاب میں بھی اختلاف کریں گے جو امام قائم علیہ السلام اپنے ساتھ ان لوگوں کے لیے لائیں گے یہاں تک کہ لوگوں کی اکثریت انکار کر دے گی پس آپ علیہ السلام ان پر پیش قدمی کریں گے اور ان کی گردنیں اڑادیں گے۔ ﴿



### ﴿سورة الرعد﴾ [آیت نمبر ۶/۱۲۶]

(وَهُوَ شَدِيدُ الْحَالِ).

”اور وہ سخت طاقت والا ہے۔ (الرعد: ۱۳)۔“

6/312 مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّعْمَانِيُّ فِي الْغَيْبَةِ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْسَنِ التَّمِيمِيُّ مِنْ كِتَابِهِ فِي رَجَبِ سَنَةِ سَبْعٍ وَ سَبْعِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَرَ بْنِ يَزِيدَ بَيْتَاغُ السَّابِرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ خَالِدِ الْخَزَّازِ جَمِيعًا قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَضْبَعِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ

﴿روضۃ الکافی کلینی ص ۲۸۷ ج ۲؛ الوافی ج ۲۶ ص ۲۴۰ ج ۲؛ بحار الانوار ج ۲۳ ص ۱۳۱۳ ج ۱۸﴾

سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ الْقَائِمِ سِنِينَ  
 خَدَاعَةً يُكَذِّبُ فِيهَا الصَّادِقُ وَيُصَدِّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ وَيُقَرِّبُ فِيهَا  
 الْمَاجِلُ وَفِي حَدِيثٍ وَيَنْطِقُ فِيهَا الرَّؤْيِيَّةُ فَقُلْتُ وَمَا الرَّؤْيِيَّةُ  
 وَمَا الْمَاجِلُ قَالَ أَوْ مَا تَقْرءُونَ الْقُرْآنَ قَوْلُهُ - وَهُوَ شَيْدُ الْمِحَالِ  
 قَالَ يُرِيدُ الْمَكْرَ فَقُلْتُ وَمَا الْمَاجِلُ قَالَ يُرِيدُ الْمَكْرَ.

### [ ظہور سے پہلے چند علامتیں ]

اصح بن نباتہ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین علیؑ سے سنا، آپ علیؑ نے  
 فرمایا: یقیناً میرے سامنے ہے کہ امام قائم علیؑ سے چند سال پہلے دھوکہ دینے  
 والے ہوں گے، ان میں سچے کی تکذیب کی جائے گی اور جھوٹے کی تصدیق کی  
 جائے گی اور مکاروں کو تقرب حاصل ہوگا۔ اور ایک حدیث میں ہے: ان  
 سالوں میں روہبضہ (کمینے) بولنے لگیں گے۔

میں نے عرض کیا: الروہبضہ (کمینے) اور الماحل سے کیا مراد ہے؟  
 آپ علیؑ نے فرمایا: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ اللہ کا قول ہے۔ ”اور وہ سخت طاقت  
 والا ہے۔“ یعنی وہ تدبیر کو چاہتا ہے۔

میں نے عرض کیا: الماحل سے کیا مراد ہے؟  
 آپ علیؑ نے فرمایا: مکاروں کو چاہنے والا۔ ﴿۱﴾



### ﴿سورة طه﴾ [ آیت نمبر ۷۱/۱۲ ]

وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَا قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ  
 يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا.

﴿۱﴾ الغيبة نعمانی ص ۲۸۶ ج ۶۲؛ اثبات الہدایہ ج ۳ ص ۳۸ ج ۱۱۵؛ بحار الانوار ج ۵۲ ص ۳۴۵ ج ۱۲۵؛ بحم  
 احادیث الامام المہدی ج ۵ ص ۱۸ ج ۱۰۳۵؛ تفسیر البرہان ج ۳ ص ۲۶۰ ج ۹ (مختصر)۔

”اور اسی طرح ہم نے یہ قرآن عربی میں نازل کیا اور اس میں مختلف انداز میں تہمتیں بیان کی ہیں کہ شاید وہ پرہیزگار بن جائیں یا ان کے لیے کوئی نصیحت وجود میں لائے۔ (طہ: ۱۱۳)۔“

7/313 عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فِي تَفْسِيرِهِ الْمَنْسُوبِ إِلَى الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَ أَمَّا قَوْلُهُ: أَوْ يُجَدِّثُ لَهُمْ ذِكْرًا يَعْغِي مَا يُجَدِّثُ مِنْ أَمْرِ الْقَائِمِ وَ السُّفْيَانِيِّ.

### [ نصیحت سے مراد امام قائم علیہ السلام ہیں ]

علی بن ابراہیم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے منسوب اپنی تفسیر میں کہا ہے: اس کے قول: ”یا ان کے لیے کوئی نصیحت وجود میں لائے۔“ سے مراد ہے کہ امام قائم علیہ السلام اور سفیانی کے امر سے ان کے اندر کوئی نصیحت پیدا ہو جائے۔ ﴿



### ﴿ سورة الانبياء ﴾ [ آیت نمبر ۸/۱۲۸ ]

(فَلَمَّا أَحْسَسُوا بِأَسْنَانَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَزْكُضُونَ).  
”پس جب انہوں نے ہمارے عذاب کو محسوس کیا تب وہ وہاں سے بھاگنے لگے۔ (الانبياء: ۱۲)۔“

8/314 علی بن ابراہیم: قال: حدثنا محمد بن جعفر، قال: حدثنا عبد الله بن محمد، عن أبي داود، عن سليمان بن سفیان، عن ثعلبة، عن زرارة، عن أبي جعفر عليه السلام في قوله عز وجل: فَلَمَّا أَحْسَسُوا بِأَسْنَانَا) يَعْنِي بَنِي أُمِّيَّةَ إِذَا أَحْسَسُوا بِالْقَائِمِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ إِذَا هُمْ مِنْهَا يَزْكُضُونَ. لَا تَزْكُضُوا وَ ارْجِعُوا إِلَى مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَ

﴿ تفسیر القمی ج ۲ ص ۶۵؛ بحار الانوار ج ۵ ص ۲۶؛ تفسیر نور الثقلین ج ۴ ص ۳۳؛ تفسیر البرہان ج ۵ ص

مَسَاكِينَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْتَلُونَ) يَعْنِي الْكُفُوزَ الَّتِي كَذَّبَهَا قَالَ  
فَيَدْخُلُ بَنُو أُمَيَّةَ إِلَى الرُّومِ إِذَا طَلَبَهُمُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ  
يُخْرِجُهُمْ مِنَ الرُّومِ وَيُطَالِبُهُمُ بِالْكَفُوزِ الَّتِي كَذَّبَهَا.

### [ بنو امیہ عذاب کو محسوس کر کے بھاگیں گے ]

زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے قول: ”پس جب انہوں نے ہمارے عذاب کو محسوس کیا۔“ کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد بنو امیہ ہیں جب وہ قائم آل محمد علیہ السلام کو محسوس کریں گے اور ”تب وہ وہاں سے بھاگنے لگے، بھاگو نہیں، اپنی عیش پرستی میں اور اپنے گھروں کی طرف لوٹ جاؤ شاید تم سے پوچھا جائے۔ (الانبیاء: ۱۲، ۱۳)۔“ سے مراد ان کے وہ خزانے ہیں جو انہوں نے چھپائے ہوں گے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: پس بنو امیہ روم میں داخل ہوں گے اور جب امام قائم علیہ السلام ان کو طلب کریں گے تو روم سے نکال دیئے جائیں گے اور ان سے ان خزانوں سے متعلق جواب طلب کیا جائے گا جو انہوں نے چھپا رکھے ہیں۔ ﴿



### ﴿سورة العنكبوت﴾ [ آیت نمبر ۹/۱۲۹ ]

(وَلَئِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِنْ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ).

اور اگر آپ کے رب کی طرف سے مدد پہنچ جائے تو وہ ضرور کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ تھے۔ (العنكبوت: ۱۰)۔“

9/315 علی بن ابراہیم: فی تفسیرہ المنسوب الی الصادق علیہ السلام

قال: وَلَئِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِنْ رَبِّكَ يَعْنِي الْقَائِمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿ تفسیر القمی ج ۲ ص ۶۸؛ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۴۶۵؛ الزام الناصب ج ۱ ص ۸۲؛ تفسیر نور الثقلین ج ۳ ص



[ رب کی طرف سے مدد امام قائم علیہ السلام ہیں ]  
 علی بن ابراہیم نے امام صادق علیہ السلام سے منسوب اپنی تفسیر میں کہا ہے: ”اور اگر آپ کے رب کی طرف سے مدد پہنچ جائے۔“ سے مراد امام قائم علیہ السلام ہیں۔ ﴿۱﴾



﴿سورة الصف﴾ [ آیت نمبر ۱۰/۱۳۰ ]

(وَأُخْرَى تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ).  
 ”اور دوسری جیسے تم پسند کرتے ہو، اللہ کی طرف سے مدد اور جلد حاصل ہونے والی فتح۔ (الصف: ۱۳)۔“

10/316 عَلِيُّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ فِي تَفْسِيرِهِ الْمُنْسُوبِ إِلَى الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (وَأُخْرَى تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ) قَالَ:  
 يَعْنِي فِي الدُّنْيَا بَفَتْحِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

[ جلد فتح سے مراد دنیا میں امام قائم کی فتح ہے ]

علی بن ابراہیم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے منسوب اپنی تفسیر میں کہا ہے: اللہ تعالیٰ کے قول: ”اور دوسری جسے تم پسند کرتے ہو، اللہ کی طرف سے مدد اور جلد حاصل ہونے والی فتح۔“ سے مراد دنیا میں امام قائم علیہ السلام کی فتح ہے۔ ﴿۲﴾

﴿سورة المدثر﴾ [ آیت نمبر ۱۱/۱۳۱ ]

﴿۱﴾ تفسیر القمی ج ۲ ص ۱۲۶؛ بحار الانوار ج ۹ ص ۲۲۹ ح ۱۱۸؛ اور ج ۲۲ ص ۷۰ ح ۱۷ اور ج ۵۱ ص ۲۸ ح ۱۲ اور ج ۷ ص ۱۳۳ ح ۱۳؛ تفسیر البرہان ج ۶ ص ۱۱۵ ح ۱؛ تفسیر نور الثقلین ج ۵ ص ۳۶۱ ح ۱۷، ۱۸، ۱۹؛ تفسیر القمی ج ۲ ص ۳۲۸ ح ۳۲۸؛ بحار الانوار ج ۵ ص ۲۹ ح ۱۷؛ تفسیر نور الثقلین ج ۷ ص ۵۸ ح ۳۳۳ اور ص ۳۵۹ ح ۳۵۵؛ الزام الناصب ج ۱ ص ۹۷؛ تفسیر البرہان ج ۷ ص ۲۹ ح ۱

(وَكُنَّا نَكْذِبُ بِيَوْمِ الدِّينِ، حَتَّىٰ أَنَا الْيَقِينِ).  
 ”اور ہم روز جزاء کو جھٹلاتے تھے، حتیٰ کہ ہمیں یقین آ گیا۔ (المدثر: ۴۶، ۴۷)۔“

11/317 فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيُّ مُعَنَّأً  
 عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: وَكُنَّا نَكْذِبُ بِيَوْمِ  
 الدِّينِ (فَذَلِكَ إِذْكَ) يَوْمَ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَوْمُ الدِّينِ  
 (حَتَّىٰ أَنَا الْيَقِينِ) أَيَّامُ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

### [یوم الدین ہی یوم جزاء ہے]

جعفر بن محمد الفزاری سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول:  
 ”اور ہم روز جزاء کو جھٹلاتے تھے، حتیٰ کہ ہمیں یقین آ گیا۔“ کے بارے میں فرمایا:  
 ”ہم یوم الدین (یوم جزاء) کو جھٹلاتے تھے۔“ سے مراد امام قائم علیہ السلام کا دن ہے  
 اور یہی یوم جزاء (دین کا دن) ہے۔ ”حتیٰ کہ ہمیں یقین آ گیا۔“ سے مراد امام قائم  
 علیہ السلام کے دن ہیں۔ ❁



### ﴿سورة المطففين﴾ [آیت نمبر ۱۳۲/۱۲]

(إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأُولِينَ).  
 ”جب اسے ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ تو قصہ  
 ہائے پارینہ ہیں۔ (المطففين: ۱۳)۔“

12/318 مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بِإِسْنَادِهِ إِلَى عَبَّادٍ، عَنْ  
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ، يَرْفَعُهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): فِي قَوْلِهِ

عَزَّ وَجَلَّ: إِذَا نُتِلَ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ، قَالَ: يَعْنِي تَكْذِيبَهُ بِالْقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، إِذْ يَقُولُ لَهُ: لَسْنَا نَعْرِفُكَ، وَ لَسْتُ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ (عَلَيْهَا السَّلَامُ)، كَمَا قَالَ الْمُبَشِّرُ كُونَ لِمُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ).

### [ لوگ امام قائم علیہ السلام کو جھٹلائیں گے ]

عبداللہ بن بکیر سے مرفوع روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ”جب اسے ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ تو قصہ ہائے پارینہ ہیں۔“ کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد ہے کہ وہ امام قائم علیہ السلام کو جھٹلاتے ہیں (جب وہ ظہور کرے گا تو) وہ کہیں گے ہم تمہیں نہیں جانتے اور نہ ہی تم سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اولاد میں سے ہو جیسا کہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کہا تھا۔ ❁



الحمد للہ! آج بروز اتوار بتاریخ 10 نومبر 2019ء بوقت پونے پانچ بجے دن بمقام لاہور ”الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ“ کا ترجمہ بنام ”القائم فی القرآن“ بخیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔ دعا ہے خداوند عالم بطفیل چہارہ معصومین علیہم السلام میری اس معمولی سعی کو قبولیت کا درجہ عطا فرمائے! آمین بجاہ النبی وآلہ الطاہرین علیہم السلام۔



❁ تاویل الآیات ج ۲ ص ۷۷۱ ح ۱؛ بحار الانوار ج ۲۴ ص ۲۸۰ ح ۱۹۶ و ج ۹۶ ص ۱۸۸ ح ۱۹؛ تفسیر البرہان ج

## مؤلف کی دیگر اہم تالیفات

- ۱ احکام دین بزبان چہارہ معصومین علیہم السلام مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور
- ۲ مقتل سید الصابرين علیہ السلام بزبان چہارہ معصومین علیہم السلام مطبوعہ ایضا
- ۳ اردو ترجمہ کتاب الغیبة طوسی مطبوعہ ایضا
- ۴ تیسری گواہی سے انکار کیوں؟ مطبوعہ القائم علیہ السلام پبلیکیشنز لاہور
- ۵ توضیح مسائل المؤمنین بزبان چہارہ معصومین علیہم السلام۔ (جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے)
- ۶ ولایت امور تکوین بزبان چہارہ معصومین علیہم السلام
- ۷ فضائل علماء و محدثین بزبان چہارہ معصومین علیہم السلام
- ۸ سیرت سید المرسلین ﷺ بزبان چہارہ معصومین علیہم السلام
- ۹ فضائل سید المرسلین ﷺ بزبان چہارہ معصومین علیہم السلام
- ۱۰ سیرت سیدۃ النساء العالمین علیہا السلام بزبان چہارہ معصومین علیہم السلام
- ۱۱ صلاۃ المؤمنین بزبان چہارہ معصومین علیہم السلام
- ۱۲ عزاداری عاشقین بزبان چہارہ معصومین علیہم السلام
- ۱۳ احکام خواتین بزبان چہارہ معصومین علیہم السلام
- ۱۴ عقائد مؤمنین بزبان چہارہ معصومین علیہم السلام
- ۱۵ اصلاح غلاۃ و مقصرین بزبان چہارہ معصومین علیہم السلام
- ۱۶ القائم علیہ السلام فی القرآن اردو ترجمہ الحجۃ ہاشم بحرانی مطبوعہ مکتبہ احیاء الاحادیث الامامیہ لاہور۔ پاکستان

- ٢٤ تلخیص اصول کافی مع مقدمہ تاریخ احادیث الامامیہ
- ١٨ التشهد فی الدین بزبان چہارده معصومین علیہم السلام
- ١٩ رجعت فی الدین بزبان چہارده معصومین علیہم السلام
- ٢٠ یہ اختلاف عجب ہے
- ٢١ "حقیقت کا ایک سفر" اردو ترجمہ The journey to the fact
- ٢٢ شیعہ سوال کرتے ہیں
- ٢٣ عقیدہ امامت اور کتب اہل سنت
- ٢٤ اردو ترجمہ کتاب الوافی ملا محسن فیض کاشانی

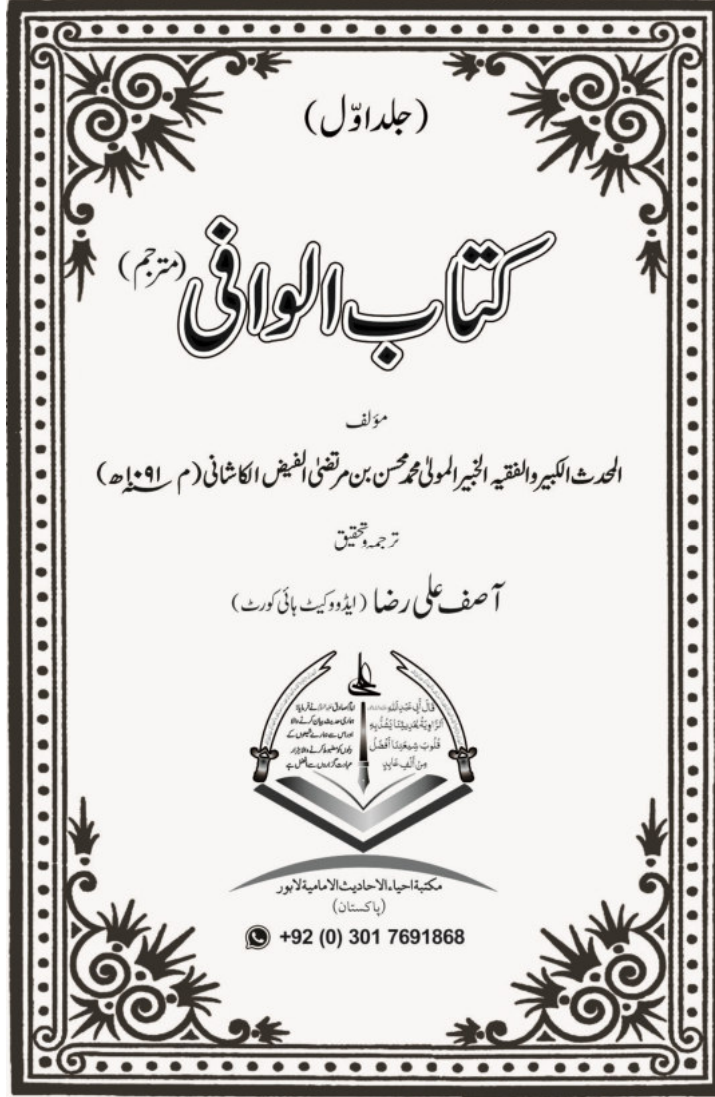


## مؤلف کی نظر ثانی و تصحیح کردہ کتب

- ۱۔ بشارۃ المصطفیٰ ﷺ (مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور)
- ۲۔ دلائل الامامة مطبوعہ ایضاً
- ۳۔ غیبیہ نعمانی مطبوعہ ایضاً
- ۴۔ ثورۃ المختار مطبوعہ سبیل سکینہ علیہ السلام پاکستان
- ۵۔ احکام الشباب آیت اللہ صادق شیرازی مطبوعہ مکتبہ شریکتہ الحسین علیہ السلام بھرپور  
چکوال پاکستان
- ۶۔ تفسیر ابو حمزہ الثمالی مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور
- ۷۔ اسرار فاطمیہ علیہا السلام سید محمد فاضل مسعودی مطبوعہ ایضاً
- ۸۔ قتیل العبرۃ (غیر مطبوع)
- ۹۔ تفسیر امام حسن العسکری علیہ السلام (غیر مطبوع)
- ۱۰۔ تاویل الآیات (غیر مطبوع)



”کتاب الوافی“ جو کہ کتب اربعہ کا بے مثل مجموعہ ہے جسے محدث کبیر ملا محمد محسن فیض کاشانی نے انتہائی کمال مہارت سے مکررات کو ختم کر کے تالیف کیا۔ لہذا پہلی مرتبہ کتب اربعہ کا ترجمہ ”کتاب الوافی“ کی صورت میں پیش کیا جا رہا ہے۔



مولف کی کتاب ”احکام دین بزبان چہارده معصومین“ پر چند اعتراضات کے جواب میں ایسی محققانہ اور مفصل کتاب منظر عام پر چمکی ہے جو کہ ہر مومن کی ضرورت ہے۔

